

الحزب السني

فِي تَفْصِيحَاتِ الْبُخَارِيِّ

کتاب المناقب باب بیان اکسبه

انقلابات

افادات
اسرار احمد حضرت مولانا محمد عتیق صاحب دامت برکاتہم

مكتبة المجلد

[illegible]



الخير السيل

في تشریحات البخاری

كتاب المناقب ، باب بنیان الكعبه

إقبال

استاذ اہل علم حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

ترتیب و تنزیہ

حضرت مولانا خورشید احمد مدنی مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

ناشر

مکتبہ اہل بیت

فی بنی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فون: ۶۵۴۹۶۵-۶۱

جملہ حقوق کتابت و طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:	الخیر الساری فی تشریحات البخاری (کتاب المناقب، باب بنیان الکعبہ)
افادات:	استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان
ترتیب و تخریج:	حضرت مولانا خورشید احمد صاحب تونسوی (فاضل و مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان)
کمپوزنگ:	مولانا محمد یحییٰ انصاری (مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان)، مولوی محمد اسماعیل اور مولوی اختر رسول (فاضل جامعہ خیر المدارس)
ناشر:	مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان
اشاعت اول:	ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ دسمبر ۲۰۰۸ء

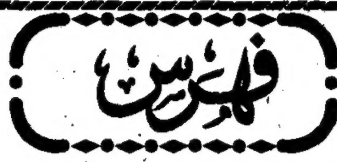
ملنے کے پتے

- ۱..... مولانا میمون احمد صاحب (مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان)
- ۲..... مولانا محفوظ احمد صاحب (خطیب جامع مسجد غلہ منڈی، صادق آباد)
- ۳..... مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور
- ۴..... قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی
- ۵..... کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی



ضروری گزارش

اس کتاب کی تصحیح میں جنی المقدود کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غلطی معلوم ہو تو ناشر یا مصنف مدظلہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی آئندہ اشاعت میں تصحیح کر دی جائے۔ (شریہ)



صفحہ نمبر	مضامین
۱۷	تشکر
۱۸	تقریظ
۲۰	عرض مرتب
۲۴	کتاب المناقب
۲۸	آیت الباب کا شان نزول
۲۸	ان النبی ﷺ قال الناس تبع لقریش
۲۹	باب
۳۰	الا المزیة فی الترتیب کی تفسیر میں ابن عباس و سعید بن جبیر کی تقریر کے درمیان فرق
۳۰	فنزلت علیہ الا ان تصلوا قرابة بینی و بینکم :..... سوال و جواب
۳۲	باب مناقب قریش
۳۳	قریش کی وجہ تسمیہ
۳۳	فغضب معاویة فقام فائنی علی اللہ بما هو اہلہ :..... سوال و جواب
۳۴	عرب کی اقسام
۳۶	وانما نحن وهم منک بمنزلة واحدة
۳۸	فاستشفع الیہا برجال من قریش
۳۸	عبداللہ بن زبیر کے مختصر حالات
۳۹	فائدہ : نذر ہم ماننا جائز ہے یا نہیں اختلاف ائمہ
۳۹	باب نزل القرآن فی لسان قریش
۴۰	اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت :..... اختلاف کی ایک مثال
۴۰	باب نسبة الیمن الی اسمعیل علیہ السلام
۴۲	باب
۴۴	امرکم بأربعة وانہلکم عن اربعة :..... سوال جواب
۴۵	باب ذکر اسلم وغفار ومزینة وجہینة وأشجع

۴۷	فقال رجل خابوا وخسروا
۴۹	باب ذکر قحطان
۴۹	یسوق الناس بعصاه
۵۰	باب ما ینھی عنه من دعوة الجاهلیة
۵۲	باب قصة خزاعة
۵۴	قصة اسلام ابی ذر
۵۴	باب قصة زمزم
۵۸	لَا صُرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ :.....سوال وجواب
۵۹	باب جهل العرب
۶۰	باب من انتسب الی آبائه فی الاسلام والجاهلیة
۶۲	باب ابن اخب القوم ومولی القوم منهم
۶۲	باب قصة الحبش وقول النبی ﷺ یا بنی ارقدة
۶۲	بنی ارقده کی کہانی
۶۴	باب من احب ان لا یسب نسبه
۶۶	باب ما جاء فی اسماء رسول الله ﷺ
۶۷	آپ ﷺ کے اسماء گرامی کی تعداد
۶۸	پانچ نام اور ان کی تشریح
۶۸	باب خاتم النبیین
۶۸	باب کی ماقبل سے مطابقت
۶۹	فانا للبنة وانا خاتم النبیین :فائدہ
۷۰	باب وفاة النبی ﷺ
۷۱	باب کنیة النبی ﷺ
۷۲	باب
۷۳	باب خاتم النبوة
۷۳	مثل زرا الحجلة
۷۴	باب صفة النبی ﷺ
۷۸	اریخ نزول وحی
۷۹	قال لا انما کان شیء فی صدغیه :.....سوال وجواب
۸۱	کان وجه النبی ﷺ مثل السیف

٨٣	فقال الم تسمعي ما قال المدلجي
٨٣	مسئله:.....قول قائف كا حكم
٨٥	وكان رسول الله ﷺ يحب موافقه اهل الكتاب فيما لم يومر فيه بشئ
٨٦	ما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه
٨٩	ان رسول الله ﷺ كان لا يرفع يديه في شئ من دعائه
٩١	ماكان يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة
٩١	باب كان النبي ﷺ تنام عينيه ولا ينام قلبه
٩٢	تنام اعينهم ولا ينام قلوبهم:.....سوال وجواب
٩٣	باب علامات النبوة في الاسلام
٩٣	معجزه اوركرامت ميں فرق
٩٦	تصرف في ملك الغير جائزه يا نهيس؟.....سوال وجواب
٩٦.٧	ينبع من بين اصابع:.....اس معجزه كي كيفيت:.....فائده
١٠٢	فقل رسول الله ﷺ لم معه قوموا.....سوال وجواب
١٠٢	ثم قال ائذن لعشرة
١٠٧	وان ابا بكر تعشى عند النبي ﷺ
١١٠	ابو حفص اسمه عمرو بن العلاء اخو ابي عمرو بن العلاء
١١١	تَرَأُ أَيْنَ الصَّبِي
١١٢	فقلت امرأة من الانصار او رجل يارسول الله الان جعل لك منبرا:.....سوال وجواب
١١٤	فتنة الرجل في اهله وماله وجاره
١١٥	اني حدثته حديثا ليس بالاغليط فهبنا ان نسا له
١٢٣.٤	صلى على احد:.....فائده:.....مسئله
١٣٣	لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان دعواهما واحدة
١٣٣	فتكون بينهما مقتلة عظيمة.
١٣٤	حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين
١٣٦	لا يجاوز ترا قبيهم
١٣٨	يقولون من خير قول البرية
١٤١	فقال اذهب اليه فقل له انك لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة
١٤٢	اترا فلان.
١٤٥	فقلت اشرب يا سول الله قال فشرب:.....سوال وجواب

۱۵۰	مسيلمہ کے مختصر حالات
۱۵۱	قدم مسيلمہ الکذاب
۱۵۲	فذهب وھلی الی انھا الیماۃ اوھجر
۱۵۳	آنحضرت ﷺ کے چلنے کا انداز
۱۵۴	روایات میں رفع تعارض :.....سوال وجواب
۱۵۶	حنظلة بن الغسیل
۱۶۰	سعد بن معاذ
۱۶۲	فنزح ذنوبا او ذنوبین وفي بعض نزعه ضعف
۱۶۲	حضرت دحیہ کلبی کا مختصر تعارف
۱۶۴	باب قول اللہ تعالیٰ یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم
۱۶۵	عبداللہ بن سلام کا مختصر تعارف
۱۶۵	فوضع احدہم یدہ علی آیۃ الرجم
۱۶۵	احسان کے لئے اسلام شرط ہے یا نہیں؟
۱۶۶	باب سؤال المشرکین ان یریہم النبی ﷺ آیۃ فأراہم انشقاق القمر
۱۶۷	انشق القمر علی عہد النبی ﷺ شقتین:.....سوال وجواب
۱۶۷	کیفیت انشقاق قمر
۱۶۹	باب
۱۶۹	ان رجلین من اصحاب النبی ﷺ کامصداق
۱۷۰	حتی یاتیہم امراللہ وہم ظاہرون
۱۷۱	قائمة بامراللہ کا مصداق
۱۷۱	فقال معاویۃ هذا مالک یزعم انه سمع معاذا
۱۷۱	ہم بالشام :.....حضرت شاہ انور شاہ کا استدلال
۱۷۲	قال سفیان کان الحسن بن عمارۃ:.....عبارت کا مطلب
۱۷۳	حدیث کی سند پر اشکال
۱۷۶	پیغمبر کا ہاتھ
۱۷۷	باب فضائل اصحاب النبی ﷺ ومن صحب النبی ﷺ
۱۷۷	صحابی کی تعریف ۔ صحابی ہونے کے فضیلت ۔ فائدہ
۱۸۰	باب مناقب المهاجرین وفضلہم
۱۸۰	کان ابو بکر مع النبی ﷺ فی الغار

۱۸۳	لاحتی تحدثنا سے ایک استدلال باطل اور اس کا جواب
۱۸۴	لو ان اقدمهم نظر تحت قدمیه سوال وجواب
۱۸۴	باب قول النبی ﷺ سدوا لابواب الا باب ابی بکر
۱۸۵	دو فائدے
۱۸۶	لو كنت متخذاً خلیلی غیر ربی :..... سوال وجواب
۱۸۷	باب فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ
۱۸۷	حالات حضرت ابو بکر صدیقؓ
۱۸۹	باب قول النبی ﷺ لو كنت متخذاً خلیلاً
۱۹۰	روایت میں رفع تعارض :..... سوال وجواب
۱۹۱	قال كتب اهل الكوفة الى ابن الزبير في الجد
۱۹۱	مسئلہ میراث
۱۹۱	باب
۱۹۲	كانها تقول الموت اس جمله کا قائل کون ہے؟ سوال وجواب
۱۹۵	ذات السلاسل کی وجہ تسمیہ
۱۹۷	والله يغفر له ضعفه
۱۹۸	فائدہ مسئلہ
۲۰۰	جنت کے دروازے
۲۰۳	مسئلہ مستنبطہ
۲۰۳	لا يذيقك الله الموتين
۲۰۴	فائدہ سقیفہ
۲۰۵	فقال قاتل قتلتم سعد بن عبادۃ قال قتله الله کا مصداق
۲۰۶	قالت فما كانت من خطبتهما من خطبة
۲۰۷	محمد بن الحنفیہ
۲۰۹	بالبيداء أم بذات الجيش
۲۰۹	فانزل الله آية التيمم :..... آیت تیمم کا مصداق
۲۱۰	قال رسول الله ﷺ لا تسبوا اصحابي حديث کا شان ورود مسئلہ
۲۱۱	مطابقة الحديث للترجمة
۲۱۴	وكشف عن ساقیه
۲۱۴	لا كونن بواب رسول الله ﷺ - روايات میں رفع تعارض

۲۱۵	وبشره بالجنة على بلوى تصيبه.سوال وجواب
۲۱۵	قال شريك قال سعيد بن المسيب
۲۱۶	أُثْبِتْ احذفنا عليك نبي وصديق وشهيدان:.....سوال وجواب
۲۲۰	مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي
۲۲۰	حضرت عمرؓ کے حالات و اسلام لانے کا واقعہ
۲۲۶	عالية اصواتهن على صوته:.....سوال وجواب
۲۲۷	فبادرن الحجاب:.....سوال وجواب و مبادرت الى الحجاب کی وجہ
۲۳۲	بقول النبي ﷺ انت مع من احببت
۲۳۳	محدث:..... اس کی تشریح میں مختلف اقوال
۲۳۷	والله ولو ان لي طلاع الارض ذهباً
۲۳۸	مناقب عثمان بن عفان ابي عمر والقرشي
۲۳۸	حالات عثمان بن عفانؓ و شہادت
۲۴۱	من يحفر بئر رومة:.....روایات میں رفع تعارض
۲۴۳	سكت هينئة:.....سکوت کی وجہ انور شاہؓ اور حضرت گنگوہیؒ کی تحقیق
۲۴۳	وزاد فيه عاصم ان النبي ﷺ:.....حضرت شاہ انور شاہؓ کی تحقیق
۲۴۵	ما يمنعك ان تكلم عثمان لاخته الوليد
۲۴۶	فاكثر الناس فيهفجلده ثمانين
۲۴۷	شراب پینے کی حد کیا ہے؟ سوال وجواب
۲۴۷.۸	لا نفاضل بينهم:.....سوال وجواب
۲۴۹	هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم
۲۵۰	باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان وفيه مقتل عمر بن الخطاب
۲۵۸	فاني لم اعزله من عجز ولا خيانة
۲۵۹	مناقب على بن ابي طالب ابي الحسن القرشي الهاشمي
	حالات حضرت علیؓ بن ابي طالب
۲۶۰	انت مني وانا منك
۲۶۷	ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى:.....شیعوں کا استدلال اور اس کے جوابات
۳۶۸	اقتضوا كما كنتم تقضون:.....اس قول کا سببام ولد کی بیع میں اختلاف
۲۶۸	مناقب جعفر بن ابي طالب الهاشمي
۲۶۹	حالات حضرت جعفرؓ بن ابي طالب

۲۷۰	ذکر عباس بن عبدالمطلب
۲۷۰	حالات حضرت عباسؓ
۲۷۱	فائدہ:..... توسل کی دو صورتیں
۲۷۱	مناقب قرابۃ رسول اللہ ﷺ
۲۷۵	مناقب الزبیر بن العوام
۲۷۵	حالات حضرت زبیرؓ بن عوام
۲۷۵.۶	وسمی الحواریون فائدہ:..... حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی تعداد
۲۷۹	یوم الیرموک
۲۷۹	ذکر طلحہ بن عبیداللہ
۲۸۰	حالات حضرت طلحہ بن عبیداللہ
۲۸۱	باب مناقب سعد بن ابی وقاص الزہری
۲۸۱	حالات حضرت سعد بن ابی وقاصؓ
۲۸۳	وانا ثلک الاسلام۔ روایات میں رفع تعارض
۲۸۳	ما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیہ۔ سوال وجواب
۲۸۵	باب ذکر أصهار النبی
۲۸۵	حالات حضرت ابو العاص بن الربیعؓ
۲۸۷	وهذا علی ناکح بنت ابی جہل۔ ملحدین کا استدلال باطل
۲۸۸	باب مناقب زید بن حارثہ مولى النبی ﷺ
۲۸۸	حالات حضرت زید بن حارثہؓ
۲۹۰	حکم قول قائف
۲۹۰	باب ذکر اسامۃ بن زیدؓ
۲۹۰	حالات حضرت اسامۃؓ
۲۹۲	انظر من هذا لیت هذا عندي
۲۹۴	حالات حضرت ام ایمنؓ
۲۹۴	باب مناقب عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
۲۹۴	حالات عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ
۲۹۶	باب مناقب عمار وحذیفہ
۲۹۶	حالات حضرت عمار بن یاسرؓ
۲۹۷	حالات حضرت حذیفہؓ

۲۹۸	حالات حضرت ابوالدرداءؓ
۲۹۹	اليس فيكم صاحب سرا النبي ﷺ مسئله مستنبطه
۳۰۰	باب مناقب ابى عبيدة بن الجراحؓ
۳۰۲	حالات حضرت مصعب بن عميرؓ
۳۰۳	حالات حضرت ابى عبيده بن الجراحؓ
۳۰۳	باب مناقب الحسن والحسينؓ
۳۰۴	حضرات حسنين كريمين رضى الله عنهما کے حالات
۳۰۴	ولعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين
۳۰۵	عبيدالله بن زياد کا انجام
۳۰۷	باب مناقب بلال بن رباح مولى ابى بكرؓ
۳۰۷	حالات حضرت بلال بن رباحؓ
۳۰۹	ان بلالا قال لابي بكر ان كنت انما اشتريتنى لنفسك فامسكنى حديث کا پس منظر
۳۰۹	باب مناقب ابن عباسؓ
۳۰۹	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حالات
۳۱۰	اللهم علمه الحكمة کا مصداق
۳۱۱	باب مناقب خالد بن الوليدؓ
۳۱۱	حضرت خالد بن وليد کے حالات
۳۱۲	سيف من سيوف الله
۳۱۲	باب مناقب سالم مولى ابى حذيفةؓ
۳۱۲	حضرت سالم بن معقل کے حالات
۳۱۳	مناقب عبداللہ بن مسعودؓ
۳۱۳	حالات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
۳۱۴	ذکر معاويةؓ
۳۱۴	حالات حضرت معاويةؓ
۳۱۸-۱۹	قال دعه فانه قد صحب رسول الله ﷺ تشریح
۳۲۰	باب مناقب فاطمةؓ
۳۲۰	حضرت فاطمہ افضل میں یا حضرت خدیجہؓ وعائشہؓ
۳۲۰	حالات حضرت فاطمہؓ
۳۲۲	باب فضل عائشہؓ

۳۲۲	حضرت عائشہؓ کے مختصر حالات
۳۲۴	ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران.....وفضل عائشہ علی النساء
۳۲۶	ولکن اللہ ابتلاکم بتبعونه اواباها
۳۲۷	فلما کان یومی سکن
۳۲۹	باب مناقب الانصار
۳۳۰	یوم بعث
۳۳۲	باب قول النبی ﷺ لولا الهجرة لکنت من الانصار
۳۳۳	باب اخذ النبی ﷺ بین المهاجرین والانصار
۳۳۵	اولم ولو بشاة
۳۳۵	باب حب الانصار
۳۳۷	باب قول النبی ﷺ للانصار انتم احب الناس الی
۳۳۷	اللهم انتم من احب الناس الیّ سوال وجواب
۳۳۸	باب اتباع الانصار
۳۳۹	باب فضل دور الانصار
۳۴۰	خیر ثور الانصار بنو النجار
۳۴۱	باب قول النبی ﷺ للانصار اصبر واحتی تلقونی علی الحوض
۳۴۲	باب دعا النبی ﷺ اصلح الانصار والمهاجرة
۳۴۵	اللهم لاعیش الا عیش الآخرة فاکرم الانصار والمهاجرة فائده
۳۴۶	باب ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة
۳۴۷	باب قول النبی ﷺ اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم
۳۵۰	علیه عصابة دسماء
۳۵۰	مناقب سعد بن معاذ
۳۵۱	حالات حضرت سعد بن معاذ
۳۵۲	بنو قریظہ کے متعلق حضرت سعدؓ کا فیصلہ
۳۵۲	یعبون من لینها وجه تخصیص حضرت سعدؓ
۳۵۲	اهتز العرش لموت سعد بن معاذ
۳۵۳	فقل رجل لجلی
۳۵۳	حضرت براءؓ کی طرف سے عذر
۳۵۴	قال النبی ﷺ خیرکم او سیدکم.....مسئلہ قیام للسید

۳۵۵	باب منقبة اسید بن حضیر وعباد بن بشر
۳۵۵	حالات حضرت اسید بن حضیرؓ
۳۵۵	حالات حضرت عباد بن بشرؓ
۳۵۶	باب مناقب معاذ بن جبل
۳۵۶	حالات حضرت معاذ بن جبلؓ
۳۵۷	باب منقبة سعد بن عبادہ
۳۵۷	حالات حضرت سعد بن عبادہ
۳۵۸	باب مناقب ابی بن کعب
۳۵۸	حالات حضرت ابی بن کعب
۳۶۰	باب مناقب زید بن ثابت
۳۶۱	حالات حضرت زید بن ثابت
۳۶۱	اوس اور خزرج کا باہمی تفاخر
۳۶۱	مناقب ابی طلحة
۳۶۲	باب مناقب عبداللہ بن سلامؓ
۳۶۴	حالات حضرت عبد اللہ بن سلامؓ
۳۶۶	باب تزویج النبی ﷺ خدیجہ وفضلہا
۳۶۶	حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے مختصر حالات
۳۷۱	فعرف استیذان خدیجہ
۳۷۲	باب ذکر جریر بن عبداللہ
۳۷۲	حضرت جریرؓ کے حالات
۳۷۳	باب ذکر حذیفہ بن الیمان العبسی
۳۷۴	عباد اللہ اخراکم
۳۷۵	باب ذکر ہند بنت عتبہ بن ربیعہ
۳۷۶	باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل .
۳۷۶	حضرت زید بن عمرو بن نفیل کے مختصر حالات
۳۷۹	باب بنیان الکعبہ
۳۸۰	کعبہ اللہ کی تعمیر
۳۸۱	باب ایام الجاہلیہ
۳۸۱	یوم عاشوراء

۳۸۲	اذا برا الدبر وعفا الاثر حلت العمرة لمن اعتمر
۳۸۴	حجت مصمتة.....سوال وجواب
۳۸۶	فكانت قريش تحلف بآبائها
۳۸۷	قسم کی کتنی قسمیں ہیں ؟ :.....سوال وجواب
۳۸۸	كان يمشي بين يدي الجنازة
۳۹۰	اميه کا شجرہ نسب
۳۹۰	حضرت لبید کے حالات
۳۹۲	القسامة في الجاهلية
۳۹۲	قسامة کی تعریف شرعی
۳۹۵	فاتته امرأة من بني هاشم
۳۹۷	ليس السعي بين الصفا والمروة سنة:
۳۹۸	فليطف من وراء الحجر ولا تقولوا الحطيم
۳۹۸	حطيم کی وجہ تسمیہ
۳۹۹	قد زنت فرجموها
۴۰۰	باب مبعث النبي ﷺ
۴۰۰	والده کی طرف سے نسب شریف
۴۰۰	آپ ﷺ کے والد ماجد خواجہ عبداللہ کا مختصر تعارف
۴۰۲	خواجہ عبدالمطلب کا تعارف
۴۰۲	انزل علي رسول الله ﷺ وهو ابن اربعين
۴۰۳	باب ذكر ما لقي النبي ﷺ واصحابه من المشركين بمكة
۴۰۳	نزول قرآن کی ابتداء
۴۰۵	اللهم عليك الملأ من قريش. سوال وجواب
۴۰۶	قال سل ابن عباس عن هاتين الآيتين ما امرهما
۴۰۷	کافر کی توبہ اور مسلمان کی توبہ میں کیا فرق ہے ؟ سوال وجواب
۴۰۸	روایات میں رفع تعارض
۴۰۹	باب اسلام ابي بكر الصديق
۴۰۹	اسلام سعد
۴۱۰	باب ذكر الجن
۴۱۰	آیت کا شان نزول

۴۱۱	اذنت بهم شجرة
۴۱۳	باب اسلام ابی ذرؓ
۴۱۶	روایات میں رفع تعارض
۴۱۶	روایات میں دوسرا رفع تعارض
۴۱۷	اسلام سعید بن زیدؓ
۴۱۷	ولو ان احدا ارفض
۴۱۷	باب اسلام عمر بن الخطابؓ
۴۱۹	قال بینما هو فی الدار
۴۲۰-۲۱	اشکال اور اس کا جواب.....رفع تعارض
۴۲۲	قال ما سمعت عمر لشي قط
۴۲۲	کاهن کی تعریف
۴۲۳	الم تر الجن وابلامسها
۴۲۴	عمرؓ کا اسلام لانا اور اپنی بہن فاطمةؓ اور اپنے بھنوئی سعیدؓ بن زیدؓ کو باندھنا
۴۲۵	باب انشقاق القمر
۴۲۶	روایات میں رفع تعارض
۴۲۶	روایات میں دوسرا رفع تعارض
۴۲۷	باب هجرة الحبشة
۴۲۸	حضرت اسماءؓ کا مختصر تعارف
۴۳۰	فجلد الوليد اربعین جلد۱۔ روایات میں رفع تعارض
۴۳۳	ان فی الصلوة شغلاً
۴۳۴	باب موت النجاشی
۴۳۶	باب تقاسم المشركين علی النبی ﷺ
۴۳۶	تقاسموا علی الکفر
۴۳۷	باب قصة ابی طالب
۴۳۷	خواجہ ابوطالب کی کھانی قرآن و سنت اور تاریخ کی زبانی :
۴۴۱	لعله تنفع شفاعتی
۴۴۲	باب حديث الاسراء
۴۴۲	اسراء اور معراج میں فرق
۴۴۲	لما کذبني قريش قمت فی الحجر

۴۴۳	جلی اللہ لی بیت المقدس
۴۴۴	باب المعراج
۴۴۸	روایات میں رفع تعارض
۴۴۸	روایات میں دوسرا رفع تعارض
۴۵۱	قال وَالشَّجَرَةُ الْمُلْعُونَةُ فِي الْقُرْآن
۴۵۱	باب وفود الانصار الى النبي ﷺ بمكة وبيعه العقبة
۴۵۱	بيعة العقبة
۴۵۲	كعب بن مالك كما تعرف
۴۵۳	قال ابو عبدالله قال ابن عيينة احدهما البراء بن معمرور
۴۵۵	باب تزويج النبي ﷺ عائشة وقدمه المدينة وبنائه بها
۴۵۶	نکاح سے قبل منامی دیدار
۴۵۶	حضرت عائشہ سے نکاح
۴۵۶	نکاح کے وقت صدیقہ کائنات کی عمر اور پیغمبر خدا کی عمر
۴۵۶	رخصتی کے وقت عمر
۴۵۶	نکاح اور رخصتی کا مقام
۴۵۶	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی اور شادی کی سادگی کی انتہا
۴۵۸	ان يك هذا من عند الله يُخْبِرُ
۴۵۹	بثلاث سنين اشكال اور اس کا جواب
۴۵۹	ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مختصر حالات
۴۶۳	باب هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة
۴۶۷	مسئلہ مستنبطہ
۴۸۰	اسس علی التقوی.....سوال وجواب
۴۸۳	اول مولود في الاسلام
۴۸۳	اول مولود ولد من المهاجرين في الحبشة
۴۸۳	اول مولود من الانصار بالمدينة بعد الهجرة
۴۸۷	وابوبكر شيخ يعرف و نبي الله ﷺ شاب لا يعرف:.....دوسوال وجواب
۴۹۲	دخلت مع ابي بكر على اهله:.....سوال وجواب
۴۹۵	يانبي الله لو ان بعضهم طاه طاه بصره رانا قال اسكت:.....سوال وجواب
۴۹۶	باب مقدم النبي ﷺ واصحابه الى المدينة

۴۹۸	اول من قدم علينا مصعب بن عمير:.....سوال وجواب
۴۹۸	فما قدم حتي قرأت "سبح اسم ربك الاعلى"
۵۰۳	وعندها قينتان تغنيان بما تعازفت الانصار يوم بعث:.....سوال وجواب
۵۰۵	باب اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه
۵۰۶	باب
۵۰۷	تاريخ اسلام كي ابتداء
۵۰۸	باب قول النبي ﷺ اللهم امض لاصحابي هجرتهم وورثته لمن مات بمكة
۵۰۹	باب كيف اخي وسلم النبي ﷺ بين اصحابه
۵۱۱	مسائل مستنبطه
۵۱۱	باب
۵۱۴	باب اتيان اليهود النبي ﷺ حين قدم المدينة
۵۱۶	باب اسلام سلمان الفارسي
۵۱۶	حضرت سلمان فارسي کے مختصر حالات
۵۱۷	حضرت سلمان فارسي کے اسلام لانے کا مفصل واقعہ
۵۲۰	فترة بين عيسى و محمد ﷺ



تشکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضور پاک ﷺ نے فرمایا (من لم يشكر الناس لم يشكر الله) اس حدیث پاک کے تقاضا سے بندہ ان بعض حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے ترتیب و تمییز میں حصہ لیا۔

اولاً:..... بندہ کی تدریسی تقریر کتاب الجہاد سے مولوی اختر رسول سلمہ فاضل خیر المدارس نے ضبط کی لیکن اس میں کچھ قابل اصلاح امور تھے جس کو مولوی خورشید احمد صاحب سلمہ مدرس جامعہ خیر المدارس کی مساعی جیلہ سے پورا کیا گیا انہوں نے صرف اصلاحی ہی نہیں کی بلکہ اس کو قابل اشاعت بنادیا اور مولوی اختر رسول سلمہ نے اس کی تصحیح میں سعی بلیغ فرمائی۔

ثانیاً:..... جامعہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا شبیر محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا شبیر الحق صاحب مدظلہ جنہوں نے نظر ثانی کر کے مفید مشوروں سے نوازا۔

ثالثاً:..... عزیزم مولوی محمد یحییٰ سلمہ (مدرس جامعہ ہذا) و مولوی محمد اسماعیل سلمہ (فاضل خیر المدارس) اور مولوی اختر رسول سلمہ جنہوں نے کتابت فرمائی۔

جس کے نتیجے میں الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی ایک نئی جلد از کتاب المناقب اور باب بنیان الکعبہ آپ کے سامنے آرہی ہے۔

فقط

بندہ محمد صدیق غفرلہ

خادم الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان

۹/ دسمبر ۲۰۰۸ء ۱۰/ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ

صدر جامہ خیر المدارس ملتان
 عالم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
 راجہ سیکرٹری اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان
 چیئرمین الخیر پبلک سکول ملتان
 مدیر اعلیٰ ماہنامہ الخیر ملتان

مجلد حنیف بالقری

تقریظ

(آیۃ الخیر یادگار اسلاف حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زید مجدہم مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان)

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى

افق حدیث پر امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (۲۵۶ھ) کا نام و مقام اس طرح نمایاں اور ممتاز ہے جیسے ہمارے نظام شمسی میں آفتاب کا وجود۔ آپؐ کے علم و عرفان اور خدمت حدیث سے کروڑوں انسان مستفید ہوئے اور قیامت تک یہ چشمہ فیض ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

امام ترمذیؒ نے آپؐ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا: ”میں نے عراق و خراسان میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو احادیث کی تاریخ و علل اور اسانید کی جان پہچان میں امام بخاریؒ سے بڑھ کر ہو۔“

امام مسلمؒ نے فرمایا: اشهد انه ليس في الدنيا مثله ”میں شہادت دیتا ہوں کہ آپؐ جیسے محدث روئے زمین پر نہیں ہے۔“

امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں: ”میں نے امام بخاریؒ جیسا انسان نہیں دیکھا، خود امام بخاریؒ نے بھی اپنے جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔“

امام بخاریؒ کی تصانیف میں (۲۰) سے زائد ہیں۔ ان میں آپؒ کی شہرہ آفاق تالیف ”الجامع الصحیح“ کو ہر زمانہ میں اس کی خصوصیات کی بناء پر ممتاز مقام حاصل رہا ہے اور اس کی تدریس و تعلیم کا فریضہ ہر دور میں بلند پایہ محدثین اور اہل فن نے سرانجام دیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد پنجاب میں میرے جید امجد استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہ نے جامعہ خیر المدارس میں سب سے پہلے مکمل درس نظامی اور دورہ حدیث شریف کی تعلیم کا آغاز فرمایا۔ اسی سال آپؒ سے بخاری شریف پڑھنے والوں میں آپؒ کے محبوب شاگرد استاذ العلماء شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم بھی تھے۔ فراغت کے بعد حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم نے خیر المدارس میں تدریس کا آغاز فرمایا اور درس نظامی

کی بیشتر کتب کی تدریس حضرت دادا جانؒ کی نگرانی و سرپرستی اور رہنمائی میں مکمل کی۔

حضرت دادا جانؒ کا اسلوب تدریس اور انداز تعلیم و تہذیب دیگر مدرسین سے جداگانہ

تھا۔ طویل مباحث کو اختصار و جامعیت کے ساتھ چند الفاظ میں بیان کر دینا آپؒ کا امتیازی وصف تھا۔ آپؒ کا یہی رنگ جامعہ کے موجودہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم کی تدریس میں جھلکتا ہے جو جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا علامہ محمد شریف کشمیری قدس سرہ کی رحلت کے بعد کم و بیش بیس سال سے جامعہ میں بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔

آپؒ علوم و معارف اور انداز تدریس میں حضرت دادا جانؒ کے جانشین ہیں۔ آپؒ نے زمانہ طالب علمی میں حضرت دادا جانؒ کی المائی تقاریر اور افادات و ارشادات کو بالالتزام قلمبند فرمایا اس لئے آپؒ کی تدریس میں وہی دقت نظر، تبحر علم، تعمق فکر اور فقہی گہرائی نظر آتی ہے۔

حضرت مولاناؒ نے حضرت دادا جانؒ کی المائی تقاریر و افادات کو بنیاد بنا کر نہایت مفید علمی اضافوں کے ساتھ بخاری شریف کی شرح ”الخير الساری فی تشریحات البخاری“ تالیف فرمائی ہے جس کی اب تک چار جلدیں اپنی افادیت و نافعیت اور علمی مقام کی وجہ سے اہل علم و فضل میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ بحمد اللہ اب اس سلسلہ الذہب کی پانچویں اور چھٹی کڑی منظر عام پر آ رہی ہے جو ”کتاب بدء الخلق“ اور ”کتاب المناقب“ کی اہم مباحث پر مشتمل ہے۔ سابقہ جلدوں کی طرح ان جلدوں پر بھی تخریج و مراجعت اور نظر ثانی کا فریضہ جامعہ کے استاذ مولانا خورشید احمد تونسوی نے انجام دیا ہے۔

میری ناچیز رائے میں ”الخير الساری“ دورہ حدیث کے طلبہ و طالبات کو بہت سی درسی شروح اور تعلیقات سے بے نیاز کر دے گی اور اساتذہ حدیث کے لئے بھی یہ شرح ایک گرانقدر رہنما اور کلید ثابت ہوگی۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ حضرت مولانا کے فیوض و برکات کو تادیر جامعہ پر سایہ گلن رکھیں اور طلبہ عزیزان کے علوم و معارف سے فیض باب ہوتے رہیں۔

والسلام

محمد حنیف جالندھری

مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان

۹/ دسمبر ۲۰۰۸ء ۱۰/ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ

عرض مرتب

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين.
 اما بعد:..... الله تعالىٰ کا بہت بڑا فضل و انعام ہے کہ اس نے الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی پانچویں اور چھٹی جلد کی ترتیب اور تخریج کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔

طلبہ علماء اور طالبات، عالما کے لئے یہ خالص علمی تحفہ ہے اس کی قدر کیجئے اور پہلی جلدوں کی طرح اس سے بھی فائدہ اٹھائیے اس کے مندرجات حضرت الاستاذ مدظلہ العالی کے وہ ارشادات ہیں جنہیں مولوی اختر رسول سلمہؒ نے قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور یہ درحقیقت خیر مجسم، بانی جامعہ خیر المدارس ملتان مولانا خیر محمد جالندہری نور اللہ مرقدہؒ کا درسی، تعلیمی فیض ہے جو جاری و ساری ہے۔ اللہ پاک اسے عام فرمائے اور پہلی چار جلدوں کی طرح ان کو بھی قبولیت سے نوازے۔ آمین!

قارئین کرام! مسلسل دو سال سے آپ کا مطالبہ اور شوق معلوم ہوتا رہا اور آپ کا اصرار بھی حد سے بڑھتا رہا لیکن بندہ کی جامعہ خیر المدارس، ملتان میں تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ انتظامی (ناظم دارالاقامہ، ناظم مطبخ) ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ کو انتظار کی تکلیف برداشت کرنا پڑی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ انتظار کے بعد حاصل ہونے والی چیز بڑی عزیز اور محبوب ہوا کرتی ہے۔ پہلے تو ہر سال کے آخر میں ایک جلد تیار ہو کر آپ کے مبارک ہاتھوں میں پہنچتی اور آپ کی پاکیزہ نظروں سے گزرتی، قلب و دماغ میں جاگزیں ہو کر آپ کی زبان سے داد تحسین وصول کرتی تھی۔ اب دو سال بعد کتاب بدء الخلق سے لے کر بخاری شریف جلد اول کے آخر تک دو جلدیں ترتیب و تخریج سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہیں۔ ان میں وہی انداز اور طریق اپنایا گیا جو پہلی جلدوں میں اختیار کیا گیا تھا۔ دیر آید درست آید کا مصداق بھی سمجھ آ گیا ہے۔ تاخیر ہوئی تفسیر نہیں۔ امید ہے ان دو جلدوں کو بھی تحقیقی نظروں سے دیکھنا پسند فرمائیں گے۔ مکمل پڑھنے کے بعد اپنے خیالات، تصورات اور جذبات کا اظہار بھی فرمائیں گے۔

قارئین کرام!

میرے لئے اتنا عظیم اور مشکل کام کر لینا نہ صرف یہ کہ حدیث کی خدمت ہے بلکہ سعادت اور عظمت بھی ہے۔ ترتیب و تخریج بہت ہی صبر آزما اور مشکل کام ہے۔ (میرے لئے) اس کا آسان ہو جانا اور دو جلدوں کا ایک ساتھ تیار ہو کر منظر عام پر آنا اور لانا یہ اللہ پاک کی مہربانی اور کرم ہی ہے۔ اللہ پاک کی مہربانی اور شفقت کو متوجہ کرنے کے لئے آپ حضرات کی دعائیں کار فرما رہیں اور تخریج کے کام میں مزید بہتری لانے کے لئے حضرت الاستاد مدظلہ کی حوصلہ افزائی شامل حال رہی۔

الحمد للہ! حضرت کی توجہات اور ہدایات سے دو جلدیں تیار ہوئیں۔ ان دو جلدوں کی تیاری میں مولوی اختر رسول (معلم تخصص فی التصنیف جامعہ ہذا) کی معاونت بھی حاصل رہی۔

محترم قارئین! اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی گئی کہ اس میں کسی قسم کی غلطی نہ رہے۔ متعدد بار اس کی پروف ریڈنگ کی اور کرائی گئی تاکہ غلطی کا امکان اور گمان بھی جاتا رہے لیکن اس کے باوجود اتنے عظیم الشان کام میں غلطی کا امکان نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ اگر کہیں کوئی لغزش نظر آئے تو حسب سابق اطلاع فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی تصحیح کر لی جائے۔

آخر میں التماس ہے کہ اپنی سحرگاہی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل کر لیں کہ اللہ پاک الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی تکمیل کروا کر شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کی نجات کا سبب بنائے اور ہم سب کی اولادوں کو بخاری شریف پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے والا بنائے۔ آمین!

خورشید احمد (نور)

فاضل و مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان

۱۱/ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بروز جمعہ المبارک ۱۲/ ستمبر ۲۰۰۸ء



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَاصَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْتَكَرِينَ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْتَكَرِينَ



باب المناقب

یہ باب مفاخر و مکارم کے بیان میں ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مناقب:..... بعض نسخوں میں ہے کتاب المناقب اور بعض نسخوں میں مناقب کا لفظ نہیں ہے بلکہ باب وقول اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى (پارہ ۲۲۶ بیت ۱۳ سورۃ الحجرات) ہے۔ پہلے نسخہ کی بناء پر یہ مستقل کتاب ہے اور دوسرے نسخہ کی بناء پر یہ مستقل کتاب نہیں بلکہ کتاب احادیث الانبیاء کا حصہ ہے۔ ثانی اولیٰ ہے۔ مصنف کے طرز سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ احادیث الانبیاء کو علی الاطلاق بیان کرنا چاہتے ہیں۔

مناقب، نقبہ سے لیا گیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ المناقب، المکارم و احداھا المنقبہ (نقبہ کا معنی پتھر میں سوراخ کرنا) اور مناقب بھی حاسدوں کے دلوں میں سوراخ کرتے ہیں یعنی اثر انداز ہوتے ہیں۔

وقول اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى الْآيَةِ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى:..... مراد حضرت آدم و حوا علیہما السلام ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں کسی ایک کو دوسرے پر فخر کرنے کا کوئی حق نہیں۔

وَجَعَلْنَكُمْ	شُعُوبًا	الآيَةِ
اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے (تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم سب میں سے پرہیزگار تر اللہ کے نزدیک معزز تر ہے)		
وقوله	وَاتَّقُوا	اللَّهُ الَّذِي تَسْتَأْنِلُونَ بِهِ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو		
وَالْأَرْحَامَ	إِنَّ	اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا
اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے۔“		
وما ينهی من دعوی الجاهلیة الشُّعُوبُ النَّسَبِ البعید والقَبَائِلُ دون ذلک		
اور وہ جو منع کیا جاتا ہے جاہلیت کے دعویٰ یعنی طریق سے شعوب کا اطلاق دور کے نسب پر ہوتا ہے اور قبائل کا اس سے قریبی نسب پر		

﴿تحقیق و تشریح﴾

وَالْأَرْحَامُ: ای اتقوا الارحام فصلوها ولا تقطعوها.

آیت الباب کا شان نزول: یہ آیت فتح مکہ کے موقع پر اس وقت نازل ہوئی جب کہ حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا تو قریش مکہ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میرے والد پہلے ہی وفات پا گئے ان کو یہ روز بد دیکھنا نہیں پڑا اور حارث بن ہشام نے کہا کہ کیا (نعوذ باللہ) محمد ﷺ کو اس کا لے کوے کے سوا کوئی آدمی نہیں ملا جو مسجد حرام میں اذان دے۔ ابوہنیان بولے کہ میں کچھ نہیں کہتا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ میں کچھ کہوں گا تو آسمانوں کا مالک انہیں خبر دے دے گا چنانچہ جبرائیل تشریف لائے اور آنحضرت ﷺ کو اس تمام گفتگو کی اطلاع دی آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بلا کر پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا انہوں نے اقرار کر لیا تو اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جس نے بتلایا کہ فخر و عزت کی چیز درحقیقت ایمان اور تقویٰ ہے جس سے تم خالی ہو اور بلالؓ اس سے آراستہ ہیں اس لئے وہ تم سب سے افضل اور اشرف ہیں!

(۱) حدثنا خالد بن يزيد الكاهلي قال حدثنا ابو بكر عن ابى حصين عن سعيد بن جبیر			
ہم سے خالد بن یزید الکاہلی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، وہ ابو حصین سے وہ سعید بن جبیر سے			
عن	ابن عباس	وَجَعَلْنٰكُمْ	شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا قَالَ
وہ ابن عباسؓ سے (آیت) وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا کے متعلق فرمایا کہ			
الشعوب	القبايل	العظام	والقبائل
شعوب بڑے قبیلوں کے معنی میں ہے اور قبائل (بڑے قبیلے کی) شاخیں			

﴿تحقیق و تشریح﴾

الشعوب: دور کے نسب میں جو شامل ہیں ان کو شعوب کہتے ہیں اور جو قریب کے نسب میں داخل ہیں ان کو قبیلہ کہتے ہیں گویا شعب، قبائل کا جامع ہوتا ہے اور قبیلہ، عمائر کا جامع ہوتا ہے۔ عمارۃ، بطون کا جامع ہوتا ہے اور بطن، افخاذ کا جامع ہوتا ہے۔ فخذ، فصائل کا جامع ہوتا ہے۔ پس خزیمہ شعب ہے، کنانہ قبیلہ ہے، قریش عمارہ ہے، قصی بطن ہے، ہاشم فخذ ہے، عباس فصیلہ ہے، بعض نے کہا کہ شعوب، بطون العجم ہیں اور قبائل بطون العرب ہیں!

ابو حصین: حاء کے فتح اور صاد کے کسرہ کے ساتھ ہے نام عثمان بن عاصم بن حصینؓ سدی کوئی ہے۔

(۲)	حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال						
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ انہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی انہوں نے عید اللہ سے کہا							
حدثني سعيد بن ابی سعيد عن ابیه عن ابی هريرة قال قيل يا رسول الله							
مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ!							
من	اکرم	الناس	قال	اتقاهم	قالوا		
لوگوں میں سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ							
ليس	عن	هذا	نسالك	قال	فيوسف	نبي	الله
ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں ہے اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسف (سب سے زیادہ شریف ہیں)							

﴿تحقیق و تشریح﴾

یوسف علیہ السلام کو اکرم الناس کہا گیا کیونکہ ایک ہی نسب اور ترتیب میں یہ چوتھے نبی ہیں۔ کسی اور میں یہ خوبی جمع نہیں۔ یہ حدیث باب ”أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ“ میں گزر چکی ہے۔

(۳)	حدثنا قيس بن حفص قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا كليب بن وائل
ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی کہ انہم سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی کہ انہم سے کلب بن وائل نے حدیث بیان کی	
قال	حدثني ربيعة النبي ﷺ زينب بنت ابي سلمة قال
کہا کہ مجھ سے زینب بنت ابی سلمہؓ نے بیان کیا جو نبی کریم ﷺ کی زیر پرورش رہ چکی تھیں۔ کلب نے بیان کیا کہ	
قلت لها ارأيت النبي ﷺ اكان من مضر قالت فممن	
میں نے آپ سے پوچھا آپ کا کیا خیال ہے کیا نبی کریم ﷺ کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا؟ انہوں نے فرمایا پھر کس سے تھا؟	
كان الا من مضر من بني النضر بن كنانة	
یقیناً آنحضرت ﷺ مضر کی شاخ بنی النضر بن کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله الامن مضر فانه من الشعوب۔

ربيعة النبي ﷺ..... آنحضرت ﷺ کی پرورش کردہ۔ کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت ام سلمہؓ سے نکاح ہو گیا تھا اس لئے حضرت زینب بنت ابوسلمہؓ رسول اللہ ﷺ کی ربیبہ ہوئیں۔

(۱) پارہ ۱ آیت ۱۳۳ سورۃ البقرہ)

(۴)	حدثنا	موسیٰ	قال	حدثنا	عبدالواحد	قال	حدثنا	کلب
ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے کلب نے حدیث بیان کی								
قال	حدثنی	ربیعۃ	النبی ﷺ	واظنہا	زینب	قالت	نہی	رسول اللہ ﷺ
کہا مجھ سے ربیعہ بنی کریم ﷺ نے حدیث بیان کی میرا خیال ہے کہ مراد زینبؓ ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا تھا								
عن	الدباء	والحنتم	والمقیر	والمزفت	وقلت	بہا	اخبرینی	النبی ﷺ
دباء حنتم مقیر اور مزفت کے استعمال سے اور میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ مجھے بتائیے کہ حضور ﷺ کا تعلق کس قبیلے سے تھا								
من	مضر	کان	فممن	کان	الا	من	مضر	کان
کیا آپ کا تعلق مضر سے تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ مضر اور کس سے ہو سکتا ہے؟ یقیناً آپ ﷺ مضر قبیلہ اور نصر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے								
من	مضر	کان	فممن	کان	الا	من	مضر	کان
من	مضر	کان	فممن	کان	الا	من	مضر	کان

﴿تحقیق و تشریح﴾

حنتم:..... سبز رنگ کا گھرا۔ **الدباء:**..... کدو سے بنایا ہوا برتن۔

مقیر:..... وہ چیز جس پر زفت ملا ہوا ہو اس صورت میں مزفت کے لفظ سے تکرار لازم آئے گا اسی وجہ سے حافظ ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ صحیح نقیر ہے بمعنی کھجور کی لکڑی کھود کر بنایا ہوا برتن، نقیر بمعنی منقر۔

المزفت:..... زفت ملا ہوا۔ زفت، لک کی طرح کی چیز ہے اس سے ذرا ہلکی سیاہی مائل ہوتی ہے اور لیس دار (چکناہٹ) ذرا زیادہ ہوتی ہے۔

فائدہ:..... یہ نہیں منسوخ ہے دلیل مسلم شریف کی روایت ہے قال رسول اللہ ﷺ نہیتم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا۔

واظنہا زینب:..... میرا خیال یہ ہے کہ ربیعہ سے مراد حضرت زینبؓ ہیں اس (اظنہا زینب) کے قائل موسیٰ بن اسماعیلؓ ہیں یا قیسؓ بن حفصؓ؟ ظاہر یہی ہے کہ اس کے قائل موسیٰ بن اسماعیلؓ تبوذ کی ہیں۔ کیونکہ گذشتہ روایت میں ہے کہ قیس بن حفصؓ نے تو یقین سے کہا ہے کہ ربیعہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینبؓ ہیں۔

موسیٰ بن اسماعیلؓ اور قیس بن حفصؓ دونوں کا استاد ایک (عبدالواحد) ہی ہے قیس بن حفصؓ یقین سے بیان کرتے ہیں اور موسیٰ بن اسماعیلؓ ظن سے بیان کرتے ہیں۔

اخبرینی:..... کلبؓ نے حضرت زینبؓ سے کہا کہ مجھے خبر دیجئے۔

النبی ﷺ کی ترکیب:..... یہ مبتداء ہے اور اس کی خبر ممن کان ہے۔

من مضر: یہاں ہمزہ استفہام مقدر ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے ”امن مضر کان“
 الامن مضر: الا حرف استثناء ہے اور یہ متشبی منقطع ہے معنی ہوگا آپ ﷺ مضر قبیلہ اور نضر بن کنانہ کی اولاد
 میں سے تھے۔ یا محذوف سے استثناء ہے ای لم یکن الامن مضر۔
 النضر: نام ان کا قیس ہے۔ چہرہ کی چمک اور خوبصورتی کی وجہ سے ان کو نضر کہا جاتا تھا۔

(۵) حدثنا اسحق بن ابراهيم قال اخبرنا جرير عن عمارة عن ابى زرعة عن ابى هريرة	
هم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہمیں جریر نے خبر دی وہ عمارہ سے وہ ابو زرعہ سے وہ ابو ہریرہ سے	
عن رسول الله ﷺ قال تجدون الناس معادن خيارهم في الجاهلية	
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ان میں سے بہتر تھے	
خيارهم في الاسلام اذا فقهوا وتجدون	
وہ اسلام کے بعد بھی ان میں سے بہتر ہیں جبکہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو اور تم دیکھو گے کہ	
خير الناس في هذا الشأن اشدھم له كراهية	
اس (خلافت و امارت کے) معاملے میں سب سے بہترین وہ لوگ ثابت ہوں گے جو سب سے زیادہ اسے ناپسند کرتے ہوں	
وتجدون شر الناس ذا الوجهين الذي ياتي هؤلاء بوجه ويأتي هؤلاء بوجه	
اور تم دیکھو گے لوگوں میں سب سے بدترین شخص کو جو آتا ہے ان کے پاس ایک چہرے سے اور آتا ہے ان کے پاس دوسرے چہرے سے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہاں یہ حدیث مختصر ہے امام مسلم نے فضائل میں اس کو مکمل طور پر بیان فرمایا ہے۔

ابو زرعة: نام ہرم، عبدالرحمن، عمر و مختلف اقوال ہیں۔

معادن: معادن جمع ہے معدن کی۔ معدن وہ شے ہے جو زمین میں مستقر ہوتی ہے۔ کبھی وہ نفیس ہوتی ہے
 مثلاً سونا، چاندی وغیرہ اور کبھی خیس ہوتی ہے مثلاً نمک، وغیرہ

تجدون خير الناس في هذا الشأن: مراد امارت ہے۔

سوال: تمام لوگ خیر کیسے ہو گئے؟

جواب: (۱) مراد اس وقت ہے جبکہ تمام فضائل میں مساوی ہوں۔

جواب: (۲) ناس سے مراد خاص لوگ ہیں، یعنی امراء۔

خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام:..... ای من کان اشد فی کفرہ یکون اشد فی اسلامہ۔
ذا الوجهین:..... اس سے منافی مراد ہیں۔

فائدہ:..... قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شافعیہ نے استدلال کیا امام شافعیؒ کی تقدیم پر کہ وہ دوسرے ائمہ سے مقدم ہیں کیونکہ امام شافعیؒ مکی اور قریشی ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جاہلیت میں عرب قریش کو حرم کعبہ میں رہنے کی وجہ سے عظمت والا جانتے تھے۔

(۶) حدثنا قتیبہ بن سعید قال حدثنا المغيرة عن ابی الزناد عن الاعرج	
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، وہ ابو زناد سے وہ اعرجؒ سے	
عن ابی ہریرۃ ان النبی ﷺ قال الناس تبع لقریش فی هذا الشان	
وہ ابو ہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ قریش کے تابع رہیں گے اس (خلافت کے) معاملے میں	
مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم تبع لکافرہم	
ان کے مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع رہیں گے اور ان کے کفار ان کے کفار کے تابع رہیں گے	
والناس معادن خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام	
اور انسانوں کی مثال کان جیسی ہے۔ ان کے جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں	
اذا فقہوا تجدون من خیر الناس	
جبکہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو۔ تم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت ہوں گے	
اشد الناس کراہیۃ لہذا الشان حتی یقع فیہ	
جو خلافت و امارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ انہیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی پڑی	

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے مغازی میں تعنّیٰ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یہ حدیث ابو ہریرہؓ کا دوسرا طریق ہے امام بخاریؒ نے مختصر اور مطول دونوں طریقوں سے نقل کیا ہے،

تبع لقریش:..... خبر بمعنی امر کے ہے یعنی قریش کے تابع ہو جاؤ اور قریش کو مقدم کرو، اُن سے مقدم نہ ہو جاؤ۔ جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا تو غالب عرب نے اتباع سے توقف کیا اور کہا کہ دیکھیں گے کہ ان کی قوم کیا کرتی ہے؟ جب حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مکہ پر فتح دی تو قریش سارے مسلمان ہو گئے، ان کو دیکھ کر تمام عرب فوج در فوج دین میں داخل ہو گئے اور حضور ﷺ کی خلافت قریش میں ستر ہو گئی۔

توح ثابت ہوا کہ ان کے مسلمان مسلمانوں کے تابع اور کافران کے کافروں کے تابع ہیں۔

اشد الناس کراہیۃ حتی یقع فیہ :..... یعنی بغیر رغبت کے ان کو یہ چیز حاصل ہوئی تو وہ کراہیت زائل ہو جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی مدد ہوگی پس وہ اپنے دین میں پختہ ہو جائیں گے۔ اب ان کے کافر ہونے کا خوف نہیں ہوگا اور بعض نے اس کا معنی یہ لکھا ہے کہ جب وہ دین میں واقع ہو جائیں گے تو ان کے لئے جائز نہیں کہ کراہیت باقی رکھیں۔



(۷) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال حدثنا شعبه قال حدثني عبد الملك
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے عبد الملک نے حدیث بیان کی
عن طاؤس عن ابن عباسٍ إلا المودة في القربى قال
وہ طاؤس سے وہ ابن عباس سے إلا المودة في القربى کے متعلق (طاؤس نے) بیان کیا کہ
فقال سعيد بن جبیر قریٰ محمد ﷺ فقال ان النبی ﷺ لم یکن بطن من قریش
سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس سے مراد محمد ﷺ کی قرابت ہے۔ اس پر ابن عباس نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں تھی
الا وله فیہ قرابة فنزلت علیہ الا ان تصلوا قرابة بنی وبنکم
جس میں آنحضرت ﷺ کی قرابت نہ رہی ہو اور اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ صرف یہ ہے کہ تم لوگ میری اور اپنی قرابت کا لحاظ کرو

﴿تحقیق و تشریح﴾

وجہ ذکر ہذا عقیب الحدیث السابق ان المذكور فیہ ان الناس تبع لقریش وفیہ

تفضیلہم علی غیرہم۔

إلا المودة في القربى :..... اس کی تفسیر میں سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباس کا اختلاف ہوا ہے۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے تھے کہ قریٰ سے مراد قریٰ بنی محمد ﷺ ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ میرے قرابت داروں کا لحاظ کرو۔ ای لا اسئلکم علیہ اجرا الا هذا و هو ان تؤدوا اهل قرابتی وتصلوا ارحامہم۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضور ﷺ کو تمام بطن قریش میں قرابت تھی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابت ہے اس کا حق ادا کرو اور میری دعوت کو قبول کرلو۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؓ کی تقریر کے درمیان فرق

(۱) سعید بن جبیرؓ کی تفسیر میں قربیٰ سے مراد خاص بنو ہاشم ہیں اور ابن عباسؓ کی تفسیر میں پورے قریش اقارب (رشتہ دار) میں داخل ہیں۔

(۲) سعید بن جبیرؓ کی تفسیر کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہے کہ قرابت کی وجہ سے میری اولاد کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہے کہ میرا رشتہ داری کی وجہ سے لحاظ کرو یعنی میری دعوت کو قبول کر لو۔

فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ اِنْ تَصْلُوا سوال :..... یہ آیت تو قرآن میں نازل نہیں ہوئی؟

جواب نمبر :..... (۱) فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ اِیٰ مَعْنَاهُ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰی اِلَّا الْمَوَدَّةُ فِی الْقُرْبٰی۔

جواب نمبر :..... (۲) فَنَزَلَتْ كِیْ ضَمِیرِ آیٰتِ كِیْ طَرَفِ لَوْثِیْ هِیْ جَسْ مِیْنِ اِلَّا الْمَوَدَّةُ فِی الْقُرْبٰی هِیْ اَوْرَا لَا

اِنْ تَصْلُوا اَللّٰهُمَّ یَا اسْ كِیْ تَفْسِیْرُ هِیْ۔

(۸) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ
هَمَّ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَعْدِیْثَ یَا نَ كِیْ كَهَا هَمَّ سَعْدِیْنِ نَعْدِیْثَ یَا نَ كِیْ وَهْ إِسْمَاعِیْلُ سَعْدِیْثُ وَهْ قَیْسُ سَعْدِیْثُ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ مِنْ هَهْنَا جَاءَتْ الْفِتْنُ
وَهْ أَبُو مَسْعُودُ سَعْدِیْثُ وَهْ نَبِیُّ كَرِیْمُ ﷺ كِیْ حَوَالِیْ سَعْدِیْثُ كِیْ اَخْضَرْتُ ﷺ نَعْدِیْثُ اِسْ طَرَفِیْ سَعْدِیْثُ اَنْهَیْثُ اَنْهَیْثُ
نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءِ وَغَلْظِ الْقُلُوبِ فِی الْفِدَادِیْنِ اَهْلُ الْوَبْرِ
یعنی مشرق سے۔ اور شقاوت اور سخت دلی ان چیختے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں ہے
عَنْدِ اَصُولِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِی رِبِیْعَةِ وَمَضَرَ
ان کے اونٹ اور گائے کی دھوں کے چبھنے ربیعہ اور مضر والوں میں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق :..... یعنی مشرق سے فتنے آئیں گے۔ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ (مرتب)

نحو المشرق :..... یہ ہنہنا کا بیان ہے یا بدل ہے۔

تنبیہ :..... اس حدیث کی بعض روایتوں میں آیا ہے اشار نحو بیت عائشہؓ مراد اس سے بیت حضرت عائشہؓ نہیں بلکہ جانب مشرق ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کا گھر مشرق کی طرف تھا اس لئے بعض راویوں نے نحو بیت عائشہؓ بول دیا۔

الفدّادین:..... وہ لوگ جو اپنے کھیتوں اور مویشیوں میں آوازیں اونچی کرتے ہیں یعنی اونٹوں والے فد، یفد، فدید اُسے ہے آواز اونچی کرنا۔

اہل الوبر:..... ای اہل البوادی : وبر سے مراد وبر الابل ہے 'سمی بذلک لانہم یتخذون بیوتہم منہ' ان کو اہل وبر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اون کے خیمے بناتے تھے۔

عند اصول اذئاب الابل:..... ہو عبارة عن جلبہم عند سوقھا. جانوروں کو چرانے کے وقت میں آواز لگانا فی ربیعة ومضر:..... الفدّادین سے بدل ہے۔

(۹) حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن
ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں شعیب نے خبر دی وہ زہری سے انہوں نے کہا کہ خبر دی مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے
ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول الفخر والخلاء
کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر
فی الفدّادین اهل الوبر والسکينة فی اهل الغنم
ان چیتے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں (زیادہ) ہوتا ہے اور بکری چرانے والوں میں وقار و تواضع ہوتی ہے
والایمان یمان والحکمة یمانیة قال ابو عبد الله سمیت الیمان
اور ایمان تو یمن میں ہے اور حکمت و معرفت بھی یمنی ہے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس لئے پڑا
لانہا عن یمین الکعبة والشام لانہا عن یسار الکعبة
کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کی بائیں طرف ہے
والمشامة المیسرة والید الیسری الشؤمی والجانب الایسر الاشام
المشامة بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو الشؤمی کہتے ہیں اور بائیں جانب کو الاشام کہتے ہیں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:..... حدیث الباب کو ترجمہ الباب سے مناسبت کس طرح ہے؟

جواب:..... اس باب میں مختلف لوگوں کے متعدد مناقب کا ذکر ہے اور فضلاء کی کلام میں علاقہ تضاد کا ذکر کرنا عام ہے پس اسی مناسبت سے مناقب کی ضد مثالب (عیبوں) کو بھی ذکر کر دیا۔

سوال:..... کعبہ کا دایاں بائیں کیا ہے یہ حالتِ امامت سے متعین کیا جائے گا یا حالتِ خطابت سے؟

جواب :..... یسین و یسار امراضانی ہیں رخ بدلنے سے یسین و یسار بدل جاتا ہے۔ اگر امامت والی حالت مراد لی جائے تو وہ الٹ ہوگی خطابت والی جانب کے جیسے مسجد میں اگر آدمی امامت کر رہا ہو تو دایاں ہمارے علاقوں کے لحاظ سے شمال کی طرف ہوگا اور اگر خطابت کر رہا ہو تو دایاں جنوب کی طرف ہوگا۔

فائدہ: علامہ عینی لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تبوک میں تھے تو یہ ارشاد فرمایا اس موقع پر مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ آنحضرت ﷺ اور یمن کے درمیان تھے۔ آنحضرت ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کیا اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ مراد لیا۔ اور الایمان یمن فرمایا کیونکہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن کی طرف بنتے ہیں۔ جیسے کعبۃ اللہ کے ایک رکن کو یمن کی جانب ہونے کی وجہ سے رکن یمانی کہتے ہیں۔

(۳)

باب مناقب قریش

قریش کے مناقب کا بیان

(۱۰) حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال كان محمد بن جبير بن مطعم يحدثهم
هم سے ابويمان نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے خبر دی وہ زہری سے انہوں نے کہا کہ محمد بن جبير بن مطعم بیان کرتے تھے کہ
أنه بلغ معاوية وهو عنده في وفد من قریش
انہوں نے معاویہ تک بات پہنچائی۔ اور وہ ان (معاویہ) کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے
ان عبد الله بن عمرو بن العاص يحدث انه سيكون ملك من قحطان
یہ کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص حدیث بیان کرتے ہیں کہ غمقرب (قرب قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران ہوگا
فغضب معاوية فقام فأنشئ على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد
اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے ہو گئے پھر آپ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثنا کے بعد فرمایا اما بعد!
فاته بلغني ان رجلا منكم يتحلثون احاديث ليست في كتاب الله ولا توثق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن میں موجود ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہیں

فلو لک جہالکم فایاکم والامانی التي تصل اهلها فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول			
تم سب سے جاہل لوگ یہی ہیں۔ پس گمراہ کن خیالات سے بچتے رہو میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے			
ان	هذا	الامر	فی قریش لایعادیهم احد الا کبه الله
کہ یہ معاملہ (یعنی خلافت) قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا			
علی	وجهه	ما	اقاموا الدين.
(لیکن یہ صورت حال اسی وقت تک رہے گی) جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور اجتماعی طور پر)			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ احکام میں ابوالیمانؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں، اور امام نسائیؒ نے تفسیر میں محمد بن خالدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قریش:..... مراد قبیلہ قریش ہے قریش نصر بن کنانہ یا فہر بن مالک کی اولاد ہے۔

قریش کی وجہ تسمیہ

علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں قریش کی وجہ تسمیہ کے متعلق پندرہ اقوال لکھے ہیں۔ جن میں سے دو یہ ہیں۔

(۱) قریش کا معنی ہے کسب و تجارت۔ چونکہ ان میں کسب و تجارت تھی اسی وجہ سے ان کو قریش کہا گیا

(۲) اور بعض نے کہا کہ قریش سمندری جانور ہے جو دوسرے سمندری جانوروں سے بہت زیادہ قوی ہے تو

قوت کی وجہ سے ان کو قریش کہا گیا اس جانور کے بارے میں آیا ہے کہ یہ کھاتا ہے، کھایا نہیں جاسکتا، غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اور یہی حال قریش کا تھا اس وجہ سے ان کو قریش کہا گیا۔

من قحطان:..... پورا نسب اس طرح ہے مہزم بن عامر بن شامخ بن ارفخشذ بن سالم بن نوح

علیہ السلام اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ۲

سوال:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ جو بیان کر رہے ہیں کہ عنقریب قحطانی بادشاہ ہوگا اس کی تائید حضرت

ابو ہریرہؓ کی روایت سے بھی ہوتی ہے جو کہ مابعدؓ میں آرہی ہے۔ جس میں ہے کہ قحطانی بادشاہ ہوگا جو کہ لوگوں کو لاٹھی

سے ہانکے گا جب ابو ہریرہؓ کی روایت سے اس کی تائید ہو رہی ہے تو حضرت امیر معاویہؓ اس کا انکار کیوں کر رہے ہیں؟

جواب:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں طعن تھا کہ وہ اسرائیلیات نقل کرتے ہیں اور چونکہ

یہ روایت لائمتہ من قریش کے منافی تھی اس لئے حضرت امیر معاویہؓ اس کا انکار کر رہے ہیں اور یہ انکار اس بات پر مبنی ہے کہ انہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کا علم نہیں تھا۔ تو سمجھا کہ دو روایتوں میں تعارض ہو گیا۔

رفع تعارض کی صورت (۱) ملک من قحطان والی روایت بیان واقعہ ہے پیشین گوئی کے طور پر اور لائمتہ من قریش بیان فضیلت ہے استحقاق خلافت کے طور پر۔

رفع تعارض کی صورت (۲) ملک من قحطان والی روایت کے مصداق کا وقوع ناحیہ من الارض پر ہوگا اور لائمتہ من قریش یہ اکثریت کے لحاظ سے ہے۔

عرب کی اقسام

(۱) عرب عاربہ :..... مراد قبائل عرب ہیں ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے۔

(۲) عرب متعربہ :..... مراد بنو قحطان ہیں۔ اور قحطان ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے عربی میں کلام کی۔

(۳) عرب مستعربہ :..... مراد بنو اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

الْأَكْبَةُ اللَّهُ :..... کَبَّ یہ افعال شاذہ میں سے ہے لان الفعل يتعدى بالهمزة وهذا الفعل ثلاثية متعد ور باعية لازم "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفَنُكَيْسِي نَكَيْتًا عَلَى وَجْهِهِ" ۱

(۱۱) حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفین عن سعد ح قال ابو عبد الله وقال يعقوب بن ابراهيم
هم عن ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ سعد سے (تحویل) کہا الام بخاری نے اور کہا یعقوب بن ابراہیم نے
حدثنا ابی عن ابیه قال حدثنی عبدالرحمن بن هرمز الاعرج عن ابی هريرة
کہا ہم سے میرے والد نے اپنے والد سے بیان کیا کہ کہا مجھ سے عبد اللہ بن هرمز الاعرج نے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہؓ سے کہ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قریش والانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار
انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار
موالی ليس لهم مولى دون الله ورسوله.
میرے مولا مددگار اور سب سے زیادہ قریب ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں

تحقیق و تشریح

مطابقتہ للترجمة ظاهرة.

ابونعیم:..... تا مفضل بن دکین، سفیان ثوری مراد ہیں۔

(۱) (پارہ ۲۹ آیت ۲۲ سورۃ الملک)

قال ابو عبد الله:..... بعض نسخوں میں ہے جیسا کہ آپ کے سامنے موجود نسخہ میں بھی ہے، اور بعض میں یہ نہیں۔ اور ابو عبد اللہ سے مراد خود امام بخاریؒ ہیں، امام بخاریؒ نے یعقوب بن ابراہیمؒ کی روایت کو معلق بیان کیا۔ الانصار:..... اس اور خرزرج مراد ہیں۔

جہینۃ:..... ابن زید بن لیث بن سود مراد ہے۔

مزینۃ:..... (بضم المیم وفتح الزاء) بنت کلب بن وبرہ بن تغلب بن حلوان مراد ہے۔

اسلم:..... ابن افسی مراد ہے۔

اشجع:..... ابن ریث بن غطفان بن سعد مراد ہے۔

غفار:..... (بکسر الغین) ابن ملیل بن خمرہ مراد ہے۔

(۱۲) حدثنا ابو الوليد قال حدثنا عاصم بن محمد قال سمعت ابي					
هم سے ابو الوليد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا					
عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال لا يزال هذا الامر					
اور انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ نبی اکرم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک					
فی قریش	ما	بقی	منہم	اثنان.	
قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی۔ جب تک ان میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے (یعنی صحابہ کرام و عورت کرنے کی وہی صلاحیت رکھتے ہوں)					

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ نے احکام میں اور امام مسلمؒ نے مغازی میں احمد بن یونس سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔ اس حدیث پاک میں قریش کی منقبت کا بیان ہے۔

الامر فی قریش:..... ای الخلافة تحقیق یہ ہے کہ خبر بمعنی امر ہے کہ مسلمان قریش کی اطاعت سے گریز نہ کریں ورنہ یہ امر خلافت قریش کے ہاتھوں سے نکل جائے گا اور اکثر شہروں میں سے دو سو سال پہلے نکل چکا ہے۔

ما بقى منهم اثنتان:..... یعنی ایک خلیفہ ہو اور ایک اس کا تابع ہو۔ علامہ نوویؒ نے اس سے استدلال کیا ہے کہ خلافت قریش کے ساتھ مختص ہے اس کو غیر قریش کی طرف نہیں لے جانا چاہئے اور اس پر صحابہؓ کا اجماع ہے اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ محجوج باجماع صحابہؓ ہیں۔

(۱۳) حدثنا یحییٰ بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عُقیل عن ابن شهاب
 ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہ ہمیں لیث نے حدیث بیان کی وہ عُقیل سے وہ ابن شهاب سے
 عن ابن المسیب عن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان
 وہ ابن مسیب سے وہ جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا کہ میں اور عثمان بن عفان چل رہے تھے
 الی رسول ﷺ فقال یا رسول اللہ اعطیت بنی المطلب وترکتنا
 رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بنو مطلب کو تو آپ نے عطاء فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا
 وانما نحن وهم منک بمنزلة واحدة فقال النبی ﷺ انما بنو ہاشم وبنو المطلب شئی واحد
 اور بے شک ہم اور وہ آپ کے لئے ایک ہی مرتبہ ہیں پس آپ نے فرمایا بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی مرتبہ میں ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث اسی متن کے ساتھ خمس کے ایک باب میں گزر چکی ہے

وانما نحن وهم منک بمنزلة واحدة:..... جبیر بن مطعم اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے
 اور کہا کہ ہم ایک ہی درجہ کے لوگ ہیں۔ آپ نے بنو مطلب کو تو دیا لیکن ہمیں نہیں دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنو ہاشم
 اور بنو مطلب شئی واحد ہیں یعنی ان دونوں میں اتحاد ہے اسلام سے پہلے بھی اور اسلام کے بعد بھی، ان کا نسب نامہ
 ایک ہے۔ عبدالشمس اور نوفل حضور ﷺ کے خاندان میں سے ہیں۔ چنانچہ جب حضور ﷺ کا بایکات کیا گیا اور کفار
 نے صحیفہ لکھا تو کفار نے بنی ہاشم کو بھی شعب میں محصور کیا تو اس میں مطلبیہ کا ذکر کیا ہے۔ نوفلیہ اور شمیہ کا ذکر نہیں کیا۔
 گویا کہ کفار نے بھی بایکات میں ان کو شریک رکھا۔ مطلب، ہاشم، عبدالشمس اور نوفل یہ سب عبد مناف کے لڑکے
 ہیں۔ نحن وهم منک بمنزلة واحدة کا یہی مطلب ہے کہ عبد مناف کی طرف نسبت میں برابر ہیں۔

☆ وقال اللیث حدثنی ابو الاسود ومحمد عن عروة بن الزبیر قال ذهب عبد اللہ بن الزبیر مع اناس
 اور لیث نے کہا کہ مجھے ابو الاسود اور محمد نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہا کہ گئے عبداللہ بن زبیر لوگوں کے ساتھ
 من بنی زہرة الی عائشة رضی اللہ عنہا وكانت ارق شئی علیہم لقربائہم من رسول اللہ ﷺ
 جو بنو زہرہ کے تھے حضرت عائشہ کے پاس اور وہ ان پر آنحضرت ﷺ کی رشتہ داری کی وجہ سے نرم گوشہ رکھتی تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

من بنی زہرة:..... بنو زہرہ کی رسول اللہ ﷺ سے قربت حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کی طرف سے تھی

کیونکہ حضرت آمنہ بنو زہرہ میں سے تھیں۔ ان کا نسب۔ آمنہ بنت وہب، بن عبد مناف، بن زہرہ ہے۔
و کانت ارق شئی علیہم یعنی حضرت عائشہؓ قرابت کی وجہ سے بنو زہرہ پر نرم دل تھیں۔
اس تعلیق کی وضاحت اگلی حدیث مبارکہ سے ہوگی جو کہ متصل ہے۔

(۱۴) حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث قال حدثني ابو الاسود	
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی	
عن عروة بن الزبير قال كان عبد الله بن الزبير احب البشر الى عائشة بعد النبي ﷺ وابي بكر	
وہ عروہ بن زبیر سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکرؓ کے بعد عبد اللہ بن زبیرؓ سے عائشہؓ کو سب سے زیادہ محبت تھی	
وكان ابر الناس بها وكانت لا تمسك شيئا	
اور وہ بھی لوگوں میں سے ان کے سب سے زیادہ فرمانبردار تھے حضرت عائشہؓ کی یہ عادت تھی کہ جمع نہیں کرتی تھیں	
مما جاءها من رزق الله الا تصدقت فقال ابن الزبير ينبغي ان يوخذ علي يديها	
اس رزق کو جو اللہ کی طرف سے انہیں ملتا تھا بلکہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں ابن زبیرؓ نے کسی سے کہا کہ ام المؤمنینؓ کا ہاتھ اس سے روکنا چاہیے	
فقلت ابوخذ علي يدي علي نذر ان كلمته	
تو آپ نے فرمایا اچھا مجھے روکا جائے گا؟ اب اگر میں نے اس سے بات کی تو مجھ پر نذر واجب ہے	
فاستشفع اليها برجال من قريش وباخوان رسول الله ﷺ خاصة	
پس ابن زبیرؓ نے قریش کے چند اصحاب اور خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے عہد یاری رشتہ داروں کو ان کی خدمت میں سفارش کے لئے بھیجا	
فامتنعت فقال له الزهريون اخوال النبي ﷺ	
لیکن حضرت عائشہؓ پھر بھی نہ مانیں اس پر بنو زہرہ نے جو رسول اللہ ﷺ کے رشتے میں ماموں ہوتے تھے ابن زبیرؓ سے کہا	
منهم عبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث والمصور بن مخزومه	
ان میں عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخزمہ بھی تھے (آپ ہمارے ساتھ عائشہؓ کی خدمت میں چلیے)	
اذا استاذنا فاقتم فالحجاب ففعل	
اور جب ہم ان سے اجازت چاہیں تو آپ بلا اجازت اندر چلے آئیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا (جب عائشہؓ خوش ہو گئیں)	
فارسل اليها بعشر رقاب فاعتقهم	
تو ابن زبیرؓ نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے (آزاد کرنے کے لئے بطور کفارہ قسم) ام المؤمنینؓ نے انہیں آزاد کیا	

ثم	لم	تؤل	تعقهم	حتى	بلغت	اربعین	وقالت
پھر آپ	بر	ابر غلام آزاد کرتی	رہیں	یہاں تک کہ	چالیس غلام آزاد کر دیئے	پھر آپ نے فرمایا	
وددت	انی	جعلت	حين	حلفت	عملا	اعملہ	فافرغ منه
میں تمنا کرتی	ہوں کہ	قسم کھا لینے	کے	وقت میں	کوئی عمل مقرر کر لیتی	تاکہ اسے	کھ کے فارغ ہو جاتی

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث متصل گذشتہ تعلق کی تشریح اور وضاحت ہے۔

فاستشفع اليها رجال من قريش:..... حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت عائشہ کو بہت پیارے تھے اور وہ بھی تمام لوگوں سے زیادہ فرمانبردار تھے۔ حضرت عائشہ کی عادت مبارک تھی کہ جو کوئی مال آتا اس کو روکتی نہ تھیں بلکہ صدقہ کر دیتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہیں کہہ دیا کہ خالہ کا ہاتھ روکنا چاہئے تو اس پر حضرت عائشہؓ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ میرا ہاتھ روکتا ہے؟ مجھ پر نذر واجب ہے اگر میں اس سے بات کروں تو اب اماں عائشہؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بات نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ وہ قریش کے کچھ لوگوں اور حضور ﷺ کے ماموں کی سفارش لے گئے، لیکن وہ نہیں بولیں تو زہریوں نے ایک منصوبہ تیار کیا، منصوبہ یہ تھا کہ ہم حضرت عائشہؓ سے پس پردہ بات کرنے کی اجازت لیں گے، جب ہم اجازت لے لیں گے تو تم پردے کے پیچھے سے چلے جانا کیونکہ وہ تیری خالہ ہے۔ ان میں عبدالرحمن بن اسود بن عبدغوث اور مسور بن مخرمہ وغیرہ بھی تھے۔ وہ دونوں حضرت عائشہؓ پر داخل ہوئے اور بات کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں اس سے کلام نہیں کروں گی۔ اور ابن زبیرؓ بھی پردہ کے اندر چلے گئے وہ دونوں بار بار کہتے رہے، یہاں تک کہ ابن زبیرؓ سے بات کر لی۔ جب نذر ٹوٹ گئی تو اس غلام آزاد کئے اور کہنے لگیں کہ مناسب تھا کہ میں کوئی عمل مقرر کر لیتا۔ اس کو کر کے فارغ ہو جاتی۔ بخلاف علیؓ نذر کے کہ یہ تو مبہم ہے اس سے دل مطمئن نہیں ہوتا۔

عبداللہ بن زبیر:..... حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کے صاحبزادے ہیں جو کہ آپؐ کی دوسری ماں سے بہن ہیں حضرت عائشہؓ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عامر ہے اور حضرت اسماءؓ کی والدہ کا نام ام العزیٰ قیلہ یا قیلہ بنت العزیٰ ہے۔ ”اول من ولد فی الاسلام“ کا مصداق حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہیں خاتم حجاج بن یوسف نے آپؐ کو مکہ مکرمہ میں بے دردی سے شہید کر دیا تھا۔

الزہریون:..... زہرہ کی طرف نسبت ہے جن کا نام مغیرہ بن کلاب ہے۔

فارسل اليها بعشر رقاب:..... اس عبارت میں حذف ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے۔

لما شفع الزهريون في عبد الله عند عائشة رضيته عليه ثم ارسل عبد الله بعشر عبيد و
جوار اليها لاجل ان تعتق ما ارادت منهم كفارة ليمينها فاعتقت عائشة جميعهم!

فافرغ منه: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اس سے فارغ ہو جاتی یعنی قسم کھالینے کے بعد میں چاہتی تھی کہ قسم
کھاتے وقت کوئی عمل مقرر کر لیتی تاکہ اسکو کر کے فارغ ہو جاتی بخلاف علیؓ نذر کے کہ یہ تو مبہم ہے کہ اس سے دل مطمئن
نہیں ہوتا۔ 'الفرغ' غین کا رفع ہے عبارت ہوگی انا الفرغ منہ اور نصب بھی جائز ہے عبارت اس طرح ہوگی انا الفرغ منہ۔
فائدہ: حضرت عائشہؓ نے نذر مبہم مانی تھی، کیا نذر مبہم جائز ہے؟ اس بارے میں ائمہ کرامؒ کے درمیان اختلاف ہے۔
مذہب امام اعظم ابو حنیفہؒ و امام مالکؒ: نذر مبہم منعقد ہو جایا کرتی ہے اس میں کفارہ
بیمین لازم آتا ہے!

مذہب امام شافعیؒ: ایک قول کے مطابق نذر مبہم منعقد ہو جایا کرتی ہے اور دوسرے قول کے مطابق نذر
مبہم منعقد نہیں ہوتی۔

﴿٤﴾

باب نزل القرآن في لسان قریش قرآن کا نزول قریش کی زبان میں

لسان قریش سے مراد لغت قریش ہے۔

(۱۵) حدثنا عبدالعزيز بن عبد الله قال حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب
هم من عبدالعزيز بن عبد الله في حديث بيان في لسان قریش
عن انس ان عثمان دعا زيدا بن ثابت وعبد الله بن الزبير وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام
وهو اس من عثمان في زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام
فمنسوخها في المصاحف وقال عثمان للرهط
اور آپ کے حکم سے ان حضرات نے قرآن مجید کو کئی نسخوں میں نقل کیا اور عثمانؓ نے ان چار حضرات میں
القرشيين الثلاثة اذا اختلفتم انتم وزيد بن ثابت في شئ من القرآن
تین قریشی صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت سے قرآن کے کسی موقع پر اختلاف ہو جائے تو
فاكتبوه بلسان قریش فانما نزل بلسانهم ففعلوا ذلك
اس کی کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ان حضرات نے یوں ہی کیا۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو فضائل قرآن میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے نقل کیا ہے امام ترمذیؒ نے کتاب التفسیر میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے فضائل قرآن میں یثیم بن ایوبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے
فمنسوخوها:.....سوال:..... فمنسوخها فی المصاحف میں ہاضمیر کا مرجع کیا ہے؟

جواب:..... صحیفہ ہے جو حضرت حفصہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔

سوال:..... صحیفہ کا لفظ حدیث میں نہیں ہے لہذا ہضمیر کا لوٹنا کیسے درست ہے؟

جواب:..... یہاں یہ حدیث مختصر ہے امام بخاریؒ نے اسی حدیث کو فضائل قرآن میں بیان کیا ہے اس میں صحف کا لفظ ہے اس کے کچھ الفاظ اس طرح ہیں ”فارسل عثمان الی حفصة ان ارسلی الینا بالصحف ننسخها فی المصاحف ثم نردھا الیک. الحدیث۔“

للمرط القرشیین:..... قرشیوں کی جماعت سے مراد (۱) عبداللہ بن زبیرؓ (۲) سعید بن عاص (۳)

عبدالرحمن بن حارث ہیں۔ یاد رہے کہ زید بن ثابتؓ قریشی نہیں بلکہ انصاری خزرجی ہیں۔

اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابتؓ:..... جب تمہارا اور زید بن ثابتؓ کا کسی چیز (یعنی قرآن کے حروف ہجاء یا اعراب میں) میں اختلاف ہو جائے تو پھر اس کو لغت قریش میں لکھو کیونکہ قرآن ان کی لغت میں نازل ہوا ہے۔

اختلاف کی ایک مثال: قرآن مجید کے دوسرے پارہ کے آخر میں ہے ”أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ“ اللہ سے حضرت زید بن ثابتؓ انصاریؓ التَّابُوتُ کو التَّابُوتُہ پڑھتے تھے۔ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور سعید بن ثابتؓ اور عبدالرحمن بن حارثؓ التَّابُوتُ پڑھتے تھے اور لغت قریش بھی التَّابُوتُ ہے حضرت عثمانؓ نے حکم فرمایا کہ اس کو لغت قریش میں لکھو اور قرآن مجید میں بھی ایسے ہی ہے۔

﴿۵﴾

باب نسبة اليمن الى اسمعيل عليه السلام

یہ باب ہے اہل یمن کی اسماعیلؑ کی طرف نسبت کے بیان میں

منهم اسلم بن اقصی بن حارثة بن عمرو بن عامر من خزاعة
 ان میں سے اسلم بن اقصی بن حارث بن عمرو بن عامر خزاعہ سے ہیں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

خزاعة:..... اہل یمن کی نسبت اسماعیلؑ کی طرف ہے۔ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو اسلم بن افضی بن حارثہ بن عمرو بن عامر اہل یمن میں سے تھے۔

من خزاعة:..... حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اسلم بن افضی (بالصاد) حال ہے۔ من خزاعة کہہ کر اسلم مذرج اور اسلم بجیلۃ سے احتراز کیا ہے۔

(۱۶) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن يزيد بن ابي عبيد قال حدثنا سلمة قال				
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ یزید بن ابی عبید سے کہا کہ ہم سے سلمہ بن الاکوع نے کہا				
خرج رسول الله ﷺ على قوم من اسلم يتناصلون بالسوق فقال				
نبی کریم ﷺ قبیلہ اسلم کی قوم کی طرف سے گزرے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ				
ارموا بنی اسمعيل فان اباكم كان راميا وانا مع بنی فلان				
بنو اسماعیل خوب تیر اندازی کرو کہ تمہارے جد امجد (اسماعیلؑ) بھی تیر انداز تھے اور میں بھی بنی فلاں کے ساتھ ہوں				
لاحد	الفریقین	فامسکوا	بايديهم	قال فقال مالهم
فریقین میں سے ایک کی طرف ہو گئے اس پر دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے (راوی نے) کہا حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی				
قالوا	وكيف	نرمي	وانت	مع بنی فلان
انہوں نے کہا کہ جب آنحضرت ﷺ بنی فلاں (فریق مخالف) کے ساتھ ہو گئے تو ہم کیسے تیر اندازی کریں				
قال	ارموا	وانا	معكم	كلکم
آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا تیر اندازی جاری رکھو میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔				

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث باب قول اللہ تعالیٰ ”وَإِذْ نَكُرُ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ“ میں گزر چکی ہے

روایت کا ترجمہ سے انطباق:..... بنو اسلم تیر اندازی کیا کرتے تھے ان کا نسب حارثہ سے ملتا تھا۔ حارثہ بن عمر اہل یمن کے ساتھ رہتے تھے معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ یمنی تھا حضور ﷺ نے ان کو بنی اسماعیل کہا معلوم ہوا کہ یمن والوں کی نسبت حضرت اسماعیلؑ سے ہے لیکن تفصیلی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کا اسماعیلی ہونا مختلف فیہ ہے۔

ان اباکم کان رامیا:..... ممکن ہے یہ اسماعیل علیہ السلام کی جماعت میں سے ہوں اس لئے ان کی طرف نسبت فرمائی۔ مؤرخین نے کہا کہ قحطان، عدنان حضور ﷺ کے اجداد میں سے ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ عدنان بخت نصر کا معاصر ہے۔ جب بخت نصر نے حملہ کیا تو عدنان عرب سے اپنے چچوں کے بیٹوں سے مدد لینے کے لئے آیا یہاں تک کہ شکست کھائی، عرب چھوڑنے پر مجبور ہوئے یمن میں رہائش اختیار کر لی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اہل یمن کلی طور پر اسماعیلی نہیں اس لئے اس میں تاویل کی جائے کہ بعض ان کے غیر ہیں۔

سوال:.....ارموا انا معکم کلکم اس پر علامہ کرمائی نے اعتراض کیا ہے کہ دونوں فریقوں کے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں ایک غالب ایک مغلوب ہوگا؟

جواب:..... یہ معیت قصد خیر کے لحاظ سے ہے کہ میں دونوں کے لئے خیر کا ارادہ رکھتا ہوں کیونکہ دونوں گروہ جہاد کی مشق کر رہے تھے۔



یہ باب بلا ترجمہ ہے پہلے باب کا تتمہ ہے یعنی گذشتہ باب کے لئے بمنزلہ فصل کے ہے، بہت سارے نسخوں میں لفظ باب نہیں ہے۔

(۱۷) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبدالوارث عن الحسين عن عبدالله بن بريدة
ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی وہ حسین سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے
قال حدثني يحيى بن يعمر ان ابالاسود الدؤلي حدثه عن ابي ذر انه سمع النبي ﷺ
کہا مجھے یحییٰ بن یحمر نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابوالاسود دؤلی نے بیان کیا وہ ابوذرؓ سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا
يقول ليس من رجل ادعى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفر بالله
آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا اور کسی سے اپنا نسب ملایا تو اس نے کفر کیا اللہ کے ساتھ
ومن ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوا مقعده من النار.
اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے اس کا کوئی نسب تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا چاہیے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے ادب میں بھی معرّ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے، اور امام مسلمؒ نے ایمان میں زہیر بن حربؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

نام:..... عبداللہ بن ابی عمرو بن الحجاج۔

ابا الاسود الدؤلی: نام ظالم بن عمرو یا عمرو بن ظالم ہے علامہ واقدیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا نام عویر بن فوہیم ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے نحو میں سب سے پہلے کلام کی آپ بصرہ کے قاضی رہے۔

الدؤلی: (۱) بکسر الدال وسكون الياء آخر الحروف (۲) دؤلی (۳) دؤلی
کفر باللہ: یہ مستحل پر محمول ہے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کفر کے بعد باللہ ہے بعض روایات میں لفظ باللہ ثابت نہیں صرف کفر ہے اس صورت میں کفر سے مراد کفر نعمت یعنی ناشکری ہے یا یہ تغلیظ پر محمول ہے زجراً کہ یہ کافروں والا فعل ہے۔

(۱۸) حدثنا علي بن عياش قال حدثنا حريز حدثني عبد الواحد بن عبد الله النصري
هم سأل علي بن عياش عن حديث بيان كذا قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول قال رسول الله ﷺ ان من اعظم الفراء
كها في كذا من كذا بن كذا سمعت رسول الله ﷺ يقول قال رسول الله ﷺ ان من اعظم الفراء
ان يدعي الرجل الي غير ابيه او يري عينه مالم - تر
آدمي اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی اور سے ملائے یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعویٰ کرے
او تقول علي رسول الله ﷺ كذا مالم يقل
یا اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ایسی حدیث منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

یریٰ عینہ مالم تر: جو آنکھ نے نہیں دیکھا اس کے بارے میں بتلاتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے یعنی جھوٹا خواب بیان کرے تو یہ بہت بڑے گناہ کا کام ہے۔

سوال: بیداری میں بھی تو جھوٹ گناہ ہے اور خواب جھوٹا بتلائے تو اس میں عقوبت زیادہ کیوں ہے۔
جواب: روء یا جزء نبوت کہے تو خواب کے بارے میں جھوٹ بولنے والا گویا مدعی ہے کہ مجھے جزء نبوت دیا گیا ہے حالانکہ نہیں دیا گیا اس لئے اسے زیادہ سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

(۱۹) حدثنا مسدد قال حدثنا حماد عن ابي جمره قال سمعت ابن عباس يقول
هم سأل مسددة عن حديث بيان كذا قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول قال رسول الله ﷺ ان من اعظم الفراء
قدم وفد عبد القيس علي رسول الله ﷺ فقالوا يا رسول الله ان هذا الحي من ربيعة
قبيلة عبد القيس كا وفد رسول الله ﷺ في خدمته حاضر هو اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمارا تعلق اسی قبیلہ ربیعہ سے ہے

فلو	امرنا	بامر	ناخذہ	عنک
مناصب ہوتا اگر حضور ﷺ ہمیں ایسے احکام و ہدایات دے دیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے رہ سکیں				
وینبلغہ من وراءنا	قال	امرکم	باربعة	وانهاکم عن اربعة
اور جو لوگ ہمارے ساتھ ہمارے قبیلے کے نہیں آسکے ہیں انہیں بھی بتا دیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں				
الايمان بالله	وشهادة ان لا اله الا الله	واقام	الصلوة	وايتاء الزكوة
اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا				
وان تؤدوا	الى الله	خمس	ماغنتم	
اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مال غنیمت سے ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کو ادا کرو				
وانهاکم عن	الدباء	والحنتم	والنقير	والمزقت
اور میں تمہیں دباؤ، حنم، نقیر اور مزق سے منع کرتا ہوں۔				

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال: ان برتنوں سے خاص طور پر کیوں روکا گیا؟

جواب: اس لئے کہ اس میں شراب پینے والوں کے ساتھ تشبیہ تھی کیوں کہ لوگ ان برتنوں میں شراب پیتے تھے تو آثار کو مٹانے کے لئے اس سے بھی منع کر دیا پھر یہ تحریم منسوخ کر دی گئی! دلیل تحریم مسلم شریف کی روایت ہے جہور کا یہی مذہب ہے لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تحریم باقی ہے۔

یہ حدیث کتاب الایمان باب اداء الخمس من الایمان میں گزر چکی ہے اسکی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ۳۳۷ ج ۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۰) حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال
هم من ابويهم ان حديث بيان كذا قال شعيب بن خالد عن الزهري قال حدثني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال
سمعت رسول الله ﷺ يقول وهو على المنبر الا ان الفتنة هنا
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے آگاہ ہو جاؤ نبتہ اسی طرف سے

یشیر الی المشرق ومن حیث یطلع قرن الشیطان. آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا اور جدھر سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حیث یطلع قرن الشیطان:..... یعنی سورج جب نکلتا ہے تو شیطان مشرق کی جانب سے سینگ اڑا دیتا ہے تاکہ سورج کو پوجنے والے مجھے سجدہ کرنے والے ہو جائیں۔

روایت کا ترجمہ سے انطباق:..... آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا جدھر سے سورج طلوع ہوتا ہے اور وہ جانب مشرق ہے جہاں ربیعہ اور مضر رہتے ہیں۔ یہ حدیث باب صفة ابلیس میں گزر چکی ہے۔

﴿٧﴾

باب ذکر اسلم وغفار ومزینہ وجھینہ واشجع

یہ باب ہے قبیلہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جھینہ اور اشجع کے تذکرہ میں

اسلم، غفار، مزینہ، جھینہ، اور اشجع پانچوں قبیلے زمانہ جاہلیت میں بنو تمیم، بنو اسد سے کم درجے کے تھے جب انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی تو شرافت میں بڑھ گئے۔

(۲۱) حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفین عن سعد بن ابراهیم عن عبدالرحمن بن هرم عن ابی ہریرۃ	
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ سعد بن ابراہیم سے اور وہ عبدالرحمن بن ہرم سے وہ ابو ہریرہ سے	
قال قال النبی ﷺ قریش والانصار وجھینہ ومزینہ واسلم وغفار واشجع	
انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریش، انصار، جھینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع	
موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ	
میرے انصار و مدگار ہیں اور ان کا مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا دوسرا کوئی نہیں	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث ماقبل میں باب مناقب قریش میں گزر چکی ہے۔

(۲۲) حدثنا محمد بن غریب الزہری قال حدثنا یعقوب بن ابراہیم عن ابیہ	
ہم سے محمد بن غریب زہری نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم نے وہ اپنے والد سے	

عن صالح قال حدثنا نافع ان عبد الله اخبره ان رسول الله ﷺ قال علي المنبر
 وہ صالح سے انہوں نے کہا ہم سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا
 غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله.
 قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عصیان اور نافرمانی کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلم نے فضائل میں زحیر بن حرب سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

غفر الله لها واسلمها الله یہ تمام الفاظ خبر کے ہیں لیکن مراد ان سے دعا ہے۔ غفار، یہ حاجیوں کا مال
 چوری کیا کرتے تھے حضور ﷺ نے پسند کیا کہ اللہ تعالیٰ ان سے یہ برائی مٹا دیں، یہ جان لیں گے کہ پہلے جو گناہ ہوئے
 ہیں وہ اللہ نے معاف کر دئے۔ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ان دو قبیلوں کے لئے خاص طوط
 پر دعا کی کیوں کہ ان کا اسلام میں داخل ہونا بغیر لڑائی کے تھا۔

وعصية عصت الله: عصیہ، بنو سلیم کا ایک چھوٹا قبیلہ ہے اور یہ وہ قبیلہ ہے جنہوں نے قرآن کو قتل
 کیا تھا بر معونہ پر جا

(۲۳) حدثنا محمد قال حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب عن محمد عن ابى هريرة
 ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد الوهاب ثقفی نے حدیث بیان کی وہ ایوب سے وہ محمد سے اور وہ ابو ہریرہ سے
 عن النبي ﷺ قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها
 وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے



(۲۴) حدثنا قبيصة قال - حدثنا سفيان - حدثنا محمد بن بشار قال
 ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی (تحویل) اور کہا ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا
 حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابى بكر
 ہم سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی وہ سفیان سے وہ عبد الملک بن عمیر سے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر سے
 عن ابيه قال قال النبي ﷺ ارايتم ان كان جهينة ومزنية واسلم وغفار خير من بنى تميم ومن بنى اسد
 وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبیلے، بنی تميم اور بنی اسد

ومن بنی عبداللہ بن غطفان ومن بنی عامر بن صعصعة فقال رجل خابوا وخسروا
اور بنی غطفان اور بنی عامر بن صعصعة کے مقابلے میں بہتر ہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام و نامراد ہوئے
فقال ہم خیر من بنی تمیم ومن بنی اسد ومن بنی عبداللہ بن غطفان ومن بنی عامر بن صعصعة
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ قبیلے بنو تمیم بنو اسد بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعة کے قبیلے سے بہتر ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے اس حدیث کی دو طریق (سندوں) سے تخریج فرمائی ہے (۱) قبیلہ سے (۲) محمد بن بشار سے۔
خابوا وخسروا:..... یہاں ہمزہ استفہام مقدر ہے اخابوا اخسروا مسلم شریف کی روایت میں ہمزہ
استفہام موجود ہے۔ یہ روایت حضور ﷺ سے ہے کیوں کہ انہوں نے اسلام لانے میں تکلف اختیار کیا اور مسلمانوں
سے لڑائی کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اقرع بن حابس تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا جہینہ وغیرہ قبائل بنی
تمیم وغیرہ قبائل کے مقابلہ میں بہتر ہیں ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام و نامراد ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ قبیلے
بنو تمیم وغیرہ قبائل سے بہتر ہیں۔

فقال ہم خیر:..... یہ سبقت اسلام کی وجہ سے ہے۔

(۲۵) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن محمد بن ابی یعقوب
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبة نے حدیث بیان کی وہ محمد بن ابی یعقوب سے
قال سمعت عبدالرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ ان الاقرع بن حابس قال للنبی ﷺ
انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے سنا انہوں نے اپنے والد سے کہ اقرع بن حابسؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا
انما بایعک سراق الحجاج من اسلم وغفار ومزینة واحسبه وجہینة
کہ آپ ﷺ سے بیعت کی ہے حاجیوں کو لوٹنے والے قبائل اسلم، غفار اور مزینہ نے میرا خیال ہے کہ انہوں نے جہینہ کا نام بھی لیا
ابن ابی یعقوب شک قال النبی ﷺ ارایت ان کان اسلم وغفار ومزینة
اس موقع پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کیا اسلم، غفار، مزینہ
واحسبه وجہینة خیرا من بنی تمیم وبنی عامر واسد وغطفان
اور میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جہینہ کا نام بھی لیا یہ قبائل بنو تمیم بنو عامر اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں

خابوا	وخسروا	قال	نعم	قال	والذی
وہ ناکام	وہ نامراد ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم				
نفسی	بیدہ	انہم	لاخیر	منہم	
جس کے قبضے میں میری جان ہے	اول الذکر	قابل	آخر الذکر	کے مقابلے میں بہتر ہیں۔	

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ روایت محمد بن بشار والی روایت کا دوسرا طریق ہے۔

سراق الحبیج:..... حاجیوں کی چوری کرنے والے مراد حاجیوں کو لوٹنے والے ہیں۔

ارایت:..... اخیرنی کے معنی میں ہے اقرع بن حابس کو خطاب ہے۔

(۲۶) حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی وہ ایوب سے وہ محمد سے
عن ابی ہریرۃ قال قال اسلم وغفار وشی من مزینۃ وجہینۃ اوقال
وہ ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قبیلہ اسلم وغفار اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ افراد یا انہوں نے بیان کیا کہ
شی من جہینۃ او مزینۃ خیر عند اللہ او قال یوم القیمۃ من اسد وتمیم وهو اذن وغطفان
جہینہ کے کچھ افراد یا فرمایا مزینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا قیامت کے دن قبیلہ اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ طریق حضرت ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے۔ امام مسلمؒ نے اس طریق کو مرفوعاً ذکر کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔

قال حدثنی زہیر بن حرب و یعقوب الدورقی قالوا اسماعیل یعیان ابن علیۃ نا ایوب عن محمد

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا سلم و غفار و شی من مزینۃ وجہینۃ الخ

قال قال:..... پہلے قال کا فاعل حضرت ابو ہریرہؓ ہیں اور دوسرے کے آنحضرت ﷺ ہیں۔

فائدہ:..... خطیبؒ اور ابن صلاحؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرینؒ کی اصطلاح اور عادت یہ ہے کہ جب وہ حضرت

ابو ہریرہؓ سے نقل کر رہے ہوں تو قال قال کہتے ہیں دوسرے قال کا فاعل ذکر نہیں کرتے اس سے آنحضرت ﷺ مراد

ہوتے ہیں لہذا ایسے موقع پر حدیث موقوف نہیں ہوگی بلکہ مرفوع ہوگی اور یہ حدیث بھی مرفوع ہے جیسا کہ مسلم شریف

سے صراحۃً معلوم ہو رہا ہے۔

اسلم:..... مابعد کے ساتھ مل کر مبتدا ہے خیر عند اللہ اس کی خبر ہے۔

﴿۸﴾

باب ذکر قحطان

قحطان کا تذکرہ

(۲۷) حدثنا عبدالعزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال عن ثور بن زيد
ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے ثور بن زید نے
عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة
وہ ابو غیث سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی
حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصا
جب تک قبیلہ قحطان میں ایک شخص پیدا نہیں ہوگا جو ہائے گا لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے فتن میں عبد العزیزؒ سے اور امام مسلمؒ نے فتن میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قحطان:..... یمن والوں کا باپ ہے۔

یسوق الناس بعصا:..... معنی یہ ہے کہ یہ لوگوں کو سخر کرے گا، اور ان کی نگرانی کرے گا جیسا کہ چرواہا بکریوں کو چراتا ہے اور لاٹھی سے ان کی نگہبانی کرتا ہے، اور یہ کنایہ ہے بادشاہی سے یعنی بادشاہ ہوگا اس کا زمانہ خروج مہدی علیہ السلام کے بعد ہوگا۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں گمان کرتا تھا کہ یہ ظالم آدمی ہوگا اس لئے کہ اس کے بارے میں الفاظ فرمائے ہیں یسوق الناس بعصا بعد میں میرے لئے ظاہر ہوا کہ یہ نیک آدمی ہے، یہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوگا اس لئے کہ احادیث میں اس کی مدح بیان کی گئی ہے حافظ ابن حجرؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں خلفاء کا ذکر ہے اس کا ذکر اس حدیث کے آخر میں ہے ورجل من قحطان! اس سے معلوم ہوا کہ یہ بھی خلفاء میں سے ہے لہذا یسوق الناس یہ نظم الامور کے معنی میں ہے (المبتدء) کتاب جوابین منہ کی ہے اس میں ہے کہ آخری بادشاہ اسلام میں عیسیٰ کے بعد یہ ہوگا اور یہ اہل یمن میں سے ہے قریش میں سے نہیں جیسی جب بیت اللہ پر حملہ کریں گے تو ان کی بیت اللہ سے مدافعت کرے گا۔ ارطاة بن منذر کہتے ہیں کہ میں سال تک حکمرانی کرے گا۔

﴿۹﴾

باب ماینہی عنہ من دعوة الجاهلية

یہ باب ہے جاہلیت کے دعووں کی ممانعت کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جاہلیت میں لڑائی کے وقت ایک دوسرے سے استغاثہ کرتے تھے اور وہ ان کو نداء دیتے تھے کہ یا اہل فلاں یا اہل فلاں وہ جمع ہو جاتے آواز دینے والے کی مدد کرتے اگرچہ وہ ظالم ہوتا۔ جب اسلام آیا تو اس سے روک دیا گیا کہ لڑنے کے لئے ایک دوسرے کو پکارنا فعل جاہلیت ہے۔

(۲۸) حدثنا محمد قال اخبرنا مخلص بن يزيد قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار
ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مخلص بن یزید نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی
انه سمع جابرًا يقول غزونا مع النبي ﷺ وقد ثاب معه ناس من المهاجرين حتى كثروا
انہوں نے جابر سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہوئے
وكان من المهاجرين رجل لثاب فكسع انصاريا
جب یہ ہوئی کہ مہاجرین میں ایک صحابی تھے بڑے زندہ دل، انہوں نے ایک انصاری صحابی کی دبر پر ہاتھ مار دیا
فغضب الانصاري غضبا شديدا حتى تداعوا وقال الانصاري
اس پر انصاری بہت غصے ہوئے یہاں تک کہ جاہلیت کے طریقے پر اپنے اپنے اہوان و انصار کی ان حضرات نے دہائی دی انصاری نے کہا
يا للانصار وقال المهاجري يا للمهاجرين فخرج النبي ﷺ فقال
اے قبائل انصار مدد کو پہنچو اور مہاجر نے کہا اے مہاجر مدد کو پہنچواتے میں نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا
ما بال دعوى اهل الجاهلية ثم قال ما شانهم فاخبر بكسعة المهاجري الانصاري قال فقال النبي ﷺ
کیا حال ہے دعویٰ جاہلیت کا پھر فرمایا ان کا قصہ کیا ہے پس بیان کیا گیا مہاجر صحابی کے انصاری کو مارنے کا واقعہ تو آپ ﷺ نے فرمایا
دعوا فانها خبيثة وقال عبدالله بن ابي سلول
جاہلیت کے دعووں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ نہایت بدترین طریقے ہیں اور عبد اللہ بن ابی سلول (منافق) نے کہا کہ
اقد تداعوا علينا لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل
یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اہوان و انصار کی دہائی دینے لگے ہیں مدینہ واپس ہوئیں تو عزت و ملازمت والے کو یقیناً نکال دے گا

فقال	عمر	الا	نقتل	هذا	الحيث	يعني	عبدالله
حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی یا رسول اللہ ﷺ ہم اس خبیث عبد اللہ بن ابی کو قتل نہ کر دیں							
فقال	النبي ﷺ	لا	يتحدث	الناس	انه	كان	يقتل
لیکن حضور ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ بعد میں آنے والی نسلیں کہیں گی محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ما بال دعوى الجاهلية.

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں اور پانچویں جابر بن عبد اللہ انصاریؓ ہیں۔

غزونا: ہم نے (آپ ﷺ کے ساتھ مل کر) غزوہ (جہاد) کیا اس غزوہ کا نام غزوہ بنی المصطلق اور غزوہ مریسہ ہے جو چھ ہجری میں پیش آیا۔

ثاب: بمعنی اجتماع معہ ناس۔ اہل لغت نے اس کا معنی رجع کیا ہے اور امام داؤدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا معنی خروج ہے۔

حتى تداعوا: یہاں تک انہوں نے ایک دوسرے کو دہائی دی مدد کے لئے پکارا، طلب کیا۔

ما بال دعوى اهل الجاهلية: ای لاتداعوا بالقبائل بل تداعوا بدعوة واحدة بالاسلام۔ یہ جاہلیت کے دعوے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اسلام کے دعوے ہونے چاہئیں یعنی عصیت کے لئے قبیلوں کو نہ پکارو بلکہ دین واحد کے لئے دنیا والوں کو پکارو۔

دعوها: ان دعووں کو چھوڑو، اس گفتگو کو ختم کرو، یہ اچھے نہیں ہیں۔

رجل لغاب: معنی ہے مزاح کرنے والا بعض نے کہا کہ نیزوں سے کھیل کرنے والا۔ ان کا نام جہاہ بن قیس غفاریؓ ہے۔

فكسع: ای ضربہ علی دبرہ۔ ہاتھ یا ٹانگ سے کسی انسان کی دبر پر مارنا۔ پس اس نے دبر پر مارا۔

انصارياً: ای رجلاً انصارياً نام سان بن وبرہ ہے جو بنی سالم خزرجی کے حلیف تھے۔

لا يتحدث الناس: حضور ﷺ نے قتل کی اجازت نہیں دی بلکہ منع کر دیا کہ نہ مارو، تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ (نور باللہ) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ جو چیز اسلام سے نفرت کا سبب بنے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔

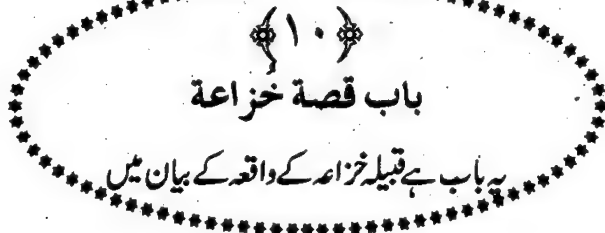
فائدة: اس حدیث کو صرف امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کسی اور نے نقل نہیں کیا۔

(۲۹) حدثنا ثابت بن محمد قال حدثنا سفین عن الاعمش عن عبد الله بن مرة
 ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ اعمش سے وہ عبد اللہ بن مرہ سے
 عن مسروق عن عبد الله عن النبي ﷺ وعن سفین عن زبید
 وہ مسروق سے اور وہ عبد اللہ سے وہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے اور سفیان نے زبید کے واسطے سے
 عن ابراهيم عن مسروق عن عبد الله عن النبي ﷺ قال ليس منا
 وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے وہ عبد اللہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے
 من ضرب الحدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية
 جو اپنے رخسار پیٹے گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے دعوے کرے۔ (یعنی نوحہ کرے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث کتاب الجنائز باب ليس منامن شق الجيوب میں گزر چکی ہے
 ودعا بدعوى الجاهلية:..... جاہلیت میں مرنے والے کے لئے بڑے بڑے دعوے ہوتے تھے کہ اس
 کے مرنے پر کہا جاتا تھا جلاہ ہمارے پہاڑ ہمارے سردار وغیرہ لک، حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔



﴿تحقیق و تشریح﴾

خزاعة:..... بضم الخاء ہے، مراد اس سے عمرو بن ربیعہ ہے

فائدہ:.....، خزاعة دو ہیں (۱) خزاعة من الیمن (۲) خزاعة من مصر۔

بعض حضرات نے تطبیق دیتے ہوئے کہا ہے کہ ولادت کے لحاظ سے مصر سے اور تبنی کے لحاظ سے

یمن سے ہے۔

(۳۰) حدثنا اسحق بن ابراهيم قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا اسرائيل عن ابي حصين
 ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ ابو حصین سے

عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال عمرو بن لحي بن قمعۃ بن خندف ابو خزاعة وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرۃ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو بن لحي بن قمعۃ بن خندف قبیلہ خزاعہ کا جد امجد ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة.

ابو حصین: جاء کے فتح اور صاد کے کسرہ کے ساتھ ہے ان کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

عمرو بن لحي: مبتدا ہے اس کی خبر ابو خزاعة ہے۔

لحي: لام کے ضمہ اور جاء کے فتح کے ساتھ ہے۔

ابن قمعۃ: قاف کے فتح اور کسرہ کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔

(۳۱) حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال سمعت سعيد بن المسيب
ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا
قال البحيرة التي يمنع ذرّها للطواغيت
آپ نے بیان کیا کہ بحیرہ اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کے دودھ کی ممانعت ہوتی ہے کیونکہ وہ بتوں کے لئے وقف ہوتی ہے
ولا يحلبها احد من الناس والسائبة التي كانوا يُسيّئونها لالهتهم
اس لیے کوئی شخص بھی ان کا دودھ نہیں دھتا تھا اور سائبہ اسے کہتے تھے جنہیں وہ اپنے معبودوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے
فلا يحمل عليها شيء قال وقال ابو هريرة قال النبي ﷺ
اور ان پر کوئی چیز لادی نہیں جاتی تھی انہوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرۃ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر قصبه في النار وكان اول من سيب السوائب
میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے اور یہی عامر وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبہ کی بدعت نکالی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے سعید بن مسیبؒ سے پہلی حدیث موقوف نقل کی ہے حقیقتاً یہ بھی مرفوع ہے۔

عمرو بن لحي: اس نے سب سے پہلے بحیرہ، سائبہ وغیرہ کا تعین کیا عمرو بن لحي مکہ سے شام آیا پھر ارض بلقاء میں قوم عمالیق کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا تو ان سے ایک بت مانگ لیا جس کو ہبل کہا جاتا تھا اسے مکہ مکرمہ لا کر گاڑ دیا اور لوگوں کو اس کی عبادت پر لگا دیا۔

بحيرة: اس اونٹنی کو کہتے جو پانچ ٹخنوں میں لیتی اور آخری زہ ہوتا تو اس اونٹنی کے کان کاٹ دیتے تھے اب اس پر

سواری کرنا، دودھ دوہنا، پانی سے ہٹا دینا، سب منع ہوتے تھے۔

سائبہ:..... جب اونٹنی پے در پے دس اونٹنیاں جن دے تو اس کو سائبہ کہتے ہیں اس سے بھی حیرہ والا معاملہ کرتے۔

وصیلہ:..... وہ اونٹنی جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنے پھر مادہ بچہ جنے یعنی انکے درمیان کوئی نہ بچہ نہ ہو تو اسے وصیلہ کہتے

ہیں، اور محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ وصیلہ اس بکری کو کہتے ہیں جو سات یا چار بچے جنے ساتواں بچہ اگر مذکر ہوتا تو اس کو

بت کے نام ذبح کر کے ہدیہ کر دیتے اور اگر مؤنث ہوتا تو اسے زندہ رکھتے اور اگر مذکر اور مؤنث دونے بچے جنتی تو اس مذکر

کو مؤنث کے لئے رکھتے اور کہتے کہ بکری کی بچی اپنے بھائی سے مل گئی اسے ذبح نہیں کرتے تھے

حام:..... وہ اونٹ جو خاص مقدار یعنی دس اونٹنیاں حاملہ کر دے تو اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔

﴿١١﴾

قصہ اسلام ابی ذرؓ

حضرت ابو ذرؓ کے اسلام کا واقعہ

یہ باب ایک نسخہ میں ہے باقیوں میں نہیں ہے بہتر یہی تھا کہ یہ ترجمہ اسلام ابی بکرؓ کے بعد ہوتا۔

اکثر نسخوں میں وہاں پر قصہ زمزم ہے۔ قصہ ابو ذرؓ کے ساتھ اس کا تعلق یہ ہے کہ جتنی دیر مکہ مکرمہ رہے زمزم پر

اکتفا کیا بعض نسخوں میں ہے قصہ زمزم و فیہ اسلام ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بعض نسخوں میں یہاں پر ہے باب جہل العرب اس کا بھی روایت کے ساتھ تعلق ہو سکتا ہے۔

﴿١٢﴾

باب قصہ زمزم

یہ باب ہے زمزم کے واقعہ کے بیان میں

(۳۲) حدثنا زيد بن اخزم قال حدثنا ابو قتية سلم بن قتيبة قال حدثني مثنى بن سعيد القصير

ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوقتیہ سلم بن قتیبة نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے مثنیٰ بن سعید قصیر نے حدیث بیان کی

قال حدثني ابو جمره قال قال لنا ابن عباس الا اخبركم باسلام ابی ذر

کہا کہ مجھ سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ابو ذرؓ کے اسلام کا واقعہ نہ سناؤں؟

قال	قلنا	بلی	قال	قال	ابوذرؓ	كنت	رجلا	من	غفار	فبلغنا
ہم نے عرض کی ضرور انہوں نے بیان کیا کہ ابوذرؓ نے فرمایا میرا تعلق قبیلہ غفار سے تھا ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ										
ان رجلا قد خرج بمكة يزعم انه نبی فقلت لاخى انطلق الى هذا الرجل وکلمه										
مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے میں نے اپنے بھائی سے کہا اس شخص کے پاس جاؤ اس سے گفتگو کرو										
وانتی	بخبره	فانطلق	فلقيه	ثم	رجع					
اور پھر اس کے سارے حالات آکر مجھے بتاؤ چنانچہ میرے بھائی خدمت میں حاضر ہوئے حضور ﷺ سے ملاقات کی اور واپس آگئے										
فقلت ما عندک فقال واللہ لقد رأیت رجلا یأمر بالخیر										
میں نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انہوں نے کہا کہ بخدا میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھے کاموں کے لئے کہتا ہے										
وینہی عن الشر قلت له لم تشفی من الخبر فاخذت جرابا وعصا										
اور برے کاموں سے منع کرتا ہے میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے تشفی نہیں ہوئی اب میں نے تھیلے میں زادراہ لیا اور چھڑی اٹھائی										
ثم اقبلت الى مكة فجعلت لا اعرفه واکره ان اسال عنه										
پھر مکہ آگیا میں حضور ﷺ کو پہچانتا نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا (کہ بیان کرنا شروع کر دیں گے)										
واشرب من ماء زمزم واکون فی المسجد قال فمر بی علیؓ										
اور میں زمزم کا پانی پی لیا کرتا تھا اور مسجد حرام میں ٹھہرا ہوا تھا انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علیؓ میرے پاس سے گزرے										
فقال	کان	الرجل	غریب	قال	قلت	نعم	فقال			
اور بولے کہ معلوم ہوتا ہے آپ اس شہر میں اجنبی ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں پھر بیان کیا کہ										
فانطلق الى المنزل قال فانطلقت معه لا یسألنی عن شی ولا اخبره										
پھر وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی نہ میں نے کچھ کہا										
فلما اصبحت غدوت الى المسجد لأسأل عنه ولیس احد یخبرنی عنه بشیء										
صبح ہوئی تو پھر مسجد حرام میں آگیا تاکہ آں حضور ﷺ کے بارے میں کسی سے پوچھوں لیکن آپ ﷺ کے بارے میں کوئی بتانے والا نہیں تھا										
قال فمر بی علیؓ فقال اما نال للرجل یعرف منزله بعد قال قلت لا										
بیان کیا کہ پھر حضرت علیؓ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کیا ابھی تک آپ اپنی منزل کو نہیں پاسکتے؟ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ نہیں										
قال	فانطلق	معی	قال	فقال	ما	امرک				
انہوں نے فرمایا کہ اچھا میرے ساتھ آئیے انہوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علیؓ نے پوچھا آپ کا معاملہ کیا ہے؟										

وما	اقدامک	هذه	البلدة	قال	قلت	له	ان	کتمت
آپ اس شہر میں کیوں تشریف لائے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا اگر آپ رازداری سے کام لیں								
علیٰ	اخبرک	قال	فانی	افعل	قال	قلت	له	
تو میں آپ کو اپنے معاملے کے متعلق بتا دوں انہوں نے کہا کہ آپ میری طرف سے مطمئن رہیے بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا کہ								
بلغنا	انه	قد	خرج	ههنا	رجل	یزعم	انه	نبی
ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تھا								
لِکَلِمَةٍ	فرجع	ولم	یشفنی	من	الخبر			
اس سے گفتگو کرنے کے لئے لیکن جب وہ واپس ہوئے تو انہوں نے کوئی تسلی بخش اطلاعات نہیں دیں								
فاردت	ان	القاه	فقال	له	اما	انک	قد	رشدت
اس لئے میں اس ارادے سے آیا ہوں کہ خود ان سے ملاقات کروں علیٰ نے فرمایا کہ پھر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے								
هذا	وجهی	اليه	فاتبعنی	ادخل	حيث	اذخل	فانی	ان
میں انہیں کے یہاں جا رہا ہوں آپ میرے پیچھے چلیں جہاں میں داخل ہوں آپ بھی ہو جائیں اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں								
اخافه	عليک	قمت	الي	الحائط	کانی	اصلح	نعلی	
جس کے بارے میں مجھے آپ پر خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جاؤں گا گویا میں اپنا جوتا ٹھیک کرنے لگا ہوں								
وامض	انت	لمضی	ومضیت	معه	حتى	دخل	ودخلت	معه
اس وقت آپ آگے بڑھ جائیں چنانچہ وہ بھی چلے اور میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا آخر وہ اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ								
علی	النبي ﷺ	فقلت	له	اعرض	علیٰ	الاسلام		
نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھ پر اسلام پیش کیجئے								
فعرضه	فاسلمت	مکانی	فقال	لی	یا	ابا	ذر	اکتم
حضور ﷺ نے مجھ پر اسلام پیش کیا اور میں مسلمان ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر اس معاملے کو ابھی راز میں رکھنا								
و	ارجع	الي	بلدک	فاذا	بلغلک	ظهورنا		
اور اپنے شہر چلے جانا پھر جب تمہیں ہمارے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ ہم نے دین کی اشاعت کی کوششیں پوری طرح شروع کر دیں ہیں								
فاقبل	فقلت	والذی	بعثک	بالحق				
تب یہاں دوبارہ آ جانا میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے								

لا صرغن بها بين اظهرهم فجاء الى المسجد وقريش فيه فقال يا معشر قريش	
میں سب کے سامنے نکلے کی چوٹ پر اس کا اعلان کروں گا چنانچہ وہ مسجد حرام میں آئے قریش وہاں موجود تھے اور کہاے جماعت قریش	
انی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله	
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں	
فقالوا قوموا الى هذا الصابی فقاموا فضربت لاموت	
قریشیوں نے کہا کہ اس بد دین کو مارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ چنانچہ وہ میری طرف بڑھے اور مجھے اتنا مارا کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا	
فادرکنی العباس فاکب علی ثم اقبل علیهم فقال ویلکم	
اتنے میں عباس آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے چھپا لیا اور قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تمہارا ناس ہو	
تقتلون رجلا من غفار ومتجروکم و ممرکم علی غفار	
قبیلہ غفار کے آدمی کو قتل کرتے ہو غفار سے تو تمہاری تجارت بھی ہے اور تمہارے قافلے بھی اس طرف سے گذرتے ہیں	
فاقلعوا عنی فلما ان اصبحت الغد رجعت فقلت مثل ما قلت بالامس	
اس پر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر جب دوسری صبح ہوئی تو میں پھر وہیں آیا اور جو کچھ میں نے کل کہا تھا اسی کو پھر دہرایا	
فقالوا قوموا الى هذا الصابی فصنع بی مثل ما صنع بالامس	
قریشیوں نے کہا کہ پھر پکڑو اس بد دین کو جو کچھ انہوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا	
فادرکنی العباس فاکب علی وقال مثل مقالته بالامس	
اچانک پھر عباس آگئے اور میرے اوپر گر پڑے اور جو کچھ انہوں نے قریشیوں سے کل کہا تھا اسی کو آج بھی دہرایا	
قال فکان هذا اول اسلام ابی ذر	
ابن عباس نے بیان کیا کہ یہ ہے حضرت ابو ذرؓ کے اسلام کی ابتدا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں (۱) زید بن اثرمؓ (۲) مسلم بن قتیہؓ (۳) ثئی بن سعید (۴) ابو جمرہؓ -
(نضر بن عمران ضعی بصری) (۵) عبد اللہ بن عباسؓ۔

امام بخاریؒ نے عمرو بن عباسؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابراہیم بن محمد بن عرعرةؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ابو ذرؓ :..... ابو ذرؓ کا نام جندب بن جنادہ ہے، اسلام لانے میں یہ پانچویں صاحب ہیں، اسلام لانے سے پہلے

بھی اللہ کی عبادت کرتے تھے ان کا بھائی انیس بھی ان کے ساتھ مسلمان ہوا وہ شاعر تھا ان کی ماں بھی مسلمان ہوئی، مدینہ سے باہر بڑھ میں ان کا انتقال ہوا۔

کلمہ:..... اس (محمد ﷺ) سے گفتگو کرو، یہاں پر عبارت محذوف ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے ”فاذا رايتہ واجتمعت به كلمه واتنى بخبره“

ادخل حیث ادخل:..... تو داخل ہو جا جہاں میں داخل ہوؤں۔ پہلا امر کا صیغہ ہے اور دوسرا مضارع واحد متکلم ہے۔
واکون فی المسجد:..... حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں اس وقت مسجد بنی ہی نہیں تھی مراد اس سے مطاف ہے یا جس وقت قصہ بیان کیا جا رہا ہے اس وقت مسجد بن چکی تھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔
فاسلمت مکانی:..... یعنی میں اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

سوال:..... انہوں نے اس وقت معجزات اور دلائل نبوت نہیں دیکھے تو کیسے مسلمان ہو گئے؟
جواب:..... (۱) روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت کے حالات ان تک پہنچ چکے تھے اس لئے پہلے بھائی کو تصدیق کے لئے بھیجا پھر بعد میں خود تشریف لائے اور مشرف باسلام ہوئے۔

جواب:..... (۲) ایمان لانے کے لئے معجزہ دیکھنا ضروری نہیں بلکہ شہادت قلب ضروری ہے جیسے کہ حضرت ثمامہ بن اثالؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے چہرے کو دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا اور دل میں یہ خیال کیا کہ یہ جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔
لَا صَرْخَنُ بِهَابِينَ أَظْهَرَهُمْ:..... میں اونچی آواز سے ان کے درمیان اس کلمہ کا اعلان کروں گا۔ یہ تاثیر ایمان تھی جو ایمان لانے سے پہلے اپنا ارادہ ظاہر کرنے پر قادر نہ ہوا وہ ایمان لانے کے بعد حضور ﷺ کے سامنے کہہ رہے ہیں کہ میں تو ان کے سامنے اونچی آواز سے کلمہ پڑھوں گا۔

سوال:..... جب حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب چلے جاؤ جب ہمارے غلبے کا ستو تو آ جانا تو انہوں نے اس امر کی مخالفت کیوں کی؟

جواب:..... ان کو قرآن سے معلوم ہو گیا تھا کہ امر و جوبی نہیں ہے چنانچہ اس پر قرینہ یہ ہے جب انہوں نے کہا کہ میں ان کے درمیان اونچی آواز سے جا کر کلمہ پڑھوں گا تو حضور ﷺ خاموش ہو گئے۔

صابی:..... جو کلمہ پڑھ لیتا اس کو وہ لوگ صابی کہتے تھے اس لئے کہ صابی اس کو کہتے ہیں جو جہل کی طرف مائل ہو جائے گو یا وہ اسلام لانے کو جہل کہتے تھے جب اس کو مہموز (صابی) پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوتا ہے انتقال من دین الی دین . صبا، یصبو، اذا انتقل من شیء الی شیء.

فَضْرِبْتَ لَامُوتَ :..... میں اتنا مارا گیا کہ موت واقع ہو جائے یعنی مرنے کے قریب ہو گیا تھا اللہ پاک نے مجھے بچا لیا۔

﴿۱۳﴾

باب جہل العرب

یہ باب ہے عرب کی جہالت کے بیان میں

(۳۳) حدثنا ابو النعمان ثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر
ہم سے ابو نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی وہ ابو بشر سے وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباس قال اذا سرک ان تعلم جہل العرب فاقرا
وہ ابن عباس سے انہوں نے بیان کیا کہ اگر تم عرب کی جہالت کے متعلق جاننا چاہتے ہو تو پڑھ لو (یہ آیتیں)
ما فوق الثلاثين ومائة في سورة الانعام قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ
ایک سو تیس آیتوں کے بعد سورة انعام میں (ترجمہ) یقیناً وہ لوگ نامراد ہوئے جنہوں نے اپنی اولادوں کو مار ڈالا
سَفَهَا بِغَيْرِ عِلْمٍ اِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ
بے وقوفی کی وجہ سے بلا کسی علم کے اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ تک

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة في قوله جہل العرب.

ابو النعمان : ان کا نام محمد بن فضل سدوسی ہے۔

ابو بشر : (بکسر الباء) ان کا نام جعفر بن ابی وحشیہ ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ : فقر کے خوف کی وجہ سے وہ اپنی اولادوں کو قتل کر دیتے تھے، ارشاد

ربانی ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ مَّنْ تَرْتُزِقُهُمْ وَإِنَّا كَلَّمُا ۚ یاد رہے زمانہ جہالت کے لوگ اولاد

دو وجہ سے قتل کرتے تھے (۱) فقر (۲) عار (شرم) دونوں وجہ سے اولاد کا قتل حرام اور جرم ہے۔

سَفَهَا بِغَيْرِ عِلْمٍ : ان کے اس فعل کو سفہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ فقر اگرچہ ضرر کا سبب ہے لیکن قتل اس

سے بھی اعظم ہے، قتل کا ضرر نقد ہے، فقر کا ضرر موہوم ہے، جس کا ضرر قطعی ہے اس کو ضرر موہوم کی وجہ سے اختیار کرنا یہ

بے وقوفی ہے، جو بے علمی سے پیدا ہوئی گویا کہ ان کو علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو رزق دے گا۔

(31)

باب من انتسب الى آبائه في الاسلام والجاهلية

یہ باب ہے جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء اجداد کی طرف کی اس کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس باب میں ثابت کیا گیا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے باپوں کی طرف منسوب کر سکتا ہے خواہ باپ اسلام میں ہو یا جاہلیت میں حضور ﷺ سے یہ بات ثابت ہے آنحضرت ﷺ نے جنگ میں فرمایا تھا۔ انا النبی لا کذب ﴿﴾ انا ابن عبد المطلب تو آپ ﷺ نے اپنے دادا عبد المطلب کی طرف اپنی نسبت کی ہے۔

ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں:

(۱) من انتسب الی ابائہ فی الاسلام یہ جزء کریم بن کریم سے ثابت ہے۔

(۲) والجاهلیۃ یہ جزاءنا ابن عبد المطلب سے ثابت ہے۔

❖ وقال ابن عمرؓ وابو هريرة عن النبي ﷺ ان الكريم بن الكريم بن الكريم بن يوسف بن يعقوب
ابن عمرؓ اور ابو هريرهؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب
ابن اسحق بن ابراہیم خلیل اللہ ؑ وقال البراء عن النبي ﷺ انا ابن عبدالمطلب
ابن اسحاق بن ابراهيم تھے اور براء بن عازبؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے یہاں تین تعلیقات ذکر فرمائی ہیں (۱) تعلیق عبد اللہ بن عمرؓ (۲) تعلیق ابو ہریرہؓ (ان پر احادیث الانبیاء میں بحث گزر چکی ہے) ۱۔ (۳) تعلیق حضرت براءؓ یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے جس کو امام بخاریؒ نے کتاب الجہاد باب من صف اصحابہ عند الہزیمۃ میں موصولاً بیان کیا ہے ۲۔

(۳۴) حدثنا عمر بن حفص قال ثنا ابی ثنا الاعمش قال ثنی ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے باپ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے حدیث بیان کی عمرو بن مرہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما نزلت وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ عمرو بن مرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباس سے کہ بیان کیا جب یہ آیت اتری آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرائیے تو

۱) الخیر الساری ص..... کتاب بدء الخلق (احادیث الانبیاء) ۲) الخیر الساری کتاب الجہاد ص (۲۲۳)

جعل ا لنبی ﷺ ینادی یا بنی فھر یابنی عدی ببطون قریش وقال لنا قبیصة ثنا سفین
نبی کریم ﷺ نے قریش کی مختلف شاخوں کو بلایا اے بنی فھر اے بنی عدی اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی
عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال
وہ حبیب بن ابی ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباس سے انہوں نے بیان کیا کہ
لما نزلت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جعل النبی ﷺ يدعوهم قبائل قبائل
جب یہ آیت اتری اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایے۔ تو آنحضور ﷺ نے ایک ایک قبیلے کو بلایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت :..... اس روایت میں حضور ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کا ذکر کیا ہے ان کا
ذکر کرتے ہوئے ہر ایک کو ان کے آباء کی طرف منسوب کیا ہے۔

وقال لنا قبیصة : مذکورہ بالا حدیث کا دوسرا طریق ہے کسی مذاکرہ کے موقع پر سنا اس لئے قال لنا
قبیصة کہا حدیث قبیصہ نہیں فرمایا۔

سوال :..... باپوں کی طرف انتساب کو تو ناپسند کیا گیا ہے؟

جواب :..... باپوں کی طرف بھی تو نسبت تعارف کے لئے ہوتی ہے اور کبھی تفاخر کے لئے تفاخر کے لئے باپوں کی طرف
نسبت کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور تعارف کے لئے باپوں کی نسبت جائز ہے ”وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا“

(۳۵) حدثنا ابو الیمان انا شعيب ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة
ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی کہ کہا ہمیں شعیب نے خبر دی کہا ہمیں ابو زناد نے حدیث بیان کی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ
ان النبی ﷺ قال یابنی عبد مناف اشتروا انفسکم من اللہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بنی عبد مناف اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو (یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالو)
یا بنی عبدالمطلب اشتروا انفسکم من اللہ یا ام الزبیر بن العوام عمة رسول اللہ ﷺ فاطمة بنت محمد
اے بنو عبدالمطلب اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو اے زبیر بن عوام کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی چھوٹی اے فاطمہ بنت محمد
اشتریا انفسکما من اللہ لا املک لکما من اللہ شینا سلاتی من مالی ما شتتما
اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا تم دونوں میرے مال میں جتنا چاہو مانگ سکتی ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

اشتروا انفسکم من اللہ:..... معنی یہ ہے کہ اطاعت کر کے اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے چھڑا لو گویا کہ اطاعت کو آنحضرت ﷺ نے ثمن نجات قرار دیا ہے کہ تم اطاعت کرو تمہیں نجات ملے گی گویا کہ اطاعت کے عوض نجات ہے۔ شراء میں اشیاء کا تبادلہ ہوتا ہے۔ آیت پاک ہے **إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ** اس میں بھی طاعت کا عوض حصول جنت قرار دیا گیا ہے۔

لا املک لکما من اللہ شیئاً:..... مطلب یہ ہے کہ ایمان کے عوض میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا یعنی تم ایمان نہیں لاؤ گے تو میں تمہاری مدد نہیں کر سکوں گا۔

ام الزبیر بن العوام:..... آپ کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب ہے!

﴿۱۵﴾

باب ابن اخت القوم و مولی القوم منهم
کسی قوم کا بھانجا یا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

(۳۶) حدثنا سليمان بن حرب ثنا شعبة عن قتادة عن انس قال دعا
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے وہ قتادہ سے وہ انس سے کہ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ بلایا
النبي ﷺ الانصار فقال هل فيكم احد من غيركم
نبی کریم ﷺ نے انصار کو پھر ان سے دریافت فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کا کوئی تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو
قالوا لا الا ابن اخت لنا فقال النبي ﷺ ابن اخت القوم منهم
انہوں نے عرض کیا کہ صرف ہمارا ایک بھانجا ایسا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ بھانجا بھی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث الباب ترجمہ کے پہلے جزء کے مطابق ہے۔

امام بخاریؒ نے مغازی میں بندارؒ سے اور امام مسلمؒ نے زکوٰۃ میں ابو موسیٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے زکوٰۃ میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الا بن اخت لنا:..... مگر ہمارا ایک بھانجا ہے۔ جس کا نام دوسری روایت میں نعمان بن مقرن آیا ہے۔

استنباط واستدلال:..... احنافؒ نے حدیث پاک کے اس جملہ سے استدلال کیا ہے میت کے ورثاء میں ذوی الفروض اور عصبات نہ ہوں تو ماموں اور ذوی الارحام وارث بن جایا کرتے ہیں!

﴿۱۶﴾

(۱) باب قصة الحبش وقول النبي ﷺ يا بني ارفدة
حبشه کے لوگوں کا واقعہ اور ان کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمانا کہ اے بنی ارفدہ

هذا باب في بيان قصة الحبش.

حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة
هم من بني بن بكير نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ شہاب سے وہ عروہ سے
عن عائشة ان ابا بكر دخل عليها وعندها جاريتان في ايام منى تغنيان وتدففان وتضربان
وہ عائشہ سے کہ ابو بکرؓ ان کے یہاں تشریف لائے تو وہاں دو لڑکیاں دف بجا کر گارہی تھیں یہ حج کے ایام بقرعید کا واقعہ ہے
والنبي ﷺ متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكرؓ
نبی کریم ﷺ روئے مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے (دوسری طرف رخ کر کے لیٹے ہوئے تھے) ابو بکرؓ نے انہیں ڈانٹا
فكشف النبي ﷺ عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر فانها ايام عيد وتلك الايام ايام منى
تو آنحضرت ﷺ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا اے ابو بکر انہیں گانے دو یہ عید کے دن ہیں یہ دن منی کے تھے
وقالت عائشة رأيت النبي ﷺ يسترني وانا انظر الى الحبشة
اور عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے چھپانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور میں حبشہ کے صحابہ کو دیکھ رہی تھی
وهم يلعبون في المسجد فزجرهم عمرؓ
جو حرب کے کھیل کا مظاہرہ مسجد (کے سامنے میدان) میں کر رہے تھے عمرؓ نے انہیں ڈانٹا جب وہ تشریف لائے
فقال النبي ﷺ دعهم امنا بني ارفدة يعني من الامن
لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا چھوڑو ان کو (اے عمر، اے) بنی ارفدہ اطمینان و سکون کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو

تحقیق و تشریح

الحبش : حبش اور حبشہ سوڈانیوں کی جنس سے ہیں اور اس کی جمع حبشان آتی ہے جیسے حمل کی جمع حملان آتی ہے۔ حبشہ والے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کی اولاد ہیں اور یہ سات بھائی تھے (۱) سند (۲) حد (۳) زنج (۴) قبط (۵) حبش (۶) نوبہ (۷) کنعان ۱

وقول النبی ﷺ یا بنی ارفدة:..... یہ جشہ والوں کا لقب ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ ان کے بڑے دادے کا نام ہے۔

ترجمة الباب سے مطابقت:..... دعہم امنا بنی ارفدة سے ہے۔ اور یہ حدیث باب الحراب والدوق بخاری شریف ص ۱۳۰ ج ۱ میں گزر چکی ہے۔

بنی ارفدة کا قصہ

عید کا دن تھا کچھ لوگ جو سوڈان کے رہنے والے تھے اپنے فن (جنگی مہارت) کا مظاہرہ کر رہے تھے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا آپ جنگی مظاہرہ دیکھنا چاہتی ہیں؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، حضرت عائشہؓ کے رخسار مبارک، آنحضرت ﷺ کے رخسار مبارک کے قریب تھے۔ آپ فرما رہے تھے دونکم یا بنی ارفدة (اے بنی ارفدة اپنے فن کا مظاہرہ جاری رکھو!) دیکھتے دیکھتے جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا بس میں نے کہا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (گھر) چلی جاؤ تو میں گھر چلی گئی۔ یعنی من الامن:..... اس تفسیر و تشریح لانے کا مادہ احتشاق بتاتا ہے کہ یہ امنا، امن سے مشتق ہے جو خوف کی ضد ہے ایمان جس کی ضد کفر ہے اس سے مشتق نہیں ہے۔

﴿۱۷﴾

باب من احب ان لا یسب نسبه.

یہ باب ہے جس نے اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانا پسند کیا، کے بیان میں

غرض الباب:..... کسی کے نسب پر گالی دینا اور اسی طرح کسی سے اپنے نسب پر گالی سننا ناپسندیدہ ہے۔

۳۸)	حدثنا	عثمان بن ابی شیبہ	ثنا	عبدة عن	هشام عن	ابیہ
ہم	سے	عثمان بن ابی شیبہ	نے	حدیث بیان کی	کہا ہم سے	عبدة نے
عن	عائشة	قالت	استاذن	حسان النبی ﷺ	فی	هجاء المشركين
وہ	عائشہ سے	کہ بیان کیا	کہ حسان نے	نبی کریم ﷺ سے	مشرکین (قریش) کی	بجو کرنے کی اجازت چاہی
قال	کیف	بنسبی	فقال	حسان		
تو	حضور ﷺ نے	فرمایا کہ	پھر میرے	نسب کا	کیا ہوگا (کیونکہ آپ بھی قریشی تھے)	اس پر حسان نے عرض کی کہ

لاسلک منهم کما تسل الشعرة من العجین وعن ابیه قال	
میں آپ کو اس طرح نکالوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے کہا کہ	
ذهبت اسب حسان عند عائشة فقالت لا تسبه فانه	
عائشہ کے یہاں میں حسان کو برا بھلا کہنے لگا تو حضرت عائشہ نے فرمایا انہیں برا بھلا نہ کہو وہ	
کان ینافح عن رسول اللہ ﷺ	
نبی کریم ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے (اشعار کے ذریعے)	
قال ابو الہیثم نفحت الدابة اذا رمت بحوافرها ونفحه بالسیف اذا تناولہ من بعید	
ابوہیثم نے کہا کہ نفحت الدابة (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کی کھونچ کو مارے اور نفحه بالسیف	
(اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کو دور سے لے (مارے)	

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله كيف بنسبی.

امام بخاریؒ مغازی میں عثمان بن ابی شیبہؓ سے اور ادب میں محمد بن سلامؓ سے بھی اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں عثمان بن ابی شیبہؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

کیف بنسبی:..... اس سے معلوم ہوا کہ اپنے نسب کے بارے میں گالی سننا ناپسندیدہ ہے۔

کما تسل الشعرة من العجین:..... جیسا کہ بال آٹے سے نکال لیا جاتا ہے تشبیہ بلا تکلف امتیاز میں ہے۔ یعنی تشبیہ فعل کے آسان ہونے میں ہے نہ کہ تحقیر میں کیوں کہ اس میں نبی ﷺ کو بال کو آٹے سے نکالنے میں تشبیہ دی ہے اس بات پر قرینہ کیف بنسبی ہے۔

وعن ابیه:..... یہ تعلق نہیں ہے بلکہ اسناد مذکور کے ذریعہ موصول ہے۔

کان ینافح عن رسول اللہ ﷺ:..... ینافح ای بدافع یعنی حضور ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے حسانؓ تیرے شعر دشمنوں کو ایسے لگتے جیسے تیر لگتے ہیں۔ يقال نفحت الدابة اذا رمت بحوافرها ونفحه بالسیف اذا تناولہ من بعید واصل النفح الضرب ا میں نے جانور کو مارا (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کی کھونچ کو مارے اور نفحه بالسیف (اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کو دور سے لے (مارے) اور نفح کا اصل مارتا ہے۔

﴿۱۸﴾

باب ما جاء في اسماء رسول الله ﷺ

یہ باب ہے رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی کے متعلق روایات کے بیان میں

وقول الله. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ	الآية
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں	
وقوله مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ	
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد محمد ﷺ اللہ کے رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے حق میں انتہائی سخت ہیں	
وقوله مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ	
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (حضرت عیسیٰ نے فرمایا) کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا	

☆☆☆☆

(۳۹) حدثنا ابراهيم بن المنذر ثني معن عن مالك عن ابن شهاب
ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے معن نے حدیث بیان کی وہ مالک سے وہ ابن شہاب سے
عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ لي
وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد جبیر بن مطعم سے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے
خمسة اسماء انا محمد واحمد وانا الماحي الذي يمحوا الله بي الكفر
پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا
وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب
اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کو میرے بعد جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں (بعد میں آنے والا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاری کتاب التفسیر میں ابوالیمانؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل النبی ﷺ میں زہیر بن حربؒ سے امام ترمذیؒ نے استاذان میں سعید بن عبد الرحمنؒ سے اور شمائل میں متعدد راویوں سے اور امام نسائیؒ نے تفسیر میں علی بن شعیب بغدادیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

سوال :..... پانچ ناموں کا حصر درست نہیں آپ ﷺ کے نام تو اس سے زیادہ ہیں؟

جواب :..... (۱) عدد کے مفہوم کا اعتبار نہیں، کثرت مراد ہے۔

جواب :..... (۲) یہ مقصد نہیں کہ کل ہی پانچ نام ہیں بلکہ وہ نام مراد ہیں جو سابقہ کتب میں موجود تھے۔

سوال :..... الماحی یہ تو آپ کی صفت ہے نام نہیں حالانکہ حدیث میں اسے اسماء میں شمار کیا گیا ہے؟

جواب :..... اکثر اوقات صفت پر اسم کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کے اسماء گرامی کی تعداد

ابوبکر بن عربی نے شرح ترمذی میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام ہزار ہیں اور آپ ﷺ کے نام بھی ایک ہزار ہیں!

پانچ نام اور ان کی تشریح :..... (۱) محمد (۲) احمد (۳) عبد اللہ (۴) طہ (۵) یٰسین۔

آنحضرت ﷺ کا نام آسمانوں میں احمد زمینوں میں محمود اور دنیا میں محمد ہے، ارشاد ربانی ہے ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ عقیدت و احترام سے جب آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ لیا جائے تو ادھر آپس میں لب (ہونٹ) ملتے ہیں ادھر رب مل جاتا ہے۔ ابو زکریا العنصری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کے پانچ نام مبارک آئے ہیں بعض حضرات نے اس سے زائد نام بھی بتائے ہیں۔

فائدہ:..... اللہ پاک نے آنحضرت ﷺ کو قرآن پاک میں یا محمد اور یا رسول اللہ نہیں فرمایا۔ بلکہ ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ اور ”مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ سے فرمایا ہے یا پھر ”يَا أَيُّهَا الْمَدَنِيُّ“ فرمایا ہے۔

(۴۰) حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة
هم سأل علي بن عبد الله عن حديث بيان كذا قال قال رسول الله ﷺ
قال قال رسول الله ﷺ الا تعجبون كيف يصرف الله عني شتم قريش
انهم سألوا رسول الله ﷺ فقالوا تعجبون كيف يصرف الله عني شتم قريش
ولعنهم يشتمون مذمما ويلعنون مذمما وانا محمد
اور لعنت ولامت کو مجھے وہ مذم کہہ کر سب و شتم کرتے ہیں اور مذم کہہ کر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام محمد ہے

(۱۹)

باب خاتم النبیین

خاتم النبیین ﷺ

(۴۱) حدثنا محمد بن سنان ثنا سليم بن حيان ثنا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبد الله
ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی وہ جابر بن عبد اللہ سے
قال قال النبي ﷺ مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا
انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان بنوایا
فاكملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها
دل آویزی اور ہر حیثیت سے مکمل کیا صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی لوگ اس گھر میں داخل ہوتے
ويتعجبون ويقولون لو لا موضع اللبنة
اور اس کے حسن اور دل آویزی سے حیرت زدہ ہو جاتے اور کہتے کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث کی ترجمۃ الباب سے مناسبت :..... حدیث کی ترجمۃ الباب سے معنی کے لحاظ سے مطابقت ہے۔

باب کی ماقبل سے مطابقت :..... حضور ﷺ کے ناموں کے بعد حضور ﷺ کی شان کا ذکر کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام خاتم بھی ہے قرآن میں بھی ہے وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اہمیت کی وجہ سے اس کو جدا باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

(۴۲) حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابوصالح سے
عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا
وہ ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا
فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس
اور اس میں ہر طرح حسن و دل آویزی پیدا کی ہو لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو اور تمام لوگ

یطوفون	به	ويتعجبون	له	ويقولون
مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ ہو جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ				
هلا	وضعت	هذه	اللبنۃ	قال
فانا	اللبنۃ	وانا	خاتم	النبيين
یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ ایک اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔				

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

امام مسلمؒ نے فضائل النبی ﷺ میں یحییٰ بن ایوبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔ اور امام نسائیؒ تفسیر میں علی بن حجر سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

لولا موضع اللبنۃ:..... موضع اللبنۃ مبتداء ہے خبر اس کی محذوف ہوگی تقدیر عبارت ہوگی لولا موضع اللبنۃ مہمل لکان بناء الدار کاملاً اس اینٹ سے تشبیہ دی گئی ہے کیوں کہ یہ لبنہ، محسنہ بھی ہے اور مکملہ بھی ہے بعض روایتوں میں آیا ہے لبنۃ من زاویۃ من زواياہ یہ اینٹ اس کو نے میں تھی پس مراد مکملہ محسنہ لبنہ ہے نہ کہ وہ لبنہ جس کے بغیر عمارت ناقصہ ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اس اینٹ کے بغیر عمارت ناقص ہے ایسے نہیں بلکہ ہر نبی کی شریعت کامل ہے یہاں مراد یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کامل ہے شرائع ماضیہ کامل ہیں پس فرق کامل اور اکمل کا ہے کامل و ناقص کا نہیں۔

فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین:..... میں آخری اینٹ ہوں، (یعنی اس اینٹ کی جگہ پر کرنے والے اور مکان کی دل آویزی کو ہر حیثیت سے مکمل کرنے والے آنحضور ﷺ ہیں) اور میں ہی آخری نبی ہوں پس لبنہ کی تفسیر خاتم النبیین سے کی، یہ مثال حضور ﷺ کی فضیلت تمام نبیوں پر بیان کرنے کے لئے ہے کہ اللہ نے مجھ پر نبیوں کے سلسلہ کو مکمل کیا دین کی شریعتوں کو ختم کیا اور حضور ﷺ نے اپنی ختم نبوت کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا ہے کہ تمام انبیاء کی مثال ایک مکان کی سی ہے جس میں ابھی ایک اینٹ باقی تھی یعنی ایک نبی کی جگہ باقی تھی (وہ حضور ﷺ ہیں) چنانچہ فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں۔

فائدہ:..... مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ ایک اور حدیث میں ہے ”عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ انه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی“ امیرے

بعد میں جھوٹے دجال آئیں گے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

﴿۲۰﴾

باب وفاة النبی ﷺ

یہ باب ہے حضور ﷺ کی وفات کے بیان میں

(۴۳) حدثنا عبد الله بن يوسف ثنا الليث عن عُقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير

هم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے

عن عائشة أن النبي ﷺ توفي وهو ابن ثلث وستين وقال ابن شهاب واخبرني سعيد بن المسيب مثله

اور وہ عائشہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی تھی اور ابن شہاب نے بیان کیا مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اسی طرح

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة.

امام مسلمؒ نے فضائل میں عبد الملک بن شعیبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فائدہ: بعض نسخوں میں یہ باب یہاں پر نہیں ہے بلکہ اس کا اصل مقام مغازی کے بعد ہے چنانچہ امام بخاریؒ نے غزوات کے آخر میں اسی ترجمۃ الباب کو ذکر کیا ہے۔ بظاہر مصنفؒ نے اس باب میں حدیث عائشہؓ لا کر حضور ﷺ کی عمر کو بیان کیا ہے اور اسماء کے باب میں مصنفؒ نے اس حدیث کو لا کر حضور ﷺ کی صفت کو بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کی جملہ صفات میں سے وفات بھی ہے۔

سوال: مسلم شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جس میں ہے توفی وهو ابن ثلاث وستين۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے تریسٹھ سال عمر پائی حالانکہ امام بیہقیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ انہ توفی علی رأس الستین کہ آپ ﷺ نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پینسٹھ کی عمر میں وفات پائی؟ ۳۔ تو ان روایات میں تعارض ہے؟

جواب: تطبیق ان میں یہ ہے کہ جنہوں نے حذف کر کیا انہوں نے ساٹھ سال ذکر کئے اور جنہوں نے جبر کر کیا انہوں نے پینسٹھ سال ذکر کر دیا اور جنہوں نے تریسٹھ سال بتلایا انہوں نے کل عمر مبارک ذکر کی۔

تاریخ وفات: مشہور قول کے مطابق بروز پیر بارہ (۱۲) ربیع الاول گیارہ ہجری ۳۔

۱۔ بخاری ص ۶۳۷ (۲ ج) ۲۔ مسلم شریف ص ۲۶۰ (۲ ج) ۳۔ مسلم شریف ص ۲۶۱ (۲ ج) ۴۔ عمدۃ القاری ص ۹۹ (۱ ج)

﴿۲۱﴾

باب کنیۃ النبی ﷺ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی کنیت کے بیان میں

(۴۴) حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن حميد عن انس قال	
ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ حمید سے اور وہ انس سے انہوں نے بیان کیا کہ	
كان النبي ﷺ في السوق فقال رجل يا ابا القاسم فالتفت النبي ﷺ	
نبی کریم ﷺ بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی یا ابا القاسم حضور ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے	
فقال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي	
(معلوم ہوا کہ اس نے کسی اور کو پکارا ہے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو	

﴿تحقیق و تشریح﴾

وهذا الحديث قدمضي في كتاب البيوع في باب ما ذكر في الاسواق-

(۴۵) حدثنا محمد بن كثير انا شعبة عن منصور عن سالم عن جابر	
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ منصور سے وہ سالم سے اور وہ جابر سے	
عن النبي ﷺ قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي	
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث باب "فان لله خمسة" میں گزر چکی ہے۔

(۴۶) حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفين عن ايوب عن ابن سيرين	
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی وہ ایوب سے وہ ابن سیرین سے	
قال سمعت ابا هريرة يقول قال ابو القاسم ﷺ سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي	
انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ نے ادب میں علی بن عبد اللہؓ سے اور امام مسلمؒ نے استاذان میں ابو بکر بن ابی شیبہؒ سے اور امام ابو داؤدؒ نے ادب میں مسددؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ولا تکتنوا بکنیتی..... کنیت وہ نام ہے جواب یا ابن کی طرف مضاف کر کے لیا جائے اول زمانہ میں چونکہ حضور ﷺ کے ساتھ اشتباہ ہوتا تھا اس لئے نام رکھنے کی اجازت دی اور کنیت رکھنے سے منع کیا اب وہ احتمال نہیں ہے اس لئے جائز ہے۔



(۴۷) حدثنا اسحق بن ابراهيم انا الفضل بن موسى عن الجعيد بن عبد الرحمن قال رأيت
هم من اسحاق بن ابراهيم في حديث بيان كذا قال بن موسى في خبره عن الجعيد بن عبد الرحمن عن انهم قالوا في حديثه
السائب بن يزيد بن اربع وتسعين جلدا معتدلا فقال قد علمت
سائب بن يزيد بن اربع وتسعين جلدا معتدلا فقال قد علمت
ما منعت به سمعي وبصري الا بدعاء رسول الله ﷺ ان خالتي
ميرى اعضاء وحواس في جوفتي فوالله اني لو اني كنت من بني اسرائيل لكانت من بني اسرائيل
ذهبت بي اليه فقالت يا رسول الله ان ابن اختي شاك
مجھے آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا بیمار ہو رہا ہے
فادع الله له قال فدعا لي
آپ ﷺ اس کے لئے دعا فرمادیجئے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی

﴿تحقیق و تشریح﴾

فائدہ:..... یہ باب بلا ترجمہ ہے باب بلا ترجمہ پہلے باب کے لئے فصل ہوتا ہے اور اس کی پہلے باب سے مناسبت یہ ہے کہ جن الفاظ سے حضور ﷺ مخاطب کئے جاتے تھے یعنی یا محمد، یا ابا القاسم، یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے سب سے احسن خطاب یا رسول اللہ ہے یہ روایت یا رسول اللہ کو مضمّن ہے لہذا یہ باب پہلے باب کی

سائب بن یزید:..... ابن داؤد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں ۹۱ ہجری چھیا نوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

(۲۲)

باب خاتم النبوة

یہ باب ہے مہر نبوت کے بیان میں

(۳۸) حدثنا محمد بن عبيد الله ثنا حاتم عن الجعيد قال سمعت السائب بن يزيد
ہم سے محمد بن عبيد الله نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حاتم نے حدیث بیان کی وجعید سے انہوں نے کہا کہ میں نے سائب بن یزید سے سنا کہ
قال ذهب بي خالتي الى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله ان ابن اختي وقع
کہا میری خالہ مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا بیمار ہو گیا ہے
فمسح رأسي ودعا لي بالبركة وتوضا
اس پر آنحضور ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی اور اس کے بعد آپ نے وضو کیا
فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره
تو میں نے آپ کے وضو کا پانی (جو کہ برتن میں بچا ہوا تھا) پیا پھر آپ ﷺ کی پیٹھ کی جانب کھڑا ہو گیا
فنظرت الى خاتم بين كفيه مثل زوال الحجلة
اور میں نے مہر نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا عروس کی گھنڈی کی طرح
قال ابن عبيد الله الحجلة من حجل الفرس الذي بين عينيه
ابن عبيد الله نے فرمایا کہ حجلہ، حجل الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوتا ہے
وقال ابراهيم بن حمزة مثل زوال الحجلة قال ابو عبد الله الصحيح الرء قبل الزاى
ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ مہر نبوت عروس کے پردے کی گھنڈی کی طرح تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ راء زاء سے پہلے ہے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

زر الحجلۃ:..... حضور ﷺ کی ختم نبوت کو تشبیہ دی گئی ہے پہلی تشبیہ ہزر الحجلۃ مراد اس سے گھنٹیاں ہیں جو ڈولی کو لگائی جاتی ہیں۔ وہ بن کی ڈولی کو کپڑوں سے ڈھانکا جاتا ہے اور اس کو گھنٹیوں سے بند کیا جاتا ہے (یعنی بیت العروس)۔

دوسری روایت میں ہے رز الحجلة، حجلة سے مراد ایک مشہور پرندہ ہے جیسے کبوتر رز سے مراد اٹھ ہے تو معنی ہوگا کبوتری کا اٹھ چنانچہ علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ میں نے بعض روایات میں دیکھا کبیضة الحمامة پس رز الحجلة سے کبوتری کا اٹھ متعین ہو گیا امام بخاری کے نزدیک راء قبل الزاء یہ روایت رائج ہے بعض روایات میں ہے کالثولول عورت کے پستان کا اگلا حصہ۔

سوال: خاتم نبوت ایک ہے اس کی تشبیہات مختلف ہیں؟

جواب: تشبیہات میں تعارض اس لئے نہیں ہوتا کہ ہر تشبیہ دینے والا اپنی خیلہ صورت کے لحاظ سے تشبیہ دیتا ہے جس کے خیال میں جو مشبہ بہ آیا اس کے ساتھ تشبیہ دے دی۔ مثال اس کی مثال یہ ہے کہ جب سورج نکلتا ہے تو گول دائرہ ہوتا ہے زرد رنگ کا۔ تشبیہ دینے والے جو سناروں کے پاس رہتے ہیں وہ تشبیہ دیتے ہیں جیسے سونے کا گولہ، جو غلہ کے کاشتکاروں میں رہتے ہیں وہ تشبیہ دیتے ہیں جیسے مکئی کی روٹی، جو جانوروں کے ساتھ رہتے ہیں وہ تشبیہ دیتے ہیں جیسے گائے کا کھن اس صورت میں ہر ایک اپنی اپنی تخیل کے اعتبار سے الگ الگ تشبیہ دیتا ہے۔

قال ابن عبید اللہ الحجلة: امام بخاری کے استاد محمد بن عبید اللہ الحجلة کی تفسیر بیان فرما رہے ہیں کہ حجلة، حجل الفرس سے لیا گیا ہے۔ جلد اس سفید نشان کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ وقال ابراہیم بن حمزہ: ابواسحاق زبیری اسدی مدنی مراد ہیں امام بخاری کے استاد ہیں اور یہ تعلیق ہے۔ امام بخاری کتاب الطب میں اس کو موصولاً ذکر کریں گے

﴿۲۴﴾

باب صفة النبی ﷺ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کے اوصاف کے بیان میں

صفت عام ہے خلق، خلق دونوں کو شامل ہے۔

(۴۹) حدثنا ابو عاصم عن عمر بن سعید بن ابی حسین عن ابن ابی ملیکہ
ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی وہ عمر بن سعید بن ابی حسین سے وہ ابن ابی ملیکہ سے
عن عقبہ بن الحارث قال صلی ابو بکر العصر ثم خرج یمشی فرأی الحسن یلعب مع الصبیان
وہ عقبہ بن حارث سے کہ انہوں نے کہا کہ ابو بکر عصر کی نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے
فحملہ علی عاتقہ وقال بابی شبیه بالنبی ﷺ لا شیخہ بعلی وعلی یضحک
آپ نے انہیں اپنے کندھے پر بٹھالیا اور فرمایا میرے باپ تم پرندہ ہوں تم میں نبی کریم ﷺ کی مشابہت ہے علیؑ کی نہیں اس پر علیؑ ہنس دیے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت حسنؓ کو نبی پاک ﷺ کی صورت

کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور یہ نبی پاک کی صفت کا بیان ہے۔

اس حدیث کو امام بخاریؒ فضل الحسنؓ میں لائے ہیں، امام نسائیؒ نے مناقب میں محمد بن عبد اللہؒ سے

اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۵۰)	حدثنا احمد بن يونس ثنا زهير ثنا اسمعيل عن ابي جحيفة
ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ ابو حنیفہؒ سے	
قال	رأيت النبي ﷺ وكان الحسن يشبهه
انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے حسنؓ میں آپ ﷺ کی پوری مشابہت موجود ہے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقة للترجمة ظاهرة.

امام مسلمؒ نے صفة النبی ﷺ و فضائلہ میں اس کی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذیؒ نے استذنان میں

واصل بن عبد اللہؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں عمرو بن علیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۵۱)	حدثنا عمرو بن علي ثنا ابن فضيل ثنا اسمعيل بن ابي خالد
ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی	
قال سمعت ابا جحيفة قال رأيت النبي ﷺ وكان الحسن بن علي يشبهه	
کہا کہ میں نے ابو حنیفہؒ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور حسن بن علیؓ کے مشابہ تھے	
قلت لابي جحيفة صفه لي قال كان ابیض	
میں نے ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ آپ حضور ﷺ کے اوصاف بیان فرما دیجئے انہوں نے فرمایا حضور ﷺ سرخ و سفید تھے	
قد شمت وامرنا النبي ﷺ بثلاثة عشر قلوصا	
کچھ بال سفید ہو گئے تھے (آخر عمر میں) حضور ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیوں کے دیے جانے کا حکم دیا تھا	
قال فقبض النبي ﷺ قبل ان نقبضها	
کہا انہوں نے پس حضور ﷺ وفات دے گئے ہمارے ان پر قبضہ کرنے سے پہلے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدثنی عمرو بن علی : یہ حدیث مذکور کا دوسرا طریق ہے۔
 کان ابیض : سفید تھے یعنی خالص سفید نہیں تھے بلکہ مائل بہ سرخی تھے۔
 قد شط : بال مبارک اکثر سیاہ تھے کچھ بال مبارک سفید تھے۔
 قلو صاً : جوان اونٹیاں۔

(۵۲) حدثنا عبد الله بن رجاء ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن وهب ابي جحيفة السوائي
هم س عبد الله بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے وہ وہب ابو جحیفہ سوائی سے
قال رأيت رسول الله ﷺ ورأيت بياضا من تحت شفته السفلى العنققة
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

العنققة : تاء کے کسرہ کے ساتھ شفتہ سے بدل ہے اور اگر بیاضاً سے بدل مانا جائے تو تاء کا نصب بھی جائز ہوگا! عنققة اصل کے اعتبار سے اس جگہ کو کہتے ہیں جو ٹھوڑی کے نچلے ہونٹ کے درمیان ہوتی ہے خواہ اس پر بال ہوں یا نہ ہوں پھر جس جگہ پر بال ہوں مجازاً اس جگہ پر بھی بول دیتے ہیں۔

(۵۳) حدثنا عصام بن خالد ثنا حريز بن عثمان انه سأل عبد الله بن بسر صاحب النبي ﷺ
هم س عصام بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے حریز بن عثمان نے حدیث بیان کی انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابی عبد اللہ بن بسر سے پوچھا
قال ارأيت النبي ﷺ كان شيخا قال كان في عنقته شعرات بيض
کیا رسول اللہ ﷺ آخر عمر میں بوڑھے دکھائی دیتے تھے انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہو گئے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

ارأيت : (۱) اخبرنی کے معنی میں ہے (۲) استفہام ہے، تقدیری عبارت ہے هل رأيت النبي ﷺ
 اكان شيخا ۲

شعرات بيض : یعنی کچھ بال سفید تھے بعض کے نزدیک دس تھے اور بعض کے نزدیک سترہ تھے ۳
 فائده : یہ روایت ثلاثیات بخاری میں سے تیرہویں روایت ہے نیز عصام بن خالد سے امام بخاری نے ہی روایت نقل کی ہے ان کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کی۔

(۵۴) حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن خالد عن سعيد بن ابى هلال
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی وہ خالد سے وہ سعید بن ابی ہلال سے
عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن سمعت انس بن مالك يصفى النبي ﷺ قال
وہ ربيعة بن ابوعبدالرحمن سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا آپ نے نبی کریم ﷺ کو صاف بیان کرتے ہوئے فرمایا
كان ربعة من القوم ليس بالطويل ولا بالقصير ازهر اللون ليس بابيض امهق ولا ادم
خصوصاً ﷺ درمیانہ قد تھے نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد کے، رنگ کھلتا ہوا تھا نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گوں
ليس بجعد قطط ولا سبط رجل انزل عليه
آپ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے آپ پر جب نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا
وهو ابن اربعين فلبث بمكة عشر سنين ينزل عليه
تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی مکہ میں آپ ﷺ کا قیام دس سال رہا اور اس پورے عرصے میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی
وبالمدينة عشر سنين وقبض وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء
اور مدینہ میں بھی آپ کا قیام دس سال تک رہا آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے
قال ربيعة فرأيت شعرا من شعره فإذا هو احمَرُ فسالت فقيلا احمَرُ من الطيب
ربیعہ راوی نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاری اس حدیث کو لباس میں اسماعیل سے لائے ہیں اور امام مسلم نے فضائل النبی ﷺ میں
یحییٰ بن یحییٰ سے اور امام ترمذی نے مناقب اور امام نسائی نے زینۃ میں قتیہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
ربعة :..... بفتح الراء ليس بالطويل ولا بالقصير یہ ربعة کی تفسیر ہے بمعنی مربوط عا ہے۔

ازهر اللون :..... سفید مائل بہ سرخی رنگ۔

ليس بابيض امهق :..... یعنی شدید سفید رنگ نہیں تھا۔

ولا ادم :..... یعنی شدید الادمت نہیں تھا ادمہ بمعنی گندم گوں۔

جعد قطط :..... یعنی سخت گھنگریالے بالوں والے نہیں تھے قطط یہ تاکید کے لئے ہے جب مؤکد کی نفی ہو گئی تو
معلوم ہوا کہ نفس جعودت کی نفی نہیں۔

ولا سَبَطَ رَجُلٍ :..... وہ بال سیدھے لکھنے والے نہ تھے بلکہ کنڈل دار لکھنے والے تھے۔
وهو ابن اربعین سنة :..... اس حال میں کہ آپ ﷺ کی عمر شریف وحی کے وقت چالیس سال تھی، یعنی واؤ
 حالیہ ہے۔ نزول وحی کے وقت عمر میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) چالیس سال (۲) چالیس سال دس دن (۳) چالیس سال بیس دن (۴) چالیس سال دو ماہ۔

تاریخ نزول وحی :..... اس میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) بروز سوموار، سترہ رمضان المبارک (۲) سات رمضان المبارک (۳) چوبیس رمضان المبارک

(۴) اٹھارہ رمضان المبارک (۵) بروز سوموار، دس ربیع الاول (۶) بروز سوموار، آٹھ ربیع الاول۔

لبث بمكة عشر سنين :..... سوال :..... حضور ﷺ تو نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ سال رہے پھر
 عشر سنين کہا کیسے درست ہوا؟

جواب :..... ممکن ہے کہ جنہوں نے عشر سنين کہا ہوا انہوں نے فترت کے زمانہ کو نہ گنا ہو پس اگر فترت کے
 زمانہ کو گنا جائے تو تیرہ سال ورنہ دس سال ہی بنتے ہیں۔

(۵۵) حدثنا عبد الله بن يوسف انا مالک بن انس عن ربيعة بن ابی عبد الرحمن
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے خبر دی انہوں نے ربيعة بن ابی عبد الرحمن سے
عن انس بن مالک انه سمعه يقول كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن ولا بالقصير
انہوں نے انس بن مالک سے سنا آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت چھوٹے اور نہ بہت لمبے قد کے تھے
ولا بالابيض الامهق وليس بالادم وليس بالجعد القلط ولا بالسبط
نہ بالکل سفید اور نہ بالکل گندمی رنگ کے تھے نہ آپ کے بال زیادہ گھنگریالے اور نہ بالکل سیدھے لکھے ہوئے تھے
بعثه الله على رأس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين
اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں دس سال تک قیام کیا
وتوفاه الله وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء.
جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی تو آپ ﷺ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے



(۵۶) حدثنا احمد بن سعيد ابو عبد الله ثنا اسحق بن منصور ثنا ابراهيم بن يوسف
ہم سے احمد بن سعید بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسحق بن منصور نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی

عن ابيه عن ابي اسحق قال سمعت البراء يقول كان رسول الله ﷺ
 وہ اپنے والد سے وہ ابو اسحاق سے انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
 احسن الناس وجها واحسنهم خلقا ليس بالطويل البائن ولا بالقصير.
 حسن و جمال میں سب سے بہتر تھے اور لوگوں میں بھی سب سے خوبصورت تھے آپ ﷺ کا قد نہ بہت لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا



(۵۷) حدثنا ابو نعيم ثنا همام عن قتادة قال سألت انساً هل خضب النبي ﷺ
 ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی وہ قتادہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی خضاب بھی
 قال لا انما كان شيء في صدغيه
 استعمال فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں لگایا صرف آپ ﷺ کی دونوں کپٹیوں پر سر میں چند بال سفید تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ نے شمس میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے زینہؒ میں ابو موسیٰؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
 صدغیہ: صدغ اصل میں کان اور آنکھ کے درمیان سر کے نیچے کی جگہ کو کہتے ہیں اور جو بال اس جگہ لگے
 ہوئے ہوں ان کو بھی صدغ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ع صدغ الحبيب وحالی کا للیالی ووجه الحبيب و ادمعی کا للالی
 سوال: اس روایت میں ہے کہ کچھ سفیدی صدغین میں تھی اور پہلے گزرا کہ سفیدی عنقۃ میں تھی بظاہر
 تعارض ہے؟

جواب: مسلم شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انما كان البياض في عنقۃ وفي الصدغین
 و فی الر اس نبذ اس سے معلوم ہوا کہ روایات میں تعارض نہیں ہے کیونکہ سفیدی دونوں جگہ تھی تعارض تب ہوتا
 جب کہ دوسری جگہ کی نفی ہوتی۔

سوال: حضرت انسؓ سے پوچھا گیا هل خضب رسول الله ﷺ تو ان کا جواب میں لا کہنا کافی تھا
 لیکن انہوں نے فرمایا انما كان شيء في صدغیه الخ یہ تفصیل کیوں بیان فرمائی؟

جواب: حضرت انسؓ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بالوں میں اتنی سفیدی نہیں تھی کہ رنگنے
 کی ضرورت ہو۔

سوال :..... صحیحین میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُنہ رآی النبی ﷺ یصبغ فی الصفرة ؟

جواب :..... (۱) کسی وقت میں رنگے ہوں گے اور کسی وقت میں رنگنا چھوڑا ہوگا تو ہر ایک نے اپنے مشاہدہ کی خبر دی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

جواب :..... (۲) فتح الباری میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مؤثقت بیان جواز پر محمول ہے لیکن حضور ﷺ نے اس پر بیشکی نہیں فرمائی۔

جواب :..... (۳) چونکہ بال سفید ہونے سے پہلے سرخی مائل ہو جاتے ہیں اسلئے دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ رنگے ہوئے ہیں حالانکہ رنگے ہوئے نہیں ہوتے۔

(۵۸) حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن ابی اسحق عن البراء بن عازب قال
ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے اور وہ براء بن عازبؓ سے انہوں نے بیان کیا
كان النبی ﷺ مربوعا بغید ما بین المنکبین له شعر يبلغ شحمة اذنیہ
رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے آپ ﷺ کا سینہ بہت کشادہ تھا آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک لگے ہوئے تھے
رأیتہ فی حلة حمراء لم ار شیئا قط احسن منه
میں نے حضور ﷺ کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا میں نے اتنا حسین اور اتنا دل آویز منظر نہیں دیکھا تھا
وقال یوسف بن ابی اسحق عن ابیہ الی منکیہ۔
اور یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے واسطے سے 'الی' منکیہ بیان کیا (بجائے شحمة اذنیہ کے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب اللباس میں ابوالولیدؒ سے مختصر آلائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابوموسیٰؒ سے اور امام ابوداؤدؒ نے لباس میں حفصؒ بن عمر سے اور امام ترمذیؒ نے استئذان اور ادب میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے زینۃ میں علی بن حسینؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

شعر يبلغ شحمة اذنیہ:..... وفرہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو کانوں کی لو تک ہوں۔ اور جوان سے نیچے ہوں ان کو لمہ کہتے ہیں اور جوان سے نیچے کندھوں تک ہوں ان کو جمہ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کے بال مبارک عموماً تین قسم پر ہوتے تھے۔ وفرہ، لمہ، جمہ اس کو ضبط کرنے کے لئے مختصر ترتیب،، ولج،، ہے۔

حلة حمراء :..... مراد اس سے سرخ دھاریوں والا کپڑا ہے جیسے یمنی چادریں کہ ساری کی ساری سرخ نہیں ہوتیں تو حلة حمراء سے مراد سرخ دھاری دار جوڑا ہے۔

(۵۹) حدثنا ابو نعیم ثنا زهیر عن ابی اسحق هو السیعی
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو اسحاق جو کہ سیمی ہیں سے بیان کیا کہ
قال سئل البراء اکان و جہ النبی ﷺ مثل السیف قال لا بل مثل القمر
کسی نے براء سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة.

اکان :..... ہمزہ استفہام علی سبیل الاستخبار ہے۔

کان و جہ النبی ﷺ مثل السیف :..... (۱) تشبیہ سے سائل کا منشاء یہ ہے کہ آیا تلوار کی طرح طویل تھا تو مجیب (جواب دینے والے) نے کہا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح گولائی دار تھا۔ (۲) تشبیہ سے سائل کا منشاء یہ ہے کہ حضور ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکدار اور سفید تھا تو مجیب نے کہا کہ نہیں بلکہ سرخی مائل سفید تھا۔ تو چاند کے ساتھ تشبیہ دینے میں دونوں صفتیں جمع ہو گئیں کہ گولائی دار بھی اور چمکدار بھی ہے۔

ع وہ گول اور طول کو تھوڑا سا مائل چہرہ انور ☆ مکمل بھی اس کے سامنے شرمندہ و کمتر

(۶۰) حدثنا الحسن بن منصور ابو علی ثنا الحجاج بن محمد الاور بالمصیصة
ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حجاج بن محمد الاور نے مصیصہ شہر میں حدیث بیان کی
ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت ابا جحيفة قال خرج رسول الله ﷺ بالهاجرة
کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ حکم سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کے وقت مغرب
الی البطحاء فتوضا ثم صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین
بطحاء پر پہنچ کر آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی (جب آپ نماز پڑھ رہے تھے)
وبین یدیه عترة قال شعبة وزاد فيه عون عن ابیه
اور آپ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ بطور ستروہ کے گڑا ہوا تھا کہا شعبہ نے اور عون نے اپنے والد کے واسطے سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ
ابی جحيفة قال کان تمر من ورائها المرأة وقام الناس فجعلوا یاخذون یدیه
ابو جحیفہ نے فرمایا کہ اس نیزے کے آگے سے عورتیں گزرتی تھیں پھر صحابہ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے ہاتھوں کو لے کر
فیمسحون بهما وجوهم قال فاخذت یدیه فوضعتها علی وجهی
اپنے چہرے پر پھیرنے لگے ابو جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا

فاذا هي ابرد من الثلج واطيب رائحة ومن المسك
اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے ہو رہے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشگوار تھی



(۶۱) حدثنا عبدان انا عبد الله انا يونس عن الزهري قال
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا ہمیں یونس نے خبر دی وہ زہری سے انہوں نے بیان
ثنی عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال كان النبي ﷺ اجود الناس
کیا مجھے عید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی وہ ابن عباس سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے
واجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبرئيل
اور رمضان میں جب آپ سے جبریل ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے آپ کی سخاوت اور بھی زیادہ بڑھ جایا کرتی تھی
وكان جبرئيل يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن
جبریل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے
فلرسول الله ﷺ اجود بالخير من الريح المرسلة.
اس وقت رسول اللہ ﷺ خیر و بھلائی کے معاملے میں بشارت کے لئے بھیجی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ريح المرسلة:..... وہ ہوائیں جو عام نفع پہنچانے کے لئے بھیجی جاتی ہیں (مزید تفصیل بخاری ج ۳ ص ۳ پر
ملاحظہ فرمائیں)

(۶۲) حدثنا يحيى بن موسى ثنا عبد الرزاق ثنا ابن جريج اخبرني ابن شهاب
ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی
عن عروة عن عائشة ان رسول الله ﷺ دخل عليها مسرورا
وہ عروہ سے وہ عائشہ سے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ان کے یہاں بہت مسرور اور خوش داخل ہوئے
تبرق اساربر وجهه فقال الم تسمعي
خوشی اور مسرت سے چہرہ مبارک کھلا جا رہا تھا پھر حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے سنا نہیں
الي ما قال المدلجي لزيد واسامة ورأى اقدامهما ان بعض هذه الاقدام من بعض
جو مدلجی نے زید اور اسامہ کے صرف قدم دیکھ کر کہا اس نے کہا کہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے نکلے معلوم ہوتے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

تبرق اساریر و جہہ:..... آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی دھاریاں چمکتی تھیں۔

فَقَالَ الْم تَسْمَعِي مَا قَالَ الْم حَلْبَجِي:..... مد لُجی ایک قائف تھا اس نے حضرت اسامہؓ اور حضرت زیدؓ کے بارے میں خبر دی کہ دونوں ایک دوسرے کا بعض ہیں یعنی ایک دوسرے کے نسب سے ہیں۔ اس لئے کہ جاہلیت والے حضرت اسامہؓ کے نسب میں اعتراض کرتے تھے کیونکہ حضرت اسامہؓ کا رنگ کالا تھا اور حضرت زیدؓ مخمدرنگ کے تھے ایک مرتبہ دونوں چادر کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اور قدم ظاہر تھے مد لُجی نے دیکھ کر کہا ان بعض هذه الاقدام من بعض۔ گویا کہ اس قائف نے نسب ثابت کیا اور عرب والے قائف کے قول کا اعتبار کرتے تھے تو حضور ﷺ خوش ہوئے کہ یہ ان لوگوں کے لئے ڈانٹ تھی جو نسب میں طعن کرتے تھے۔ حضرت اسامہؓ کی والدہ کا نام ہو کہ تھا یہ حبشیہ کالی تھیں۔

مسئلہ:..... قائف کے قول پر عمل جائز ہے یا نہیں؟ امام شافعیؒ اس کو جائز قرار دیتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر اس کی وجہ سے نسب ثابت نہ ہو تو خوشی ظاہر ہی نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ قول قائف سے نسب ثابت کرنا حق ہے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ اسکی نفی کرتے ہیں علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ کا استدلال اللہ تعالیٰ کے فرمان **وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ** اسے ہے اور حدیث مدحی میں قول قائف پر عمل کرنے میں کوئی حجت نہیں کیونکہ حضرت اسامہؓ کا نسب پہلے سے ثابت تھا اور امام مالکؒ سے منقول ہے کہ قول قائف لونڈیوں کے نسب کے ثبوت میں معتبر ہے اور حرائر میں نفی کی جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ قول قائف مثبت نہیں ہوگا بلکہ ثابت شدہ شیئی کے لئے مؤید ہوگا۔

(۶۳) حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب
ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب سے
ان عبد الله بن كعب قال سمعت كعب بن مالك يحدث حين تخلف عن تبوك
کہ عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا آپؐ غزوہ تبوک میں اپنے شریک نہ ہونے کا واقعہ بیان کر رہے تھے
فلما سلمت على رسول الله ﷺ وهو يبرق وجهه من السرور
(جب خدا تعالیٰ نے اس کی بشارت کر دی کہ تم میں سے ایمان لائے ہو اور اس کی بشارت ہو کر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو چہرہ مبارک مسرت و خوشی سے چمک رہا تھا
وكان رسول الله ﷺ اذا سر استنار وجهه
(کعبؓ کی توبہ قبول ہو جانے کی وجہ سے) اور جب بھی حضور اکرم ﷺ کسی بات پر مسرور ہوتے تو خوشی سے چہرہ مبارک چمک اٹھتا
حتى كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه
ایسے معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ ﷺ کی مسرت کو ہم اسی سے سمجھ جاتے تھے

(تحقیق و تشریح)

فلما سلمت: اس کی جزاء محذوف ہے اور وہ حضور ﷺ کا قول ہے ابشر۔ یہ واقعہ حضرت کعبؓ کے تبوک سے رہ جانے پر توبہ کے قبول ہونے کا ہے اس پر حضور ﷺ نے خوشی کا اظہار کیا اور جب حضور ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمکتا تھا۔

(۶۲) حدثنا قتیبہ بن سعید ثنا یعقوب بن عبدالرحمن عن عمرو
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے
عن سعيد المقبري - عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ
وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
قال بعثت من خير قرون بني ادم قرناً حتى كنت من القرن المآلذى كنت منه.
مجھے نبی آدم کے زمانوں میں سے بہترین زمانہ میں مبعوث کیا گیا ہے اور آخر زمانہ میں میرا وجود ہوا جس میں میں مقدّر تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

خیر قرون:..... مطلب یہ ہے کہ اس زمانے میں خیر غالب ہوگی۔

قرناً: یہ منصوب علیٰ الحال ہے ای اعتبار قرناً فقراً یعنی اعتبار کرے تو زمانے کا پھر زمانے کا۔ قرن زمانے کا ایک حصہ ہے۔ بعض نے اس کی حد سو سال مقرر کی ہے اور بعض نے اس کی حد ایک سو سال سے ایک سو بیس سال ذکر کی ہے۔ اس کے بعد دوسرا قرن شروع ہو جاتا ہے۔

(۶۵)	حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب اخبرني
ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ یونس سے وہ ابن شہاب سے کہا کہ مجھے خبر دی	
عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ كان يسدل شعره	
عبید اللہ بن عبد اللہ نے وہ ابن عباس سے کہ رسول اللہ ﷺ سر کے آگے کے بالوں کو پیشانی پر پڑا رہنے دیتے تھے	
وكان المشركون يفرقون رؤسهم وكان اهل الكتاب يسدلون رؤسهم	
اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ سر کے آگے کے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے اور اہل کتاب پڑا رہنے دیتے تھے	
وكان رسول الله ﷺ يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشئ	
حضور اکرم ﷺ ان معاملات میں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آپ کو نہ ملا ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے	
ثم فرق رسول الله ﷺ رأسه	
پھر حضور ﷺ بھی سر کے بالوں کو دو حصے کرنے لگے تھے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)	

﴿تحقیق و تشریح﴾

یسدل شعرہ:..... ماتھے کے بالوں کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے اور شرک اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے۔
یحب موافقة اهل الكتاب:..... اس لئے کہ اہل کتاب جو عمل کرتے تھے وہ بتایا شریعت رسول سابقین
تھیں اس وجہ سے وہ حق کے زیادہ قریب تھے بخلاف بتوں کے پوجنے والوں کے۔ یا حضور ﷺ مامور تھے کہ ان امور
میں اہل کتاب کی شریعت کی اتباع کریں جس میں وحی نہیں کی گئی۔ اس پر شاہ انور صاحب فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا
اہل کتاب کی موافقت کرنا اس کی مثال مدینہ منورہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنا ہے یہ ان کی
تالیف قلب کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ایسی جگہ حضور ﷺ پہنچے جہاں کے لوگوں کا قبلہ بیت المقدس
تھا تو ان کے قبلہ کی اتباع کی۔ بغیر نزول وحی کے پہلے قبلہ کو منسوخ قرار دینا اور نیا قبلہ مشروع قرار دینا یہ اختلاف اور
شقاق پیدا کرتا تھا چنانچہ جب حضور ﷺ کی طرف بیت اللہ کو قبلہ بنانے کی وحی نازل ہوئی تو ان کے قبلہ کا استقبال
چھوڑ دیا۔ یعنی شاہ صاحب نے خاص استقبال قبلہ میں موافقت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ جس علاقے میں گئے اس کے
قبلہ کو بغیر نزول وحی کے منسوخ نہیں کیا کیونکہ یہ اختلاف اور شقاق کا سبب ہوتا۔

ثم فرق رسول الله ﷺ رأسه:..... یعنی اول سدل شعر کرتے تھے پھر فتح مکہ کے بعد بالوں کو دو
حصوں میں تقسیم کرنے لگ گئے۔

مسئلہ:..... سدل (بالوں کو لٹکانا) اور فرق (بالوں میں مانگ نکالنا) دونوں جائز ہیں البتہ افضل فرق ہے۔
فرق کو آج کل بالوں میں مانگ چیر نکالنا کہتے ہیں۔

(۶۶) حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی وہ ابو حمزہ سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ مسروق سے
عن عبد الله بن عمرو قال لم يكن النبي ﷺ فاحشا ولا متفحشا
وہ عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بد زبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے
وكان يقول ان من خياركم احسنكم اخلاقا
آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

فاحشاً متفحشاً:..... فاحشاً، بد زبان۔ متفحشاً، بکلف فحش گوئی اختیار کرنے والا مطلب یہ ہے کہ

آپ ﷺ بد زبان بھی نہ تھے اور جکلف فحش گوئی بھی اختیار نہیں کرتے تھے یعنی فحش گوئی آپ کے تکلم میں نہیں تھی اور نہ ہی آپ فحش کا کلف کرتے تھے۔

(۶۷) حدثنا عبد الله بن يوسف انا مالک عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير					
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ہمیں مالک نے خبر دی وہ ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے					
عن عائشةؓ انها قالت ما خير رسول الله ﷺ بين امرين					
انہوں نے عائشہؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا					
إلا أخذ	ایسرهما	مالم	يكن	اثما	
تو آپ ﷺ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوتی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ کا پہلو نہ نکلتا ہو					
فان كان اثما	كان ابعد الناس منه	وما انتقم	رسول الله ﷺ		
کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور حضور ﷺ نے انتقام نہیں لیا					
لنفسه الا ان تنتهك	حرمة الله	فينتقم	لله	بها.	
اپنی ذات کے مفاد کے لئے کبھی کسی سے لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ ﷺ اللہ کی ذات کے لئے اس کا انتقام لیتے تھے					

﴿تحقیق و تشریح﴾

خیر بین الامرین :..... ای امور دنیا اس پر قرینہ مالم یکن اثما کے الفاظ ہیں کیونکہ امور دین میں تو گناہ ہے ہی نہیں کہ امر دین کو اختیار کریں اور وہ گناہ ہو۔

ما خیر رسول اللہ ﷺ :..... اس میں فاعل کو مبہم قرار دیا ہے تعیم کے لئے کہ خواہ وہ اختیار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو یا مخلوق کی طرف سے۔

ما انتقم رسول اللہ ﷺ لنفسه :..... ای خاصۃ لنفسه اپنی ذات کے مفاد کے لئے کبھی کسی سے حضور ﷺ نے انتقام نہیں لیا اور اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت توڑی جاتی تو پھر حضور ﷺ بدلہ لیتے تھے اسی لئے عقبہ بن ابی معیط اور عبد اللہ بن حنظل اور دوسرے جو لوگ حضور ﷺ کو کالیف پہنچاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حومتوں کو بھی توڑتے تھے ان کے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کا استثناء کہا آلا ان تنتهک حرمة الله فینتقم لله بها کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت توڑی جاتی تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کی حرمت کی بناء پر انتقام لیتے تھے۔

(۶۸) حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد عن ثابت عن انس					
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد نے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے کہ					

قال ما مست حريراً ولا ديباجاً الین من کف النبی ﷺ ولا شملت
 انہوں نے فرمایا کہ میں نے نہیں چھواریشیم کو اور نہ دیباج کو زیادہ نرم حضور ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے اور نہیں سونگھی میں نے
 ربحاً قط او عرفاً قط اطیب من ریح او عرف النبی ﷺ .
 کبھی کوئی خوشبو یا عرفا قطر ربحا قط کی جگہ زیادہ پسندیدہ ہو خوشبو کے لحاظ سے یا کہا عرف النبی ﷺ

﴿تحقیق و تشریح﴾

حریرا ولا دیباجا:..... حریر باریک ریشم، دیباج موٹا ریشم۔
 عرف النبی ﷺ:..... اور بعض روایتوں میں عرق النبی ﷺ آیا ہے۔

(۶۹) حدثنا مسدد ثنا يحيى عن شعبة عن قتادة عن
 ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ شعبہ سے وہ قتادہ سے
 عبد الله بن ابي عتبة عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي ﷺ اشد حياءً من العذراء في خدرها
 وہ عبد اللہ بن ابی عتبہ سے اور وہ ابوسعید خدری سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

اشد حياءً في خدرها:..... سوال:..... اشد حياء کے بعد فی خدرها کی قید کیوں لگائی؟
 جواب:..... اس لئے کہ خلوت میں کسی فعل میں واقع ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اس قید سے یہ
 ہے کہ جب اس کو پردے میں داخل کیا جائے اور حضور ﷺ کا حياء غیر حدود اللہ میں ہے لیکن حدود اللہ میں حضور
 ﷺ کتنا نہیں کرتے تھے بلکہ صاف گوئی اختیار کرتے اس لئے مرتکب زنا سے فرمایا انکتھا۔

(۷۰) حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى وابن مهدي قالا ثنا
 بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ اور ابن مہدی نے اب دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے
 شعبة مثله واذا كره شينا عرف في وجهه
 شعبہ نے اس کی مثل اور جب ناپسند کرتے کسی چیز کو تو پہچانی جاتی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

عرف في وجهه:..... یعنی حضور ﷺ کراہت کا اظہار نہیں فرماتے تھے بلکہ چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا تھا لوگ
 چہرہ مبارک کے تغیر سے جان لیتے تھے کہ یہ چیز آپ ﷺ پر ناگوار گزری ہے۔

(۷۱) حدثنا علی بن الجعد انا شعبه عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هريرة قال
ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی کہا خبر دی ہمیں شعبہ نے وہ اعمش سے وہ ابو حازم سے وہ ابو ہریرہ سے انہوں نے
ما عاب النبی ﷺ طعاما قط ان اشتہاء اكله و الا تركه
بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے

☆☆☆☆☆

(۷۲) حدثنا قتیبہ بن سعید ثنا بکر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن الاعرج
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی وہ جعفر بن ربیعہ سے وہ اعرج سے
عن عبد الله بن مالک بن بحينة الاسدي قال كان النبی ﷺ اذا سجد فرج
وہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ اسدی سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو کشادگی رکھتے تھے
بین یدیه حتی نری ابطیه قال قال ابن بکیر
دونوں بازوؤں کے درمیان یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کی بغل دیکھ لیتے انہوں نے بیان کیا کہ ابن بکیر نے بیان کیا کہ
ثنا بکر و قال بیاض ابطیه
ہم سے حدیث بیان کی بکر نے اور فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کی بغل کی سفیدی دیکھ سکتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

بیاض ابطیہ:..... اس سے مراد صحابہ کا یہ بتانا ہے کہ بغل مبارک میں بال نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کا رنگ بھی
عام جسم کی طرح سفید ہوتا تھا۔

(۲) یہ بتانا مقصود ہے کہ دوام تعابد، نفع الابط (بالوں کو بغلوں سے اکھڑنے کے التزام) کی وجہ سے ابطین پر بال
مبارک باقی نہیں رہتے تھے۔

(۷۳) حدثنا عبد الاعلیٰ بن حماد ثنا یزید بن زریع ثنا سعید عن قتادة
بیان کیا ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ قتادہ سے
ان انساً حدثهم ان رسول الله ﷺ كان لا يرفع یدیه فی شئی من دعائه الا فی الاستسقاء فانه كان يرفع یدیه
انہیں حضرت انسؓ نے حدیث بیان کی کہ حضور ﷺ نہیں اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کسی دعا میں مگر استسقاء میں بے شک وہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کو
حتیٰ یُری بیاض ابطیه وقال ابو موسیٰ
یہاں تک کہ دیکھی جاتی تھی آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی اور کہا ابو موسیٰؓ نے کہ
دعا النبی ﷺ ورفع یدیه ورایت بیاض ابطیه
نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

لا یرفع یدیه :..... اس سے مقصود مطلقاً دعائیں رفع ایدی کی نفی نہیں حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں مرایل ابوداؤد میں ہے لا یرفع کل الرفع پس اشکال رفع ہو گیا ای لا یرفع رفعاً بلیغاً حتی یروی بیاض ابطیہ بلکہ کئی مواقع پر رفع ایدی ثابت ہے۔ نیز اس روایت کا مابعد بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ مراد یہاں مبالغہ کی نفی ہے کیونکہ مابعد میں ہے حتی یروی بیاض ابطیہ اس سے معلوم ہوا کہ نفی مبالغہ کی ہے۔

(۷۴) حدثنا الحسن بن الصباح ثنا محمد بن سابق ثنا مالک بن مغول			
ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حدیث بیان کی مالک بن مغول نے			
قال سمعت عون بن ابی جحیفۃ ذکر عن ابیہ قال دفعت الی النبی ﷺ			
کہا کہ میں نے سنا عون بن ابی جحیفہ سے وہ اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ میں بلا ارادہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا			
وهو بالابطح فی قبة کان بالہاجرۃ فخرج بلال فنادی بالصلوۃ			
تو آپ ﷺ میں مکہ سے باہر خیمہ کے اندر تشریف رکھتے تھے بھری دوپہر کا وقت تھا پھر بلالؓ نے باہر نکل کر نماز کے لئے اذان دی			
ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول اللہ ﷺ فوقع الناس علیہ یاخذون منه			
اور اندر آ گئے اس کے بعد بلالؓ نے حضور ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو صحابہ اسے لینے کے لئے ٹوٹ پڑے			
ثم دخل فاخرج العزۃ وخرج رسول اللہ ﷺ کانہ انظر			
پھر بلالؓ اندر داخل ہوئے اور ایک نیزہ نکالا اور حضور ﷺ باہر تشریف لائے گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں			
الی	وبیض	ساقیہ	فروکز
العزۃ			
آپ ﷺ کی پٹلیوں کی چمک کی طرف پھر بلالؓ نے نیزہ گاڑ دیا (سترہ کے لئے)			
ثم صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین یمر بین یدیه الحمار والمرأۃ			
پھر حضور ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھائی حالانکہ گدھے اور عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے			

﴿تحقیق و تشریح﴾

دفعت الی النبی ﷺ :..... مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر قصد و ارادہ کے میں حضور ﷺ تک پہنچا۔
وهو بالابطح :..... ابطح مکہ مکرمہ سے خارج ایک وادی ہے۔ جہاں پر منی سے واپسی پر نبی کریم ﷺ اترے تھے اور اب بھی اس جگہ پر حاجی اترتے ہیں۔

یمربین یدیه الحمار والمرأة:..... اس سے حضرت ابن عباسؓ نے استدلال کیا ہے کہ عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔ اور وہ حدیث جس میں آتا ہے تقطع الصلوة المرأة والحمار والکلب وہ مؤول ہے کہ عورت گدھا اور کتا خشوع صلوة کو قطع کرتے ہیں نہ کہ نفس صلوة کو۔

(۷۵) حدثنا الحسن بن الصباح البزار ثنا سفین عن الزهري عن عروة عن عائشة
ہم سے حسن بن صباح بزار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہ سے کہ
ان النبي ﷺ كان يحدث حديثا لوعده العاد لا حصاه
نبی کریم ﷺ اتنی متانت اور ترتیل کے ساتھ باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے الفاظ شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا
وقال الليث ثني يونس عن ابن شهاب انه قال اخبرني عروة بن الزبير
اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی
عن عائشة انها قالت الا يعجبك ابا فلان جاء فجلس الى جانب حجرني
اور انہوں نے عائشہ سے بیان کیا کہ ابوفلان کے طرز عمل سے تمہیں تعجب نہیں ہوا وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک طرف بیٹھ گئے
يحدث عن رسول الله ﷺ يسمعي ذلك وكنت اسبح فقام
اور رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے احادیث بیان کرنے لگے مجھے وہ سنا ہے تھے اور میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی پھر وہ اٹھ گئے
قبل ان اقضى سبحتي ولو ادر كنه لرددت عليه ان رسول الله ﷺ لم يكن يسرد الحديث كسر دكم
میرے نماز ختم کرنے سے پہلے اگر میں انہیں پالیتی تو میں ان پر رد کرتی کہ رسول اللہ ﷺ تو تمہاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

لوعده العاد:..... اگر گنتی کرنے والا کوئی ہوتا تو گنتی کر لیتا یہ مبالغہ ہے ترتیل میں۔

الا يعجبك ابا فلان:..... اصل میں ہونا چاہئے تھا ابو فلان لیکن راوی نے ابا فلان ہی کہا۔ ابوداؤد و شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابا فلان سے مراد حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔

لم يكن يسرد الحديث كسر دكم:..... وجہ تعجب خود بیان کی کہ حضور ﷺ جلدی جلدی بیان نہیں کرتے تھے، اور اپنا عذر بیان کرتی ہیں کہ میں نماز پڑھ رہی تھی ورنہ اس کی بات کو رد کر دیتی کہ حضور ﷺ ایسے تیز تیز نہیں بولتے تھے۔

﴿۲۵﴾

باب کان النبی ﷺ تنام عینہ ولا ینام قلبہ
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا، کے بیان میں

☆ رواہ سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ
اس کی روایت سعید بن میناء نے جابرؓ کے واسطے سے کی ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی

☆☆☆☆☆

(۷۶) حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سعيد المقبري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی وہ مالک سے وہ سعید مقبری سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ
انہ سال عائشہؓ کیف كانت صلوة رسول اللہ ﷺ فی رمضان فقالت
انہوں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی؟ پھر آپؐ نے بیان کیا کہ
ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرة رکعة
حضور ﷺ رمضان المبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں (آخر شب میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے
یصلی اربع رکعات فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعاً
پہلے آپ چار رکعت پڑھتے تھے وہ رکعتیں یہ نہ پوچھو کہ کتنی لمبی ہوتیں اور کتنی ان میں دل آویزی ہوتی پھر آپ چار رکعت پڑھتے
فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثاً
یہ رکعتیں بھی کتنی لمبی ہوتی تھیں اور کتنی دل آویز ہوتی تھیں اس کے متعلق نہ پوچھو پھر آپ ﷺ تین رکعت پڑھتے تھے
فقلت یا رسول اللہ تنام قبل ان توتر قال تنام عینی ولا ینام قلبی
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دتر پڑھتے بغیر سوجاتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

احدی عشر رکعة :..... یہ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں ہیں مراد اس سے تہجد کی نماز ہے جو کہ غیر
رمضان میں بھی پڑھی جاتی ہے تراویح کی نماز مراد نہیں جو خاص رمضان میں پڑھی جاتی ہے اسلئے آٹھ رکعت تراویح پر
اس روایت سے استدلال درست نہیں۔

فلا تسأل عن حسنہن وطولہن :..... یہ خاص مورد کا بیان ہے یعنی جس نماز کے بارے میں سوال کیا
جا رہا ہے اس کے حسن اور طول کو بیان کیا جا رہا ہے اور یہ بیان دوسری نمازوں کے حسن اور طول کے منافی نہیں۔

(۷۷) حدثنا	اسماعيل	ثني	اخى	عن	سليمن
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی وہ سلیمان سے					
عن شريك بن عبد الله بن ابى نمر قال سمعت انس بن مالك يحدثنا					
وہ شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا وہ ہم سے حدیث بیان کر رہے تھے					
عن ليلة أُسرى بالنبي ﷺ من مسجد الكعبة جاء ثلاثة نفر قبل ان يوحى اليه					
نبی کریم ﷺ کی معراج سے متعلق مسجد حرام سے کہ تین افراد آئے آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے					
وهو نائم في المسجد الحرام فقال اولهم ايهم هو فقال اوسطهم					
اس حال میں کہ آپ ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے ایک فرشتے نے پوچھا وہ کون سے ہیں؟ دوسرے نے کہا وہ درمیان والے ہیں					
هو خيرهم وقال اخرهم خذوا خيرهم فكانت تلك					
وہی سب سے بہتر ہیں تیسرے نے کہا کہ پھر جو سب سے بہتر ہیں انہیں ساتھ لے چلو اس رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا					
فلم يرهم حتى جاء وا ليلة أخرى فيما يرى قلبه والنبي ﷺ نائمة عيناها ولا ينام قلبه					
پھر حضور ﷺ نے انہیں نہیں دیکھا لیکن یہی حضرات ایک اور رات آئے اس حالت میں کہ آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں اور دل بیدار تھا					
وكذلك الانبياء تنام اعينهم ولا تنام قلوبهم فتولاه جبرئيل ثم عرج به الى السماء					
اور تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے قلب بیدار رہتے ہیں پھر جبریل نے انتظام کیا اور آپ ﷺ کو آسمان پر لے گئے					

﴿تحقیق و تشریح﴾

ثلاثة نفر:..... مراد ملائکہ ہیں۔ ان کے نام تحقق نہیں ہوئے۔ بعض نے کہا کہ حضور ﷺ اپنے چچا حمزہؓ اور اپنے چچا زاد بھائی جعفرؓ بن ابی طالب کے درمیان سوئے ہوئے تھے۔

تنام اعينهم ولا تنام قلوبهم:..... سوال:..... انبیاء علیہم السلام کے دل انتظارِ وحی میں نہیں سوتے۔ اس حدیث پر لیلۃ التعریس کی حدیث سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ لیلۃ التعریس میں تو نماز قضا ہو گئی تھی۔ اگر حضور ﷺ کا دل جاگتا تھا تو نماز کیسے قضا ہو گئی؟

جواب (۱):..... طلوع فجر کے علم کا تعلق آنکھوں سے ہے اور آنکھیں سوتی تھیں۔

جواب (۲):..... اللہ تعالیٰ تشریع مسائل کے لئے کبھی کبھی دل کو بھی سلا دیتے ہیں۔ پس اس واقعہ میں قضا نماز کے ادا کرنے کی تشریع مقصود تھی۔

جواب (۳):..... تنام عینای ولا ینام قلبی یہ اکثریت پر محمول ہے۔ کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

(۲۶)

باب علامات النبوة فی الاسلام

یہ باب بعثت کے بعد نبوت کی علامات کے بیان میں ہے

علامات النبوة: مراد اس سے حضور ﷺ کے معجزات ہیں۔ علامت سے تعبیر کر کے تعیم کی طرف اشارہ کیا ہے۔ عام ہے کہ معجزہ ہو یا کرامت نبوت سے پہلے نبی سے جو خرق عادت صادر ہوتا ہے اس کو کرامت یا ارہاس کہتے ہیں اور جو بعد از نبوت صادر ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

معجزہ اور کرامت میں فرق

ان میں متعدد فرق ہیں:

(۱) معجزہ خاص ہے اور کرامت عام ہے۔ معجزے کے لئے شرط یہ ہے کہ تحدی کرنے والا نبی ہو اور معجزہ میں تحدی نہ کے مقابلہ میں عادیہ لوگ عاجز ہو جائیں۔ حضور ﷺ کے مشہور معجزات میں سے قرآن ہے۔ اس میں عرب و عجم الفصح الناس کو دعوت دی گئی ہے کہ اس جیسی سورۃ لے آئیں۔ قرآن میں تحدی تین طرح سے آئی ہے۔ (۱) پورا قرآن لے آئیں۔ (۲) دس سورتیں لے آئیں۔ (۳) ایک چھوٹی سی سورۃ لے آئیں۔ لیکن کفار باوجود عداوت اور ضد کے مقابلہ میں کوئی چیز نہ لاسکے۔

(۲) کرامت اس امر معجز کو کہتے ہیں جو غیر نبی سے ظاہر ہو یعنی ولی سے۔

فائدہ: نبوت چونکہ ولایت کو بھی شامل ہوتا ہے اس لئے نبی سے دونوں قسم کی چیزوں کا ظہور ہو سکتا ہے معجزے کا بھی اور کرامت کا بھی۔

(۷۸) حدثنا ابو الولید	ثمنا سلم بن زریو	قال سمعت ابا رجاء
ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سلم بن زریو نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابو رجاء سے سنا		
ثمنا عمران بن حصین انهم كانوا مع النبی ﷺ فی مسیر فادلجوا لیتهم		
کہا کہ ہم سے عمران بن حصین نے بیان کیا کہ یہ حضرات نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات بھر سب لوگ چلتے رہے تھے		
حتى اذا كان فی وجه الصبح هموا فقلبتهم اعينهم حتى ارفعت الشمس فكان اول من استيقظ من منامه ابو بكر		
پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پڑاؤ کیا اس لیے سب لوگ اتنی گہری نیند سوتے رہے کہ سورج پوری طرح نکل آیا سب سے پہلے ابو بکرؓ جاگے		

وكان لا يوقظ رسول الله ﷺ من منامه حتى يستيقظ فاستيقظ عمر
 لكن آپ حضور ﷺ کو نیند سے نہیں جگاتے تھے یہاں تک کہ حضور ﷺ خود بیدار ہو جاتے پھر عمرؓ بیدار ہوئے
 فقعد ابو بکرؓ عند رأسه فجعل يكبر ويرفع صوته حتى استيقظ النبي ﷺ
 آخر ابو بکرؓ سر مبارک کے قریب آکر بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے اس سے حضور ﷺ بھی جاگ اٹھے
 فنزل وصلى بنا الغداة
 پھر آں حضور ﷺ وہاں سے بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر تشریف لائے اور یہاں آپ ﷺ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی
 فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف
 ایک صاحب ہم سے دور کھڑے تھے انہوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی حضور ﷺ جب فارغ ہوئے
 قال يا فلان ما يمنعك ان تصلى معنا قال
 تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے فلاں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کیا چیز مانع بنی؟ انہوں نے عرض کیا کہ
 اصابتنى جنابة فامرہ ان يتيمم بالصعيد ثم صلى
 مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لو پھر انہوں نے بھی تیمم کے بعد نماز پڑھی
 وجعلنى رسول الله ﷺ فى ركوب بين يديه وقد عطشنا عطشا شديداً فبينما نحن نسير
 پھر حضور ﷺ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا ہمیں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی اب ہم اسی حالت میں چل رہے ہیں کہ
 اذا نحن بامرأة سادلة رجليها بين مزادتين فقلنا لها اين الماء
 ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے جا رہی تھی ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟
 فقالت انه لا ماء قلنا كم بين اهلك وبين الماء قالت
 اس نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے (یعنی قریب نہیں ہے) ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے کہا کہ
 يوم وليلة فقلنا انطلقى الى رسول الله ﷺ فقالت وما رسول الله
 ایک دن رات کے فاصلے پر ہے ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ کی خدمت میں چلو وہ بولی رسول اللہ کون ہیں
 فلم نملكها من امرها حتى استقبلنا بها النبي ﷺ فحدثته بمثل الذى حدثتنا
 پس ہم نے اس کو اس کا اختیار استعمال نہیں کرنے دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں سلائے اس نے آپ ﷺ سے وہی باتیں کہیں جو وہ ہم سے پہلے کر چکی تھی
 غير انها حدثته انها مؤتمة فامر بمزادتيها فمسح في العزلاوين
 اتنا اور کہا کہ وہ تیمم بچوں کی ماں ہے حضور ﷺ کے حکم سے دونوں مشکوں کو اتار لیا اور آپ ﷺ نے ان کے منہ پر دست مبارک کو پھیرا

فشربنا	عطاشا	اربعون	رجلا	حتى	روينا	فلما	ناكل	قربة	معنا	واداوة
ہم	چالیس	پیا	آدمیوں نے	اس میں سے	خوب	سیراب	ہو کر	پیا	اور اپنے تمام	مشکیزے اور برتن بھی
غیر	انہ	لم	نسق	بعیرا	وہی	نکاد	تنض	من	الملاء	
صرف ہم نے	اونٹوں کو	پانی نہیں	پلایا	اس کے	باوجود	اس کی	مشکیں	پانی سے	اتنی	بھریں ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی بہہ پڑیں گی
ثم	قال	ہاتوا	ما	عندکم						
اس کے بعد	حضور ﷺ	نے فرمایا کہ	جو کچھ	تہا	رے پاس	کھانے کی چیزیں	باقی رہ گئی ہیں	انہیں	میرے پاس	لاؤ
فجمع	لہا	من	الکسر	والتمر	حتى	ات	اہلہا	فقالت		
چنانچہ	اس عورت کے سامنے	نکلے اور	کھجوریں	لا کر	جمع کر دیں	گئیں پھر جب وہ اپنے	قبیلے میں آئی تو اپنے	آدمیوں سے	اس نے کہا کہ	
لقلت	اسحر	الناس	او	هو	نبی	کما	زعموا			
آج میں	سب سے بڑے	ساحرے	مل کر آئی ہوں	یا پھر	جیسا کہ اس کے	ماننے والوں کا	خیال ہے وہ واقعی	نبی ہیں		
فہدی	اللہ	ذلک	الصرم	بتلک	المرأة	فاسلمت	واسلموا			
آخر اللہ تعالیٰ نے	اس قبیلے کو	اسی عورت کی	وجہ سے	ہدایت دی	وہ خود بھی	اسلام لائی اور	قبیلے والے بھی	اسلام لائے		

﴿تحقیق و تشریح﴾

فادلجوا لیلتمہم: یعنی اول لیل سے چلے۔ ادلج القوم اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ اول لیل میں چلیں اور جب آخر لیل میں چلیں تو اس وقت بولتے ہیں ادلجوا اور تعریس کہتے ہیں قوم کا آخر رات میں اترنا وقفہ کرنے کے لئے۔

جعل یکبر: یعنی اونچی اونچی آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دی۔

سوال: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے تکبیر کہہ کر جگایا اور باب یتیم میں روایت گزری ہے کہ عمرؓ نے تکبیر کہہ کر جگایا؟

جواب: اس میں کوئی منافات نہیں ممکن ہے کہ دونوں نے ایسا کیا ہو۔

سوال: اس روایت سے معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیقؓ پہلے جاگے اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ پہلے جاگے؟

جواب: یہ تعدد واقعہ پر محمول ہے۔ یعنی ایلتہ اتر لیں کا واقعہ متعدد مرتبہ ہوا۔ تعدد واقعہ کی وجہ سے کوئی تعارض نہیں۔

وجعلنی رسول اللہ ﷺ فی رکوب بین یدیہ: مجھے حضور ﷺ نے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ اگر رکوب (بفتح الراء) ہو تو بمعنی سواری اور اگر رکوب (بضم الراء) ہو تو بمعنی قافلہ ہوگا۔

بامرأة سادلة رجليها: اپنے پاؤں بڑے دو مشکیزوں کے درمیان لٹکانے والی عورت۔

فلم نملکھا من امرھا:..... ہم نے اس عورت کو اس کے امر کا اختیار نہیں دیا یعنی اس کی بات پر عمل نہیں کیا۔
مؤتمة:..... ای ذات ایتام یعنی وہ یتیموں والی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرے بچے یتیم ہیں اور غرض اس کی اس سے یہ تھی کہ یتیموں کا سر کران کو رحم آئے مجھے چھوڑ دیں اور میرا پانی نہ چھینیں۔
عزلاوین:..... اُن سوراخوں کو کہا جاتا ہے جو مشکیزہ کے نیچے ہوتے ہیں یعنی مشکیزے کے منہ۔
تکاد تنض من الملاء:..... قریب تھا کہ وہ زیادہ بھرنے کی وجہ سے پھلکنے لگتے یا پھٹ جاتے۔
ذلک الصرم:..... اس قبیلے کو اللہ نے ہدایت دی اس عورت کی وجہ سے پس وہ بھی مسلمان ہوئی اور قبیلے والے بھی مسلمان ہوئے۔

سوال:..... حضور ﷺ کی اجازت سے تصرف فی ملک الغیر کیا اور تصرف فی ملک الغیر تو جائز نہیں؟
جواب:..... (۱) حالت اضطرار میں جب کہ ادائے ضمان کی نیت ہو تو تصرف فی ملک الغیر کی اجازت ہے۔
جواب:..... (۲) تصرف فی ملک الغیر، اگر افساد کے لئے ہو تو جائز نہیں اور اگر اصلاح کے لئے ہو تو جائز ہے۔ اس تصرف فی ملک الغیر میں اس کا فساد نہیں ہوا بلکہ اصلاح ہوئی (جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کی) کیونکہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھر گئے تھے۔
جواب:..... (۳) تصرف فی ملک الغیر کی جب تلافی کر دی جائے اور غیر راضی ہو جائے تو تصرف جائز ہو جاتا ہے اور حضور ﷺ نے اس کی تلافی بھی کی۔ جیسا کہ روایت میں ہے فجمع لها من الکسر والتمر۔

(۷۹) حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی وہ سعید سے وہ قتادہ سے
عن انس قال اتی النبی ﷺ باناء وهو بالزوراء
وہ انس بن مالک سے بیان کیا کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا دریاں حالیکہ آپ ﷺ مقام زوراء میں تھے
فوضع یدہ فی الاناء فجعل الماء ينبع من بین اصابعہ فتوضأ القوم
حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضو کیا
قال قتادة قلت لانس کم کنتم قال ثلثمائة او زهاء ثلثمائة
قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو

﴿تحقیق و تشریح﴾

ینبع من بین اصابع:..... اس معجزے کی کیفیت میں دو قول ہیں:

(۱) بعینہ انگلیوں سے پانی نکلتا تھا۔

(۲) جس پانی میں انگلیاں رکھی تھیں وہ انگلیوں کے درمیان جوش مار رہا تھا۔ یہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے (کہ پتھر سے پانی نکلا) سے اعظم ہے اس لئے کہ پتھر محلِ نبعِ ماء ہیں ان سے پانی نکلتا اتنا قابلِ تعجب نہیں جتنا کہ انگلیوں سے پانی نکلتا قابلِ تعجب ہے۔

فائدہ:..... یہ پانی تمام پانیوں سے افضل ہے جو کہ اس امت کے افضل لوگوں یعنی صحابہ کرام ؓ کو نصیب ہوا یہ زمزم و کوثر کے پانی سے بھی افضل ہے۔

افضل المياه الذى قد نبع
من بين اصابع النبی المجتبى
يليه ماء زمزم فالكوثر
فیل ومصر ثم باقى الانهر

(علامہ کی)

(۸۰) حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی وہ مالک سے وہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے
عن انس بن مالك انه قال رأيت رسول الله ﷺ وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء
وہ انس بن مالک سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا
فلم يجدوه فأتى رسول الله ﷺ بوضوء فوضع رسول الله ﷺ في ذلك الاناء يده فامر الناس
پس انہیں پانی نہ ملا پھر حضور ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی لایا گیا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ
ان يتوضؤا منه فرأيت الماء ينبع من تحت بين اصابعه فتوضأ الناس حتى توضؤا من عند اخرهم
اسی پانی سے وضو کریں میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں سے بہہ رہا تھا پس لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

من عند اخرهم :-..... یہ کنایہ ہوتا ہے جمیع سے۔ من کلمہ یہاں پر الٰہی کے معنی میں ہے اور حروف جبر ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ تقدیر عبارت ہوگی من اولہم الٰہی اخرہم۔

(۸۱) حدثنا عبدالرحمن بن المبارك ثنا حزم قال سمعت الحسن بن عبد الرحمن بن مبارك نے حدیث بیان کی کہا ہمیں حزم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حسن سے سنا کہا کہ ثنا انس بن مالک قال خرج النبي ﷺ في بعض مخارجه ومعہ ناس من اصحابہ ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت تھی

فانطلقوا یسیرون فحضرت الصلوۃ فلم یجدوا ماء یتوضؤن فانطلق رجل من القوم فجاء بقدرح
لوگ چلتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو وضو کے لئے پانی نہیں ملا آخر ان میں سے ایک صاحب اٹھے اور ایک بڑے پیالے میں
من ماء یسیر فاخذہ النبی ﷺ فتوضا ثم مد اصابعہ الاربع علی القدرح
تھوڑا سا پانی لے کر حاضر خدمت ہوئے اس نے وضو کیا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالے میں پھیلا دیا
ثم قال قوموا توضؤا فتوضا القوم حتی بلغوا فیما یریدون من الوضوء وكانوا سبعین اونحوہ
اور فرمایا کہ آؤ اور وضو کرو پوری جماعت نے وضو کیا پوری طرح وضو کرنا اور وہ ستر یا اسی کے لگ بھگ افراد تھے

☆☆☆☆☆

(۸۲) حدثنا عبد الله بن منير سمع يزيد انا حميد عن انس قال
ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے یزید سے سنا کہا ہمیں حمید نے خبر دی اور وہ انس بن مالک سے انہوں نے بیان کیا کہ
حضرت الصلوۃ فقام من كان قريب الدار من المسجد يتوضا وبقي قوم
نماز کا وقت ہو چکا تھا مسجد نبوی سے جن کے قریب گھر تھے انہوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ رہ گئے
فاتی النبی ﷺ بمخضب من حجارة فيه ماء فوضع كفه
اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی اس میں پانی تھا حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا
فصغر المخضب ان يسط فيه كفه فضم اصابعه فوضعه في المخضب
لیکن اس لگن کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے پس آپ نے انگلیاں ملا لیں پھر ان کو اس میں رکھا
فتوضا القوم كلهم جميعا قلت كم كانوا قال ثمانون رجلا
پھر جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضو کیا میں نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ انسؓ نے بتایا کہ اسی آدمی تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ثمانون رجلا:..... سوال :..... حدیث انسؓ کے یہاں چار طریق ہیں۔ اول طریق قادۃ۔ ثانی طریق
اسحاق۔ ثالث طریق حسن۔ رابع طریق حمید۔ طریق قادۃ میں ہے کہ تین سو یا اس کے قریب لوگ تھے۔ اور زوراء
مقام میں تھے اور طریق حسنؓ میں ہے کہ ستر آدمی تھے اور طریق حمیدؓ میں ہے کہ اسی آدمی تھے بظاہر تعارض ہے۔؟
جواب :..... بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو قبیلے دو جگہوں کے ہیں کیونکہ وضوء کرنے والوں کے عدد میں تغایر ہے۔

(۸۳) حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا عبدالعزيز بن مسلم ثنا حصين عن سالم بن ابی الجعد
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حصین نے حدیث بیان کی کہ سالم بن ابی الجعد سے

عن جابر بن عبد الله قال عطش الناس يوم الحديبية والنبي ﷺ بين يديه ركوة	
وہ جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا	
فتوضاً فجھش الناس نحوه قال مالکم قالوا	
آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا اور لوگوں نے دوڑ کر آپ ﷺ سے پانی طلب کیا آپ ﷺ نے پوچھا کہا بات ہوئی لوگوں نے کہا	
لیس عندنا ماء نتوضا ولا نشرب الا ما بین یدیک	
ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ ہم وضو کریں اور نہ ہی ہمارے پاس پینے کے لئے پانی ہے اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے	
فوضع یدہ فی الركوة فجعل الماء یثور بین اصابعہ کامثال العیون	
خضو ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا اور پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح اگلنے لگا	
فشربنا وتوضانا قلت کم کثتم قال	
ہم نے اس پانی سے پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا میں نے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے فرمایا کہ	
لو کنا مائة الف لکفانا کنا خمس عشرة مائة	
اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی تھا لیکن ہم پندرہ سو تھے	

تحقیق و تشریح

حدیبیہ:..... مکہ مکرمہ سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک درخت جس کا نام حدباء ہے اس کے نام پر اس جگہ کا نام حدیبیہ رکھا گیا۔ آج کل اس کو شیبسی کہتے ہیں، اب یہی مرکز استقبال الحجاج بنایا گیا ہے۔ ۱۔

(۸۴) حدثنا مالک بن اسمعيل ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء قال	
ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہمیں اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ ابو اسحاق سے وہ براء سے انہوں نے بیان کیا کہ	
کنا يوم الحديبية اربع عشرة مائة والحديبية بئر فنزحناها	
صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ	
حتى لم نترك فيها قطرة فجلس النبي ﷺ على شفير البئر فدعابماء فمضمض ومج في البئر	
اس میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہ رہا خضو ﷺ نے کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب کیا پس پانی سے غرغره کیا اور کھلی کانپانی کنوئیں میں ڈال دیا	
فمكثنا غير بعيد ثم استقينا حتى روينا ورويت او صدرت ركابنا	
ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی تھی کہ کنواں پھر پانی سے بھر گیا تھا ہم بھی اس سے خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی	

﴿تحقیق و تشریح﴾

حتی لم نترك فيها قطرة فجلس النبي ﷺ على شفير البئر:..... اس میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہ رہا جب حضور ﷺ کو صورت حال کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف لائے اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب کیا پھر غرہ کر کے پانی کنوئیں میں ڈالا جس کی برکت سے اس کا پانی بھر گیا اور پہلے سے بڑھ گیا، یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

(۸۵) حدثنا عبدالله بن يوسف انا مالک عن اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مالک نے خبر دی وہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے
انه سمع انس بن مالک يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله ﷺ ضعيفا
انہوں نے انس بن مالک کو فرماتے سنا کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے حضور ﷺ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف محسوس ہوا
اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير
میرا خیال ہے آپ فاقے سے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں
ثم اخرجت خمارا لها فلقت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولا تثنى ببعضه
پھر اپنی اور ہنی نکالی اور اس کے ایک حصے سے روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں اسے چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے اوپر رکھ دیا
ثم ارسلتنى الى رسول الله ﷺ قال فذهبت به فوجدت رسول الله ﷺ في المسجد
اس کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں مجھے بھیجا انہوں نے بیان کیا کہ میں گیا تو آں حضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے
ومعه الناس فقمتم عليهم فقال لي رسول الله ﷺ ارسلك ابو طلحة
آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا ابو طلحہ نے تمہیں بھیجا ہے
فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله ﷺ لمن معه
میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کھانے کے لئے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا
قوموا فانطلقوا وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة
اشعو، پھر چلے اور میں ان سے آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ میں آیا ابو طلحہ کے پاس پس انہیں خبر دی تو ابو طلحہ نے فرمایا
يا ام سليم قد جاء رسول الله ﷺ بالناس وليس عندنا ما نطعمهم
اے ام سلیم حضور ﷺ تو بہت لوگوں کے ساتھ تشریف لارہے ہیں ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ سب کو کھلایا جائے
فقالت الله ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة
ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں یعنی آپ سے صورت حال کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے پھر ابو طلحہ استقبال کے لئے آئے

حتی لقی رسول اللہ ﷺ فاقبل رسول اللہ ﷺ وابوطלحة معه فقال رسول اللہ ﷺ
یہاں تک کہ حضور ﷺ سے ملاقات کی اب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ بھی چل رہے تھے کھینچ کر حضور ﷺ نے فرمایا
ہلمی یا ام سلیم ما عندک فالت بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ ﷺ ففت
اسام سلیم تمہارے پاس جو کچھ ہے یہاں لاؤ ام سلیم نے وہی روٹی لاکر آپ ﷺ کے سامنے رکھی پھر آپ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کا چوراہا کر دیا گیا
وعصرت ام سلیم عکہ فادمتہ ثم قال رسول اللہ ﷺ فیہ ما شاء اللہ ان یقول
ام سلیم نے اس پر گھی ڈال دیا جو گویا اس کا سالن تھا پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد اس پر دعا کی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا
ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم فاكلوا حتی شبعوا
پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر لے آؤ ان کو اجازت دیدی گئی ان سب حضرات نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے
ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم فاكلوا حتی شبعوا
پھر جب یہ حضرات باہر آگئے تو فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو پس انہیں اجازت دی گئی پھر انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا
ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم فاكلوا حتی شبعوا
اور جب یہ حضرات باہر آگئے تو فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو پس انہیں اجازت دی گئی پھر انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا
ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاكل القوم کلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا
جب باہر آگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو اندر بلا لو اسی طرح سب حضرات نے پیٹ بھر کر کھایا جن کی تعداد ستر یا اسی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے اطعمہ میں اسماعیلؒ سے اور ندور میں قتیبہؒ سے اور امام مسلمؒ نے اطعمہ میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور
امام ترمذیؒ نے مناقب میں اسحاق بن موسیٰ سے اور امام نسائیؒ نے ولیمہ میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
ابوطلحة: نام زید بن سہل انصاری ہے آپ حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ کے شوہر تھے۔
سمعت صوت رسول اللہ ﷺ ضعیفاً: ابو نعیم کی روایت سے آواز کی کمزوری کی وجہ معلوم ہو رہی
ہے اور تائید ہو رہی ہے، الفاظ یہ ہیں ”عن انس جاء ابوطلحة الى ام سلیم فقال عندک شنی فانی مررت
على رسول اللہ ﷺ وهو یقرئ اصحاب الصفہ سورة النساء وقد ربط علی بطنه حجراً من الجوع“
ولا تثنی: اور کچھ حصہ میرے سر پر لپیٹ دیا۔ الالنیات (بمعنی الالتفاف) سے باب اعتعال بھی اسی معنی میں
آتا ہے اور یہاں یہ مجرد ”الوث“ سے صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اس میں نون وقایہ اور یاء منصوب منکلم کی ضمیر ہے۔

والحاصل انهالفت بعضه على راسه وبعضه على ابطه

فی المسجد :..... مسجد سے مراد مسجد نبوی نہیں بلکہ وہ جگہ ہے جس کو نماز پڑھنے کے لئے غزوہ احزاب میں خاص کیا تھا
قال فذهبت به :..... ای قابل انس فذهبت بالخبز الذی ارسله ابو طلحة وام سلیم .

ارسلک ابو طلحة :..... کیا آپ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے، یہاں پر ہمزہ استفہام محذوف ہے۔
لمن معه قوموا :..... سوال :..... حضور ﷺ نے تمام لوگوں کو اٹھنے کے لئے کیوں کہا جب کہ کھانا خاص
حضور ﷺ کے لئے بھیجا گیا تھا۔

جواب :..... (۱) بغیر بلائے معجزہ ظاہر کرنے کے لئے ابو طلحہ کے گھر کی طرف چلے۔
جواب :..... (۲) جب حضرت انسؓ کھانا لے کر پہنچے اور دیکھا کہ لوگ زیادہ ہیں تو حضور ﷺ نے نہ ہی اکیلے کھانا
پسند کیا شدت حیاء کی وجہ سے اور نہ ہی اکیلے ابو طلحہ کے گھر جانا پسند کیا تو اس لئے سب کو کہا کہ چلو۔
جواب :..... (۳) اکثر روایات میں آ۳ ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے حضور ﷺ کو بلایا ہے لیکن حضور ﷺ نے اکیلے جانا
پسند نہیں کیا بلکہ ساتھیوں کو ساتھ لیکر چلے چنانچہ اس روایت میں قرینہ موجود ہے کہ ابو طلحہ تعجب سے کہنے لگے ام سلیم
حضور ﷺ تو سارے لوگوں کو لئے آتے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اس کا
رسول زیادہ جانتے ہیں بظاہر اس نے جانا کہ حضور ﷺ نے برکت اور معجزہ ظاہر کرنے کے لئے عمدہ ایسا کیا ہے اور یہ ام
سلیم کی ذہانت اور فطانت ہے۔

ثم قال رسول الله ﷺ :..... حضور ﷺ نے اس کھانے پر دم کیا اور برکت کی دعا کی دوسری روایات
میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللهم اعظم فيه البركة ۲

فائدہ :..... بریلوی اس سے استدلال کرتے ہیں کہ کھانے پر ختم پڑھنا جائز ہے کیونکہ حضور ﷺ نے کھانے پر ختم پڑھا
جواب :..... حضور ﷺ نے یہ دعا اظہار معجزہ کے لئے کی ہے اور ہم معجزات پر عمل کے مکلف نہیں۔

اِذْنِ لِعَشْرَةِ :..... سوال :..... دس دس کو اجازت دی سب کو ایک مرتبہ ہی کیوں نہ اجازت دی؟
جواب :..... (۱) ممکن ہے کہ جگہ تنگ ہو۔

جواب :..... (۲) وہ برتن جس میں کھلایا جا رہا ہے چھوٹا ہو دس سے زائد کو نہ کھلا سکتے ہوں
جواب :..... (۳) صحابہ کے اخلاق کی حفاظت کیلئے ایسا کیا کہ ان میں حرص اور تنگی نہ پیدا ہو جس سے کھانے کی
برکت چلی جائے۔ کیونکہ جب سب اکٹھے آئیں گے اور کھانا کم دیکھیں گے تو خیال کریں گے کہ کھانا ان کے سیر

ہونے کیلئے کافی نہیں تو ہر ایک لالچ کرے گا کہ میں زیادہ کھالوں۔

سبعون او ثمانون:..... بعض روایات میں جزم (یقین) کے ساتھ ہے ثمانین اور بعض میں آیا ہے بضعة و ثمانین . بظاہر ان میں کوئی تعارض نہیں۔ ستر (۷۰) اور اسی (۸۰) شک سے ہے اور اسی (۸۰) یقین سے ہے پس یقین والی روایات شک والی روایات سے راجح ہوگی اور بعض میں بضعة و ثمانین ہے وہ ثمانین کے منافی نہیں کیونکہ حذف کسر سے ثمانین ہو جاتا ہے البتہ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ چالیس آدمیوں نے کھایا اور کھانا ایسے ہی باقی رہا جیسا کہ تھا۔ اس میں بظاہر تغایر ہے تو اس تعارض کو دفع کرنے کیلئے تعدد واقعہ پر محمول کیا جائے گا۔

(۸۶) حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابو احمد الزبیری ثنا اسرائیل عن منصور
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ منصور سے
عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ قال کنا نعد الايات برکة
وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے اور وہ عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے بیان کیا کہ آیات و معجزات کو ہم باعث برکت شمار کرتے تھے
وانتم تعدونها تخويفا کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر فقل الماء
اور تم لوگ اسے باعث خوف جانتے ہو ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے پس پانی کم پڑ گیا
فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاءوا باناء فيه ماء قليل
آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بچ گیا ہو اسے تلاش کرو چنانچہ صحابہ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے
فادخل يده فی الاناء ثم قال حی علی الطهور المبارك والبركة من الله
آں حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے
فلقد رأيت الماء ينبع من بین اصابع رسول الله ﷺ ولقد کنا نسمع تسييح الطعام وهو يوکل
میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم تو اس کمانے کی تسبیح بھی سنتے تھے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھایا جاتا

تحقیق و تشریح

مطابقہ للترجمة فی نبع الماء من بین اصابعه وفي تسييح الطعام بین يديه وهم يسمعونہ۔

امام ترمذی نے مناقب میں محمد بن بشار سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

آیات:..... مراد فرق عادت جو حضور ﷺ سے ظاہر ہوتا تھا مطلب یہ ہے کہ ہم اسے باعث برکت سمجھتے تھے ایسے ہی آیات قرآنیہ جو نازل ہوتی تھیں اور معجزات جو حضور ﷺ کے ہاتھ سے ظاہر ہوتے تھے اس سے ہمارے دلوں میں برکت اور نور ظاہر ہوتا اور تم ان کو تخویف شمار کرتے ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا تُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا

فی سفر: امام بیہقی نے تولعین سے کہہ دیا کہ اس سے مراد سفر حدیبیہ ہے۔ ابو نعیم نے دلائل میں ذکر کیا ہے کہ غزوہ خیبر کا سفر مراد ہے۔

البرکۃ: مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے من اللہ اس کی خبر ہے۔

نسمع تسبیح الطعام وهو یوکل: کھانے کے وقت کھانے سے تسبیح سنا کرتے تھے اور یہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کی بات ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں کھانے سے سبحان اللہ وغیرہ کی آواز آیا کرتی تھی۔

(۸۷)	حدثنا	ابو	نعیم	ثنا	زکریا	ثنی	عامر	ثنی	جابر
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے زکریا نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے عامر نے حدیث بیان کی کہ	ان	اباہ	توفی	وعلیہ	دین	فاتیت	النبی ﷺ	فقلت	
ان کے والد عبداللہ (جنگ احد) میں شہید ہو گئے تھے اور مقروض تھے میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ	ان	ابی	ترک	علیہ	دینا	ولیس	عندی	الا	ما
میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں ادھر میرے پاس سوا اس پیداوار کے جو نخلستان سے ہوتی ہے اور کچھ نہیں	ولا	یلغ	ما	یخرج	سنین	ما	علیہ	فانطلق	معی
اور اس کی پیداوار سے تو دو سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو سکتا اس لئے آپ ﷺ میرے ساتھ چلے تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت معاملہ نہ کریں	فمشی	حول	بیدر	من	بیادر	التمر	فدعا	ثم	اخر
آپ ﷺ کھجور کے جوڑھیر لگے ہوئے تھے پہلوں میں سے ایک کے چاروں طرف چلے اور دعا کی اسی طرح دوسرے ڈھیر کے دوڑ بھی چلے	ثم	جلس	علیہ	فقال	انزعوه	فاوفاهم	الذی	لهم	وبقی
پھر آپ ﷺ وہاں بیٹھے اور فرمایا کھجوریں نکال کر انہیں دو پس آپ ﷺ نے سارا قرض ادا کر دیا اور جتنی قرض میں دی تھیں اتنی بیج گئیں									

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابق بقتہ للترجمة من حيث حصول البركة الزائدة بمشيہ حول البيادر حتى بلغ ما اخرج نخله ما عليه وفضل مثل ذلك ۲
یہ حدیث استقراض 'جہاد' شروط بیوع اور وصایا میں گزر چکی ہے۔

ثم آخر: ای ثم مشی حول بیدر آخر فدعا۔

بیدر من بیادر التمر: ایک کھلیان کھجور کے کھلیانوں میں سے۔

وبقی مثل ما اعطاهم: سوال: حضرت مغیرہ کی روایت میں ہے کہ وہ نہ لم ینقص منه

شنی۔ ابن کعبؓ کی روایت میں ہے کہ بقی لہا من تمر بقیہ وھب بن کیسانؓ کی روایت میں ہے کہ ادا کر دیں تیں (۳۰) وق اور باقی رہیں سترہ (۷۱) وق۔

جواب:..... تطبیق ان میں یہ ہے کہ تعد و غراء اور تعد و بیادر (کھلیان) پر محمول کیا جائے گا۔ یعنی کسی سے کچھ تھوڑا بچا اور کوئی سارے کا سارا بچ گیا۔

(۸۸)	حدثنا	موسیٰ بن اسمعيل	ثنا	معتمر	عن	ابيه	ثنا	ابو عثمان
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے کہا کہ ہم سے ابو عثمان نے بیان کیا								
انه حدثه عبدالرحمن بن ابی بکرؓ ان اصحاب الصفة كانوا اناسا فقراء وان النبی ﷺ قال مرة								
کہ ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ								
من	كان	عنده	طعام	اثنين	فليذهب	بثالث		
جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو (اور اس گھر میں کھانے والے بھی دو ہوں) تو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو بھی لیتا جائے								
ومن	كان	عنده	طعام	اربعة	فليذهب	بخامس		
جس کے گھر میں چار آدمیوں کا کھانا ہو (اور اس گھر میں کھانے والے بھی چار ہوں) تو وہ اپنے ساتھ پانچویں کو بھی لیتا جائے								
او بسبادس او كما قال وان ابابكرؓ جاء بثلاثة وانطلق النبی ﷺ بعشرة								
یا جھنے صاحب کو ساتھ لے جائے یا جیسا کہ فرمایا ابو بکرؓ تین آدمیوں کو لے گئے اور آں حضور ﷺ اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے								
وابوبكرؓ ثلاثة قال فهو انا وابي وامی ولا ادری هل قال امرأتی وخادمی								
ابو بکرؓ کے گھر میں تین آدمی تھے میں اور میرے والد اور میری والدہ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے میری بیوی اور خادم کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں								
بين بيتنا وبين بيت ابي بكرؓ وان ابا بكرؓ تعشى عند النبی ﷺ ثم لبث حتى صلى العشاء								
ہمارے گھر اور ابو بکرؓ کے گھر کے درمیان اور حضرت ابو بکرؓ نے شام کا کھانا حضور ﷺ کے ساتھ کھایا پھر ٹھہرے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کی								
ثم رجع فلبث حتى تعشى رسول الله ﷺ فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله								
پھر لوٹے پس ٹھہرے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کا ارادہ کر لیا پس آئے رات کا حصہ گزرنے کے بعد جتنا اللہ نے چاہا								
قالت له امرأته ما حبسك من اضيا فك او ضيفك قال او عشيتهنم								
کہا ابو بکرؓ کو اس کی عورت نے تمہیں اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روکا (اضيا فك یا ضيفك) کہا کیا تم نے انہیں شام کا کھانا نہیں کھلایا								
قالت	ابو	حتى	تجبي	قد	عرضوا	عليهم	فغلبوهم	
بیوی نے کہا کہ مہمانوں نے کھانے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ تشریف لائیں حالانکہ ان کو کھانا پیش کیا گیا پس وہ ان پر غالب آ گئے ہیں								

فلذہبت	فاختبات	فقال	يا	عشر	فجذع	وسب	وقال	كلوا
(عبدالرحمنؓ نے) کہا کہ میں جا کر چھپ گیا ابوبکرؓ نے فرمایا اے نادان اور برا بھلا کہا اور بدو عادی اور مہمانوں سے کہا کہ کھاؤ								
وقال لا اطعمه ابدا قال وايم الله ما كنا نأخذ من اللقمة الا ربا من اسفلها اكثر منها								
اور اللہ کی قسم میں اس کو کبھی نہ چکھوں گا عبدالرحمنؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم جو لقمہ بھی لیتے تو نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا								
حتى شبعوا وصارت اكثر مما كانت قبل فنظر ابوبكر فاذا شيء او اكثر								
یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور کھانا اس سے زیادہ ہو گیا جتنا کہ پہلے تھا ابوبکرؓ نے کھانے کو دیکھا کہ کھانا اچانک پہلے سے زیادہ ہو گیا								
فقال لامراته يا اخت بني فراس قالت لا وقرة عيني لهي الان اكثر مما قبل بثلاث مرار								
تو ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن بیوی نے کہا نہیں میری آنکھوں کی ٹھنڈک البتہ کھانا اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے								
فاكل منها ابوبكر وقال انما كان من الشيطان يعني يمينه ثم اكل منها لقمة								
پھر اس میں سے کچھ ابوبکرؓ نے کھایا اور فرمایا کہ میری قسم شیطان کے ورغلانے سے تھی پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا								
ثم حملها الى النبي ﷺ فاصبحت عنده وكان بيننا وبين قوم عهد								
پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے وہ کھانے صبح تک حضور ﷺ کے پاس رہے اور ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا								
فمضى الاجل فنعرفنا اثنا عشر رجلا مع كل رجل منهم اناس الله اعلم								
جس کی مدت پوری ہو گئی ہم نے بارہ آدمی مختلف اطراف میں بھیجے ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ کچھ آدمی تھے یہ اللہ ہی جانتا ہے								
كم مع كل رجل غير انه بعث معهم قال اكلوا منها اجمعون او كما قال								
ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟ سوائے اس کے نہیں کہ سب کے ساتھ آدمیوں کو بھیجا کہا کہ ان سب نے وہ کھانا کھایا جیسا کہ فرمایا								

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال : حدیث الباب کو ترجمہ الباب سے مناسبت نہیں؟ ترجمہ الباب میں علامات نبوة کا بیان ہے اور حدیث میں کرامت صدیق اکبرؓ کا ذکر ہے تو مطابقت نہیں؟

جواب : امتی کی کرامت نبی کا معجزہ ہی شمار ہوتا ہے لہذا اس کرامت کو علامات نبوة سے شمار کریں گے۔

اصحاب الصفة: صفہ والے۔ ہی مکان فی مؤخر المسجد النبوی مظلّل اعد لنزول الغرباء فیہ ممن لا ماویٰ له ولا اهل وکانوا یکثرون فیہ و یقلون بحسب من یتزوج منهم او یموت او یسافر۔ یہ چوتراہ اب بھی روضہ پاک کے شمالی جانب باب جبرئیل اور باب النساء کے قریب موجود ہے۔

فلیذهب بخامس او بسادس:..... یعنی اگر اس کے پاس زیادہ نہ ہو تو پانچویں کو لے جائے اور اگر زیادہ ہو تو چھٹے کو لے جائے۔

سوال:..... ایک ایک کا اضافہ کرنے کا کیوں کہا؟

جواب:..... کیونکہ اس زمانے میں وسعت نہیں تھی۔

ابوبکرؓ ثلثہ:..... سوال:..... پہلے کہاوان ابابکرؓ جاء بثلثہ اور یہاں کہا ابوبکرؓ ثلثہ؟

جواب:..... اس لئے کہ یہاں پر ان کا بیان ہے جو اپنے حصے میں لائے اور پہلے ان کا بیان تھا جو اپنے گھر میں رہتے تھے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کے پاس چار آدمیوں کا کھانا تھا وہ تین آدمی لے آئے یعنی حضور ﷺ کی تجویز سے زائد آدمی لے آئے۔ انہوں نے ارادہ یہ کیا تھا کہ اپنا حصہ بھی مہمان کو کھلا دیں تو سابع بھی کھالے گا۔

قال فہوانا:..... قال کے قائل عبدالرحمنؓ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم گھر میں تین آدمی تھے۔ باپ (ابوبکرؓ) ماں (ام رومان یعنی زینبؓ) اور خود عبدالرحمنؓ۔

وان ابابکرؓ تعشی عند النبی ﷺ:..... تعشی بمعنی اکل العشاء اس کے بعد پھر آیا حتیٰ تعشی رسول اللہ ﷺ

سوال:..... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس عشاء کا کھانا نماز کے بعد کھایا اور ما قبل سے معلوم ہوا کہ عشاء کا کھانا نماز سے پہلے کھایا؟

جواب:..... (۱) مقام اول میں بیان حالت ہے کہ گھر کھانا نہیں کھایا بلکہ حضور ﷺ کے پاس کھایا اور مقام ثانی میں قصہ کو بیان کیا گیا ہے ترتیب کے مطابق۔

جواب:..... (۲) صحیح توجیہ یہ ہے کہ حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں نے کھانا پہلے کھایا اور دوسرے تعشی کا معنی ہے کہ حضور ﷺ نے سونے کا ارادہ کیا۔ قرینہ اس توجیہ پر لبث کے الفاظ ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ حضور ﷺ نے سونے کا ارادہ کیا اور دوسرا قرینہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رات کا بہت سارا حصہ گزرنے کے بعد گھر لوٹے۔

قد عرضوا علیہم:..... مطلب یہ ہے کہ ان پر کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور غالب آ گئے۔

یا غنثر:..... غنن کے ضمہ کے ساتھ ہے اور اس کا معنی ہے اے جاہل! اے بے سمجھ۔

فجدع وسب:..... یعنی سخت کلامی کی۔ جدع بمعنی دعا بالجدع وهو قطع الانف والاذن. وسب

ای شتم ظنا منه ان عبد الرحمن فرط فی حق الاضیاف.

لا اطعمه ابدأ: یہاں حذف عبارت ہے۔ ان مہمانوں نے شرط یہ لگائی تھی کہ ہم کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ ابوبکر صدیقؓ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھالی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا اور ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی کہ نہیں کھلائے گی تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یہ قسم شیطانی تصرفات میں سے ہے لہذا ابوبکر صدیقؓ نے قسم توڑ کر کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔

قالت لا: کلمہ لازائدہ ہے تاکید کے لئے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ لا نافیہ ہو اور یہاں عبارت محذوف ہے تقدیر عبارت ہوگی ای لا شئی غیر ما اقول جو میں کہتی ہوں اس کے سوا کوئی بات نہیں ہے۔

وقرة عینی: یہاں واو قمیہ ہے اور بعض نے کہا کہ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خطاب ہے کہ جب ان کی کرامت دیکھی تو کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ تو بہت زیادہ ہو گیا اور بعض نے کہا یہ خطاب حضور ﷺ کو ہے، پھر بچے ہوئے کھانے کو حضور ﷺ کے پاس لے گئے۔

وکان بیننا وبین قوم عهد: اتمام قصہ کے لئے بیان کرتے ہیں کہ ہمارا ایک قوم کے ساتھ عہد تھا اور عہد کی مدت گزر چکی تھی تو وہ مدت بڑھوانے کے لئے آئے تو ہم نے ان کے بارہ (۱۲) عریف (نقیب) مقرر کئے اور ہر عریف کے ساتھ کچھ لوگ مقرر کئے (یہ معلوم نہیں کہ کتنے کتنے مقرر کئے) پھر وہ کھانا ان کو بھیجا تو وہ کھانا ان سب کو کافی ہو گیا۔

فتعرفنا: ای جعلنا عرفاء، نقباء علی قوم۔ اور اس میں اس بات پر دلیل اور اشارہ ہے کہ لشکروں پر نقیب اور عریف مقرر کرنا جائز ہے۔

سوال: حدیث شریف میں تو آیا ہے کہ العرفاء فی النار کہ عریف آگ میں ہوں گے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عریف بنانا جائز نہیں؟

جواب: وہ عریف جہنم میں جائیں گے جو امور مفوضہ میں کوتاہی کریں گے اور ناجائز کاموں کا ارتکاب کریں گے!

(۸۹)	حدثنا	مسدد	ثنا	حماد	عن	عبدالعزیز	عن	انس
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی وہ عبدالعزیز سے اور وہ انسؓ سے								
وعن یونس عن ثابت عن انس قال اصاب اهل المدينة قحط علی عهد رسول اللہ ﷺ								
اور وہ یونس سے روایت کرتے ہیں وہ ثابت سے اور وہ انسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مدینہ میں ایک سال قحط پڑا								
فبینما هو یخطب یوم الجمعة اذ قام رجل فقال یا رسول اللہ ﷺ هلکت الکراع و هلکت الشاء								
آپ جمعہ کی نماز کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! گھوڑے ہلاک ہو گئے اور کیریاں ہلاک ہو گئیں								

فادع	اللہ	يسقينا	فمد	يديه	و	دعا
آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے۔ حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کی	قال انس	وان السماء	لمثل الزجاجة	فهاجت	ريح	انشأت
سحابا	انسؓ نے بیان کیا کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا۔ اتنے میں ایک ہوا چلی اور اس نے بادل کو ظاہر کیا	ثم اجتمع	ثم ارسلت	السماء	عزاليها	فخرجنا
نحوض	الماء	اور پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہو گئے اور بہائے آسمان نے اپنے دہانے پس ہم نکلے تو پانی میں چل رہے تھے	حتى اتينا	منازلنا فلم	نزل	نمطر الى الجمعة
الاخرى	فقام	اليه	ذلك	الرجل	یہاں تک کہ گھروں کو پہنچے، بارش یوں ہی دوسرے جمعہ تک برابر ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ کو وہی صاحب کھڑے ہوئے	او غيره
فقال	يا رسول	الله	تهدمت	البيوت	فادع	الله
يحبسه	یا کوئی اور ان کے علاوہ، پس عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مکانات گر گئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے	فتبسم	ثم	قال	حوالينا	ولا
علينا	آنحضور ﷺ اس پر مسکرائے اور فرمایا، ہمارے چاروں طرف بارش برسائیے (جہاں اس کی ضرورت ہے) ہم پر (مدینہ میں) بارش نہ برسائیے	فنظرت	الى	السحاب	تصدع	حول
المدينة	كانها	اكلیل	میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے اور مدینہ تاج کی طرح نکل آیا تھا			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ نے کتاب الاستسقاء بخاری شریف ص ۱۳۷ ج ۱ میں اسی حدیث کو مختصراً اور مطولاً دس طریق

سے ذکر کیا ہے۔

قحط: خشک سالی۔ حاء کے کسرہ اور فتح دونوں طرح ہے۔

انقام رجل فقال: اچانک ایک شخص نے اٹھ کر کہا، دعا کی درخواست کرنے والے خارجہ بن حصن فزاریؒ تھے

الكراع: بضم الكاف بمعنی جانور کے سم یہاں گھوڑے مراد ہیں۔

والشاء: شاة کی جمع ہے بمعنی بکریاں۔

عزاليها: عزلاء کی جمع ہے بمعنی مشک کا نچلا حصہ جس سے پانی نکلتا ہے مطلب یہ ہے کہ آسمان نے اپنے

دہانے کھول دیئے یعنی یکبارگی بارش برسی۔

اكلیل: ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ بمعنی تاج اہل فارس اس کو استعمال کرتے ہیں۔

(۹۰) حدثنا محمد بن المثنیٰ انا یحییٰ بن کثیر ابو غسان ثنا ابو حفص و اسمه عمر بن العلاء ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابو غسان یحییٰ بن کثیر نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابو حفص نے جن کا نام عمر بن علاء ہے اخو ابی عمرو بن العلاء قال سمعت نافعاً عن ابن عمر ابو عمرو بن علاء کے بھائی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ قال کان النبی ﷺ یخطب الی جذع فلما اتخذ المنبر تحول الیه کہا انہوں نے کہ حضور ﷺ کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا تو آپ ﷺ اس کی طرف گئے فحن الجذع فاتاه فمسح یدیه علیہ اس پر اس تنے سے رونے کی آواز سنائی دی آنحضور ﷺ اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا



☆ وقال عبد الحمید انا عثمان بن عمر انا معاذ بن العلاء عن نافع بهذا. ورواه ابو عاصم اور عبد الحمید نے کہا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہمیں معاذ بن علاء نے خبر دی وہ نافع سے اسی حدیث کی، اور اس کی روایت ابو عاصم نے کی عن ابن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ وہ ابن ابی رواد سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة فی حنین الجذع.

ابو حفص اسامہ عمر بن العلاء اخو ابی عمرو بن العلاء :..... ابو عمرو بن العلاء راوی نہیں بلکہ ان کا بھائی راوی ہے۔ ابو عمرو مقدم ہے۔ سیبویہ اور غلیل سے امام نحو ہے اور یہی ابو عمرو ہے جس نے فُرَجَّة اور فُرَجَّة کا فرق ظاہر کیا۔ یاد رہے کہ صاحب کشف کہتے ہیں کہ زیادہ صحیح معاذ بن العلاء ہے۔ عمر بن علاء نہیں۔ ابو حفص کا نام باقی جگہوں میں معاذ آیا ہے مگر بخاری کی ایک روایت میں عمر بن علاء ہے علامہ عینی نے بعض کا قول نقل کیا ہے کہ عمر بن علاء وہم والصواب معاذ بن العلاء كما وقع فی رواية الترمذی ۲

فحن الجذع :..... تارویا۔ اس تنے کو جس جگہ دفن کیا گیا ہے اس کو استوانہ حنانہ کہتے ہیں۔ مصلیٰ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہی یہ ستون ہے جہاں تارویا تھا آپ ﷺ نے چھکی دیکر اس کو چپ کرایا تھا۔

قال عبد الحمید :..... یہ تعلیق ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی نے اپنی مسند میں عثمان بن عمر سے اسی سند کے

ساتھ ذکر کیا ہے۔

ورواه ابو عاصم:..... حدیث مذکور کو ابو عاصم (ضحاك بن مخلد ثیل) نے روایت کیا ہے آپ امام بخاری کے شیوخ میں سے ایک ہیں۔ یہ تعلق ہے علامہ بیہقی نے سعید بن عمرو عن ابی عاصم کے طریق سے اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔

(۹۱) حدثنا ابو نعیم ثنا عبد الواحد بن ایمن قال سمعت ابی
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا
عن جابر بن عبد اللہ ان النبی ﷺ کان يقوم يوم الجمعة الى شجرة
وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے لئے ایک درخت کے (تنے کے) پاس کھڑے ہوتے تھے
اونخله فقالت امرأة من الانصار او رجل يارسول الله الا نجعل لك منبرا
یابیان کیا کہ کھجور کے درخت کے ساتھ، پھر کسی انصاری خاتون یا صحابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایک منبر تیار کریں
قال ان شئتم فجعلا له منبرا فلما كان يوم الجمعة
حضور ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے، چنانچہ انہوں نے آپ کے لئے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو
دفع الى المنبر فصاحت النخلة صباح الصبي
آپ اس منبر پر تشریف لے گئے اس پر کھجور کے تنوں سے بچوں کی طرح رونے کی آوازیں آنے لگیں۔
ثم نزل النبي ﷺ فضمها اليه تان انين الصبي الذي يسكن
آنحضرت ﷺ منبر سے اترے اور اسے گلے سے لگا لیا وہ بچیاں بھرنے لگا بچے کی طرح ہنسی بھرتا جس کو کہ چپ کرایا جاتا ہے
قال كانت تبكي على ما كانت تسمع من الذكر عندها
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ تھا اس لئے روز ہا تھا کہ اللہ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

والحدیث مضی فی کتاب البیوع فی باب النجار، بخاری شریف ص ۲۸۱ ج ۱

تَلَأَنَّ اَنْيْنَ الصَّبِيِّ:..... اَنْ اور حَنْ ہم معنی ہیں۔ اَنْ کے متعلق ایک نحوی چستان ہے۔ بولتے ہیں ”اَنْ زید کبیر“ یہاں پر ظاہر بین کو دوشبہ ہوتے ہیں۔

(۱) اَنْ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اس کا اسم منصوب ہوتا ہے اور یہاں مرفوع ہے۔

(۲) زید موصوف ہے اور کبیر اس کی صفت ہے۔ موصوف اور صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے اور یہاں پر زید مرفوع ہے اور کبیر مجرور ہے۔ شرح اس چیتان کی یہ ہے کہ یہاں ان حرف مشبہ بالفعل نہیں بلکہ یہ ان، یان، انینا سے فعل ماضی ہے اور زید اس کا فاعل ہے اور کبیر میں کاف جارہ ہے تشبیہ کے لئے۔ اس میں رونے کی آواز کو تشبیہ دی ہے کنویں کی آواز کے ساتھ معنی یہ ہوگا کہ زید کے رونے کی آواز ایسی ہے جیسا کہ کنویں کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

دارمی میں حضرت بریدہؓ سے مروی ہے ”ان النبی ﷺ قال له اختر اغرسک فی المكان الذی کنت فیہ کما کنت یعنی قبل ان تصیر جذعا وان شئت ان اغرسک فی الجنة فتشرب من انهارها فیحسن نبتک وثمر فتاکل منک اولیاء اللہ تعالیٰ فقال للنبی ﷺ اختار ان تغرسنی فی الجنة امرأة من الانصار اور جل:..... کسی انصاری عورت نے کہا یا صحابی نے کہا۔

سوال:..... جس غلام نے منبر بنایا تھا اس کا نام کیا ہے؟

جواب:..... اس کے نام میں تقریباً سات اقوال ہیں (۱) قبیصہ (۲) میمون (۳) باقوم (۴) کلاب (۵) میناء (۶) صباح (۷) ابراہیم۔ ان میں تطبیق یہ ہے کہ ایک بنانے والے تھے اور باقی اس کے اعوان و انصار تھے۔

سوال:..... بنوانے والے کا نام کیا ہے؟

جواب:..... سعد بن عبادہ یا عباسؓ اور علامہ بیہقیؒ نے دلائل الاعجاز میں حضرت تمیم داریؓ کا نام ذکر کیا ہے۔

سوال:..... انصاری عورت کا نام کیا ہے؟

جواب:..... علامہ کرمائیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا نام عائشہؓ ہے۔ اور بعض نے اس کا نام علاش ذکر کیا ہے۔

سوال:..... یہاں تو شک کے ساتھ ہے اور کتاب الجمعہؒ میں بغیر شک کے ہے صحیح بات کیا ہے؟

جواب:..... ممکن ہے کہ اصل پیشکش تو عورت نے کی ہو اور وکیل مرد کو بنایا ہو۔

(مزید تفصیل کے الخیر الساری ج ۳ ص ۱۴۰ ملاحظہ فرمائیں،)

(۹۲)	حدثنا اسمعيل ثني اخي عن سليمان بن بلال
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان بن بلال سے	
عن يحيى بن سعيد اخبرني حفص بن عبيد الله بن انس بن مالك انه سمع جابر بن عبد الله	
وہ یحییٰ بن سعید سے کہ مجھے حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا	
يقول كان المسجد مسقوفاً على جذوع من نخل فكان النبي ﷺ اذا خطب	
آپ نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ جب خطبہ کے لئے تشریف لاتے تو	

يقوم الى جذع منها فلما صنع له المنبر فكان عليه
 آپ ﷺ انہیں میں سے ایک تنے کے قریب کھڑے ہوتے لیکن جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر تشریف لائے
 فسمعنا لذلك الجذع صوتا كصوت العشار حتى جاء النبي ﷺ فوضع يده عليها فسكنت
 پھر ہم نے اس سے اس طرح رونے کی آواز سنی جیسے بچہ جننے کے قریب ٹوٹی کی آواز ہوتی ہے جب آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

کصوت العشار:..... عِشار جمع ہے عشراء کی۔ عشراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے حمل کے ایام پورے
 ہو جائیں اور وہ بچہ جننے کے قریب ہو۔ یعنی دس ماہ کی گا بھن اونٹنی۔
 امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ اعزاز دیا جو کسی اور نبی کو نہیں دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو
 احیائے موتی کا معجزہ دیا اور حضور ﷺ کو حنین الجذع کا معجزہ دیا۔
 فائدہ:..... جذوع (تنے) مسجد نبوی میں بطور ستون لگائے گئے تھے۔

(۹۳) حدَّثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن الاعمش عن ابی وائل
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی وہ شعبہ سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے
قال قال عمرؓ ایکم یحفظ حدیث النبی ﷺ فی الفتنۃ
انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان یاد ہے
ح وحدثنی بشر بن خالد ثنا محمد عن شعبة عن سلیمان
تحویل اور مجھ سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، وہ شعبہ سے، وہ سلیمان سے۔
سمعت ابا وائل یحدث عن حذیفۃ ان عمرؓ بن الخطاب قال
انہوں نے ابو وائل سے سنا، وہ حذیفہؓ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطابؓ نے پوچھا
ایکم یحفظ قول رسول اللہ ﷺ فی الفتنۃ فقال حذیفۃ
فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم میں سے کسے یاد ہے؟ حذیفہؓ نے کہا کہ
انا احفظ کما قال قال ہات انک لبحری قال
مجھے یاد ہے، جس طرح رسول ﷺ نے فرمایا تھا، عمرؓ نے فرمایا کہ بیان کرو، تم تو بہت جرأت والے ہو انہوں نے بیان کیا کہ
قال رسول اللہ ﷺ فتنۃ الرجل فی اہله وماله وجارہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی ایک آزمائش (فتنہ) تو اس کے گھر، مال اور پڑوسی میں ہوتی ہے

تکفروا الصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنکر قال لیست هذه	جس کا کفارہ نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر بن جاتی ہے، عمرؓ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نہیں پوچھتا
ولکن التي تموج كموج البحر قال يا امیر المؤمنین لا یأس علیك منها	بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح ٹھانیں مارتا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس فتنے کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اے امیر المؤمنین
ان بینک وبينها بابا مغلقاً قال یفتح الباب	تحقیق آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، عمرؓ نے پوچھا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا (فتنوں کے داخل ہونے کے لئے)
او یکسر قال لا بل یکسر قال ذلک احوی ان لا یغلق	یا دروازہ توڑ دیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو بند نہ ہو سکے گا
قلنا علم عمرؓ الباب قال نعم کما ان دون غد	ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا کیا عمرؓ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس طرح جانتے تھے کہ جس طرح کل سے پہلے
لیلة انی حدثته حدیثا لیس بالاغالیط فہبنا ان نسأله	رات کو بر کوئی جانتا ہے میں نے ایسی حدیث بیان کی جو ذوق معنی نہیں ہمیں حذیفہؓ سے دروازے کے متعلق پوچھتے ہوئے ڈر معلوم ہوا
وامرنا مسروقاً فسأله فقال من الباب فقال عمر	اس لئے ہم نے مسروق سے کہا، انہوں نے جب پوچھا کہ وہ کون صاحب ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ عمرؓ ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... اس میں بعد میں واقع ہونے والے واقعات کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے یہ بھی آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے!

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو دو طریق سے ذکر فرمایا ہے (۱) محمد بن بشار (۲) بشر بن خالد۔ یہ حدیث کتاب مواقیب الصلوة کے شروع میں باب الصلوة کفارة کے تحت گزر چکی ہے اور امام بخاریؒ نے کتاب الزکوۃ میں قتیہ سے بھی ذکر کی ہے۔

فتنة الرجل في اهله وماله وجاره:..... مطلب یہ ہے کہ بات اور فعل جو حلال نہ ہو وہ کر لے یا ان کو جو کوئی تکلیف پہنچے گھر والوں کی طرف سے جب تک کہ وہ کبیرہ نہ ہو یہ فتنہ فی الابل ہے اور فتنہ فی المال یہ ہے کہ ناحق لے اور ناحق خرچ کرے اور فتنہ فی الولد یہ ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے بہت ساری نیکیاں چھوڑ دے اور ان کے لئے حلال حرام کی تمیز کئے بغیر بہت ساری دولت جمع کرے اور فتنہ فی الجار یہ ہے کہ اگر وہ فراخی والا ہو تو اس جیسا

ہونے کی تمنا کرے اور اگر تنگی والا ہے تو اس کی امداد نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً** **اَتَصَدَّقُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا**

تکفرها الصلوة والصدقة:..... مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ مراد اس سے تکفیر صغائر ہے اور یہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے اور کبار توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔
تموج كموج البحر:..... یہ کنایہ ہے شدتِ مخاصمت اور کثرتِ منازعت سے۔ جس سے آپس میں مشامتہ اور مقاتلہ پیدا ہوتا ہے۔

ان دون غد لیلۃ:..... مراد اس سے یہ ہے کہ جیسے کل سے پہلے رات یقینی ہے ایسے ہی ان کا علم (دروازے کے بارے میں) یقینی تھا۔

لیس بالاغالیط:..... اغالیط جمع ہے اغلو طہ کی، اغلو طہ، مشکل بات جس سے کہ کسی شخص کو مغالطہ ہو جاتا ہے علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ یہ حدیث سچی ہے میں اجتہاد نہیں کر رہا۔
فہبنا ان نسالہ:..... ہبنا کے قائل ابو اہل ہیں۔ ہم دروازہ کے بارے میں پوچھنے سے ڈرے کہ دروازہ کونسا ہے تو ہم نے مسروقؒ کو کہا کہ آپ پوچھیں تو حضرت مسروقؒ نے حضرت حذیفہؒ سے پوچھا کیونکہ حضرت حذیفہؒ راز دانِ نبی ﷺ تھے اور وہ اس کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ عمرؓ۔ تقدیر عبارت ہوگی، قال عمر ای الباب عمر یعنی عمر قال کا فاعل نہیں بلکہ مقولہ ہے۔ مسروقؒ اجلہ تابعین میں سے ہیں اور ابن مسعودؓ اور حضرت حذیفہؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

(۹۴)	حدثنا	ابو الیمان	انا	شعب	ثنا	ابو الزناد	عن	الاعرج
ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعب نے خبر دی کہا ہمیں ابو زناد نے حدیث بیان کی وہ اعرج سے								
عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما								
وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کرو								
نعالہم الشعر وحتى تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوه								
جن کے بوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے								
ذلف الانوف کان وجوہہ المجان المطرقة وتجدون من خیر الناس								
ناک چھوٹی اور چھٹی ہوگی چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ بہ تہہ ڈھالیں اور تم سب سے زیادہ بہتر اس شخص کو پاؤ گے								

اشدھم	کراہیہ	لہذا	الامر	حتی	یقع	فیہ
جو اس معاملہ (خلافت کی ذمہ داری اٹھانے) میں سب سے زیادہ دور بھاگتا ہو حتیٰ کہ اسے اٹھانا ہی پڑ جائے						
والناس	معادن	خیارہم	فی	الجاهلیہ	خیارہم	فی الاسلام
اور لوگوں کی مثال کان کی سی ہے۔ جو افراد جاہلیت میں ان میں سے بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی ان میں بہتر ہیں						
ولیاتین علی احدکم زمان لان یرائی احب الیہ من ان یکون لہ مثل اہلہ ومالہ						
اور تم پر ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل و مال سے بھی زیادہ ہوگی						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة.

کتاب الجہاد، باب قتال التروک و باب الذین یتعلون الشعر میں اس کی تشریح گزر چکی ہے۔

المجان: معن کی جمع ہے بمعنی ڈھال۔

نعالمہم الشعر: مراد بالوں کی لمبائی ہے یہاں تک کہ وہ پاؤں کے ارد گرد لٹکیں گے جہاں تک کہ جوتا ہوتا ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کے جوتے بالوں سے بٹی ہوئی رسیوں کے ہوں گے۔

ذلف الانوف: چھٹی ناکوں والے۔

لہذا لامر: مراد امارت ہے یعنی امیر ہونے کو پسند نہ کرے۔

(۹۵)	حدثنا يحيى ثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن ابي هريرة
ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، وہ معمر سے وہ ہمام سے وہ ابو ہریرہ سے کہ	
ان النبي ﷺ قال لا تقوم الساعة حتى تقاثلوا خوزا و کرمان من الاعاجم	
بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک تم عجم کے ممالک خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو	
حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين كان وجوههم المجان المطرقة	
چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چھٹی ہوگی۔ آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ بہ تہہ ہالیں ہوتی ہیں	
نعالمهم الشعر تابعه غيرہ عن عبد الرزاق	
اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ عبد الرزاق کے واسطے سے اس یحییٰ کی متابعت یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے بھی کی ہے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

خوزا و کرمان من الاعاجم: بخاری شریف میں خوزا ہے علامہ جرجانی نے خوز و کرمان

(راء ہملہ کے ساتھ) بتایا ہے۔ صاحب تلوخ نے فرمایا ”ہما جنسان من التروک یہ ترکوں کی دو جنسیں ہیں۔“
سوال :..... آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ابھی تک معرض وجود میں آیا ہے یا نہیں قیامت کی یہ علامت ظاہر ہوئی ہے یا نہیں؟

جواب :..... علامہ عینی نے فرمایا کہ یہ واقعہ پیش آچکا ہے۔

تابعہ غیرہ : ای تابع غیر یحییٰ شیخ البخاری فی روایتہ عنہ عن عبدالرزاق بن ہمام و
اخرج هذه المتابعة اسحاق بن راهويه۔

خوزا و کرمان من الاعاجم :..... خوز بلاد اہواز اور تستر سے ہے اور کرمان یہ خراسان اور
بحر ہند، عراق اور بختان کے درمیان ہے۔

فطس الانوف :..... یہ ذلف الانوف کے ہم معنی ہے یعنی چٹنی ناکوں والے۔ فرماتے ہیں کہ شاید مراد اس سے
ترک کی دو قسمیں ہیں ایک کی اصل خوز سے ہے اور دوسرے کی اصل کرمان سے ہے۔

(۹۶) حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفين قال قال اسمعيل اخبرني قيس
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث میں کی کہ ہمارے سفیان نے حدیث میں کی کہ اسماعیل نے بیان کیا کہ ہمارے قیس نے خبر دی
قال اتينا ابا هريرة فقال صحبت رسول الله ﷺ ثلث سنين
انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابو ہریرہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں آپؐ کی صحبت میں تین سال رہا ہوں،
لم اكن في سني احرص لي ان اعى الحديث مني فيهن سمعته
اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا
يقول وقال هكذا بيده بين يدي الساعة تقاتلون قوماً نعالهم الشعر
آپ نے اپنے ہاتھ سے ایسے اشارہ کر کے بتایا کہ قیامت کے قریب تم لوگ ایک دوسری قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بل کے ہل گے
وهو هذا البارز وقال سفين مرة وهم اهل البارز
مراد یہی اہل عجم ہیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی، وہم اہل البارز وهو هذا البارز کی بجائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

فی سنی احرص :..... بعض نے کہا احرص یعنی میں اپنی مدت العمر حفظ حدیث کا حریص رہا۔
هذا البارز :..... اس سے مراد اہل فارس ہیں اہل بارز سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنگوں میں رہتے ہیں یا مراد
پہاڑی علاقے کے لوگ ہیں۔

ثلاث سنین:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں تین سال آپ ﷺ کے ساتھ رہا پھر آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

سوال:..... حضرت ابو ہریرہؓ نے غزوہ خیبر میں اسلام قبول کیا اور غزوہ خیبر صفر المظفر سات ہجری کو پیش آیا آنحضرت ﷺ کا وصال ربیع الاول گیارہ ہجری کو ہو اور اوقات چار سال بلکہ کچھ زائد بنتی ہے تین سال نہیں تو آپؐ نے تین سال کیوں ذکر فرمائی؟

جواب:..... (۱) اس مدت کو ذکر کیا ہے جس میں آپؐ نے ملازمت شدیدہ اختیار کی ہے اسفار نبی ﷺ کو ساتھ شمار نہیں کیا کیونکہ یہ ملازمت مدینہ منورہ جیسی ملازمت نہیں ہے۔

جواب:..... (۲) سماع اور ضبط تعلیم کے اوقات کے لحاظ سے تین سال بتائے ہیں۔

وقال سفیان :..... ابن عیینہؒ مراد ہیں فرماتے ہیں البارز سے مراد اہل البازر (بفتح الزای بعدھا الراء) ہیں کہا گیا ہے کہ ان کی لغت میں بازار کو کہا جاتا ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں البارز (بالزای اولائم الراء) عجم اور ترک کی لغت میں بھی بازار کو کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں حضرت سفیان بن عیینہؒ سے مشہور قول البارز (تقدیم الراء علی الزاء) ہے اور راوی کا اس کے برعکس البارز کہنا یہ تعجیف (غلطی) ہے۔

(۹۷) حدثنا سلیمان بن حرب ثنا جریر بن حازم سمعت الحسن یقول
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا میں نے حسن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ
ثنا عمرو بن تغلب قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول بین یدی الساعة تقاتلون قوما
ہم سے عمرو بن تغلب نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے
ینتعلون الشعر وتقاتلون قوما کأن وجوہهم المجان المطرقة
جن کے جوئے بال کے ہوں گے اور تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجہاد باب قتال التروک میں گزر چکی ہے۔ الخیر الساری ص ۲۱۹ کتاب الجہاد پر اس کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

(۹۸) حدثنا الحکم بن نافع انا شعیب عن الزہری اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان
ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی وہ زہری سے انہوں نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ

عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول تقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم
عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤ گے
حتیٰ يقول الحجر یا مسلم هذا یہودی ورائی فاقتله
یہاں تک کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لئے کسی پہاڑ میں چھپ جائے تو پتھر بولے گا اے مسلم! یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دو)

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت :..... آنحضرت ﷺ نے بعد میں پیش آنے والے واقعات کی اطلاع پہلے دی ہے یہ علامات نبوت میں سے ہے۔

حتیٰ يقول الحجر :..... پتھر بولے گا کہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر دو۔

اس حدیث کی تشریح کتاب الجہاد باب قتال اليهود میں گذر چکی ہے تفصیل کے لئے الخیر الساری ص

۲۱۷ کتاب الجہاد ملاحظہ فرمائیں۔

(۹۹) حدثنا قتیبہ ثنا سفین عن عمرو عن جابر عن ابی سعید
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے وہ جابر سے اور وہ ابوسعیدؓ سے
عن النبی ﷺ قال یأتی علی الناس زمان یغزون فیقال لہم هل فیکم من صحب الرسول
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ غزوہ کے لئے فوج جمع ہوگی، پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی صحابی بھی ہے
فیقولون نعم فیفتح علیہم ثم یغزون فیقال لہم هل فیکم
معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو انکی برکت سے فتح دے دی جائے گی پھر غزوہ کیا جائے گا تو کہا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان
من صحب من صحب الرسول فیقولون نعم فیفتح لہم
ایسے آدمی ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو انکی برکت سے فتح دے دی جائے گی

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجہاد باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب میں گذر چکی ہے
اس کی تشریح الخیر الساری ۱۸۲ کتاب الجہاد میں ملاحظہ فرمائیں۔

صحب رسول ﷺ :..... یعنی بعض صحابہؓ کے طفیل فتح ہوگی۔

صحب من صحب الرسول :..... مراد تابعینؓ ہیں ان کے طفیل فتح ہوگی۔

(۱۰۰) حدثنا محمد بن الحکم انا النضر انا اسرائیل انا سعد الطائی
ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں نضر نے خبر دی، کہا ہمیں اسرائیل نے خبر دی کہ ہمیں سعد طائی نے خبر دی،

انا محل بن خلیفہ عن عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی ﷺ اذ اتاہ رجل
 کہا میں محل بن خلیفہ نے خبر دی وہ عدی بن حاتم سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے
 فشکا الیہ الفاقہ ثم جاءہ اخر فشکا الیہ قطع السبیل فقال
 آنحضور ﷺ سے فراق کی شکایت کی پھر دوسرے صاحب آئے اور راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا
 یا عدی هل رأیت الحیرۃ قلت لم ارها و قد انبت عنها قال
 اے عدی تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے نہیں دیکھا البتہ اس کے متعلق مجھے معلومات ضرور ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ
 فان طالت بک حیوۃ لترین الطعینۃ ترحل من الحیرۃ حتی تطوف بالكعبۃ
 اگر لمبی ہوئی تمہاری زندگی تو دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی
 لا تخاف احدا الا اللہ قلت فیما بینی و بین نفسی فاین دعا رطی الذین قد سعروا البلاد
 اور اللہ کے سوا کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا میں نے اپنے دل میں سوچا پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے ہر جگہ فساد مچا رکھا ہے؟
 ولن طالت بک حیوۃ لتفتحن کنوز کسری قلت کسری بن هرمز
 اگر لمبی ہوئی تمہاری زندگی تو کسری کے خزانے کھولو گے میں (حیرت میں) بول اٹھا، کسری بن ہرمز (ایران کا بادشاہ)
 قال کسری بن هرمز ولن طالت بک حیوۃ لترین الرجل یخرج ملاً کفہ من ذهب او فضۃ
 آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں کسری بن ہرمز اگر لمبی ہوئی تمہاری زندگی تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھوں میں سونا یا چاندی بھر کر نکلے گا
 یطلب من یقبلہ منہ فلا یجد احدا یقبلہ منہ
 اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو اسے قبول کرے لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرے گا۔
 ولیقین اللہ احدکم یوم یلقاہ ولیس بینہ و بینہ ترجمان یترجم لہ
 اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے اس دن انسان اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا
 فلیقولن لہ الم ابعث الیک رسولا فیبلغک
 اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجے تھے جس نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟
 فیقول بلی فیقول الم اعطک مالا و ولدا
 وہ کہے گا جی ہاں۔ اللہ دریافت فرمائیں گے کہ کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ اور اولاد نہیں دی تھی
 وأفضل علیک فیقول بلی فینظر عن یمینہ فلا یری الا جہنم
 کیا میں نے اس کے ذریعے تمہیں فضیلت نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں؟ پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا اور جہنم کے کچھ نظر نہیں آئے گا

وينظر عن يساره فلا يرى الا جهنم قال عدی سمعت النبی ﷺ	
پھر بائیں طرف دیکھے گا، اور اہم بھی سوا جہنم کے کچھ نظر نہیں آئے گا عدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا	
يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد شق تمرة	
آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو (اے صدقے میں دے کر) اگر کسی کو کھجور کا ٹکڑا بھی میسر نہ آ سکے تو	
فبكلمة طيبة قال عدی فرأيت الطعينة ترتحل من الحيرة	
(کسی نے) اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی عورت کو تو دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر کے لئے نکلی	
حتى تطوف بالكعبة لا تخاف الا الله تعالى	
حتی کہ (مکہ پہنچ کر) اس نے کعبہ کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی (ڈاکو وغیرہ) کا (راستے میں) خوف نہیں تھا	
وكت فيمن افتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم حيوه	
اور مجاہدین کی اس جماعت میں میں خود شریک تھا جس نے ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے۔ اور تم لوگ کچھ دن اور زندہ رہے	
لترون ما قال النبی ابو القاسم ﷺ يخرج ملاكفه	
تو وہ بھی دیکھ لو گے جو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا)	

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... بعد میں پیش آنے والے واقعات کا بیان ہے اور اطلاع نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے اور معجزہ علامات نبوت میں سے ہے یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقة قبل الرد میں گزر چکی ہے۔ الحيرة:..... کوفہ کے پاس مشہور شہر ہے، مشکوٰۃ شریف میں حیرہ والوں کی انسان پرستی کا ذکر ہے الفاظ یہ ہیں

اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم ۲

قلت فيما بيني وبين نفسي:..... میں نے جی میں خیال کیا کہ طی قبیلے کے ڈاکو کہاں جائیں گے جو راستے میں پڑے ہیں اور شہروں کو شہر اور قصبہ کی آگ میں جلا دیا ہے۔

كسرى بن هرمز:..... فارس کے بادشاہ کا نام ہے۔

أنبت:..... میں خبر دیا گیا یعنی مجھے بتلایا گیا۔ بحث ماضی مجہول واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

الطعينة:..... کجاوہ۔ مراد کجاوہ میں بیٹھی ہوئی عورت۔

دعار:..... داعر کی جمع ہے بمعنی شاطر، خبیث، مفسد، فاسق مراد ڈاکو ہے۔

طی: مشہور قبیلہ ہے حاتم طائی بھی اسی قبیلہ کا تھا۔ راوی حدیث حضرت عدیؓ اس کے بیٹے ہیں۔

سعرو البلاء: ڈاکوؤں نے شہروں میں آگ (فساد) لگائی ہوئی ہے۔

لتفتحن: مجہول کا صیغہ ہے لام کے فتح اور نون کی تشدید کے ساتھ ہے۔

کسری: ایران کے بادشاہ کا نام ہے جس کو کسری بن ہرمز کہا جاتا ہے جیسے روم کے بادشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا اور عراق کے بادشاہ کو فرود اور مصر کے بادشاہ کو فرعون کہا جاتا تھا۔

لقرین: (اے عدی) تو ضرور بالضرور دیکھ لے گا۔

فلا یجد احدا یقبلہ منہ: اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اس مال کو قبول کرے اس وقت سب مالدار اور غنی ہوں گے۔

سوال: ایسا زمانہ آچکا یا آئے گا؟

جواب: ایک قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایسا ہوگا۔ دوسرے قول کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے اڑھائی سال دور خلافت و حکومت میں ایسا ہو چکا ہے!

(۱۰۱)	حدثنا	عبدالله بن محمد ثنا	ابو عاصم	انا	سعدان بن بشر
ہم سے	عبداللہ بن محمد	نے حدیث بیان کی	کہا ہم سے ابو عاصم	نے حدیث بیان کی	کہا ہمیں سعدان بن بشر نے خبر دی
ثنا	ابو	مجاہد	ثنا	محل	بن خلیفہ
کہا ہم سے	ابو مجاہد	نے حدیث بیان کی	کہا ہم سے محل بن خلیفہ	نے حدیث بیان کی	اور انہوں نے کہا کہ
سمعت	عدیا	کنت	عند	النبي ﷺ	
میں نے	عدیؓ سے	سنا کہ	میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں	حاضر تھا	



(۱۰۲)	حدثنا	سعید بن شرحبیل	ثنا	لیث عن	ابی الخير عن	عقبة بن عامر
ہمیں	سعید بن شرحبیل	نے حدیث بیان کی	کہا ہم سے لیث	نے حدیث بیان کی	وہ یزید سے وہ ابو خیر سے	وہ عقبہ بن عامر سے
عن	النبي ﷺ	انه	خرج	يوماً	فصلی علی	اهل احد
وہ نبی کریم ﷺ سے	کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے	وہ شہد احد کے لئے	اس طرح نماز جنازہ پڑھی	جس طرح آپ ﷺ میت کے لئے نماز جنازہ پڑھتے تھے		
ثم	انصرف	الی المنبر	فقال	اني	فرطكم	وانا شهيد عليكم واني
پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے	اور فرمایا	میں (حوض پر) تمہارا پیش رو ہوں گا	اور میں تم پر گواہ ہوں اور بخدا! میں اس وقت بھی حوض کو دیکھ رہا ہوں			

وانی	قد	اعطیت	مفاتیح	خزائن	الارض	وانی	والله	ما	اخاف	بعدی																					
مجھے	روئے	زمین	کے	خزانے	کی	کنجیاں	دی	گیں	ہیں۔	اللہ	گواہ	ہے	مجھے	تمہارے	بارے	میں	اس	کا	خوف	نہیں	کہ										
ان	تشرکوا	ولکن	اخاف	ان	تنافسوا	فیہا	تم	شرک	میں	بتلا	ہو	جاؤ	گے،	میں	تو	اس	سے	ڈرتا	ہوں	کہ	دنیا	کے	لئے	تمہارے	اندر	باہمی	منافست	پیدا	ہو	جائے	گی۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... انی واللہ لانظر الی حوضی کے جملہ سے ترجمۃ الباب سے مناسبت ہے۔ یہ حدیث کتاب الجنائز، باب الصلوٰۃ علی الشہید میں گزر چکی ہے۔

صلی علی اہل احد:..... ای دعا لہم۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ صلوٰۃ بمعنی دعا ہے لیکن علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ یہ انہوں نے اپنے مذہب کی حمایت میں متعین کر دیا۔

سوال:..... حضور ﷺ کی اس صلوٰۃ کا معنی کیا ہے؟

جواب:..... امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ کے تین معانی میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔

(۱) محمول ہے حقیقی معنی پر کہ نماز پڑھی، یہ روایت ناسخ ہے اس روایت کے لئے جس میں ہے کہ شہداء احد

پر نماز نہیں پڑھی۔

(۲) مطلب یہ ہے کہ ان پر نماز مدت کے بعد پڑھی گئی۔

(۳) یہ بتلانا ہے کہ شہیدوں پر نماز جنازہ مدت کے بعد پڑھی جاسکتی ہے۔

(۴) یہ بتلانا مقصود ہے کہ دفن کے بعد بھی ان پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

انا فرطکم:..... فرط وہ شخص جو حوض پر آنے والوں سے آگے چلے ان کی ضروریات کو مہیا کرنے کے لئے۔

انا شہید علیکم:..... شہید بمعنی اشد ہے یعنی میں تم پر گواہی دوں گا۔

لا نظر الی حوضی الآن:..... حالت کشف پر محمول ہے۔

ما اخاف ان تشرکوا:..... مجھے تم سے شرک کا خطرہ نہیں، یہ ارشاد مجموعہ کے لحاظ سے ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ

کے بعد آنے والے لوگوں میں سے بعض سے یہ فعل (شرک) پایا گیا۔

ان تنافسوا:..... اس کی اصل تنافسوا ہے تنافس، باب تفاعل سے فعل مضارع ہے بمعنی کسی چیز میں

رغبت کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے لئے تمہاری رغبت بڑھ جائے گی۔

فائدہ:..... علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے شہداء احد پر مدت کے بعد نماز پڑھی اور یہی مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔ اور غزوہ احد کے دن نماز نہیں پڑھائی بوجہ مشغولی و عدم فراغ کے، کیونکہ یہ دن مسلمانوں پر بڑا سخت گزرا تو اس وقت ترک صلوٰۃ میں معذور کر دیئے گئے۔

مسئلہ:..... اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ جمہور کے نزدیک شہید پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی روایت ہے جس میں ہے و امر بد فہم فلم یغسلو اولم یصل علیہم (اور حکم دیا ان کو ان کے خونوں کے ساتھ دفن کرنے کا اور انہیں غسل نہیں دیا گیا اور ان پر نماز نہیں پڑھی گئی) اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے ان پر نماز نہیں پڑھی۔

حنفیہ کی دلیل (۱):..... روایت الباب حنفیہ کی دلیل ہے کہ ان پر نماز پڑھی گئی۔

حنفیہ کی دلیل (۲):..... حنفیہ کی دوسری دلیل مستدرک حاکم کی روایت ہے حضرت جابرؓ سے کہ فقد رسول اللہ ﷺ حمزۃ ثم جی بحمزة فصلی علیہ ثم بالشہداء فیوضعون الی جنب حمزة فیصلی ثم یرفعون۔

جمہور کی دلیل کا جواب:..... (۱) جمہور کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ہمارے دلائل مثبت ہیں اور ان کی دلیل نافی ہے اور دلیل مثبت، دلیل نافی پر راجح ہوتی ہے۔

جمہور کی دلیل کا جواب:..... (۲) کہ لم یصل علیہم ای اصالة کہ اکیلے اکیلے ان پر نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت حمزہؓ کے تابع کر کے پڑھی۔

(۱۰۳) حدثنا	ابو نعیم	ثنا	ابن عیینہ	عن	الزہری
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی وہ زہری سے					
عن عروہ عن اسامة قال اشرف النبی ﷺ علی اطم من الاطام فقال					
وہ عروہ سے اور وہ اسامہ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ دینے کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور فرمایا					
هل ترون ما اری انی اری الفتن یقع خلال بیوتکم مواقع القطر					
نہیں دیکھ رہے تم جو میں دیکھ رہا ہوں میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں اس طرح گھس رہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں					

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة من حیث ان فیہ اخبارا عن امر مغیب علی الناس.

ابو نعیم:..... ان کا نام فضل بن دکین ہے۔

ابن عیینہ:..... ان کا نام سفیان بن عیینہ ہے۔

اطم: اس کا معنی اہل مدینہ کے ٹیلے ہیں۔

(۱) القصر بمعنی محل (۲) کل حصی مبنی بحجۃ (۳) کل بیت مربع مسطح
مواقع القطر: بارشوں کی جگہ۔ مواقع القطر کے ساتھ تشبیہ کثرت اور عموم کے لحاظ سے ہے۔ یعنی طائفہ کے ساتھ
خاص نہیں ہوگا، علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے ان لڑائیوں کی طرف جو اس مدینہ میں واقع ہوں گی مثلاً واقعہ حرہ۔

(۱۰۴) حدثنا ابو الیمان انا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة بن الزبير
هم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ زہری سے انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی
ان زينب بنت ابی سلمة حدثته ان ام حبيبة بنت ابی سفيان حدثتها عن زينب بنت جحش
بے شک زینب بنت ابی سلمہ نے اس کو بتایا ان کو ام حبیبہ بنت ابوسفیان نے حدیث بیان کی وہ زینب بنت جحش سے کہ
ان النبي ﷺ دخل عليها فرعا يقول لا اله الا الله
نبی کریم ﷺ ان کے ہاں آئے تو آپ گہرائے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،
ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج ويهاجوج مثل هذه
عرب کے لئے تباہی اس شر سے آئے گی جس کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کے دروازہ میں اتنا شگاف پیدا ہو گیا ہے
وحلق باصبه وبالتى تليها فقالت زينب فقلت يا رسول الله
اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی وضاحت کی ام المومنین زینبؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ
انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كنو النخب
کیا ہم میں صالح افراد ہوں گے، پھر بھی ہلاک کر دیئے جائیں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں جب خباثتیں بڑھ جائیں گی
وعن الزهري حدثني هند بنت الحارث ان ام سلمة
اور زہریؒ سے روایت ہے مجھے ہند بنت الحارث نے حدیث بیان کی کہ ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ
قالت استيقظ النبي ﷺ فقال سبحان الله ماذا انزل من الخزائن وما ذا انزل من الفتن
نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! کیسے کیسے خزانے اور کیسے کیسے فتنے نازل ہوئے ہیں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس میں غیب کی خبروں کا ذکر ہے جس کا آنحضرت ﷺ نے خواب میں مشاہدہ کیا ہے۔

روایت الباب میں تین صحایات کا ذکر ہے۔

(۱) زینب بنت ابی سلمہ (۲) ام حبیبہ (زوجہ نبی ﷺ) (۳) زینب بنت جحش (زوجہ نبی ﷺ)

فرعا: گہرائے ہوئے۔ بکسر الزاء ویجوز الفتح۔ ای خانقا۔

ویل للعرب من شرقد اقترب:..... یعنی وہ لشکر جو عرب سے قتال کرے گا اس کے خروج کے قرب کی پیشین گوئی ہے، بعض نے کہا کہ مراد اس سے وہ فتنے ہیں جو عرب میں واقع ہونے والے ہیں ان میں سے قتل حضرت عثمانؓ بھی ہے۔ بعض نے کہا کہ مراد اس سے کثرت فتوح و اموال ہیں اور اس میں منافست ہے۔

ردم:..... باب، دروازہ (جھروکا)

سوال:..... یا جوج و ما جوج کے فتنے سے عرب کو کیوں خاص کیا؟

جواب:..... اس لئے کہ زیادہ تر ان کا عرب کی طرف رجحان ہوگا۔ بعض نے کہا کہ اس حدیث میں یا جوج و ما جوج سے مراد ترک ہیں۔

خلق با صبعہ وبالتي قلیہا:..... اپنی انگلی سے حلقہ بنایا (حلقہ بناتے ہوئے اس انگلی کو ملایا) جو اس کے قریب تھی، اشارہ قلت کی طرف ہے۔ یعنی تھوڑا سا سوراخ ہو گیا۔

اذا کثر الخبیث:..... خبیث سے مراد فسق و فجور ہے بعض نسخوں میں خبیث ہے بمعنی زنا یعنی کثرت سے معاصی ہونے لگ جائیں۔ اور فرمانبرداروں کیلئے یہ ہلاکت گناہوں سے پاکیزگی کا سبب بن جائے گی، اور بعض نے کہا کہ جب شرارتی لوگوں کی عزت کی جانے لگے گی اور نیک لوگوں کو ذلیل سمجھا جانے لگے گا تو قیامت واقع ہو جائے گی۔

سوال:..... اس کا الٹ کیوں نہیں ہوگا کہ نیکوں کی وجہ سے ہلاک نہ ہوں؟

جواب:..... جبکہ خبیث غالب ہو جائے گا تو غلبہ کا ہی اعتبار ہوگا۔

وعن الزہری:..... اس کا عطف حدیث سابق (جو اس کے ساتھ متصل ہے) میں پائے جانے والے زہری پر ہے اور یہاں اس کو مختصر آ کر کیا ہے امام بخاریؒ فتن میں پوری حدیث ذکر فرمائیں گے۔

(۱۰۵) حدثنا ابو نعیم ثنا عبد العزیز بن ابی سلمة بن الماجشون عن عبد الرحمن بن ابی صعصعة	
ہم ت ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے حدیث بیان کی وہ عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے	
عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال قال لی انی اراک تحب الغنم وتتخذها	
وہ اپنے والد سے وہ ابو سعید خدریؓ سے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے تو تم انہیں پالتے ہو	
فاصلحها	واصلح
تو تم ان کی نگہداشت کرو اور ان کی ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا بھی خیال رکھا کرو (جو عموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے)	
فاتی سمعت النبی ﷺ یقول یاتی علی الناس زمان یکون الغنم فیہ خیر مال المسلم	
..... میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی	

یتبع	بہا	شعف	الجبال	او	سعف	الجبال	فی	مواقع	القطر
جنہیں	لے	کر	وہ پہاڑ کی	چوٹی پر	چڑھ جائے گا، یا (آپ ﷺ نے فرمایا) پہاڑ کے دامن بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں				
یفر	بدینہ	من	الفتن						
(یعنی وادی اور پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس اور چارہ کی افراط ہوتی ہے)	اس طرح وہ اپنے دین کو فتنے سے بچانے کے لئے راہ فرار اختیار کرے گا								

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله یاتی علی الناس زمان الی آخره.

و تتخذوها:..... آپ بکریاں پکڑتے ہیں یعنی رکھتے ہیں۔

فا صلحها واصلح رعا مها:..... رعام (بضم الراء) وہ ریش ہے جو بکری کے ناک سے بہتی ہے بولا جاتا ہے شاة رعوں بہا داء یسیل من انفها الرعام۔ بعض نسخوں میں رعامها کے بجائے رعاة ہے رعاة جمع راء کی ہے بمعنی چرواہے۔

(۱۰۶)	حدثنا	عبدالعزیز	الاویسی	ثنا	ابراہیم	عن	صالح	بن	کیسان
ہم سے	عبدالعزیز	اویسی	نے	حدیث بیان کی	کہا کہ ہم سے	ابراہیم	نے	حدیث بیان کی، انہوں نے	صالح بن کیسان سے
عن	ابن	شہاب	عن	ابن	المسیب	وابی	سلمة	بن	عبدالرحمن ان ابا ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ
وہ ابن شہاب ہے، وہ ابن المسیب سے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے کہ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا									
ستكون	فتن	القاعد	فیہا	خیر	من	القائم	والقائم	فیہا	خیر من الماشی
فتنے کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا									
والماشی	فیہا	خیر	من	الساعی	من	تشرف	لہا	یستشرفہ	ومن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ
اور اس میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس میں جھانکنا کثرت بھی اسے چپک لگا دے اس وقت جسے جہاں بھی پناہ ملے بس وہیں پناہ پکڑ لے									
وعن	ابن	شہاب	ثنی	ابوبکر	بن	عبدالرحمن بن	الحارث	عن	عبدالرحمن بن مطیع بن الاسود
اور ابن شہابؓ سے روایت ہے مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث نے حدیث بیان کی انہوں نے عبدالرحمان بن مطیع بن اسود سے									
عن	نوفل	بن	معاویہ	مثل	حدیث	ابی	ہریرۃ	”	هذا الا ان ابابکر یزید
وہ نوفل بن معاویہ سے ابو ہریرہؓ کی اسی حدیث کی طرح، البتہ ابوبکر (راوی حدیث) نے اس روایت میں اس طرح اضافہ کیا ہے									
من	الصلوة	صلوة	من	فاتتہ	فکانما	وتر	اہلہ	ومالہ	
کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس سے چھوٹ جائے گویا اس کے اہل و عیال برباد ہو گئے									

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة من حيث ان فيه اخبارا عن فتن ستقع وهذا من علامات النبوة۔

عبدالعزیز الایسی:..... نام وشجره نسب:..... عبدالعزیز بن عبداللہ بن یحییٰ ابوالقاسم القرشی
الایسی۔ ان کے اجداد میں سے ایک اولیٰ ہیں۔

من تشرف لها يستشرفه:..... جو اس فتنے کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ اس کو اچک لے گا۔

وعن ابن شہاب:..... یہ روایت سند سابق کے ساتھ ہے جو اس کے متعلق کہتا ہے کہ یہ معلق ہے وہ وہم کرتا ہے۔
هو باسناد حديث ابی ہریرۃ الی الزہری وشیخ الزہری هو ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث۔
اس کو الگ ذکر کیا یہ بتلانے کے لئے کہ امام بخاریؒ کے استاد پہلی سند میں ابوسلمہؒ ہیں اور اس سند میں استاد ابو بکرؒ ہیں اور
ابو بکرؒ اس سند میں من الصلوٰۃ صلوٰۃ من فاتتہ فکانما وتر اہلہ ومالہ کا اضافہ نقل کرتے ہیں۔

مثل حديث ابی ہریرۃ:..... حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث کی طرح جس کو حضرت ابو ہریرہؓ سے اس سے
قبل ذکر کیا ہے۔

یزید من الصلوٰۃ صلوٰۃ:..... علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد صلوٰۃ عصر ہے۔ امام نسائی نے اس کی
تصریح فرمائی ہے۔

فکانما وتر اہلہ ومالہ:..... نصب کی حالت میں یہ مفعول ہے وتر کا اور رفع کی حالت میں یہ نائب فاعل
ہوگا وتر کا بمعنی اخذ۔

حدثنا محمد بن كثير	انا سفين عن الاعمش	عن زيد بن وهب	عن ابن مسعود
ہم سے محمد بن کثیر نے	حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں سفیان نے	خبر دی وہ اعمش سے وہ زید بن وہب سے وہ ابن مسعود سے کہ	
عن النبی ﷺ	قال	ستكون	اثرة و امور تنكرونها
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا	عنقریب ایسی باتیں سامنے آئیں گی جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے		
قالوا	يا	رسول الله	فما تامرنا
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا			
تودون	الحق	الذى	عليكم وتسالون الله الذى لكم
کہ جو حقوق تم پر واجب ہوں انہیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کی طلب بس اللہ سے ہی کرنا			

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... بعد میں پیش آنے والے امور کا بیان ہے جو علامات نبوت سے ہیں۔
امام بخاریؒ نے الفتن میں اور امام مسلمؒ نے المغازی میں اور امام ترمذیؒ نے الفتن میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

آثرۃ:..... بالفتح ویجوز بالضم۔ مراد وہ مال ہے جس میں حقوق مشترک ہیں ان کو اپنے لئے خاص کر لینا۔
تؤدون الحق:..... جو حقوق تم پر واجب ہیں ان کو ادا کرتے رہنا۔ حقوق سے مراد ایک قول کے مطابق ائمہ اور امیر کی اطاعت ہے۔

تسألون الله الذي لكم:..... مقصد یہ ہے کہ ان کے مال مشترک کو اپنے لئے خاص کرنے کی وجہ سے تم ان کو بدلہ نہ دو، ان سے جھگڑانہ کرو بلکہ ان کے حق کو ادا کرو واللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارا حق پہنچا دے گا۔

(۱۰۸)	حدثنا محمد بن عبد الرحيم ثنا ابو معمر اسمعيل بن ابراهيم ثنا ابو اسامة
ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی	
ثنا شعبة عن ابى التياح عن ابى زرعة عن ابى هريرة قال	
کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، وہ ابو التیاح سے، وہ ابو زرعة سے، وہ ابو ہریرہ سے انہوں نے بیان کیا کہ	
قال رسول الله ﷺ يهلك الناس هذا الحي من قريش	
نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اس قبیلہ قریش کے بعض افراد (طلب دنیا و سلطنت کے پیچھے) لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے	
قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم	
صحابہؓ نے عرض کیا! ایسے وقت کے لئے آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کاش لوگ ان سے علیحدہ ہی رہتے	
وقال محمود ثنا ابو داود انا شعبة عن ابى التياح سمعت ابا زرعة	
اور محمود نے بیان کیا کہ ہم سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابو التیاح سے، میں نے ابو زرعة سے سنا تھا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان فيه اخبارا عن المغيات:

امام مسلمؒ نے ”الفتن“ میں ابو بکر بن ابی شیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

يهلك الناس هذا الحي من قريش:..... ہلاک کر دے گا لوگوں کو قریش کا یہ قبیلہ۔ مراد اس سے

بنو امیہ کے نوجوان ہیں۔

من قریش:..... یعنی قریش میں فتنے اور لڑائیاں ہونے کی وجہ سے۔

قال محمود:..... محمود بن غیلان امام بخاری کے استاد ہیں اور اس سے مقصود روایت ابو التیاح میں جو عنہ

ہے اس کو توڑنا ہے اور یہ بتلانا ہے کہ ابو التیاح کا ابو زرہ سے سماع ثابت ہے۔

ابو داؤد:..... یہاں مراد ابو داؤد طیالسی ہیں۔

(۱۰۹) حدثنا احمد بن محمد المکی ثنا عمرو بن یحییٰ بن سعید الاموی عن جده قال
ہم سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی وہ اپنے دادا سے انہوں نے کہا
كنت مع مروان وابی هريرة فسمعت ابا هريرة يقول سمعت الصادق المصدوق <small>عليه السلام</small>
میں مروان بن حکم اور ابو ہریرہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت میں نے ابو ہریرہ کو فرماتے سنا، کہ میں نے الصادق المصدوق <small>عليه السلام</small> سے سنا
يقول هلاك امتي على يدي غلمة من قریش
وہ (حضور <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>) فرما رہے تھے کہ میری امت کی بربادی چند قریش کے نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔
فقال مروان غلمة قال ابو هريرة ان شئت ان اُسميهم بنی فلان وبنی فلان
مروان نے پوچھا نوجوانوں کے بارے میں ابو ہریرہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو میں ان کے نام لے دوں بنی فلان اور بنی فلان

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاری نے ”الفتن“ میں موسیٰ بن اسماعیل سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الصادق:..... ای الصادق فی نفسہ۔

المصدوق:..... ای المصدوق من عندا لله۔

غلمة:..... غلمة جمع ہے غلام کی اور یہ جمع قلت کے اوزان میں سے ہے۔ مروان نے اس پر تعجب کیا تو حضرت

ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں صراحتاً ان کے نام بتا دیتا ہوں۔

(۱۱۰) حدثنا یحییٰ بن موسیٰ ثنا الولید ثنی ابن جابر
ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی
ثنی بسر بن عبید اللہ الحضرمی ثنی ابوا دریس الخولانی انه سمع حذيفة بن الیمان
کہا کہ مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوا دریس خولانی نے حدیث بیان کی، انہوں نے حذیفہ بن الیمان سے سنا

يقول كان الناس يسألون رسول الله ﷺ عن الخير وكنت أسأله عن الشر
 آپ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ تو خیر کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کرتے تھے، لیکن میں آپ ﷺ سے شر کے متعلق پوچھتا تھا
 مخافة ان يدركنى فقلت يا رسول الله انا كنا فى جاهلية
 اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں نہ پیدا ہو جائے تو میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ہم جاہلیت
 وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر
 اور شر کے زمانے میں تھے پھر اللہ نے ہمیں یہ خیر اسلام عطا فرمائی۔ اب اس خیر کے بعد کیا پھر کوئی شر کا زمانہ آئے گا۔
 قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم
 آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا کہ کیا اب اس شر کے بعد پھر کوئی خیر کا زمانہ آئے گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں
 وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم
 لیکن اس میں کچھ ملاوٹ ہوگی میں نے عرض کی وہ ملاوٹ کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے
 يهدون بغير هدى تعرف منهم
 جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقے اختیار کریں گے۔ تم ان میں خیر کو پہچان لو گے (اس کے باوجود ان کی بدعات سے)
 وتنكر قلت يا رسول الله فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم
 انہیں ناپسند کرو گے میں نے سوال کیا کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں
 دعاة على ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها
 جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہو جائیں گے اور جو ان کی پذیرائی کرے گا جہنم کی طرف اسے بھی جہنم میں جمونک دیں گے
 قلت يا رسول الله صفهم لنا فقال هم من جلدتنا
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے اوصاف بھی ہمیں بیان فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے
 ويتكلمون بالاستننا قلت فما تامرني ان ادركنى ذلك قال
 ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ
 تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام
 مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ کوئی ان کا امام ہو؟
 قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة
 حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان تمام فرقوں سے خود کو الگ رکھنا، اگر چاہیں گے لئے کسی درخت کی جڑ تمہیں دانت سے ہی کیوں نہ پکڑنی پڑے
 حتى يدرلك الموت وانت على ذلك
 (یعنی خواہ کسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

ابو ادريس خولاني:..... نام عائد اللہ، شام کے رہنے والے تھے۔

امام بخاریؒ نے کتاب الفتن میں ابو موسیٰ محمد بن ثنیؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور امام مسلمؒ اور امام ابن ماجہؒ نے بھی کتاب الفتن میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

دخن:..... بفتح المهملة والمعجمة، دال اور خاء کے فتح کے ساتھ ہے بمعنی دھواں۔ اور یہاں معنی ہے لیس خیرا خالصا ولكن يكون معه شوب وكدورة بمنزلة الدخان في النار یعنی خیر خالص نہیں ہوگی جیسا کہ جب کسی شے میں دھواں مل جاتا ہے تو وہ خالص نہیں رہتی۔ بعض نے دخن کا معنی امور مکروہہ کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دخن حقہ کو کہتے ہیں۔ بعض نے اس کا معنی فساد فی القلب کیا ہے۔

دعاة:..... دال کے ضمہ کے ساتھ داعی جمع ہے بمعنی بلانے والا۔

من جلدتنا:..... علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ اس کا معنی عرب ہے۔ علامہ خطابیؒ نے اس کا معنی من انفسنا وقومنا کیا ہے۔ شیخ ابوالحسنؒ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ظاہر میں ہماری طرح ہوں گے لیکن باطن میں ہمارے مخالف ہوں گے۔

تعص:..... عض، بعض، مس، یمس کی طرح ہے ارشاد ربانی ہے ویوم یعض الظالم علی یدیہ

ولوان تعص:..... یعنی اگرچہ اس سے اعتزال (علیحدگی) میں درخت کی جڑ میں جانا پڑے۔

وانت علی ذلک:..... واؤ حالیہ ہے معنی ہوگا اس حال میں کہ تو اسی پر ہو مطلب یہ ہے کہ تو اختلافات سے موت تک بچا ہی رہے اس میں شریک نہ ہو۔

(۱۱۱)	حدثنا محمد بن المثنی ثنا یحییٰ بن سعید عن اسمعیل ثنی قیس
	بیان کیا ہم سے محمد بن ثنیؒ نے کہا کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے اسمعیل سے بیان کیا کہا کہ مجھے قیس نے بیان کیا
	عن حذیفہ قال تعلم اصحابی الخیر وتعلمت الشر
	وہ حذیفہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا میرے ساتھیوں نے خیر کا علم حاصل کیا اور میں نے شر کے متعلق علم حاصل کیا

حدیث حذیفہ کا دوسرا طریق ہے۔

(۱۱۲)	حدثنا الحکم بن نافع انا شعيب عن الزهري اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن
	ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ زہری سے انہوں نے کہا مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی

ان	ابا ہریرہؓ	قال	قال	رسول	اللہ ﷺ	لا	تقوم	الساعة
بے شک	ابو ہریرہؓ	نے بیان کیا کہ	رسول اللہ ﷺ	نے فرمایا کہ	قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی			
حتیٰ	تقتل	فتنان	دعواہما	واحدة				
جب تک	(مسلمانوں کی)	دو جماعتیں باہم	جنگ نہ کر	لیں	اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة لان فيه اخبار عن الغيب۔

فتنان:..... فتنہ کا تشبیہ ہے بمعنی جماعت۔

دعواہما واحدة:..... ای دینہما واحد یعنی ہر ایک اپنے آپ کو حق پر سمجھے گا دوسرے کو باطل پر جیسا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے لشکروں کے درمیان مقابلہ ہوا جس کو جنگ صفین کہا جاتا ہے اور اس میں حضرت علیؓ ہی مصیب تھے اور اس کے مقابل حضرت امیر معاویہؓ معذور تھے کیونکہ ان کی مخالفت اجتماع سے تھی اور محمد جب خطا کرے تو اس پر گناہ نہیں ہوتا بلکہ اجر ملتا ہے اور مصیب کو دوا جر ملے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے اذا اصاب فله اجران و اذا اخطا فله اجر علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں سکوت افضل ہے۔

(۱۱۳)	حدثنا	عبدالله بن محمد	انا	عبدالرزاق	انا	معمر	عن	همام
ہم	سے	عبداللہ بن محمد	نے حدیث بیان کی	کہا کہ ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہمیں معمر نے خبر دی، وہ ہمام سے				
عن	ابی ہریرہؓ	عن	النبي ﷺ	قال	لا	تقوم	الساعة	حتى
وہ	ابو ہریرہؓ سے	وہ نبی کریم ﷺ سے	کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ	قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کر لیں گی				
فتكون	بينهما	مقتلة	عظيمة	دعواهما	واحدة	ولا	تقوم	الساعة
دونوں	میں	بڑی زبردست	جنگ ہوگی، حالانکہ	دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور	قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی			
حتى	يبعث	دجالون	كذابون	قريبا	من	ثلثين	كلهم	يزعم
کہ	انہ	رسول	اللہ					
جب	تک	تقریباً	تیس جھوٹے	دجال پیدا نہ ہوں گے	ان میں ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔			

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث ابو ہریرہؓ کا دوسرا طریق ہے اس میں پہلے طریق کی نسبت زیادتی (وضاحت و تفصیل) ہے۔

مقتلة:..... مصدر میسی ہے بمعنی قتل ہے۔ ابو الحسن البراءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان جنگ صفین میں ستر ہزار افراد اصل حق ہوئے جن میں سے پچیس ہزار عراقی تھے اور پینتالیس ہزار شامی تھے

اور حضرت علیؑ کے ساتھ پچیس بدری صحابہؓ بھی تھے۔

سوال:..... کس مقام پر یہ معرکہ پیش آیا؟

جواب:..... صفین کے مقام پر عراق اور شام کے درمیان۔

سوال:..... کتنے دن لڑائی ہوتی رہی؟

جواب:..... ایک سو دس دن لڑائی ہوتی رہی۔

سوال:..... اس کے اسباب کیا تھے؟

جواب:..... حضرت امیر معاویہؓ شام کے گورنر تھے اور مدینہ منورہ والوں نے حضرت علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کر لی جب حضرت امیر معاویہؓ کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ بیعت کے وقت مجھے اعتماد میں نہیں لیا گیا اس لئے میں اس خلافت کو تسلیم نہیں کرتا۔ گویا کہ انعقاد خلافت میں ہی اختلاف تھا نہ یہ کہ بیعت کرنے کے بعد توڑی۔ کیونکہ بیعت کرنے کے بعد توڑنا بغاوت کہلاتا ہے۔

سوال:..... یکبارگی لڑائی ہوئی یا وقفہ وقفہ سے؟

جواب:..... وکان القتال بینہم سبعین زحفا یعنی ستر بار جھڑپیں ہوئیں۔

بیعت دجالون:..... دجال کو دجال اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حق کو باطل کیساتھ ڈھانپ لیتا ہے اور یہ بہت سارے پائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا اور ان کے نشانات ختم کر دیئے۔ جو باقی رہ گئے ان کا حشر بھی ایسے ہی ہوگا اور دجال اعظم بھی انہی میں سے ہوگا اور وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔ مراد اس سے مسیح الدجال ہے۔

سوال:..... حدیث الباب میں تیس (۳۰) کا ذکر ہے جب کہ واقعہ میں اس سے زیادہ آئے ہیں؟

جواب:..... اس سے مراد بڑے بڑے دجال ہیں۔ حصر نہیں۔

نبوت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں

(۱) مسیلہ (۲) اسود غنسی (۳) مختار (۴) طلحہ بن خویلد (۵) سجاح تمیمیہ (۶) حارث کذاب وغیرہ

فائدہ:..... وليس المراد بالحديث من ادعى النبوة مطلقا فانهم لا يحصون كثرة لكون غالبهم

من نشاة جنون او سوداء غالبية وانما المراد من كانت له شوكة وسول لهم الشيطان بشبهة ۲

حدیث پاک میں جن دعویٰ نبوت کرنے والوں کا ذکر ہے مطلقاً دعویٰ نبوت کرنے والے مراد نہیں اگر مطلقاً دعویٰ نبوت کرنے والوں کو شمار کیا جائے تو جنون اور سوداوی مرض سے دماغ خراب ہونے کی وجہ سے، دعویٰ نبوت کرنے

والے تو اب تک بہت گزر چکے ہیں جن کا شمار ہی مشکل ہے۔ حدیث الثَّابِی میں دعویٰ نبوت کرنے والوں سے (وہ خبیث اور نالائق لوگ) مراد ہیں جنہوں نے شوکت اور ظاہری مرتبہ و مقام ملنے کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور شیطان نے اس کو گمراہ اور بدراہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہو۔

(۱۱۳) حدثنا ابو الیمان انا شعيب عن الزهري اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن
ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی
ان ابا سعید الخدری قال بينما نحن عند رسول الله ﷺ وهو يقسم قسما
بے شک ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کر رہے تھے تقسیم کرنا
ويلك ومن يعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اكن اعدل
افسوس اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر اور کون کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو اصلاح حال سے محروم ہو اور خسارے والا ہوا
فقال عمر يا رسول الله ائذن لي فيه اضرب عنقه فقال له دعه
عمرؓ نے عرض کیا کہ اس کے بارے میں آپ اجازت دیں، میں اس کی گردن مار دوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو
فان له اصحابا يحقرو احدكم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم
اس کے ساتھی پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) کم دیکھو گے اور اپنے رزوں کو ان کے رزوں سے
يقرون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين
وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے
كما يمرق السهم من الرمية ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شيء
جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی
ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى نضيه وهو قدحه
پھر اس کے سم کا گرد دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی پھر دیکھا جائے جڑ میں جو اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے لپٹا جاتا ہے
فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى قدذه فلا يوجد فيه شيء قد سبق الفرت والدم
تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا اس حال میں کہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزر چکا ہے
ايهم رجل اسود احدى عضديه مثل ثدى المرأة او مثل البضعة
ان کی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا، اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا فرمایا گوشت کے کوٹھڑے کی طرح ہوگا
تدردر وينخرجون على حين فرقة من الناس قال ابو سعيد فاشهد
حرکت کر رہا ہو گا یہ لوگ مسلمانوں کے اول طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے ابو سعیدؓ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ

انى سمعت هذا الحديث من رسول الله ﷺ واشهد ان على بن ابي طالب قاتلهم				
میں نے یہ حدیث حضور ﷺ سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج)				
وانا	معہ	فامر	بذلك	الرجل
اور میں ان کے ساتھ تھا پس اس آدمی کے متعلق حکم دیا گیا				
فالتمس فاتى به حتى نظرت اليه على نعت النبی ﷺ الذى نعتہ				
چنانچہ اس کی تلاش ہوئی آخر وہ لایا گیا میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بعینہ آپ ﷺ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا				

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو ادب میں عبدالرحمن بن ابراہیمؒ سے اور استتابہ المرتدین میں عبداللہ بن محمدؒ سے اور فضائل القرآن میں عبداللہ بن یوسفؒ سے بھی لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے زکوٰۃ میں محمد بن ثنیؒ سے اور امام نسائیؒ نے فضائل القرآن میں محمد بن مسلمہؒ سے اور تفسیر میں محمد بن عبدالاعلیٰؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے ابوبکر بن ابی شیبہؒ سے السنۃ میں تخریج فرمائی ہے۔

وہو یقسم:..... اس حال میں کہ آپ ﷺ (مال) تقسیم کر رہے تھے یعنی قبیلہ ہوازن کے غنائم تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرۃ:..... اس کے اوصاف بخاری شریف صفحہ ۲۷۲ کی روایت میں مذکور ہیں۔

خبث:..... لفظ تکلم اور خطاب دونوں کے ساتھ ہے فتح کے ساتھ (یعنی خطاب کا صیغہ) زیادہ مشہور ہے۔ فقال عمرؓ:..... دوسری روایت میں آیا ہے فقال خالد بن الولید انذن لی فی قتله۔ دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:..... ہو سکتا ہے کہ دونوں (عمرؓ، خالدؓ) نے اجازت مانگی ہو۔

لا یجاوز تراقیہم:..... ترقوۃ اس کی دو تاویلیں ہیں۔

(۱) ان کے دل نہ سمجھتے ہوں گے اور نہ ہی نفع حاصل کر سکیں گے۔

(۲) ان کی تلاوت جو اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتی ہے مثل کلمہ طیبہ کے نہیں چڑھے گی۔ ایک روایت میں لا یجاوز حناجرہم کے الفاظ ہیں۔

یمرقون من الدین:..... دین سے مراد اسلام ہے۔ علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ دین سے مراد اطاعت امام ہے۔

الرمية: بروزن فعلة مفعولة کے معنی میں ہے، شکار جس کا نشانہ کیا جائے۔
نصل: تیر کا لوہا۔

رصافہ: بكسر الراء وبالصاد المهملة ثم بالفاء وهو العصب الذى يلوى فوق مدخل النصل والرصاف جمع رصفة بالحرکات الثلاث۔

تدردر: اى تضطرب. الدردرة سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب ہے۔

نضیہ: نضی تیر کی لکڑی کو کہتے ہیں، حدیث میں قدح کے لفظ سے تفسیر کی گئی ہے۔

قذذ: قذہ کی جمع ہے بفتح الرس الذى على السهم بضم القاف تیر کا پر۔

فرث: گو بر جب کہ وہ اوجھڑی میں ہو۔

سبق الفرث والدم: یہ کنایہ ہے تیزی سے گزر جانے سے کہ اتنی تیزی سے گزرے گا کہ اس تیر کو کوئی چیز نہیں لگے گی۔ اس تشبیہ سے مقصود یہ ہے کہ ان کا دین میں داخل ہونا اور پھر نکل جانا اتنی تیزی سے ہوگا کہ دین سے کچھ حاصل نہ کریں گے جیسے کہ تیر شکار کو لگے اور داخل ہو کر نکل جائے اور اسے کچھ نہ لگے ایسے ہی انہیں بھی دین سے کچھ نہ ملے گا۔
على نعت النبي ﷺ: یعنی حضور ﷺ نے جو علامت بتلائی تھی اسی وصف پر پایا گیا۔

(۱۱۵) حدثنا محمد بن كثير انا سفيان عن الاعمش عن خيشمة عن سويد بن غفلة قال

ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ اعمش سے وہ خیشمہ سے، وہ سويد بن غفلة سے انہوں نے بیان کیا کہ

قال على اذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ فلان اخر من السماء احب الى

على نے فرمایا، جب تم سے میں حضور ﷺ کے واسطے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ

من ان اكذب عليه واذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فان الحرب خدعة

میں آپ ﷺ کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کروں البتہ جب ہماری باہمی معاملات کی بات چیت ہو تو جنگ ایک چال ہے

سمعت النبي ﷺ يقول يأتى فى آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے آخر زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوعمروں اور بے وقوفوں کی

يقولون من قول خير البرية

زبان سے ایسی بات کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی

يمر قون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم

لیکن اسلام سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا

فاینما لقیموهم فاقتلوهم فان قتلهم اجر لمن قتلهم يوم القيمة
تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو، کیوں کہ ان کا قتل قاتل کے لئے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا

تحقیق و تشریح

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے فضائل القرآن میں محمد بن کثیرؒ سے اور استنابة المرتدین میں عمر بن حفصؒ سے بھی اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔ امام مسلمؒ نے کتاب الزکوٰۃ میں محمد بن عبد اللہؒ سے اور امام ابو داؤدؒ نے السنۃ میں محمد بن کثیرؒ سے اور امام نسائیؒ نے محاربہ میں محمد بن بشارؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔
خیثمہ:..... خاء کے فتح کے ساتھ ہے خثم بن عبد الرحمن بھی کوئی مراد ہیں، بڑے سخی تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں دو لاکھ روپے وراثت میں عطا کئے، انہوں نے سب علم والوں پر خرچ کئے۔

آخر من السماء:..... گروں میں آسمان سے۔ خرو و مصدر سے مضارع معروف واحد متکلم کا صیغہ ہے اور اس کا باب ضرب، یضرب ہے۔

خدعة:..... خاء پر تینوں حرکتیں جائز ہیں بمعنی تعریض ہے، علامہ عینیؒ نے اسی کو پسند کیا ہے اور ظاہری معنی جنگ میں جھوٹ کا مباح ہونا، مراد دھوکہ ہے۔

حدثاء الاسنان:..... کم عمر، حدثاء، حدیث السن کی جمع ہے۔

سفهاء الاحلام:..... کم عقل، بے وقوف، سفہاء، سفیہ کی جمع ہے بمعنی خفیف العقل۔

يقولون من خير قول البرية:..... زبان سے آنحضرت ﷺ کے فرمان سنائیں گے سنت کی باتیں کریں گے۔ بقول علامہ کرمائیؒ ”من خیر قول البریہ“ کا مطلب قرآن ہے کہ وہ لوگ قرآن سنائیں گے لیکن اسلام سے دور بھاگیں گے جیسا کہ خوارج نے بوقت تحکیم کہا تھا ان الحکم الا للہ کلہ حق سے باطل کا ارادہ کیا تھا۔

علامہ کرمائیؒ نے فرمایا کہ حدیث میں مراد خوارج ہیں جو کہتے ہیں ان الحکم الا للہ یہ لوگ تحکیم پر اعتراض کرتے تھے جب کہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو حکم مقرر کر دیا تھا۔

يخرجون:..... ای بیرون بمعنی وہ نکلیں گے۔

حناجر:..... حنجرۃ کی جمع ہے بمعنی ہنسل۔ گلے کے قریب سینہ کی طرف ابھری ہوئی ہڈی کو کہتے ہیں۔

فان قتلهم اجر:..... ان کو قتل کرنے سے ثواب ملے گا یہ لوگ جہاد سے بھاگیں گے اور فساد کی کوشش کریں گے۔

(۱۱۶)	حدثنا محمد بن المثنی ثنا یحییٰ عن اسمعیل ثنا قیس
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ اسمعیل سے کہا کہ ہم سے قیس نے حدیث بیان کی	
عن خباب بن الارت قال شکونا الی النبی ﷺ وهو متوسد برودة له	
انہوں نے خباب بن ارتؓ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے ہم نے شکایت کی، آپ اس وقت اپنی ایک چادر اوڑھے	
فی ظل الکعبۃ فقلنا الا تستنصر لنا	
کعبہ کے سائے میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں طلب کرتے	
الا تدعواللہ لنا قال کان الرجل فیمن قبلکم یحفر له فی الارض فیجعل فیہا	
ہمارے لئے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گزشتہ امتوں کے افراد کے لئے گڑھا کھودا جاتا تھا پھر ڈال دیا جاتا تھا	
فیجاء بالمنشار فیوضع علی رأسہ فیشق باثنين وما یصدہ عن دینہ	
پھر آرا لایا جاتا تھا اور آرا ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھی	
ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمہ من عظم او عصب وما یصدہ ذلک عن دینہ	
اور وہ بے کنگھیاں ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیری جاتی تھی اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھی	
واللہ لیُعِثَّنَ هذا الامر حتی یشیر الراكب من صنعاء الی حضر موت	
خدا گواہ ہے یہ امر اسلام بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا	
لا یخاف الا اللہ او الذنب علی غنمہ ولکنکم تستعجلون	
اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے بھیڑیے کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے، لیکن تم غلٹ سے کام لیتے ہو	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ الاکراہ میں مسدود سے اور مبعث النبی ﷺ میں حمیدی سے بھی اس حدیث کو لائے ہیں۔

امام ابو داؤد نے جہاد میں عمرو بن عونؒ سے اور امام نسائی نے علم میں عبیدہ بن عبد الرحمنؒ سے اور الزیلعی نے یعقوب بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

خبابؓ: خاء کے فتح اور باء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ آپ ارت کے بیٹے ہیں، اور چھٹے نمبر پر اسلام لائے، آپ سے پہلے پانچ شخصیات اسلام میں داخل ہو چکی تھیں، کوفہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ما دون لحمہ: ای تحت لحمہ او عند لحمہ۔

لیُعِثَّنَ: اتمام سے صیغہ واحد مذکر غائب، بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ ہے۔

منشار:..... لکڑی کاٹنے کا آلہ۔ آرا۔

هذا الامر:..... امر سے مراد اسلام ہے۔

من صنعاء:..... یعنی صنعاء سے اشارہ ہے مسافت بعیدہ کی طرف۔ صنعاء یمن کا بڑا شہر اور دار الخلافہ ہے۔

حضر موت:..... یہ بھی یمن کا ایک شہر تھا۔ اب معلوم نہیں کس ملک کا حصہ ہے۔

سوال:..... صنعاء اور حضرت موت کا درمیانی فاصلہ کتنا ہے؟

جواب:..... مراد یمن کے دو شہر ہیں، ان میں مسافت بعیدہ ہے، اور اس سے غرض انتفاء خوف ہے کہ مسلمانوں کو کفار سے کوئی خوف و خطرہ نہیں ہوگا۔ صنعاء اور حضرت موت کے درمیان چار دن سے زائد کی مسافت ہے۔ اور اگر مراد صنعاء یمن نہیں بلکہ صنعاء روم یا صنعاء دمشق ہے تو پھر ان میں اور حضرت موت میں بڑا فاصلہ اور مسافت ہے!

والذنب:..... اس کے عطف میں دو احتمال ہیں (۱) اس کا معطوف علیہ لفظ اللہ ہے (۲) مستثنیٰ منہ مقدر۔

ولکنم تستعجلون:..... مطلب یہ ہے کہ تم جلدی نہ کرو۔

(۱۱۷) حدثنا علي بن عبد الله ثنا ازهر بن سعد انا ابن عون
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابن عون نے خبر دی
انبانی موسى بن انس عن انس بن مالك ان النبي ﷺ افتقد ثابت بن قيس
کہا مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی وہ انس بن مالک سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن ثابت بن قیس کو گم پایا تو
فقال رجل يا رسول الله انا اعلم لك علمه فاتاه فوجده جالسا في بيته منكسا رأسه
ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ! میں آپ کے لئے ان کی خبر لاتا ہوں چنانچہ وہ ان کے یہاں آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں
فقال ماشانك فقال شر كان يرفع صوته فوق صوت النبي ﷺ
انہوں نے پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا برا (حال ہے) یہ نبی کریم ﷺ کی آواز کے آگے اپنی آواز اونچی کرتے تھے
فقد خبط عمله وهو من اهل النار فاتى الرجل
اس لئے ان کا عمل غارت ہو گیا اور یہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے وہ صحابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
فاخبره انه قال كذا وكذا قال موسى بن انس فرجع المرة الاخرة ببشارة عظيمة
اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت یوں کہہ رہے ہیں موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابتؓ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر لوٹے

فقال اذهب اليه فقل له انك لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة
 آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس (ثابت) کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اہل جہنم میں نہیں ہے، بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة لان هذا امر
 لا یطلع علیہ الا النبی ﷺ۔

اس حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں پانچویں حضرت انس بن مالکؓ ہیں۔

افتقد:..... گم پایا یعنی تلاش کیا۔ انکی آواز قدر تا طبعی طور پر اونچی تھی۔

ولكن من اهل الجنة:..... یہ نبی علیہ السلام ہی بتا سکتے ہیں کوئی دوسرا نہیں چنانچہ فرمایا انہ یعیش حمید ا
 یموت شہید حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ جب سورۃ حجرات کی آیت
 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّۖ الَّذِيْ نَازِلٌ هُوَ لَوْ تَوَضَّعْتُمْ لَهٗ لَخِشْتُمْ وَ لَئِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ مَا نَزَّلْنَا بِرَأْسِ النَّبِيِّۖ لَخِشْتُمْ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ اٰيٰتًا مِّنْ رَّبِّكَمْ ۚ فَذٰلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
 سمجھا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے اور جہیر الصوت ہونے کی وجہ سے میرے عمل بھی ضائع ہو گئے
 اور میں اہل نار میں سے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے آپؐ کو غائب پا کر طلب کیا اور وجہ غیبت معلوم ہونے پر جنت کی
 خوشخبری سنائی جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں ہے۔

(۱۱۸)	حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن ابي اسحق
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبة نے حدیث بیان کی انہوں نے ابواسحاق سے	
سمعت البراء بن عازب قال قرأ رجل الكهف	
کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا، آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابیؓ نے (نماز میں) سورۃ کہف کی تلاوت کی	
وفي الدار دابة فجعلت تنفر فسلم	
اور گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا، گھوڑے نے اچھلنا کو دنا شروع کر دیا، اس کے بعد جب انہوں نے سلام پھیرا	
فاذا ضبابه او سحابة غشيت فذكره للنبي ﷺ فقال	
پس اچانک بادل کے ایک کٹڑے نے ان پر سایہ کر دکھا ہے، اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ	
اقرأ فلان فانها السكينة نزلت للقرآن او تنزلت للقرآن	
اے فلاں پڑھتا رہتا یہ سکینہ تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی یا تنزلت للقرآن کے الفاظ استعمال کئے	

تحقیق و تشریح

مطابقہ للترجمة من حيث ان فيه اخباره عليه السلام عن نزول السكينة على قراءة القرآن لـ
امام مسلمؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں ابوموسیٰ سے امام ابوداؤد اور ترمذیؒ نے فضائل القرآن میں محمد
بن غیلانؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فسلم..... اس کے معنی میں تین احتمال ہیں (۱) انہوں نے سلامتی کی دعا مانگی اللھم سلم۔ (۲) سلم بمعنی
معاملہ اللہ کے حوالے کر دیا۔ (۳) سلم انہوں نے السلام علیکم کہہ دیا یعنی سلام پھیر دیا اور نماز ختم کر دی۔
ضبابۃ:..... اس کا معنی ریح ہفافہ گھیرنے والی ہوا اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے ملائکہ اور اس سے
مراد سکینہ ہے جس میں طمانینت اور رحمت تھی اور اس کے ساتھ فرشتے بھی تھے جو قرآن سننے آئے تھے
فلان:..... ای یا فلان ہے۔ ایک صحابی حضرت اسید بن حنیسؒ سورۃ کہف کی تلاوت فرما رہے تھے اور ان کے
گھر میں ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا وہ بدکنے لگا تو انہوں نے تلاوت روک دی اور صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ بیان کیا
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلاں (اسید بن حنیسؒ) یہ تو رحمت تھی تم قرآن مجید پڑھتے رہتے تو تم پر سکینہ اور
رحمت نازل ہوتی رہتی۔

(۱۱۹) حدثنا محمد بن يوسف ثنا احمد بن يزيد بن ابراهيم ابو الحسن الحراني ثنا زهير بن معاوية
هم من محمد بن يوسف في حديثه بيان انهم من احمد بن يزيد بن ابراهيم ابو الحسن الحراني في حديثه بيان انهم من زهير بن معاوية في حديثه بيان انهم من محمد بن يوسف
ثنا ابو اسحق قال سمعت البراء بن عازب يقول جاء ابو بكر الى ابى في منزله
كهاهم من ابو اسحق في حديثه بيان انهم من البراء بن عازب في حديثه بيان انهم من ابو بكر في حديثه بيان انهم من ابو اسحق
فاشترى منه رجلا فقال لعازب ابعت ابنك يحمله معي
اور ان سے ایک کجاوہ خریدا، پھر انہوں نے فرمایا عازب کو کہ اپنے بیٹے کے ذریعے اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے،
قال فحملته معه وخرج ابى ينتقد ثمنه فقال له ابى يا ابا بكر
براء نے بیان کیا کہ میں کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا اور میرے والد بھی قیمت لینے آئے میرے والد نے پوچھا اے ابو بکرؓ
حدثنى كيف صنعما حين سريت مع رسول الله <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>
مجھے وہ واقعہ بتائیے جب آپ نے رسول اللہ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے ساتھ ہجرت کی تھی تو آپ دونوں حضرات نے کیسے وقت گزارا تھا؟
قال نعم اسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام قائم الظهيرة
اس پر انہوں نے بیان کیا کہ جی ہاں رات بھر تو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا

و خلا الطريق لا يمر فيه احد رفعت لنا صخرة طويلة	
اور راستہ بالکل سنان پڑ گیا کہ کوئی بھی متنفس گزرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی	
لها ظل لم تأت عليها الشمس فنزلنا عنده وسويت للنبي ﷺ مكانا	
اس کے (بھرپور) سائے میں دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم وہیں اتر گئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے ایک جگہ ٹھیک کر دی	
بيدئى ينام عليه وبسطت عليه فروة وقلت نم يا رسول الله	
اپنے ہاتھوں سے، آرام فرمانے کے لئے اور ایک پوٹین وہاں بچھا دی، پھر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ آرام فرمائیے	
وانا انفض لك ماحولك فنام وخرجت انفض ماحوله	
میں آپ کے گرد سے آنیوالی چیزوں کو ہٹاؤں گا پس آپ ﷺ سو گئے اور میں چاروں طرف دیکھنے کے لئے نکلا	
فاذا انا براع مقبل بغنمه الى الصخرة يريد منها مثل الذى	
اچانک مجھے ایک چرواہا ملا، وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اس چٹان کی طرف لانا چاہتا تھا جس مقصد کے ساتھ	
اردنا فقلت له لمن انت يا غلام فقال لرجل من اهل المدينة	
ہم نے وہاں پڑاؤ کیا تھا وہی اس کا بھی تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ اے جوان تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے اس نے بتایا کہ مدینہ	
او مكة قلت افي غمك لبن قال نعم قلت	
یا (راوی نے بیان کیا کہ) مکہ کے ایک شخص سے! میں نے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ سے دودھ بھی حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں، میں نے کہا	
افتحلب قال نعم فاخذ شاة فقلت انفض الصرع من التراب والشعر والقذى قال	
تم دودھ گئے، کہا ہاں، چنانچہ وہ بکری پکڑ کر لایا میں نے اس سے کہا کہ پہلے تم کوئی اور بالوں اور دوسری گندگیوں سے صاف کر لو، اب اسحاق نے بیان کیا کہ	
فرايت البراء يضرب احدى يديه على الاخرى ينفض	
میں نے براء بن عازبؓ کو دیکھا کہ آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر تھن کو جھانسنے کی کیفیت بیان کی	
فحلب في قعب كعبة من لبن ومعى اداة حملتها للنبي ﷺ	
اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا، میں نے آپ ﷺ کے لئے ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا،	
يرتوى منها يشرب ويتوضأ فاتيت النبي ﷺ	
آپ اس سے پانی طلب کرتے تھے، اس سے پانی پیتے تھے اور وضو بھی کرتے تھے، پھر میں آپ ﷺ کے پاس آیا	
فكرهت ان اوقظه فوافقته حين استيقظ فصبت من الماء على اللبن	
میں نے آپ ﷺ کو جگانا پسند نہیں کیا، لیکن جب میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا	

حتی	برد	اسفله	فقلت	اشرب	یا	سول	اللہ	قال	فشر
یہاں تک کہ اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کی نوش فرمائیے، یا رسول اللہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے نوش فرمایا									
حتی	رضیت	ثم	قال	الم	یان	للرحیل	قلت	بلی	
یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کی کہ ہو گیا ہے									
قال	فارتحلنا	بعد	مامالت	الشمس	واتبعنا	سراقہ	بن	مالک	
انہوں نے بیان کیا کہ جب سورج ڈھل چکا تو ہم نے کوچ کیا تھا، سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا ہمارے پاس آپہنچا									
فقلت	أتینا	یا	رسول	اللہ	فقال	لَا تَحْزَنْ	إِنَّ	اللَّهَ	مَعَنَا
میں نے کہا ہم لائے گئے (یعنی دشمن آپہنچا) اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے									
فدعا	علیه	النبی	ﷺ	فارتطمت	به	فرسه	الی	بطنها	
آپ ﷺ نے پھر اس کے بارے میں بددعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لئے ہوئے زمین میں دھنس گیا، (راوی نے کہا) اس کے پیٹ تک									
اری	فی	جلد	من	الارض	شک	زهیر	فقال	انی	اراکما
میرا خیال ہے سخت زمین میں یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا، سراقہ نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے میرے لئے بددعا کی ہے									
فادعوا	اللہ	لی	واللہ	لکما	ان	أَرَدُ	عنکما	الطلب	
اگر آپ لوگ میرے لئے (اس مصیبت سے نجات کے لئے) کوہا کریں تو خدا کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لے جاؤں گا									
فدعا	له	النبی	ﷺ	فنجأ					
چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور وہ نجات پا گیا (وعدے کے مطابق)									
فجعل	لا	يلقى	احداً	إِلَّا	قال	قد	كفيتکم	ما	هنا
جو بھی اسے راستے میں ملتا تھا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں، یہاں پر وہ موجود نہیں ہیں									
فلا	يلقى	احداً	إِلَّا	ردہ	قال	ووفی	لنا		
اسی طرح جو بھی ملتا اسے لوٹا دیتا تھا ابو بکرؓ نے فرمایا اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا									

﴿تحقیق و تشریح﴾

روایت الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت :.....فارتطمت به فرسه الی بطنها
اری فی جلد من الارض کے الفاظ کے ساتھ ہے کہ حضور ﷺ کی بددعا سے سخت زمین میں گھوڑے کا دھنس
جانا یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں۔ پانچویں حضرت براء بن عازبؓ ہیں۔

ابی :..... میرا باپ، نام عازب بن حارث ہے۔

رَحْلًا :..... پالان۔ تیرہ درہم کا پالان خریدا تھا۔

اسرینا لیلتنا ومن الغد:..... چلے ہم رات بھر اور کچھ دن۔ غار ثور میں تین راتیں گزارنے کے بعد چلے ہیں اور اسی کو بیان کر رہے ہیں۔

فرفعت لنا صخرة :..... ای ظہرت لا بصرنا اور رفعت واحد مؤنث فعل ماضی مجہول ہے۔

بسطت علیہ فروة:..... میں نے آپ ﷺ کے لئے پوسٹین بچھا دی۔

اهل المدینہ او مکة:..... مدینہ سے مراد مکہ شہر ہے مدینہ نبوی نہیں کیونکہ اس وقت مدینہ نام ہی نہیں تھا اس کو یثرب کہتے تھے علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ کی حکایت بیان کرنے کے وقت تو وہ مدینہ بن چکا تھا۔ لیکن رائج یہی ہے کہ مراد مکہ شہر ہے۔

افی غنمک لبن :..... کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے یعنی تیرے ریوڑ میں دودھ والی بکریاں ہیں؟
افتحلب:..... کیا تو دودھ نکال دے گا؟

قعب:..... لکڑی کا پیالہ۔

کُثْبَة من لبن:..... بضم الکاف ہے بمعنی کچھ مقدار قلیل دودھ کی۔

اداة:..... بکسر الهمزة بمعنی چمڑے کا بنا ہوا برتن جسے عام طور پر مسافر اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

یرتوی:..... ای یستقی طلب کرتے تھے۔

حتى بردا سفله:..... یہاں تک کہ اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا یعنی پانی نیچے تک چلا گیا گویا کہ کچی لسی بن گئی۔

سوال:..... نو جوان سے دودھ لے کر کیسے پی لیا جب کہ وہ مالک نہیں تھا؟

جواب (۱):..... عرب میں عادت تھی کہ چرواہے کو مہمانوں اور راہگزاروں کو دودھ پلانے کی اجازت ہوتی تھی۔

جواب (۲):..... مالک حضرت ابو بکرؓ کا دوست تھا۔ اس لئے مطالبہ کیا۔

جواب (۳):..... بکریاں حربی کی تھیں اور حربی کے لئے کوئی امان نہ تھی۔

جواب (۴):..... مضطر تھے ان کے لئے گنجائش تھی ۲

فشرب حتى رضیت:..... اس سے معلوم ہوا کہ جب خدمت قبول ہو جائے تو خادم کا جی خوش ہو جاتا ہے

جلد من الارض:..... سخت زمین۔

والله لکما ان ارد:.....والله لکما ای نا صر لکما یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے۔ بعض روایات میں اقسام باللہ کے الفاظ آتے ہیں۔

(۱۲۰) حدثنا معلى بن اسد ثنا عبد العزيز بن المختار ثنا خالد بن عكرمة عن ابن عباس
ہم سے معلى بن اسد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبد العزیز بن مختار نے کہا کہ ہم سے خالد نے حدیث بیان کی وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے
ان النبي ﷺ دخل على اعرابي يعودہ قال وكان النبي ﷺ اذا دخل على مريض يعودہ
کہے شک نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے
قال لا بأس طهور ان شاء الله فقال له لا بأس طهور ان شاء الله
تو فرماتے کہ کوئی مضائقہ نہیں پاک کرنے والی ہے، ان شاء اللہ۔ آپ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، پاک کرنے والی ہے، ان شاء اللہ
فقال قلت طهور كلا بل هي حمى تفور او تنور
اس پر اس نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے قطعاً غلط ہے، یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تنور کہا ہے
على شيخ كبير تزيه القبور فقال النبي ﷺ فنعم اذا
کہ اگر کسی بوڑھے کو آجاتا ہے تو اسے قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں رہتا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر یوں ہی ہوگا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... فنعم اذا کے الفاظ کے ساتھ ہے کیونکہ وہ اسی بخار میں مر گیا تھا اور یہ آنحضرت ﷺ کے معجزات میں سے ہے، طبرانی میں ہے اما اذا ابیت فہی کما تقول وقضاء اللہ کائن فما امسى من الغد الامیتا انتھی ۲

امام بخاری اس حدیث کو طب میں اسحٰق سے اور توحید میں محمد بن عبد اللہ سے بھی لائے ہیں اور امام نسائی نے طب میں اور الیوم واللیلۃ میں سوار بن عبد اللہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اعرابی:..... دیہاتی کا نام قیس بن ابی حازم ہے۔

يعودہ:..... دونوں جگہ حال واقع ہو رہا ہے۔

کلا بل:..... اعرابی نے جواب دیا کہ یہ بخار گناہوں کو دھونے والا نہیں بلکہ یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے۔

او تنور:..... تفور اور تنور دونوں ہم معنی ہیں، راوی کو شک ہوا ہے ان دو میں سے کون سا لفظ ارشاد فرمایا ہے۔

تزيه:..... ازار، یزیر، ازارا سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے بمعنی زیارت کرانا ہے۔

طهور:..... صاحب توضیح فرماتے ہیں کہ طہور بمعنی مطہر ہے جب کہ امام اعظم ابو حنیفہ اس کے قائل نہیں ہیں کیونکہ

ان کے نزدیک طہور بمعنی طاهر ہے!
جواب:..... علامہ عینیؒ نے اس نسبت کو غلط قرار دیا ہے اور فرمایا کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ اس کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک طہور بمعنی میں مطہر کے ہے۔

(۱۲۱) حدثنا ابو معمر ثنا عبدالوارث ثنا عبدالعزيز عن انس قال	
ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی وہ انسؓ سے انہوں نے کہا	
كان رجل نصراني فاسلم وقرأ البقرة وال عمران فكان يكتب لنبی اللہ ﷺ	
ایک شخص پہلے عیسائی تھا پھر اسلام میں داخل ہو گیا، سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور نبی کریم ﷺ کی وحی کی کتابت بھی کرنے لگا تھا	
فعاد نصرانيا فكان يقول مايدري محمد الا ما كتبت له	
پھر وہ شخص عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد ﷺ کے لئے جو کچھ میں نے لکھ دیا اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں ہے	
فاماته اللہ فدفنوه فاصبح	
پھر اللہ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا، لیکن صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ	
ولقد لفظته الارض فقالوا هذا فعل محمد واصحابه لما هرب منهم	
اس کی لاش زمین سے باہر نکلی ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ یہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا	
نبتوا عن صاحبنا فالقوه فحفروا له فاعمقوا له في الارض ما استطاعوا فاصبح	
اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کے پھینک دیا چنانچہ دوسری قبر انہوں نے اس سے گہری کھودی جتنی طاقت رکھتے تھے لیکن صبح ہوئی	
وقد لفظته الارض فقالوا هذا فعل محمد واصحابه نبتوا عن صاحبنا لما هرب منهم	
تو پھر لاش باہر تھی اس مرتبہ بھی انہوں نے یہ کہا کہ یہ حضور ﷺ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا	
فالقوه فحفروا له فاعمقوا له في الارض ما استطاعوا	
اس لئے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر نکال دی پھر انہوں نے قبر کھودی جتنی گہری ان کے بس میں تھی اور اس کے اندر ڈال دیا	
فاصبح ولقد لفظته الارض فعلموا انه ليس من الناس فالقوه	
لیکن صبح پھر لاش باہر آ گئی اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں چنانچہ انہوں نے یوں ہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔	

تحقیق و تشریح

مطابقتہ للترجمة من حيث ظهرت معجزة النبى ﷺ في لفظ الارض اياه مرات لانه لما ارتد عاقبه الله تعالى بذلك لتقوم الحجة على من يراه ويدل على صدق الشارع۔

ابو معمر:..... نام عبد اللہ بن عمرو بن ابی الحجاج المقمقری المقعد البصری۔ اس حدیث کے تمام رواۃ بصری ہیں۔
نصرانیا:..... اس مرتد ہو جانے والے شخص کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

فائدہ:..... جس شخص نے بھی اسلام کو چھوڑا اور دین سے رخ موڑا ہے اور آنحضرت ﷺ کے خلاف غلط زبان استعمال کی ہے اور آپ کی بے ادبی اور گستاخی کا مرتکب ہوا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ اس کو اس نصرانی کی طرح یا اس سے بڑھ کر دنیا و آخرت کی رسوائی دیکھنی پڑی ہے۔ (اعاذنا اللہ من ذلک)

(۱۲۲)	حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال
هم من يحيى بن بكير	نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ یونس سے، وہ ابن شہاب سے انہوں نے کہا کہ
واخبرني سعيد بن المسيب عن ابي هريرة انه قال قال رسول الله ﷺ اذا هلك كسرى	اور مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی وہ ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب کسری ہلاک ہو جائے گا
فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده	تو پھر کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا
والذي نفس محمد بيده لتنفق كنوزهما في سبيل الله	اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

تحقیق و تشریح

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث الخمس باب قول النبی ﷺ احلت لكم الغنائم میں گزر چکی ہے۔
 قیصر و کسری حضرت عمرؓ کے دور میں فتح ہوئے اور ان کے اموال غنائم کی صورت میں مسلمانوں کے ہاتھ آئے اور پیغمبر کے ارشاد کے مطابق ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کیا گیا۔ ۲

(۱۲۳)	حدثنا قبيصة ثنا سفين عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمره يرفعه قال
هم من قبيصة	نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، وہ عبد الملک بن عمیر سے اور ان سے جابر بن سمرہ نے مرفوعاً بیان کیا
اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر	کہ جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا
فلا قيصر بعده وذكر وقال لتنفق كنوزهما في سبيل الله	تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا بیان کیا اور کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

﴿تحقیق و تشریح﴾

اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده :..... سبب اس قول کا یہ ہے کہ قریش شام اور عراق میں تجارت کے لئے بہت آتے تھے اس لئے قریش جب مسلمان ہو گئے تو ان کو خوف ہوا کہ شام اور عراق میں کہیں ہماری تجارت روک نہ دی جائے تو حضور ﷺ نے ان کی دل داری کے لئے یہ بات کہی کہ ان کی بادشاہی زائل ہو جائے گی چنانچہ کسریٰ کے پاس آنحضور ﷺ نے والا نامہ بھیجا اور اس نے اس والا نامہ کو چاک کر دیا تو حضور ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی کہ اس کی مملکت اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو حضور ﷺ کی بددعا کے موافق کسریٰ کا تو نام و نشان ہی نہیں رہا اور قیصر کی طاقت ٹوٹ گئی اور وہ شکست خوردہ ہو کر دور کے علاقوں میں چلا گیا۔

(۱۲۳) حدثنا ابو اليمان انا شعيب عن عبد الله بن ابي حسين ثنا نافع بن جبیر
ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ عبد اللہ بن ابی حسین سے، کہا ہمیں نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی
عن ابن عباس قال قدم مسيلمة الكذاب على عهد النبي ﷺ فجعل يقول ان جعل لي محمد
وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مسیلہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ مجھے سب دین
الامر من بعده تبعته وقدمها في بشر كثير من قومه
امر (یعنی نبوت و خلافت) آپؐ کے بعد تو میں ان کی اتباع کے لئے تیار ہوں مسیلہ اپنی قوم کی بہت بڑی فوج لے کر مدینہ کی طرف آیا تھا
فاقبل اليه رسول الله ﷺ ومعه ثابت بن قيس بن شماس
لیکن (اولاً) آپ ﷺ اسے سمجھانے کے لئے اس کے پاس تشریف لے گئے تھے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے
وفي يد رسول الله ﷺ قطعة جريد حتى وقف على مسيلمة في اصحابه
اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا بھی تھا آپ جب وہاں پہنچے جہاں مسیلہ اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا
فقال لو سألتني هذه القطعة ما اعطيتكها
تو آپ نے اس سے فرمایا، اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا) بھی مانگو گے (اس عنوان پر) تو میں نہیں دے سکتا
ولن تغدو امر الله فيك ولن ادبرك ليعقرنك الله
اور تمہارے بارے میں اللہ کا جو حکم ہو چکا اس سے تم آگے نہیں جاسکتے اور اگر تو نے کوئی سرتابی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا
واني لاراك الذي أريت فيك مارأيت
میں تو سمجھتا ہوں تم وہی ہو جو مجھے (خواب میں) دکھائے گئے تھے تمہارے ہی بارے میں میں نے دیکھا تھا (ابن عباسؓ نے فرمایا کہ)
فاخبرني ابو هريرة ان رسول الله ﷺ قال بينا انا نائم
مجھے ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ رسول ﷺ نے فرمایا تھا میں سویا ہوا تھا کہ

رأیت	فی	یدی	سوارین	من	ذهب	فاهمنی	شانہما
میں نے	(خواب میں)	سونے کے	دو لگن اپنے ہاتھوں میں دیکھے، مجھے اس خواب سے بہت رنج ہوا،				
فاوحی	الیّ	فی	المنام	ان	انفخہما	فنفتخہما	فطارا
پھر خواب میں ہی مجھے وحی کے ذریعے ہدایت دی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے							
فاولتہما	کذابین	یخرجان	بعدی	فکان	احدهما	العنسی	والاخر مسیلّمہ صاحب الیمامہ
میں نے اس سے یہ تاویل لی کہ میرے بعد دو جھوٹے پیدا ہوں گے پس ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا اور دوسرا یمامہ کا مسیلّمہ کذاب							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مسیلّمہ الکذاب: اللہ اور اس کے رسول کا دشمن تھا اور یہ شعبہ بازی کیا کرتا تھا یہ پہلا شخص ہے جس نے انڈہ بوتل میں ڈالا اور یہ کام شعبہ بازی سے ہی کیا تھا اسی وجہ سے قوم اس کے دھوکہ میں آ گئی کہ یہ بھی نبی ہے۔ حضرت وحشیؒ جو کہ حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے والے ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں اس کو بھی قتل کیا حضرت وحشیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حالت کفر میں خیر المسلمین کو شہید کیا اور اسلام لانے کے بعد شر الکفار کو قتل کیا۔ مسیلّمہ کذاب بڑا وفادار ۹ھ میں حضور ﷺ کے پاس آیا تھا کہ اگر حضور ﷺ مجھے اپنا خلیفہ لکھ دیں، تو میں ان کی اتباع کرتا ہوں حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں اس وقت ایک چھڑی تھی آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ اگر یہ اس کا ٹکڑا بھی مانگے گا تو نہیں دوں گا۔

مسیلّمہ کے مختصر حالات: نام، مسیلّمہ بن حبیب بن ہشام اور سہیلیؒ نے مسیلّمہ بن ثمامہ بتایا ہے، یمن کا رہنے والا تھا اور اس کا تعلق قبیلہ بنو حنیفہ سے تھا۔ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ جس وقت مسیلّمہ کذاب کو قتل کیا گیا اس وقت اس کی عمر ایک سو پچاس (۱۵۰) سال تھی۔

انی لا راک الذی اریّت: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو میں خواب میں دکھایا گیا ہوں تمہیں وہی گمان کرتا ہوں۔ **کذابین یخرجان:** حضور ﷺ کو خواب آیا تھا کہ دو لگن ہیں میرے ہاتھوں میں سونے کے پس میں نے انکو بڑا اہم جانا مجھے وحی کی گئی کہ پھونک لگاؤ جب میں نے پھونک لگائی تو دونوں اڑ گئے، یہ کنایہ ہے سرعت ہلاکت سے اس کی تعبیر یہ دی کہ دو جھوٹے نکلیں گے ایک عنسی اور دوسرا مسیلّمہ۔

عنسی: اسود عنسی کو حضور ﷺ کی مرض وفات میں حضرت فیروز دہلیؒ نے قتل کیا، اور حضور ﷺ کو صحابہؓ نے اس کی خوشخبری دی۔

مسئلہ صاحب الیمامہ:..... یمامہ یمن کے ایک شہر کا نام ہے مکہ مکرمہ سے چار مراحل اور طائف سے دو مرحلوں پر واقع ہے۔ اسود غسی اور مسیلہ یہ دونوں آدمی کذاب تھے اور اپنی طمع سازی اور دعویٰ باطلہ سے دھوکہ دے کر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔ سونے کے کنگنوں سے اسی طمع سازی کی طرف اشارہ ہے۔

قدم مسئلہ الکذاب:..... اس میں اسناد مجازی ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ علامہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ نقول اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ اپنے خیمہ ہی میں بیٹھا رہا حضور ﷺ کی طرف نہیں نکلا بلکہ اپنی کے ذریعے سے ہی بات چیت کرتا رہا لیکن بخاری شریف کے الفاظ فاقبل الیہ رسول اللہ ﷺ سے متبادر یہی ہے کہ اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور علامہ ابن حجرؒ نے جو لکھا ہے کہ یہ اپنے خیمہ ہی میں بیٹھا رہا حضور ﷺ کی طرف نہیں نکلا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقف علی مسئلہ فی اصحابہ میں اسناد مجازی ہے اور اس نے بالواسطہ بات کی ہے۔

(۱۲۵)	حدثنا محمد بن العلاء ثنا حماد بن اسامة عن يزيد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة
ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی وہ یزید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے وہ اپنے دادا ابی بردہ سے	
عن	ابی موسیٰ اراہ عن النبی ﷺ قال
وہ ابو موسیٰ اشعرؓ سے (امام بخاریؒ نے فرمایا) میرا خیال ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے روایت کیا کہ	
رأیت فی المنام انی اهاجر من مكة الى ارض بها نخل	
حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے باغات ہیں	
فذهب وھلی الى انها الیمامہ او الھجر فاذا ھی المدینة یثرب ورأیت فی رؤیای انی ھززت سیفا	
اس پر میرا دھیان منتقل ہوا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہوگا پس اچانک وہ شہر یثرب تھا اور اسی خواب میں، میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار بھلائی	
فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المؤمنین یوم احد	
تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی، یہ اس نقصان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو مسلمانوں کو احد کی لڑائی میں اٹھانی پڑی تھی،	
ثم ھززتہ اخری فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ به من الفتح	
پھر میں نے اسے دوسری مرتبہ بھلا یا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ نے مکہ کی فتح دی تھی	
واجتماع المؤمنین ورأیت فیھا بقرا واللہ خیر	
اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عنایت فرمائی تھی میں نے اسی خواب میں گائے دیکھی اور اللہ کی تقدیرات میں بھلائی ہی ہوتی ہے	
فاذا ھم المؤمنون یوم احد واذا الخیر ما جاء اللہ به من الخیر	
ان گائیوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں قتل کئے گئے تھے اور بھلائی وہ تھی	

و ثواب	الصدق	الذی	اتانا	الله	بعد	یوم	بدر
جو ہمیں اللہ نے صدق و سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا (خیبر اور فتح مکہ کی صورت میں)۔							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة من حيث ان فيه اخبارا عن رؤيا الصدق ووقوعها مثل ما عبره به۔

امام بخاریؒ اس حدیث کے مختلف حصص کو کئی مقامات پر لائے ہیں (۱) مغازی (۲) علامات نبوت (۳) تعبیر۔ امام مسلمؒ نے الروایا میں ابوکریبؒ سے اور امام نسائیؒ نے الروایا میں موسیٰ بن عبد الرحمنؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے الروایا میں محمود بن غیلانؒ سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ذہب و ہلی:..... ای اعتقادی یعنی میرا خیال ہوا کہ یہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے پس اچانک یہ شہر یثرب ہے۔ یمامہ اور ہجر، یمن کے دو شہروں کے نام ہیں۔

سوال:..... مدینہ منورہ کو یثرب کہنے سے منع کیا گیا ہے اور حضور ﷺ یثرب کہہ رہے ہیں؟

جواب:..... (۱) نہیں سے پہلے پر محمول ہے۔

جواب:..... (۲) نہیں تنزیہی ہے۔

جواب:..... (۳) ان لوگوں کے لحاظ سے یثرب کہا جو مدینہ منورہ نہیں پہچانتے تھے۔

ورایت فیہا بقرا:..... بعض روایات میں بقرا ینحور کی زیادتی بھی آتی ہے اس کا مصداق وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو احد میں شہید ہوئے۔

والله خیر:..... مراد اس سے یہ ہے کہ شہیدوں کے ساتھ جو اللہ کا معاملہ ہے وہ دنیا میں رہنے کے لحاظ سے بہتر ہے یعنی اللہ کا ثواب ان کے لئے بہتر ہے۔

واذا الخیر ما جاء الله به:..... خیر سے مراد وہ ثواب ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بدر کے بعد دیا۔

بعد یوم بدر:..... بعد سے مراد بعدیت بعیدہ ہے یعنی بدر سے مراد بدر صغریٰ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس میں مومنوں کے دلوں کو مضبوط کیا اور ان کے ایمان کو زیادہ کیا انہوں نے حسبنا الله ونعم الوکیل کہا ان کی ہمت سے دشمن منتشر ہو گیا۔

(۱۲۶) حدثنا ابو نعیم ثنا زکریا عن فراس عن عامر الشعبي عن مسروق
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زکریا نے حدیث بیان کی وہ فراس سے وہ عامر سے، وہ مسروق سے
عن عائشة قالت اقبلت فاطمة تمشی کان مشيتها مشی النبی ﷺ
وہ عائشہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ فاطمہؓ آئیں ان کی چال میں نبی کریم ﷺ کی چال سے بڑی مشابہت تھی

فقال النبي ﷺ مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله ثم اسر اليها حديثا فبكت
حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی مرحبا! اس کے بعد آپ ﷺ نے انہیں دائیں یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں
فقلت لها لم تبكين ثم اسر اليها حديثا فضحكت
میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رونے لگیں؟ پھر آپ ﷺ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنس دیں،
فقلت ما رأيت كالיום فرحا اقرب من حزن
میں نے کہا کہ آج غم کے بعد فوراً خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر محسوس کی ہے، اس کا مشاہدہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا
فسألتها عما قال فقالت ما كنت لا فشي سر رسول حتى قبض النبي ﷺ
پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تو کہا کہ میں آپ ﷺ کے کہہ کر کسی نہیں کھل سکتی یہاں تک کہ نبی ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے
فسألتها عما قال فقالت ما كنت لا فشي سر رسول حتى قبض النبي ﷺ
چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے میرے کان میں کہا تھا کہ
ان جبرئيل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وانه عارضني العام مرتين ولا أراه الا حضر اجلى
جبرائیل ہر سال قرآن مجید کا دو ایک مرتبہ کیا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ کیا، مجھے یقین ہے کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے
وانك اول اهل بيتي لحاقا بي فبكت فقال
اور میرے گھرانے میں سب سے پہلی مجھ سے آٹنے والی تم ہوگی، میں (آپ ﷺ کی اس گفتگو پر) رونے لگی تو
اما ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة او نساء المؤمنين فضحكت لذلك
آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا (آپ ﷺ نے فرمایا) مومنہ عورتوں کی تو میں اس پر فخر مند

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث انه اخبر عن حضور اجله ومن حيث انه اخبر ان فاطمة

سيدة نساء اهل الجنة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الاستئذان میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے اور فضائل القرآن میں بھی لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابوالکامل جحدریؒ سے اور امام نسائیؒ نے وفات میں محمد بن معمرؒ سے اور مناقب میں علی بن حجرؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے چلنے کا انداز:..... وكان النبي ﷺ اذا مشى كأنه ينحدر من صلب اى موضع منحدر! آپ ﷺ جب چلتے تو ایسا لگتا گویا آپ ﷺ اونچائی سے نیچے اتر رہے ہوں۔

لافشی:..... الافشاء بمعنی الاظهار، باب افعال سے واحد تکلم فعل مضارع معروف ہے۔

ولا اراہ:..... لاطنہ کے معنی میں ہے۔

حضرت فاطمہؑ کا وصال:..... آنحضرت ﷺ کے ارتحال کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہؑ کا انتقال ہوا۔

سیدۃ نساء اہل الجنة:..... سوال: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہؑ، حضرت خدیجہؑ اور حضرت عائشہؑ سے افضل ہیں؟

جواب:..... یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے کہ کون افضل النساء ہے۔ صحیح تشریح اس کی یہ ہے کہ افضل النساء ایک نوع ہے کبھی کسی فرد کو ذکر کر دیتے ہیں کبھی کسی فرد کو ذکر کر دیتے ہیں۔ بہر حال تینوں کو اللہ پاک نے بڑا مقام عطا فرمایا ہے۔ تفصیل کتاب بدء الخلق میں گزر چکی ہے۔

(۱۲۷) حدثنا يحيى بن قزعة ثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة
هم سے یحییٰ بن قزعم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے
عن عائشة قالت دعا النبي ﷺ فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيه
وہ عائشہؑ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانہ مرض الوفات میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ کو بلایا
فسأرها بشئ فبكت ثم دعاها فسأرها فضحكت
اور آہستہ سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگی، پھر آپ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپؐ ہنس دیں
قالت فسألتها عن ذلك فقالت سأرنی النبی ﷺ
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پھر حضرت فاطمہؑ سے پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلی مرتبہ جب آپ ﷺ نے مجھ سے آہستہ سے گفتگو کی تو
فاخبرنی انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكت
اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں اس پر رو پڑی
ثم سأرنی فاخبرنی انی اول اهل بيته اتبعه فضحكت
پھر دوبارہ مجھ سے آپ نے آہستہ سے کہا اس گفتگو میں آپ نے فرمایا آپ کے اہل بیت میں، میں آپ ﷺ سے سب سے پہلے ملوں گی اس پر میں ہنسی

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ نے مغازی میں بسرہ بنت صفوانؑ سے بھی اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام مسلمؒ نے فضائل فاطمہؑ میں منصور بن ابی مزاحمؑ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں محمد بن رافعؑ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

روایت کی ترجمۃ الباب سے مطابقت (۱)۔ لقاء کی خبر دی جو کہ معجزہ ہے (۲)۔ اپنے بعد زندہ رہنے کی

خبر دی یہ بھی معجزہ ہے۔

سوال:..... اس حدیث کا پہلی حدیث سے تعارض ہے پہلے سبب محک سیدۃ النساء ہونا بیان کیا اور اس حدیث میں سبب محک اولِ لحوق ہونا ہے اور پہلی حدیث میں اولِ لحوق ہونا سبب بکاء ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں اولِ لحوق کو سبب محک بیان کیا؟

جواب (۱):..... صاحب خیر الجاری نے کہا ہے کہ فتح الباری میں مسروق کی روایت کو عروہ کی روایت پر ترجیح دی گئی ہے۔
جواب (۲):..... سبب بکاء دونوں بن سکتے ہیں اسباب میں تعارض نہیں ہو سکتا۔

(۱۲۸) حدثنا محمد بن عروہ ثنا شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر
ہم سے محمد بن عروہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، وہ ابی بشر سے وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباس قال کان عمر بن الخطاب یذنی ابن عباس فقال له عبدالرحمن بن عوف
وہ ابن عباس سے انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ ابن عباسؓ کو اپنے قریب بٹھاتے تھے، اس پر عبدالرحمن بن عوفؓ نے عمرؓ سے شکایت کی کہ
ان لنا ابناء مثله فقال انه من حیث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الایة
ان جیسے تو ہمارے لڑکے بھی ہیں لیکن عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ محض ان کے علم و فضل کی وجہ سے ہے پھر عمرؓ نے ابن عباسؓ سے
اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ اَجَلْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ
آیت ”اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ کے متعلق دریافت فرمایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تھی
اعلمہ ایاہ قال ما اعلم منها الا ما تعلم
جس کی اطلاع اللہ نے آپ ﷺ کو دی عمرؓ نے فرمایا جو مفہوم تم نے بتایا میں بھی وہی سمجھتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں ابوالنعمانؒ اور محمد بن عروہؒ سے اور تفسیر میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے بھی لائے ہیں۔ امام ترمذیؒ نے تفسیر میں محمد بن بشرؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

من حیث تعلم:..... ای من اجل انک تعلم انه عالم۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابن عباسؓ کے لئے دعا فرمائی تھی اللهم فقهه فی الدین وعلمه التاویل آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اللہ پاک نے آپؐ کو بڑا علم اور بڑی ذہانت عطا فرمائی تھی۔

یُدنی:..... یعنی اپنی مجلس میں بلاتے تھے اور قریب بٹھاتے تھے۔

ان لنا ابناء مثله:..... (۱) مطلب یہ ہے کہ ہماری اولادیں بھی اس کی ہم عمر ہیں اور ہم شیوخ ہیں اور وہ

جوان ہیں اس کو ہم پر کیوں مقدم کیا جاتا ہے اس پر حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ علم کی وجہ سے چنانچہ حضرت عمرؓ نے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ کے متعلق سوال کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس میں حضور ﷺ کی اجل کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا کہ میں بھی یہی جانتا تھا جو تو جانتا ہے (۲) مطلب یہ ہے کہ ہمارے بیٹے بھی اس کے ہم عمر ہیں ان کو کیوں نہیں بلاتے!

(۱۲۹) حدثنا ابو نعیم ثنا عبد الرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن الغسیل ثنا عکرمہ ہم س ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبد الرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی عن ابن عباسؓ قال خرج رسول الله ﷺ في مرضه التي مات فيه بملحفة وقد عصب رأسه بعصابة دسماً وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں آپ ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ سر مبارک پر ایک سیاہ پٹی باندھے ہوئے تھے حتی جلس علی المنبر فحمد الله واثني عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون یہاں تک کہ منبر پر تشریف فرما ہوئے پس اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اما بعد (آئے والے دریں) لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی و يقل الانصار حتى يكونوا في الناس بمنزلة الملح في الطعام لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہو جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے، فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه اخوين پس جو شخص تم میں سے کہیں کا والی ہو اور اپنی ولایت کی وجہ سے وہ کسی کو نفع و نقصان بھی پہنچا سکتا ہو تو فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم فكان اخر مجلس جلس فيه النبي ﷺ اسے چاہئے کہ انصار کے نیکیوں کی نیکی قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں انہیں معاف کر دے۔ یہ نبی کریم ﷺ کی آخری مجلس تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة من حيث انه اخبر بكثرة الناس وقلة الانصار بعده۔

امام بخاریؒ نے کتاب الجمعة میں اسماعیل بن ابان سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حنظلہ بن الغسیل:..... ای غسیل الملا نکہ۔ جب یہ احد میں شہید ہو گئے تو ان کو فرشتوں نے غسل دیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ حنظلہؓ شہید ہو گئے اور ان کو فرشتوں نے غسل دیا تو صحابہؓ نے ان کی بیوی سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ جب انہوں نے جہاد میں جانے کا اعلان سنا تو وہ جنبی تھے غسل کرنے کے لئے انہوں نے تاخیر نہیں کی۔
فائدہ:..... ابن الغسیل عبد الرحمن کی صفت ہے اور وہ ابن الغسیل مشہور ہیں۔ دادے کی طرف نسبت کرتے ہوئے۔ اور بعض نسخوں میں حنظلہ الغسیل ہے اور غسیل ملا نکہ حضرت حنظلہ کا لقب ہے۔

بعضاً دسما..... حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں ہذا خروجہ یوم الخمیس حافظ ابن حجرؒ اس کا انکار کرتے ہیں لیکن میں اس کے ثابت ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں۔ علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ عصابة سوداء۔ سیاہ رنگ کی پٹی۔ دسما کا معنی ہوگا تیلیا رنگ کی پٹی۔ یا۔ دسما کا معنی بھی سوداء ہی ہے۔ دسما ای سوداء۔ اس کا ترجمہ میلا کپڑا نہ کیا جائے کہ یہ حضور ﷺ کی شانِ نظافت کے خلاف ہے۔

بمنزلة الملح:..... تشبیہ اصلاح میں ہے کہ قلیل نمک ہی اصلاح کرتا ہے زیادہ نمک ذائقہ بگاڑتا ہے مطلب یہ ہوگا کہ انصار تھوڑے ہوں گے لیکن اصلاح کا باعث ہوں گے۔

یضر فیہ قوما:..... (۱) یعنی وہ نقصان کرنے والے ہوں گے یا دوسروں کو نفع دینے والے ہوں گے۔

(۲) ان میں خالص خیر نہیں ہوگی بلکہ بعض کے لئے خیر ہوں گے اور بعض کو نقصان پہنچائیں گے۔

(۳) مومنوں کو نفع پہنچانے والے ہوں گے اور کفار کو ضرر پہنچانے والے ہوں گے۔

فلیقبقل:..... مراد اس سے متولی ہے یعنی جو والی ہو جائے وہ انصار کے نیکیوں کی بھلائی کو قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں ان کو معاف کر دے۔

(۱۳۰) حدثنا عبد الله بن محمد ثنا يحيى بن آدم ثنا حسين الجعفي عن أبي موسى
 ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی وہ ابو موسیٰ سے
 عن الحسن عن أبي بكر قال اخرج النبي ﷺ ذات يوم الحسن فصعد به على المنبر
 وہ حسن سے وہ ابو بکرؓ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن حسنؓ کو ساتھ لے کر باہر تشریف لائے، اور منبر پر فرود کش ہوئے
 فقال ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين
 پس فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو جماعتوں میں صلح کرائے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ صلح میں بھی اس حدیث کو لائے ہیں۔

لعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين:..... اور یہ پیشین گوئی درست ثابت ہوئی اور اسی سے روایت ترجمۃ الباب کے موافق ہے اس لئے کہ ان کی حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح سے دونوں طائفوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ ۲۔

ابو موسیٰ:..... اسرائیل بن موسیٰ بصری مراد ہیں۔

(۱۳۱) حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن حميد بن هلال
 ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، وہ ایوب سے وہ حمید بن ہلال سے
 عن انس بن مالك ان النبي ﷺ نعى جعفرًا و زيدا
 انہوں نے انس بن مالک سے کہ نبی کریم ﷺ نے جعفرؓ اور زیدؓ کی شہادت کی اطلاع (محاذ جنگ سے)
 قبل ان يجي خبرهما وعيناه تذر فان
 اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ کو دے دی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث انه ﷺ اخبر بقتل جعفر بن ابی طالب وزید بن حارثہ
 بموته قبل ان يجي خبرهما وهذا من علامات النبوة۔

اور یہ حدیث کتاب الجنائز میں ابو عمر عبد اللہ بن عمروؓ سے گزر چکی ہے۔

نعی جعفر اور زید:..... یہ غزوہ موتہ کا واقعہ ہے جو کہ ۸ ہجری میں پیش آیا۔

وعیناہ تذر فان:..... واؤ حال یہ ہے اس حال میں کہ آپ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

(۱۳۲) حدثنا عمرو بن عباس ثنا ابن مهدي ثنا سفين عن محمد بن المنكدر
 ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ محمد بن منکدر سے
 عن جابر قال قال النبي ﷺ هل لكم من انماط
 وہ جابرؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مخملی بچھونا ہے
 قلت وانی يكون لنا الانماط قال اما انه
 میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس مخملی بچھونے کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو ایک وقت آئے گا
 ستكون لكم الانماط فانا اقول لها يعني امرأته اخرى عني انماطك
 تمہارے پاس مخملی بچھونے ہوں گے، اب جب میں اس سے یعنی اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ اپنے مخملی بچھونے ہٹا لو
 فتقول الم يقل النبي ﷺ انها ستكون لكم الانماط فادعها
 تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس مخملی بچھونے ہوں گے چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام ترمذی الاستذنان میں محمد بن بشارؓ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

ستكون لكم الانماط:..... یہ پیشین گوئی صحیح ہوئی اور اسی سے روایت، ترجمۃ الباب کے موافق ہے۔

فائدہ:..... اس روایت سے انماط بچھانے کا جواز ثابت ہوا۔

الانماط:..... نمط کی جمع ہے بمعنی بساط لہٰذا حمل رقیق (مخملی بچھونا)

أما:..... بفتح الهمزة وتخفيف الميم بمعنی یاد رکھو، (بہر حال) اور یہ مقدمات یمن میں سے ہے۔

سوال:..... کسی شئی کے ہونے کی خبر دینا اس کی اباحت کو مستلزم نہیں؟

جواب:..... (۱) اگر استدلال کرنے والا حضور ﷺ کی تقریر سے استدلال کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہوں گے اور منع نہیں فرمایا گویا ان کو اس پر باقی رکھا تو یہ جواز کو ثابت کرتا ہے۔

جواب:..... (۲) حضور ﷺ نے کسی چیز کے ہونے کی خبر دی اور اس کے ہونے کو پسند فرمایا یہ دلیل جواز ہے۔

(۱۳۳) حدثنا احمد بن اسحق ثنا عبيد الله بن موسى ثنا . اسرائيل
هم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبيد الله بن موسى نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسرائيل نے حدیث بیان کی
عن ابى اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود قال انطلق سعد بن معاذ
وہ ابو اسحاق سے وہ عمرو بن ميمون سے وہ عبد الله بن مسعود سے انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ
معتمرا قال فنزل على امية بن خلف ابى صفوان وكان امية اذا انطلق الى الشام
عمرہ کے ارادہ سے کد آئے اور ابو صفوان امية بن خلف کے ہاں قیام کیا امية بھی (تجارت وغیرہ کے لئے) شام جاتے ہوئے
فمر بالمدينة نزل على سعد فقال امية لسعد انتظر حتى اذا انتصف النهار
جب مدینہ سے گزرتا تو سعد بن معاذ کے ہاں قیام کرتا تھا امية نے سعد سے کہا ابھی ٹھہرو جب نصف النہار کا وقت ہو جائے
وغفل الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف اذا ابو جهل فقال
اور لوگ غافل ہو جائیں تو طواف کریں گے چنانچہ اس کے کہنے کے مطابق آئے اور طواف کرنے لگے، اچانک ابو جهل نے کہا
من هذا الذى يطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابو جهل تطوف بالكعبة امنا
یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد نے فرمایا کہ میں سعد ہوں، ابو جهل بولا تم کعبہ کا طواف محفوظ و مامون حالت میں کر رہے ہو
وقد اويتم محمدنا واصحابه فقال نعم فتلاحيا بينهما
حالانکہ تم نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے، انہوں نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اس طرح بات بڑھ گئی
فقال امية لسعد لا ترفع صوتك على ابى الحكم فانه سيد اهل الوادى
پھر امية نے سعد سے کہا ابو الحكم (ابو جهل) کے سامنے اونچی آواز کر کے نہ بولو، کیونکہ وہ اس وادی کا سردار ہے

ثم قال سعد والله لئن منعني ان اطوف بالبيت لأقطعن متجرك بالشام
 اس پر سعدؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تمہاری شام کی تجارت بند کر دوں گا
 قال فجعل امية يقول لسعد لا ترفع صوتك فجعل يمسكه فغضب سعد فقال دعنا عنك
 بیان کیا کہ امیہ سعدؓ سے یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور مقابلہ سے روکتا رہا، سعدؓ کو اس پر غصہ آ گیا اور کہا کہ اس کی حمایت سے باز آ جاؤ
 فانی سمعت محمدا ﷺ يزعم انه قاتلك قال ابای
 میں نے محمد ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آں حضور ﷺ تمہیں قتل کر دیں گے امیہ نے پوچھا مجھے؟
 قال نعم قال والله ما يكذب محمد اذا حدث فرجع الى امرأته
 نعم قال والله ما يكذب محمد اذا حدث فرجع الى امرأته
 آپ نے فرمایا ہاں اس پر وہ کہنے لگا، بخدا محمد ﷺ جب کوئی بات کہتے ہیں تو غلط نہیں ہوتی، پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا
 فقال اما تعلمين ما قال لي اخي الشيربي قالت وما قال قال
 اور کہنے لگا تمہیں معلوم نہیں میرے شیری بھائی نے کیا بات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انہوں نے کیا کہا؟ اس نے بتایا کہ
 زعم انه سمع محمدا يزعم انه قاتلي قالت فوالله ما يكذب محمد قال
 اس نے کہا ہے کہ انہوں نے محمد ﷺ کو فرماتے سنا کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے وہ کہنے لگی، بخدا محمد ﷺ غلط بات زبان سے نہیں نکالتے، بیان کیا کہ
 فلما خرجوا الى بدر وجاء الصريخ قالت له امرأته اما ذكرت
 پھر اہل مکہ بدر کی لڑائی کے لئے روانہ ہونے لگے اور کوچ کی اطلاع دینے والا آیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا، تمہیں یاد نہیں رہا
 ما قال لك اخوك الشيربي قال فاراد ان لا يخرج
 تمہارا شیری بھائی تمہیں کیا اطلاع دے گیا تھا؟ بیان کیا کہ اس کی یاد دہانی پر اس کا ارادہ ہو گیا تھا کہ اب جنگ میں شرکت کے لئے نہیں جائے گا
 فقال له ابو جهل انك من اشراف الوادی فیسر بنا يوما او يومين
 لیکن ابو جہل نے کہا، تم وادی مکہ کے اشراف میں سے ہو اس لئے کم از کم ایک یا دو دن کے لئے جانا ہی چاہئے
 فسار معهم فقتله الله
 اس طرح وہ ان کے ساتھ جنگ میں شرکت کے لئے نکلا اور اللہ نے بد بخت کو قتل کر دیا

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب المغازی باب ذکر النبی ﷺ من یقتل بیلہ کے شروع میں لائے ہیں۔
 سعد بن معاذ: مدینہ منورہ میں عقبہ اولیٰ یا ثانویہ میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے
 ان کے مسلمان ہونے سے بنو عبد الاشہل بھی مسلمان ہوئے یہ انصار کا پہلا گھرانہ ہے جو مسلمان ہوا حضور ﷺ نے ان
 کو سید الانصار کا لقب دیا بنو قریظہ کے متعلق ان کو حکم بنایا گیا بدر واحد کے بعد غزوہ خندق میں تیر لگنے سے شہید

ہوئے۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

ابی الحکم :..... یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہے نام اس کا عمرو بن ہشام ہے، اپنے آپ کو ابوالحکم کہلوا یا کرتا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی کنیت ابو جہل رکھی۔

انہ قاتلک :..... سعدؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔

ما یکذب محمد اذا حدث :..... محمد ﷺ جب بھی بات کرتے ہیں سچ بولتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے۔ باوجود کافر ہونے کے حضور ﷺ کی پیشین گوئیوں کو سچا جانتے تھے۔

قالت له امرأته :..... یعنی امیہ کی بیوی کہنے لگی ابو جہل کے ساتھ نہ جا، کیا تجھے یثرب بھائی (حضرت سعدؓ) کی بات یاد نہیں؟ گویا کہ پرانی کہی ہوئی بات یاد دلا رہی ہے۔ لیکن ابو جہل نے اصرار کر کے نکالا اور مسلمانوں (حضرت بلالؓ وغیرہ) نے اس کو قتل کیا۔

(۱۳۳) حدثنا عبدالرحمن بن شیبہ انا عبدالرحمن بن المغيرة عن ابيه عن موسى بن عقبة
ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبدالرحمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ اپنے والد سے وہ موسیٰ بن عقبہ سے،
عن سالم بن عبدالله عن عبدالله ان رسول الله ﷺ قال رأیت
انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اور وہ عبداللہ سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا
الناس مجتمعین فی صعيد فقال ابوبکر فنزع ذنوبا او ذنوبین وفي بعض نزعه ضعف
لوگ ایک میدان میں جمع ہیں پھر ابوبکر اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی بھر کر انہوں نے نکالا پانی نکالنے میں بعض اوقات ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی
والله يغفر له ثم اخذها عمر فاستحالت بيده غربا
اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمرؓ نے پکڑا جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی
فلم ار عبقریا فی الناس یفری فریہ حتی ضرب الناس بعطن
پس میں نے ان جیسا ماہر انسان نہیں دیکھا جو عمل کرتا ہے عمل کو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کے بیٹھے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا
وقال همام سمعت ابا هريرة عن النبي ﷺ فنزع ابوبکر ذنوبین
اور ہمام نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے سنا کہ ابوبکرؓ نے دو ڈول کھینچے تھے

تحقیق و تشریح

مطابقہ للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم اخبره عما راه في المنام في امر خلافة الشيخين وقد وقع مثل ما قال۔

امام بخاریؒ نے التعبير میں احمد بن یونسؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام مسلمؒ نے فضائل میں

احمد بن یونس سے اور امام ترمذی نے الرویا میں محمد بن بشر سے اور امام نسائی نے الرویا میں یوسف بن سعید سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

نزع ذنوباً:.....ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہیں۔

فاستحالت غرباً:.....غرب بڑے ڈول کو کہتے ہیں۔

فلم ارعبقرباً:.....عبقری جو کام کرنے میں بہت ماہر ہو۔

یفری فریہ:.....عمل کرتا ہے عمل کو یعنی عجیب عمل کرتا ہے مراد ماہر ہے۔

بعطن:.....عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

فی نزعہ ضعف:.....اس سے حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت میں کمی مقصود نہیں بلکہ اس سے قلت فتوحات کی طرف

اشارہ ہے اور نہ ہی واللہ یغفر لہ میں تنقیص ہے اور نہ ہی اس میں کسی قصور کی طرف اشارہ ہے بلکہ یہ کلمہ دعائیہ ہے۔

ذنوب بین:.....اس سے مطابقت ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دو سالہ مدت خلافت کو۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ

کے وصال کے بعد دو سال تین ماہ میں دن خلافت کی ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے دور خلافت میں مرتدین سے قتال

(جنگ) میں لگے رہے دیگر شہروں کی فتح کا موقع نہ مل سکا اور حضرت عمرؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے وصال کے بعد

منصب خلافت سنبھالا اور دس سال تک ایسا نظام درست کیا اور چلایا اور اس قدر فتوحات حاصل کیں کہ دنیا جس کی نظیر

پیش کرنے سے عاجز رہی ہے۔

وقال ہمام:.....یہ تعلق ہے ہمام بن منبہ مراد ہیں امام بخاریؒ نے بخاری شریف، التعبير میں اس کو موصولاً ذکر

کیا ہے

۱۳۵)	حدثنا	عباس بن الولید	النرسی	ثنا	معتمر	قال	سمعت	ابی
ہم سے عباس بن ولید نرسی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے								
ثنا	ابو	عثمان	قال	انبت	ان	جبرئیل	اتی	النبی ﷺ
کہا کہ ہم سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہا مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی کہ جبرائیلؑ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آئے								
وعنده	ام	سلمة	فجعل	يتحدث	ثم	قام	فقال	النبي ﷺ
اس وقت آپ ﷺ کے پاس ام المومنین ام سلمہؓ موجود تھیں اور آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے جب حضرت جبرائیلؑ چلے گئے								
اوکما	قال	قالت	هذا	دحية				
تو آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے؟ یا ایسے ہی کہا ابو عثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہؓ نے جواب دیا دحیہ کلبی تھے								

فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِمَامُ اللهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ	
ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے کہ میں دجیہ کلبیؓ سمجھے بیٹھی تھی آخر جب میں نے آپ ﷺ کا خطبہ سنا	
بخیر	جبرائیل
اوکما	قال
جس میں آپ ﷺ حضرت جبرائیل کی (آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبرائیل ہیں یا جیسے بیان کیا کہ	
قال فقلت لابی عثمان ممن سمعت هذا قال من اسامة بن زيد	
کہا کہ میں نے ابو عثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید سے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... اس میں جبرائیل علیہ السلام کا ذکر ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو غیب کی خبریں پہنچایا کرتے تھے اور یہ علامات نبوت میں سے ایک علامت ہے۔

یہ حدیث فضائل القرآن میں بھی آئے گی (لہذا) اور امام مسلمؒ نے فضائل ام سلمہؓ میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

النرسی:..... نون کے فتح اور راء کے سکون کے ساتھ ہے۔ عباسؓ کے اجداد میں سے ایک دادا کا نام نرس تھا اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے نرسی کہا جاتا ہے۔

معتبر:..... معتمر بن سلیمان مراد ہیں اپنے باپ سلیمان کی طرح آپ بھی علم و عمل میں اونچا مقام رکھتے تھے۔

وعنده ام سلمة:..... واؤ حالیہ ہے اور آپ کا نام ہند بنت ابی امیہؓ ہے۔

انبت:..... اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن جب اخیر میں کہا کہ ممن سمعت هذا قال من اسامة بن زيد تو حدیث مرفوع ہوگئی۔

حضرت دحیہ کلبی کا مختصر تعارف:..... دحیہ، دال کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

دجیہ بن خلیفہ بن کلبی بڑے حسین صحابی تھے ان کو اس امت کا یوسف کہا جاتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام درحقیقت اپنی شکل میں آئے تھے، آنحضرت ﷺ کے علاوہ دیگر حضرات کو ایسے نظر آتا تھا کہ جیسے حضرت دجیہ بن خلیفہؓ بیٹھے ہیں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ آپ ﷺ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور کو نظر ہی نہیں آتے تھے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

﴿۲۷﴾

باب قول الله تعالى: يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ
یہ باب ہے اللہ کا ارشاد کہ اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں
اور بے شک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے، کے بیان میں

۱۳۶) حدثنا عبد الله بن يوسف انا مالک بن انس عن نافع عن عبد الله بن عمر ان اليهود
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے خبر دی وہ نافع سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ یہود
جاؤا الی رسول اللہ ﷺ فذكروا له ان رجلا منهم وامرأة زنيا فقال لهم رسول الله ﷺ
رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ
ما تجدون فی التورۃ فی شأن الرجم فقالوا نفضحهم ویجلدون
رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم انہیں بے عزت اور شرمندہ کریں اور انہیں کوڑے لگائیں جائیں
فقال عبد الله بن سلام کذبتہم ان فیہا الرجم
اس پر عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تورات میں سنگسار کا حکم موجود ہے
فاتوا بالتورۃ فنشروها فوضع احدہم یدہ علی ایتۃ الرجم
پھر یہودی تورات لائے اور انہوں نے اسے کھولا، لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپایا
فقرأ ما قبلها وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام ارفع یدک فرفع یدہ
اور اس سے پہلے اور اس کی بعد کی آیتیں پڑھیں عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ (اچھا) اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا
فاذا فیہا ایتۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیہا ایتۃ الرجم
تو وہاں آیت سنگسار موجود تھی اب وہ سب کہنے لگے کہ عبد اللہ بن سلام نے سچ کہا تھا، اے محمد! تورات میں رجم کی آیت موجود ہے
فامر بہما رسول اللہ ﷺ فرجما قال عبد الله فرأیت
چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ
الرجل یحیی علی المرأة یقیہا الحجارۃ
(رجم کے وقت) مرد اس عورت کی طرف مائل ہوتا تھا پتھر کی ضربات سے بچانے کے لئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب المحاربین میں اسماعیل بن ابی اویسؒ سے بھی لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے حدود میں ابوطاہرؒ سے اور امام ابو داؤدؒ نے حدود میں اسحاق بن موسیٰؒ سے اور امام نسائیؒ نے رجم میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ما تجدون فی التوراة:..... (رجم کے بارے میں) تم اپنی تورات میں کیا حکم پاتے ہو یعنی اس سلسلہ میں تورات میں کیا لکھا ہے؟ یہود نے جواب دیا کہ ہمارے علماء نے بتلایا ہے کہ ہم ایسے افراد کا منہ کالا کر کے گدھے پر پھرائیں۔

سوال:..... کیا آنحضرت ﷺ نے اس مسئلہ میں ان کی تقلید کی خاطر یہ سوال کیا؟

جواب:..... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ ان کی تقلید مقصود نہیں تھی اور نہ ہی ان سے حکم معلوم کرنا تھا بلکہ ان کو الزام دینا مقصود تھا ۲

فقال عبد اللہ بن سلام:..... آپ اسرائیلی تھے اور بنو قریظہ سے آپ کا تعلق تھا، حافظ تورات تھے، زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام حصین تھا، تبدیل کر کے عبد اللہ رکھا گیا، آپ انصار کے حلیف تھے، حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں ۴۳ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال ہوا، آنحضرت ﷺ نے آپ کے جنتی ہونے کی شہادت دی تھی ۳

فوضع احدہم یدہ علی آیۃ الرجم:..... ان میں سے ایک (عبد اللہ بن صوریٰ اعور) نے اپنا ہاتھ رجم والی آیت پر رکھ دیا۔

سوال:..... احسان کے لئے اسلام شرط ہے یا نہیں؟

جواب:..... اس مسئلہ میں شوافعؒ اور حنابلہؒ کے نزدیک اسلام شرط نہیں جب کہ احنافؒ کے نزدیک اسلام شرط ہے۔

شوافع وغیرہ کی دلیل:..... حدیث الباب ہے کہ زانی اور زانیہ دونوں غیر مسلم تھے۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ جب کافر اسلامی قاضی کے پاس مقدمہ لائیں تو اسلام کے مطابق فیصلہ ہوگا ۴ چنانچہ حضور ﷺ نے اسلام کے مطابق فیصلہ کیا یعنی مشرک کو رجم کیا اس سے معلوم ہوا کہ محسن ہونا شرط نہیں ہے کیونکہ جو مشرک کرتا ہے وہ محسن نہیں؟

جواب (۱):..... امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ احسان کی شرط کا حکم اس واقعہ کے بعد نازل کیا گیا لہذا یہ ہمارے خلاف حجت نہیں۔

جواب (۲):..... تبکیا ان کی کتاب یعنی تورات کے حکم سے ان کو سنگسار کیا گیا۔ پس یہ اپنے مورد پر بند رہے گا۔

دلیل احناف:..... آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے عن ابی ہریرۃؓ قال اتی رجل رسول اللہ ﷺ وهو فی المسجد فناداه فقال یا رسول اللہ انی زنیۃ فاعرض عنہ حتی ردد علیہ اربع مرات فلما شہد علی نفسه اربع مرات دعاه النبی ﷺ قال ابک جنون قال لا قال فهل احصنت قال نعم فقال النبی ﷺ اذهبوا بہ فارجموہ ۵ دوسری روایت میں ہے من اشرك بالله فليس بمحصن

پہلی روایت میں ہے فہل احصنت اس سے معلوم ہوا کہ محسن ہونا شرط ہے اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ مشرک محسن نہیں ہوتا لہذا ثابت ہوا کہ مشرک کو رحم نہیں کیا جائے گا۔

سوال:..... کافر اگر اسلامی قاضی کے پاس مقدمہ لائیں تو وہ کیسے فیصلہ کرے؟

جواب:..... اس میں بھی اختلاف ہے۔ فقہاء عراق اور حجاز فرماتے ہیں کہ حاکم کو اختیار ہے کہ اسلام کے مطابق فیصلہ کرے چاہے ان سے اعراض ہی کر لے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حاکم پر واجب ہے جب وہ اس کے پاس مقدمہ لائیں تو اسلام کے مطابق ہی ان کا فیصلہ کرے۔ امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت مرد دونوں مقدمہ لائیں تو پھر عدل کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اکیلی عورت آئے اور مرد راضی نہ ہو تو پھر ان کے درمیان فیصلہ نہ کرے لیکن صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں فیصلہ کر دے۔

﴿۲۸﴾

باب سؤال المشرکین ان یرہم النبی ﷺ اية فأراهم انشقاق القمر

یہ باب ہے مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ آپ ﷺ انہیں کوئی عجزہ دکھائیں، حضور ﷺ نے انہیں شق قمر کا عجزہ دکھایا، کے بیان میں

(۱۳۷) حدثنا صدقة بن الفضل انا ابن عيينة عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ابي معمر
ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن عیینہ نے خبر دی وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے وہ ابو معمر سے
عن عبد الله بن مسعود قال انشق القمر على عهد النبي ﷺ شقتين فقال النبي ﷺ اشهدوا
وہ عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس پر گواہ رہنا

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ اس روایت کو تفسیر میں علی بن عبد اللہؒ سے اور انشقاق القمر میں عبدانؒ سے بھی لائے ہیں، امام مسلمؒ نے التوبة میں عمروؒ سے اور امام ترمذیؒ نے التفسیر میں علی بن حجرؒ سے اور امام نسائیؒ نے التفسیر میں محمد بن عبد الاعلیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؒ سے مروی ہے قال بينما نحن مع رسول الله ﷺ
بمنى فانشق القمر فلقتين فلقة من وراء الجبل وفلقة دونہ ۲ فقال لنا رسول الله ﷺ اشهدوا
اقتربت الساعة وانشق القمر وقال هذا حديث صحيح۔

شقتین: ای نصفین دو ٹکڑے، مسلم شریف میں ہے فاراھم انشقاق القمر مرتین اور مصنف عبدالرزاق میں ہے مرتین اور شخین کی روایت میں ہے شقتین اور ایک روایت میں ہے فلقیتین۔

الحديث يفسر بعضه بعضاً کے ضابطہ سے معلوم ہوا کہ مرتین معنی میں فرقتین کے ہے۔ دلائل کو جمع کرنے کے لئے یہ تاویل کر لی جائے گی اس لئے کہ علماء حدیث میں سے کسی نے بھی تعدد انشقاق قمر کا قول نہیں کیا۔

سوال: جو لوگ معجزات کے منکر ہیں وہ اس کا انکار کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو عوام الناس پر مخفی نہ رہتا اور یہ خبر تو اتر سے منقول ہوتی کیونکہ یہ چیز مشاہدہ میں آنے والی ہے اور لوگ اس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں اور امر عجیب کی خبر نقل کرنے میں بڑا داعیہ پیدا ہوتا ہے اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو کتابوں میں مذکور ہوتا اور صحف میں مدون ہوتا اور اہل سیر و تاریخ اس کو جانتے ہوتے اتنے بڑے جلیل الشان واقعہ سے غفلت ممکن نہیں؟

جواب: اس امر پر اعتراض کرنے والے نے جو بات کہی ہے اس سے خارج ہے کیونکہ یہ معجزہ خاص قوم نے طلب کیا تھا اہل مکہ میں سے۔ اور یہ رات کا واقعہ ہے لوگ اس وقت میں سونے والے، کپڑا اوڑھنے والے ہوتے ہیں اور گھروں میں ہوتے ہیں اور جو جاتے ہیں وہ جنگلوں میں اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور آسمان کی طرف نظر اٹھانے والے نہیں ہوتے جیسا کہ کسوف واقع ہوتا ہے اور اکثر لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا باوجودیکہ وہ زیادہ دیر تک رہتا ہے اور بعض علاقوں میں اختلاف مطالع کی وجہ سے دن ہوگا اور بعض میں آدھی رات ہوگی وہاں اس کی رویت ممکن ہی نہیں اور یہ معجزہ تو ایک لحظہ کی مقدار ہوا اور اگر یہ ہمیشہ ہوتا تو سب لوگ اس کے دیکھنے میں شریک ہوتے اور پھر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہلاک کر دئے جاتے اتنے احتمالات کے باوجود تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں بھوپال کے راجہ بھوجپال نے اس کا مشاہدہ کیا ہے اور ہندوستان کے راجہ مالیمار کے اسلام لانے کا سبب بھی اسی واقعہ کو لکھا ہے۔ علامہ ابن عبد البرؒ نے نقل کیا ہے کہ عام لوگ اس وقت کافر تھے وہ اس کو سحر اعتقاد کرتے تھے اور اس کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے کہ اس کی شہرت نہ ہونے کے باوجود نقل کیا گیا ہے کہ اہل مکہ نے جب آفاقیوں سے اس واقعہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے اس لئے کہ مسافرات کے وقت چاند کی روشنی میں سفر کرتا ہے ان پر یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی۔

﴿کیفیت انشقاق قمر﴾

وفرقۃ للطود منه نزلت

اور ایک ٹکڑا پہاڑ سے نیچے اتر

والنص والتواتر والسماع

نص اور سماع کے تواتر سے

صار فرقتین فرقة علت

ہو گیا دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اونچا ہو گیا

وذاک مرتین بالاجماع

اور یہی بالا جماع مرتین کا مصداق ہے

بخاری شریف صفحہ ۲۱ کی روایت میں ہے فرقة فوق الجبل وفرقة دونہ۔

(۱۳۸) حدثني عبد الله بن محمد ثنا يونس ثنا شيبان عن قتادة
مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی شیبان نے وہ قتادہ سے
عن انس بن مالك ح وقال لي خليفة ثنا يزيد بن زريع
وہ انس بن مالک سے تحویل اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی
ثنا سعيد عن قتادة عن انس انه حدثهم ان اهل مكة
کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک سے کہ انہوں نے ان سے حدیث بیان کی کہ اہل مکہ نے
سألوا رسول الله ﷺ ان يرهم اية فاراهم انشقاق القمر
رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ ﷺ نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو دو طریق سے ذکر فرمایا ہے (۱) عبد اللہ بن محمد (۲) خلیفہ بن خیاط۔ امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب التفسیر میں عبد اللہ بن محمد سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے التوبہ میں زہیر بن حرب سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

(۱۳۹) حدثني خلف بن خالد القرشي ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك
مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی وہ جعفر بن ربیعہ سے، وہ عراق بن مالک سے
عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس ان القمر انشق في زمان النبي ﷺ
وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے اور وہ ابن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب التفسیر میں اور انشقاق القمر میں بھی لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے التوبہ میں موسیٰ بن قریش سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فائدہ:..... اس باب میں تین روایات نقل کی ہیں ایک حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے دوسری حضرت انس بن مالکؓ سے اور تیسری حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے ان میں سے مدار حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کیونکہ وہ شاہد واقعہ ہیں اور دوسری دونوں روایات مرسل صحابی کے قبیل سے ہیں کیونکہ حضرت انسؓ قمر کے وقت مدینہ منورہ میں تھے اور حضرت ابن عباسؓ ابھی چھوٹی عمر کے بچے تھے۔



حدثنا	محمد	بن	المثنى	ثنا	معاذ	ثنى	ابى
ہم سے محمد بن ثنى نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی	عن قتادة ثنا انس ان رجلين من اصحاب النبی ﷺ خرجا من عند النبی ﷺ	انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس سے دو صحابہ اٹھ کر (اپنے گھر) واپس ہوئے	فی ليلة مظلمة ومعهما مثل المصباحين يضيئان بين ايديهما فلما	رات تاریک تھی، لیکن دو چراغوں کی طرح کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جانی تھی پھر جب	افترقا صار مع کل واحد منهما واحد حتی اتى اهله	یہ دونوں حضرات جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں حضرات کے ساتھ الگ ہو گئی اور اس طرح وہ اپنے گھر پہنچ گئے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

ومعهما مثل المصباحين: دو چراغوں کی طرح جب کہ وہ روشن کئے جاتے ہیں، اور یہ روشن ہونے والی چیز چھوٹی لاٹھی (عصیہ) تھی، اسی سے ترجمہ الباب ثابت ہے یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کرامت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔

سوال: ان دونوں صحابہ کرام کے نام مبارک کیا ہیں؟

جواب: (۱) اسید بن حضیر (۲) عباد بن بشر

فائدہ: باب بلا ترجمہ پہلے باب کی فصل ہوتا ہے اور یہاں پر پہلے باب کی فصل نہیں ہے اس کا حق یہ تھا کہ اس کو دو باب پہلے درج کیا جاتا۔

حدثنا	عبدالله	بن	ابی	الاسود	ثنا	یحییٰ	عن	اسمعیل	ثنا	قیس
ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، وہ اسماعیل سے کہا ہم سے قیس نے حدیث بیان کی	قال سمعت المغيرة بن شعبه عن النبی ﷺ قال لا يزال ناس من امتی	انہوں نے کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ افراد	ظاہرین	حتی	ياتيهم	امر الله	وهم	ظاهرون		
ہمیشہ حق کو غالب کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہ حق کو غالب کرنے والے ہوں گے										

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو الاعتصام میں عبید اللہ بن موسیٰؓ سے اور التوحید میں شہاب بن عبادؓ سے بھی لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے الجہاد میں ابوبکر بن ابی شیبہؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حتى ياتيهم امر الله وهم ظاهرون:..... یہاں تک کہ جب قیامت آجائے گی تو اس وقت بھی حق کو باعتبار حجت کے غالب کرنے والے لوگ ہوں گے (یعنی اپنے فضل و کمال اور باطل کے مقابلے میں پامردی اور استقلال کے ساتھ دلائل دے دے کر حق کو غالب کریں گے) یہاں پر امر اللہ ہے اور مسلم شریفؒ میں حضرت جابرؓ سے حتی یاتی یوم الساعة ہے۔ مراد اس سے قرب قیامت ہے۔ اس لئے کہ قیامت جب قائم ہوگی اس وقت اللہ اللہ کہنے والا تو کوئی نہیں ہوگا۔ یہ روایت بھی علامات نبوت کے ساتھ ملحق ہے۔

حدثنا	الحمیدی	ثنا	الولید	ثنی	ابن	جابر
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابرؓ نے حدیث بیان کی						
ثنی	عمیر	بن	ہانی	انہ	سمع	معاویہ
کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی انہوں نے معاویہؓ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے						
سمعت	النبی ﷺ	يقول	لا يزال	من	امتي	قائمة
میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک طبقہ ایسا موجود رہے گا جو اللہ کے حکم پر قائم رہے گا						
لا	يضرهم	من	خذلهم	ولا	من	خالفهم
انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے						
حتى ياتي	امر الله	وهم	على	ذلك	قال	عمير بن هاني
یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور امت کا یہ طبقہ اسی طرح حق پر قائم رہے گا، عمیر بن ہانی نے بیان کیا اس پر مالک بن یخامر						
قال	معاذ	وهم	بالشام	فقال	معاویہ	هذا
معاذؓ نے فرمایا کہ وہ طبقہ شام میں ہو گا، معاویہؓ نے فرمایا یہ مالک یہاں موجود ہیں						
يزعم	انه	سمع	معاذا	يقول	وهم	بالشام
اور کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے معاذؓ سے سنا تھا وہ طبقہ شام میں ہو گا						

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ توحید میں حمیدیؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے جہاد میں منصورؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

الحمیدی:..... نام عبید اللہ بن زبیر بن عیسیٰ ہے۔ ان کے اجداد میں حمید ہیں ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے حمیدی کہا جاتا ہے۔

معاذ:..... معاذ بن جبلؓ مراد ہیں۔

ہذا مالک:..... مالک بن یخامر یہاں شام میں موجود ہیں۔

قائمة بامر الله:..... اس کے مصداق میں شدید اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اہل علم اور بعض نے کہا کہ اصحاب الحدیث مراد ہیں بعض نے کہا صلحاء الثابتین علی او امر اللہ مراد ہیں اور بعض نے کہا کہ دین پر قائم رہنے والے لوگ مراد ہیں اور بعض نے کہا کہ مراد وہ لوگ ہیں جو علم سکھاتے ہیں اور بعض نے کہا وہ لوگ مراد ہیں جو دائمًا دین اسلام پر رہیں گے۔ امر اللہ سے مراد شریعت اور دین اور سنت کی ترویج ہے یا مجاہدین مراد ہیں۔ بعض نے کہا کہ آخر زمانہ میں شام کی سرحدوں کی نگرانی کرنے والے لوگ مراد ہیں، بعض نے کہا کہ قائمة بامر اللہ سے مراد ابدال ہیں اس لئے کہ انکا مسکن شام ہے۔

ہم بالشام:..... یعنی یہ لوگ قیامت تک شام میں مستقر ہوں گے۔

فقال معاوية:..... حضرت معاویہؓ اس قول کو نقل کر کے اپنے حق پر ہونے کا استدلال کرتے تھے کیونکہ وہ شام میں رہتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے استدلال کرتے تھے اور یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے زمانے سے متعلق ہے کیونکہ اس وقت خیر شام میں ہوگی۔ یا یہ حدیث ابدال کے بیان میں ہے کہ ابدال اکثر شام میں ہونگے۔ جس بات کی طرف حضرت معاویہؓ اشارہ کرتے ہیں اس حدیث کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ صرف ان کا اجتہاد ہے۔

(۱۳۳) حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفین ثنا شیب بن غرقدة قال
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیب بن غرقدة نے حدیث بیان کی کہا کہ
سمعت الحی يتحدثون عن عروة هو البارقی ان النبی ﷺ اعطاه دینارا
میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا وہ لوگ عروہؓ باریقی کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا کہ
یشتري له به شاة فاشتري له به شاتین فباع احدهما بدینار فجاءه بدینار
اس کی بکری خرید لائیں، انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا
وشاة فدعا له بالبركة فی بیعة فکان
اور ایک بکری بھی پیش کر دی، حضور ﷺ نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا کی، پھر تو ان کا یہ حال تھا کہ

لو اشترى التراب لربح فيه قال سفین کان الحسن بن عمارۃ جاءنا بهذا لحديث عنه					
مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع ہو جاتا، سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی شیب بن عروہ کے واسطے سے					
قال سمعه شیب من عروۃ فاتیته					
حسن بن عمارہ نے بیان کیا شیب نے یہ حدیث عروہ سے خود سنی تھی، چنانچہ میں شیب کی خدمت میں حاضر ہوا					
فقال شیب انی لم اسمعه من عروۃ قال سمعت الحی یخبرونه عنه					
تو انہوں نے بتایا کہ میں نے یہ حدیث خود عروہ سے نہیں سنی تھی البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا					
ولکن سمعته یقول سمعت النبی ﷺ یقول					
البتہ میں نے خود یہ حدیث ان سے سنی تھی، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا					
الخیر معقود بنواصی الخیل الی یوم القیمة قال ولقد رأیت فی داره					
خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک وابستہ رہے گی۔ شیب نے بیان کیا کہ میں نے عروہ کے گھر میں					
سبعین فرسا قال سفین یشتري له شاة کانها اضحیة					
ستر گھوڑے دیکھے تھے سفیان نے بیان کیا کہ عروہ نے رسول ﷺ کے لئے بکری خریدی تھی غالباً وہ قربانی کے لئے تھی					

تحقیق و تشریح

امام ابوداؤد نے البیوع میں مسدد سے امام ترمذی نے البیوع میں احمد بن سعید داری سے، اور امام ابن ماجہ نے احکام میں احمد بن سعید سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں (۱) علی بن عبد اللہ المعروف بابن مدینی (۲) سفیان بن عیینہ (۳) شیب بن عروہ (۴) عروہ بن جعد باری (بارق جبل یمن) (۵) حسن بن عمارہ مکی کوفی۔

کانها اضحیة:..... ظاہر یہ ہے کہ یہ الفاظ حضرت سفیان بن عیینہ کی طرف سے مدرج ہیں۔

بیع فضولی کا حکم:..... اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

احناف اور مالکیہ:..... مشہور مذہب یہ ہے کہ فضولی کی بیع جائز ہے دلیل حدیث الباب ہے۔

امام شافعی:..... فضولی کی بیع کے سلسلہ میں دو قول ہیں ۱۔ جواز ۲۔ عدم جواز

قال سفیان کان الحسن بن عمارۃ:..... اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کو نقل کرنے والے عروہ نہیں ہیں بلکہ ان کے قبیلہ کے کچھ افراد ہیں۔

عروہ بن الجعد الباری:..... یمن میں ایک پہاڑ کا نام باریق ہے اُس کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو

بارقی کہا جاتا ہے، آپؐ کو سب سے پہلے کوفہ کا قاضی مقرر کیا گیا۔

حی:..... مراد قبیلہ ہے۔ علامہ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ قبیلے سے سنی لیکن کسی کا نام نہیں لیا اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہوگئی لیکن چونکہ اس کے متابع موجود ہیں عند احمدؒ وابی داؤدؒ والترمذیؒ وابن ماجہؒ، لہذا قابل عمل ہوگی۔

علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ اگر آپؐ کہیں کہ یہ حدیث مجہول ہے کیونکہ قبیلہ مجہول ہے تو میں کہوں گا کہ شیبؒ کے بارے میں جب یہ معلوم ہے کہ وہ عادل سے ہی روایت کرتا ہے تو اس میں کوئی خرج نہیں۔
دوسرا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس بات سے مقصد یہ ہوگا کہ جماعت سے سنی ہے صرف فرد واحد سے نہیں سنی تو اس صورت میں یہ روایت فائدہ دے گی۔

حدیث کی سند پر اشکال:..... حی کا مصداق متعین نہیں کہ کون لوگ مراد ہیں لہذا حدیث ضعیف ہوگئی؟
جواب:..... یہ روایت من حیث المجموع قابل اعتماد ہے۔

سوال:..... حسن بن عمارہ جھوٹا ہے جھوٹ بولا کرتا تھا اس سے حدیث نقل کرنا کیسے صحیح ہوا؟
جواب:..... ان کو جھوٹا کہنا یہ جھوٹ ہے، جریر بن عبد الحمیدؒ نے اس کی توثیق کی ہے۔ لہذا ان سے حدیث نقل کرنا صحیح ہوا۔
قال سمعہ شیب:..... امام بخاریؒ اس کو نقل کر کے یہ بتلا رہے ہیں کہ حسن بن عمارہؒ نے جو یہ کہا ہے کہ انہوں نے روایت عروہؒ سے سنی ہے یہ درست نہیں کیونکہ شیبؒ خود اس کی نفی کر رہے ہیں۔

(۱۳۴) حدثنا	مسدد	ثنا	یحییٰ	عن	عبد اللہ	قال
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ سے انہوں نے کہا کہ						
اخیر بنی	نافع	عن	ابن عمرؓ	ان	رسول اللہ ﷺ	قال
مجھے نافع نے خبر دی انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا						
الخیل	معقود	فی	نواصیہا	الخیر	الی	یوم القیمة
گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و بھلائی قیامت تک کے لئے وابستہ کر دی گئی ہے						

یہ حدیث کتاب الجہاد، باب الخیل معقود فی نواصیہا الخیر میں گزر چکی ہے۔

(۱۳۵) حدثنا قیس بن حفص	ثنا	خالد بن الحارث	ثنا	شعبة	عن	ابی التیاح
ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابی التیاح سے						

قال سمعت انس بن مالك عن النبي ﷺ الخيل معقود في نواصيها الخير
 کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و بھلائی قیامت تک کے لئے وابستہ کر دی گئی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث بھی کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے۔

(۱۴۶) حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن ابی صالح السمان
 ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی وہ مالک سے، وہ زید بن اسلم سے، وہ ابو صالح سمان سے
 عن ابی هريرة عن النبي ﷺ قال الخيل ثلاثة لرجل اجر
 وہ ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھوڑے تین قسم پر ہیں ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعثِ ثواب ہے
 ولرجل ستر و علی رجل و زر فاما الذی نہ اجر
 ایک گھوڑا آدمی کے لئے صرف پردہ ہے اور ایک گھوڑا آدمی کے لئے وبال ہے جس شخص کے لئے گھوڑا باعثِ ثواب ہے
 فرجل ربطها فی سبیل اللہ فاطال لها فی مرج اور وضة
 یہ وہ شخص ہے جو جہاد کے لئے اسے پالتا ہے اور چراگاہِ یابغ میں اس کی رسی کو (جس سے وہ بندھا ہوتا ہے) خوب دراز کر دیتا ہے
 فما اصابت فی طيلها من المرح او الروضة كانت له حسنات ولو انها قطعت طيلها فاستت شرفا او شرفین
 تو وہ اپنے اس طول و عرض میں جو کچھ بھی چرتا اور چلتا ہے وہ اس کے لئے نیکیاں بن جاتی ہیں اور اگر کبھی وہ اس کی رسی ترا کر دو چار قدم دوڑ لیتا ہے
 كانت ارواثها حسنات له ولو انها مرت بنهر فشریت
 تو اس کی لید بھی مالک کے لئے باعثِ اجر و ثواب بن جاتی ہے اور اگر کبھی وہ کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس سے پانی پی لیتا ہے
 ولم یرد ان یسقیها کان ذلک له حسنات
 اگر چہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پانی پلانے کا خیال بھی نہیں تھا، پھر بھی گھوڑے کا پانی پینا اس کے لئے اجر و ثواب بن جاتا ہے
 ورجل ربطها تغنيا و ستر و تعففا
 اور ایک وہ شخص ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہارِ استغناء، پردہ پوشی اور سوال سے بچنے کے لئے پالتا ہے
 ولم ینس حق اللہ فی رقابها و ظہورھا فھی له
 اور اللہ کا جو حق اس کی پیٹھ اور گردن سے وابستہ ہے اسے بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اس کی خواہش کے مطابق
 كذلك ستر ورجل ربطها فخرا وریاء و نواء لاهل الاسلام
 اس کے لئے ایک پردہ ہوتا ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے

فہمی	وزرله	وسئل	النبي ﷺ	عن	الخمر	فقال
تو وہ اس کے لئے وبال جان ہے اور نبی کریم ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ	ما انزل علی فیہا الا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن یعمل مثقال ذرة خیرا	مجھ پر اس کے بارے میں اور کچھ نازل نہیں ہوا اس جامع اور مفرد آیت کے سوا کہ جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا	یؤرہ	ومن	یعمل	مثقال
تو وہ اس کا بدلہ پائے گا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کرے گا تو وہ اس کا بدلہ پائے گا	ذرة	شرا	یؤرہ			

یہ حدیث کتاب الجہاد، باب الخیل لثلاثة میں گزر چکی ہے۔

(۱۴۷)	حدثنا	علی بن	عبدالله ثنا	سفين	ثنا	ایوب	عن	محمد
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی وہ محمد سے	سمعت	انس بن	مالک	يقول	صبح	رسول	الله ﷺ	خیر بکرة
کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ خیر میں صبح سویرے ہی پہنچ گئے تھے	وقد	خرجوا	بالمساحی	فلما	راوه	قالوا	محمد	والخمیس
خیر کے یہودی اس وقت اپنے پھاڑے لے کر جا رہے تھے جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو یہ کہتے ہوئے کہ محمد لشکر لے کر آگئے	واحالو	الی	الحصن	یسعون	فرغ	النبي ﷺ	یدیہ	وقال
قلعے کی طرف بھاگے، اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیر تو برباد ہوا	انا	اذا	نزلنا	بساحة	قوم	فساء	صباح	المندرين
جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے لئے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کے لئے صبح بری ہو جاتی ہے	قال	ابو	عبدالله	دع	فرغ	یدیہ	قانی	اخشی
ان لا تكون محفوظا وان كان فيه فرغ يدیه فانه غریب جدا	امام	بخاری	نے فرمایا کہ	فرغ	یدیہ	کو چھوڑ میں	خوف	رکھتا ہوں کہ یہ لفظ محفوظ نہ ہو اور اگر اس میں فرغ یدیہ ہے تو یہ بہت ہی غریب ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجہاد، باب التکبیر عند الحرب میں گزر چکی ہے۔

محمد:..... ابن سیرینؒ مراد ہیں جو کہ مشہور محدث اور معبر ہیں۔

الخمیس:..... چونکہ عام طور پر لشکر پانچ حصوں پر تقسیم ہوتا ہے اس لئے اس کو خمس (خمس، پانچواں حصہ) کہتے ہیں وہ پانچ

یہ ہیں۔ ۱۔ میمنہ ۲۔ میسرہ ۳۔ مقدمہ ۴۔ ساقہ ۵۔ قلب۔

احوال:..... بمعنی اقبلوا (آئے وہ سب) ہے۔ ایک روایت میں اجالوا (باجم) ہے پھر یہ جولان (پھرنا) سے جمع مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہوگا۔

قال ابو عبد اللہ دع فرغ یدیه:..... یعنی فرغ یدیه کو چھوڑ ہمیں ڈر ہے کہ یہ محفوظ نہ ہو اور اگر ہو تو یہ بہت زیادہ غریب ہے۔

۱۴۸)	حدثنا ابراهيم بن المنذر ثنا ابن ابى فديك عن ابن ابى ذئب عن المقبري
	هم عن ابراهيم بن منذر عن حديث بيان كذا قال فديك عن ابن ابى ذئب عن المقبري
	عن ابى هريرة قال قلت يا رسول الله انى سمعت منك حديثا كثيرا
	انهم عن ابو هريرة عن بيان كذا قال فديك عن ابن ابى ذئب عن المقبري
	فانساه قال ابسط رداءك فبسطته فغرف بيده فيه
	ليكن في ذلك لآية لعلهم يذكرون
	ثم قال ضمه فضمته فما نسيت حديثا بعد
	اور فرمایا اسے اب سمیٹ لو، چنانچہ میں نے سمیٹ لیا، اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا

تحقیق و تشریح

ابن ابی فدیك:..... ان کا نام دینار دلیمی مدنی ہے۔

ابن ابی ذئب:..... نام محمد بن عبد الرحمن بن مغیرہ بن حارث بن ابی ذئب (ہشام مدنی)

المقبري:..... نام سعید بن ابی سعید ہے۔

فغرف بيده فيه:..... آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز اس میں ڈال دی گویا کہ حافظہ مثل پانی کے تھا کہ اس کو چلو میں لے کر چادر میں ڈال دیا۔

بيغمبر ﷺ كا هاتھ مبارك:..... حضرت خلیب کے سیاہ چہرے پر لگے تو اس کو چمکادے، حضرت عمرؓ کے لئے اٹھے تو وہ مسلمان ہو جائیں۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک صحابی کی درخواست پر دعا کے لئے اٹھے تو ایک ہفتہ تک مدینہ پر بارش ہوتی رہے، پانی کے پیالے میں پڑے تو پانچوں انگلیوں سے پانی بہنے لگے، اور چودہ سو صحابہ کرامؓ سیر ہو جائیں۔ ہاتھ سے اشارہ ہو تو درخت زمین کو چیرتا ہوا قریب آجائے۔ انگلی کا اشارہ ہو تو چاند ٹکڑے ہو جائے۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی پر لگے تو وہ صحیح ہو جائے۔ عرفات کی سرزمین پر بلند ہو تو امت کے حق میں دعا قبول ہو جائے۔ چادر پر پڑے تو ابوہریرہؓ کا حافظہ تیز ہو جائے۔

یہ حدیث کتاب العلم، باب من حفظ العلم میں گزر چکی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿۳۰﴾

باب فضائل اصحاب النبی ﷺ ومن صحب النبی ﷺ اور اہل من المسلمین فہو من اصحابہ
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت کے بیان میں اور مسلمانوں کے جس فرد نے بھی آپ ﷺ کی
صحبت اٹھائی ہو یا آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہوا ہو وہ آپ ﷺ کا صحابی ہے، کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

فضائل: باب نصر اور سمع دونوں سے آتا ہے۔ خصائل حمیدہ اور پسندیدہ خصلتیں مراد ہیں۔ اور
اصحاب صحب کی جمع ہے۔

صحابی: وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو، صحبت پائی ہو، اور ایمان کی
حالت کی تعیم اس لئے کی تاکہ تعریف نایبنا کو بھی شامل ہو جائے۔ بعض نے صحابی کی تعریف میں طول صحبت اور طول
ملازمت شرط لگائی ہے۔

صحابی ہونے کی فضیلت: اگرچہ لحظہ بھر آپ ﷺ کی صحبت پائی ہے اس کے برابر کوئی دوسرا عمل
نہیں ہو سکتا۔ مرقات میں علامہ طیبیؒ سے نقل کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ صحابی ہونا یا تو تو اتر سے ثابت ہوگا
جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صحابیت یا خبر مستفیض سے ثابت ہوگا جیسے عکاشہ بن محسنؓ اور ضمام بن ثعلبہؓ کی صحابیت یا
صحابی کا دوسرے شخص کے متعلق گواہی دینے سے ثابت ہوگا جیسے حمیم بن ابی حمیمہ کی صحابیت۔ یا اپنے متعلق صحابی ہونے
کا کہنا جب کہ وہ عادل ہو اور ظاہر اس کو تسلیم کیا جاسکے۔

فائدہ: اہل سنت والجماعت کے نزدیک الصحابة کلہم عدول۔ قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت
ہے۔ شرح السنۃ میں ابو منصور بغدادیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے اصحاب متفق ہیں کہ ان سب میں افضل خلفاء اربعہ
ہیں اسی ترتیب پر جس پر وہ خلیفہ بنے پھر عشرہ مبشرہ پھر اصحاب بدر پھر اصحاب احد پھر اصحاب بیعت رضوان۔ اور اس
کے بعد اہل عقبہ پھر السابقون الاولون جنہوں نے قبلین کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی۔ ایسے ہی حضرت امیر
معاویہ رضی اللہ عنہ دول اور صحابہ خیار میں سے ہیں اور ان میں جو مشاجرات واقع ہوئے وہ اجتہاد پر مبنی تھے، ہر ایک اپنے
آپ کو مصیب سمجھتا تھا، ان لڑائیوں کی وجہ سے وہ عدالت سے نہیں نکلے کیونکہ وہ مجتہد تھے، انہوں نے مسائل میں
اختلاف کیا، اس سے کسی کا نقص ثابت نہیں ہوتا۔

(۱۳۹) حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفین عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا
يقول ثنا ابو سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ یاتی علی الناس زمان فیغزو فنام من الناس
آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی جماعت جہاد کرے گی
فیقال هل فیک من صاحب رسول اللہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لهم
تو لوگ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ جواب ملے گا ہاں ہیں تو انہیں کے ذریعے فتح دی جائے گی
ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فنام من الناس فیقال هل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ ﷺ
پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور کہا جائے گا کیا تم میں کوئی رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) موجود ہیں
فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فنام من الناس فیقال
جواب ملے گا ہاں ہیں تو ان کے ذریعے فتح کی دی جائے گی اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت جہاد کرے گی اور اس وقت سول اٹھے گا
هل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لهم
کہ کیا کوئی بزرگ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے صحبت یافتہ کسی بزرگ کی صحبت میں رہا ہو جو جواب ہوگا ہاں ہیں تو ان کے ذریعے فتح دی جائے گی

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجہاد، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب میں گزر چکی ہے۔ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ فتح صحبت کی وجہ سے ہی ہوگی اگرچہ صحبت بعیدہ ہو۔ اس روایت میں تین پشتوں کا ذکر ہے اور بعض میں چوتھے طبقے کا بھی ذکر ہے لیکن وہ شاذ ہے، اس روایت میں صحیح تین طبقات کا ہی ذکر ہے۔

فنام:..... عام لوگ فنام (یا کے ساتھ) پڑھتے ہیں معنی لوگوں کی جماعت۔

(۱۵۰) حدثنا اسحاق بن راہویہ ثنا النضر انا شعبۃ عن ابی جمرۃ
ہم سے اسحاق بن راہویہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے نضر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ ابو جمرہ سے
سمعت زہد بن مضر سمعت عمران بن حصین قال قال رسول اللہ ﷺ
انہوں نے کہا کہ میں نے زہد بن مضر سے سنا انہوں نے کہ میں نے عمران بن حصین سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
میری امت کا سب سے بہترین دور میرا دور ہوگا پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے

قال	عمران	فلا	ادری	أذكر	بعد	قرنه	- مرتین	او	ثلاثة
عمران	نے بیان کیا کہ مجھے یا نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو دور کا ذکر کیا یا تین کا۔								
ثم	ان	بعدکم	قوما	يشهدون	ولا	يستشهدون			
پھر	(آپ ﷺ نے فرمایا) کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دینے کے لئے تیار ہو جایا کریں گے								
ويخونون	ولا	يؤمنون	وينذرون	ولا	يفون	ويظهر	فيهم	السمن	
ان میں خیانت عام ہوگی کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد باقی نہیں رہے گا اور نذریں مانیں گے لیکن انہیں پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹا پام عام ہو جائے گا									

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة -

ابو جمرہ :..... نام نصر بن عمران، صاحب ابن عباسؓ اور یہ حدیث کتاب الشهادات، باب لا يشهد علی جور میں گزر چکی ہے۔

خیر امتی قرنی :..... صحابہ کرام کا زمانہ مراد ہے۔

الذین یلونہم :..... تابعین مراد ہیں۔ ثم الذین یلونہم :..... تبع تابعین مراد ہیں۔

یشہدون ولا یستشهدون :..... یعنی ان سے شہادت طلب نہیں کی جائے گی وہ بغیر استشہاد کے شہادت دیں گے اور خیانت کریں گے یعنی ان پر کوئی اعتماد نہیں کرے گا۔

یظهر فیہم السمن :..... سمن (موٹاپا) ایک طبعی ہوتا ہے وہ مذموم نہیں بلکہ وہ سمن جو دنیا کی لذات اور دنیا کی حرص میں مبتلا ہو کر بے فکری سے آتا ہے وہ مراد ہے۔

(۱۵۱)	حدثنا محمد بن كثير	انا سفین	عن منصور	عن ابراهيم	عن عبدة
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبیدہ سے					
عن عبد الله	ان النبي	ﷺ	قال	خير الناس	قرنی
وہ عبد اللہ سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بہترین دور میرا دور ہے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے					
ثم	الذین	یلونہم	ثم	يجی	قوم
پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے اس کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی کہ (گواسی دینے کے لئے) جب وہ کھڑی ہوگی تو					
بیمینہ	ویمینہ	شہادہ	احدم		
اس سے پہلے قسم ان کی زبان پر آ جایا کرے گی اور قسم کھانا چاہیں گے تو اس سے پہلے گواہی ان کی زبان پر آ جایا کرے گی (جو حدیث کی ہے)					

قال قال ابراهيم وكانوا يضربونا على الشهادة والعهد ونحن صغار
 کہا کہ ابراہیم نے بیان کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو شہادت اور عہد کے الفاظ زبان پر لانے کی وجہ سے ہمارے بڑے ہمیں مارا کرتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

تسبق شهادة احدثهم بيمينه ويمينه شهادته:..... مراد یہ ہے کہ شہادت اور یمین میں جلد بازی کریں گے دین کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی یعنی کسی شخص کا اشد باللہ ما کان کذا کہنا کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ معاملہ ایسے نہیں بلاتا مل ہوگا یعنی جھوٹی قسم کھائے گا اور اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

قال قال ابراهيم كانوا يضربوننا على الشهادة:..... حضرت ابراہیم خلیؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے ہماری اس طرح تربیت کی ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص بچپن میں بھی زبان پر شہادت اور عہد کا لفظ لانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا کہیں جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹی شہادت (گواہی) دینے کی عادت نہ پڑ جائے۔

﴿ ۳۱ ﴾

باب مناقب المهاجرين وفضلهم

یہ باب حضرات مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کے مناقب اور ان کی فضیلت کے بیان میں ہے

منهم	ابوبکرؓ	عبدالله	بن	ابی	قحافة	التمیمی
ان میں سے	حضرت ابو بکر عبد اللہ بن ابو قحافہ تمیمی رضی اللہ عنہ (بھی) ہیں					
وقول الله عزوجل لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الْآيَةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا تَنْصُرُوهُ						
اور اللہ عزوجل کے فرمان لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الْآيَةُ کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم آنحضرت ﷺ کی مدد نہیں کرو گے						
فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ الْآيَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ						
تو تحقیق اللہ تعالیٰ ان (آنحضرت ﷺ) کی مدد فرمائیں گے۔ عائشہؓ اور ابو سعیدؓ اور ابن عباسؓ نے فرمایا اور ابو بکرؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غار میں تھے						

﴿تحقیق و تشریح﴾

كان ابو بكر مع النبي ﷺ في الغار:..... یعنی ہجرت کے موقع پر مکہ سے نکل کر مدینہ منورہ جاتے ہوئے کچھ وقت غار میں گزارا اور یہ حضرت ابو بکرؓ کے لئے منقبت خاصہ ہے کہ وہ اس میں منفرد ہیں۔ اور آج یہ غار مسجد نور اور دار الحجۃ کے سامنے والے پہاڑ پر ہے اس پہاڑ کا نام جبل ثور ہے، تین دن غار میں رہے۔

۱۵۲) حدثنا عبد الله بن رجاء ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء	
بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا بیان کیا ہم سے اسرائیل نے وہ ابوالحق سے وہ براء بن عازب سے کہ	
قال اشترى ابوبكر من عازب رحلا بثلاثة عشر درهما فقال ابوبكر لعازب	
انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے عازبؓ سے اونٹ کا پالان تیرہ درہموں کے بدلے میں خریدا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عازب کو فرمایا کہ	
مر البراء فليحمل الى رحلى فقال عازب لا	
آپ (اپنے بیٹے) براءؓ کو حکم فرمائیں کہ وہ میرے ساتھ پالان کو اٹھا کر لے جائے تو عازبؓ نے فرمایا کہ نہیں (ایسا نہیں ہوگا)	
حتى تحدثنا كيف صنعت انت ورسول الله ﷺ حين خرجتما من مكة	
جب تک آپ ہمیں بیان نہیں فرمادیجئے کہ کیسے آپ نے اور حضرت محمد ﷺ نے کیا جب تم دونوں مکہ المکرمہ سے (ہجرت کی نیت سے) نکلے تھے	
والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا من مكة	
اور مشرک لوگ تمہیں تلاش کر رہے تھے (تو) انہوں (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ ہم نے مکہ سے کوچ کیا	
فاحيينا او سربنا ليلتنا ويومنا	
تو ہم بیدار رہے یا فرمایا سربنا یعنی ساری رات چلتے رہے (شک راوی) اور سارا دن چلتے رہے	
حتى اظهرنا وقام قائم الظهيرة فرميت ببصرى هل ارى من ظل	
حتی کہ ہم ظہر کے وقت میں داخل ہوئے اور دوپہر کی گرمی سخت ہو گئی تو میں نے اپنی نظر کو اٹھایا تاکہ میں کوئی سایہ دیکھوں تو	
فاوى اليه فاذا صخرة اتيتها فنظرت بقية ظل لها	
میں اس میں ٹھکانہ بناؤں۔ تو اچانک ایک چٹان (نظر آئی) پس میں اس میں آیا تو میں نے اس کے بقایا (موجود) سایہ کو دیکھا	
فسويته ثم فرشت للنبي ﷺ فيه ثم قلت له	
پس میں نے اس (جگہ) کو ہموار کر دیا پھر میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کیلئے بستر بنایا پھر آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ	
اضطجع يا نبي الله فاضطجع النبي ﷺ	
اے اللہ کے نبی آپ آرام فرمائیں (سو جائیں) تو حضرت نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے	
ثم انطلقت انظر ماحولى هل ارى من الطلب احدا	
پھر میں نکلا تاکہ میں ارد گرد کے ماحول کو دیکھوں (کہ کہیں) ہمارے تلاش کرنے والوں میں سے کوئی نظر آجائے	
فاذا انا براعى غنم يسوق غنمه الى الصخرة يريد منها	
تو اچانک میں بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کے پاس تھا جو اپنی بکریوں کو چٹان کی طرف ہانک رہا تھا وہ اس چٹان سے وہی ارادہ کر رہا تھا	

الذی	اردنا	فسألته	فقلت	لمن	انت	یا	غلام
جو ہم نے کیا (سایہ میں بیٹھنے کا) تو میں نے اس سے پوچھا پس میں نے اس کو کہا تو کس کا ہے اے لڑکے (اس ریوڑ کا مالک کون ہے)							
قال	لرجل	من	قریش	سماء	فعرثه	فقلت	فهل
اس نے کہا کہ قریش کا ایک آدمی ہے اس نے اس کا نام ذکر کیا تو میں نے اس کو پہچان لیا تو میں نے اس کو کہا کہ کیا							
فی	غنمک	من	لبن	قال	نعم	قلت	فهل
تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ (کوئی دودھ دینے والی بکری ہے) اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا تو کیا تو دودھ نکال کر دے سکتا ہے؟							
قال	نعم	فامرته	فاعتقل	شاة	من	غنمه	
اس نے کہا ہاں تو میں نے اس کو حکم دیا کہ وہیں دودھ نکال کرے تو اس نے بکری کی ٹانگ کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان قابو کیا							
ثم	امرته	ان	ينفض	ضرعها	من	الغبار	ثم
پھر میں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کے تھن کو غبار سے صاف کر لے۔ پھر میں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو (بھی) صاف کر لے							
فقال	هكذا	ضرب	احدى	كففيه	بالاخرى	فحلب	لى
تو انہوں نے (اشارہ کر کے) فرمایا کہ اس طرح کہ اس نے اپنی ہتھیلیوں میں سے ایک کو دوسری پر مارا۔ تو اس نے پیالا بھر کر میرے لئے دودھ نکالا							
وقد	جعلت	لرسول	الله	صلی اللہ علیہ وسلم	اداة	على	فمهاخرقة
اور تحقیق میں نے حضرت محمد ﷺ کیلئے چڑے کا ایک برتن بنایا تھا کہ اس کے منہ پر کپڑے کا ٹکڑا تھا تو میں نے دودھ پر بہایا							
حتى	برد	اسفله	فانطلقت	به	الى	النبي	صلی اللہ علیہ وسلم
حتی کہ اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو وہ لیکر حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں چل پڑا جب میں پہنچا تو							
قد	استيقظ	فقلت	اشرب	یا	رسول	الله	فشرب
تحقیق وہ بیدار ہو چکے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (دودھ) نوش فرمائیں تو آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا							
حتى	رضیت	ثم	قلت	قد	ان	الرحیل	یا
اتنا کہ میں خوش ہو گیا پھر میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول کوچ کرنے کا وقت ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں							
فارتحلنا	والقوم	يطلبونا	فلم	يدرکنا	احد	منهم	غير
تو ہم نے کوچ کیا اور قوم ہمیں تلاش کر رہی تھی سو ہمیں کسی نے نہیں پایا سراقہ بن مالک بن جعشم کے علاوہ کہ							
على	فرس	له	فقلت	هذا	الطلب	قد	لحقنا
وہ اپنے گھوڑے پر تھا تو میں نے عرض کیا یہ تلاش کرنے والا ہمارے قریب آ گیا ہے یا رسول اللہ							
فقال	لا	تحزن	ان	الله	معنا		
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا آپ فکر نہ کریں (کیونکہ) بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے (محافظ) ساتھ ہیں							

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... اس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا ذکر ہے۔
ما قبل قریب میں باب علامات النبوة میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

او سرینا:..... او شک راوی کے لئے ہے اور سرینا، السری سے جمع متکلم ماضی معروف ہے بمعنی ہم رات میں چلتے رہے۔

الا تنصروه:..... اس میں بھی انصار کی فضیلت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی مدد کی۔

فقد نصرہ اللہ:..... اس سے مراد وہ مدد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے وقت کی تھی۔

انظر ما حولی:..... میں حضور ﷺ کی پہریداری کر رہا تھا کہ کوئی تعاقب کرنے والا تو نہیں آ رہا۔

لا حتیٰ تعد ثنا:..... عازب نے کہا نہیں یہاں تک کہ تو ہمیں حدیث بیان کرے، اس سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ حدیث بیان کرنے کی اجرت لینا جائز ہے کیونکہ یہ جو اٹھوا کر لے جا رہے تھے یہ حدیث بیان کرنے کی اجرت ہی تو ہے۔ ان کا یہ استدلال باطل ہے اس لئے کہ یہ جو سامان وغیرہ اٹھانا ہے یہ تاجروں کی عادت تھی کہ وہ مشتری سے سامان وغیرہ اٹھواتے تھے خواہ اجرت دیں یا نہ دیں۔

فوافقته قد استيقظ:..... میں نے دودھ والے برتن میں آنحضرت ﷺ کی موافقت کی یعنی میرا دودھ لے کر پہنچنا اور آنحضرت ﷺ کا جاگنا موافق ہو گیا۔

قد ان الرحیل:..... یعنی حضرت ابو بکرؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا کوچ کا وقت آ گیا ہے؟

سوال:..... سفر ہجرت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے علاوہ اور کون سے لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے؟

جواب:..... دو شخص اور بھی تھے۔ عامر بن نفیرہ ۲۔ عبداللہ بن اریقظ۔

سوال:..... یہ مسلمان تھے یا کافر؟

جواب:..... عامر بن نفیرہ مسلمان تھے اور عبداللہ بن اریقظ مذہباً کافر اور مشرک تھا۔

حدثنا محمد بن سنان	حدثنا همام	عن ثابت	عن انس
بیان کیا ہم سے محمد بن سنان نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انسؓ سے			
عن ابی بکرؓ	قال قلت	للنبي ﷺ	وانا في الغار
انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا اس حال میں کہ ہم غار میں تھے			

لو	ان	احدهم	نظر	تحت	قدمیه	لا	بصرنا
کہ اگر ان متلاشیان میں سے کوئی ایک اپنے قدموں کے نیچے (قدموں کی طرف) دیکھے البتہ ہمیں دیکھ لے گا							
فقال	ماظنک	یا	ابابکر	باثنین	اللہ	ثالثهما	
تو انہوں نے فرمایا کہ کیا خیال ہے آپ کا اے ابوبکر صدیقؓ (ان) (دونے بارے میں کہ) (جن) دو کا تیسرا اللہ تبارک و تعالیٰ ہو							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے الہجرہ میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے اور التفسیر میں عبداللہ بن محمدؒ سے۔ اور امام مسلمؒ نے الفضائل میں زہیر بن حربؒ سے اور امام ترمذیؒ نے التفسیر میں زیاد بن ایوبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
لو ان احدهم نظر تحت قدمیه :..... اس لئے کہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے وہ نیچے ضرور دیکھتا ہے اور حضرت ابوبکرؓ نے خطرہ ظاہر کیا کہ وہ ہمیں دیکھ لیں گے کیونکہ آپ ان سے پستی کی جگہ پر تھے
یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثهما :..... (۱) یہ اپنے ظاہر پر ہے کہ ہر دو کے ساتھ تیسرا اللہ ہوتا ہے۔
(۲) ثالثهما، ناصرهما کے معنی میں ہے۔ ترکیب اس طرح ہوگی اثنان مبتداء محذوف کی خبر ہے تقدیری عبارت اس طرح ہوگی نحن اثنان اللہ ناصرهما ومعینهما۔
فائدہ :..... اس موقع پر عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ دیکھا ہے مگر نظر نہیں آئے چنانچہ قصیدہ بردہ والا کہتا ہے:

الصدق و الصديق في الغار لم يريا	☆	ويقولون ما في الغار من ارم
---------------------------------	---	----------------------------

﴿۳۲﴾

باب قول النبي ﷺ سدوا الابواب الا باب ابی بکرؓ
یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان کہ تمام دروازوں کو بند کر دو مگر
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دروازہ کو (بند نہ کرو) کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

سدوا الابواب الا باب ابی بکرؓ :..... حضور ﷺ کے زمانے میں گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے جب احترام مسجد کا حکم نازل ہوا تو حضور ﷺ نے سارے دروازے بند کرنے کا حکم دیا لیکن باب ابوبکرؓ کا استثناء فرمایا۔

فائدہ:..... مسجد نبوی ﷺ کے دروازے باب السلام کے ساتھ دو دروازے ہیں جن پر باب الصلیق لکھا ہے اور

اندر یہ عبارت درج ہے سدوا عنی کل خوۃ فی هذا المسجد غیر خوۃ ابی بکر الصلیق۔

فائدہ:..... ترمذی شریف کی ایک روایت ہے عن ابن عباسؓ انه قال سدوا الابواب الا باب علیؓ۔

امام ترمذیؒ نے اس کو غریب کہا ہے اور امام بخاریؒ نے الا باب ابی بکرؓ کو اصح کہا ہے بعض نے کہا کہ الا باب علیؓ والی روایت موضوع ہے اور رافضیوں نے وضع کی ہے۔ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو موضوع کہنا غلط ہے اس لئے کہ تطبیق دینا ممکن ہے سدوا الابواب کا امر و مرتبہ ہوا ہے پہلی مرتبہ میں حضرت علیؓ کا باب مستثنیٰ قرار دیا اور فرمایا کہ لا یجل لا حدان یستطرق هذا المسجد غیری و غیرک پھر صحابہؓ نے مسجد کی طرف کھڑکیاں کھول لیں تو فرمایا کہ سدوا الابواب الا باب ابی بکرؓ یعنی حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں جواب کا لفظ ہے یہ خوۃ کے معنی میں ہے اور باب کا لفظ مجازاً ہے جب کہ باب علیؓ کا لفظ حقیقت پر محمول ہے۔ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ المراد بالباب فی حدیث علیؓ الباب الحقیقی والذی فی حدیث ابی بکرؓ یراد به الخوۃ۔

☆	قالہ	ابن عباس	عن	النبی ﷺ
	کہا اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے			

یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے الصلوٰۃ میں سدوا عنی کل خوۃ فی المسجد کے الفاظ کے ساتھ اس کو موصولاً بیان کیا ہے۔

(۱۵۳)	حدثنا عبد الله بن محمد ثنا ابو عامر ثنا فليح ثنى سالم ابو النظر
	بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عامر نے کہا بیان کیا ہم سے فلیح نے کہا بیان کیا ہم سے سالم ابو النظر نے
	عن بسر بن سعيد عن ابی سعید الخدری قال خطب رسول الله ﷺ الناس
	انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا
	وقال ان الله خير عبداً بين الدنيا وبين ما عنده
	اور (خطبہ میں) فرمایا کہ تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے اختیار دیا بندہ کو دنیا کے درمیان اور اس (ثواب) کے درمیان جو کہ ان (اللہ تبارک و تعالیٰ) کے پاس ہے
	فأختار ذلك العبد ما عند الله قال
	تو اختیار کیا بندے نے اس (ثواب) کو جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس ہے حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا
	فبکی ابوبکرؓ فتعجبنا لبكائه ان يُخبر رسول الله ﷺ عن عبد
	کہ ابو بکر صدیقؓ رونے لگ گئے۔ تو ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے کسی بندہ کو

خير	فكان	رسول	الله	ﷺ	هو	المخير
اختیار دیئے جانے کی خبر دینے پر (ان کے رونے پر توبہ کیا) تو (حقیقت) وہ اختیار دیئے جانے والے بندے حضرت رسول اللہ ﷺ تھے						
وكان	ابوبکرؓ	هو	اعلمنا	فقال	رسول	الله ﷺ
اور حضرت ابو بکر صدیقؓ ہم میں سے سب سے زیادہ جاننے والے تھے سو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ						
ان	من	امن	الناس	على	في	صحبتہ و مالہ ابو بکر
مجھ پر احسان کرنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ احسان کرنے والے اپنی صحبت اور اپنے مال میں حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں						
ولو كنت متخذًا خليلًا غير ربى لا تخذت ابا بکر خليلًا ولكن اخوة الاسلام ومودته						
اور اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو البتہ ابو بکر صدیقؓ کو خلیل بناتا اور لیکن اسلامی اخوت و محبت (مجھ ان سب سے زیادہ ہے)						
لا	يبقين	في	المسجد	باب	الاسد	الاباب
مسجد میں (آنے کے لئے) کسی کا دروازہ باقی نہ رہنے دیا جائے مگر بند کر دیا جائے سوائے ابو بکر صدیقؓ کے دروازہ کے						

﴿تحقیق و تشریح﴾

ان من امن الناس على في صحبتہ و مالہ ابو بکر :..... یہاں من، عطاء البذل کے معنی میں ہے کہ اپنی جان اور مال کو سب سے زیادہ خرچ کرنے والے ابو بکرؓ ہیں من بمعنی احسان نہیں کیونکہ نبی پر امت میں سے کسی کا احسان نہیں ہوتا بلکہ نبی کا ساری امت پر احسان ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نبی کریم ﷺ پر چالیس ہزار درہم خرچ کئے۔

لو كنت متخذًا خليلًا غير ربى :..... مراد یہ ہے کہ خلت ایک مقام ہے دل میں جو اللہ کے سوا کسی کے لائق نہیں اس لئے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا اگر کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابو بکرؓ کو خلیل بناتا لیکن خلۃ الاسلام و مودتہ۔

سوال :..... ایک روایت میں حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ اخبرنی خلیلی ﷺ حالانکہ حضور ﷺ خلت کی نفی کر رہے ہیں؟

جواب :..... اگر امتی یہ کہے کہ حضور ﷺ میرے خلیل ہیں تو جائز ہے اور یہ کہنا کہ میں حضور ﷺ کا خلیل ہوں جائز نہیں جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ کہنا جائز ہے اور اللہ خلیل ابراہیم کہنا جائز نہیں۔

محبت اور خلت میں فرق :.....

(۱) خلیل حبیب تک بالواسطہ پہنچتا ہے اور حبیب بلا واسطہ ملتا ہے۔

- (۲) خلیل کی مغفرت امید حد تک ہوتی ہے اور حبیب کی مغفرت یقین کی حد تک ہوتی ہے۔
 (۳) خلیل نے کہا وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُنْعَمُونَ اور حبیب کو کہا گیا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ ۲
 (۴) خلیل نے محبت میں کہا حَسْبِيَ اللَّهُ ۳ اور حبیب کو کہا گیا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ ۴
 (۵) خلیل نے کہا وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدِّيقٍ فِي الْآخِرِينَ ۵ اور حبیب کو کہا گیا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۶
 (۶) خلیل نے کہا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۷ اور حبیب کو کہا گیا اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ ۸

اخوة الاسلام:..... اسلامی محبت اور بھائی چارہ۔ ترکیب اس کی یہ ہے اخوة الاسلام مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء اور اس کی خبر مجذوف ہے افضل من کل اخوة ومودة لغير الاسلام۔
سُدد:..... ماضی مجہول باب نصر سے ہے معنی بند کر دیا گیا یہاں مراد یہ کہ بند کر دیا جائے۔
الا باب ابی بکر:..... سب دروازے بند کر دیئے جائیں (جو کہ مسجد کی طرف کھلتے ہیں) مگر حضرت ابوبکر صدیق کا دروازہ کھلا رہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ آپ کے بعد خلافت کے مستحق حضرت ابوبکر صدیق ہونگے۔

﴿۳۳﴾

ﷺ

باب فضل ابی بکر بعد النبی

یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بیان میں ہے

حالات حضرت ابوبکر صدیق

ان کا نام و نسب و کنیت:..... ابوبکر صدیقؓ عبد اللہ بن ابوقحافہ تمیمی ان کا نسب حضور ﷺ کے ساتھ مرہ بن کعب میں جا کر ملتا ہے، ان کی کنیت ابوبکر اور لقب صدیق ہے، ان کا نام زمانہ جاہلیت میں عبد الکعبہ اور زمانہ اسلام میں عبد اللہ ہے اور ان کے والد کا نام عثمانؓ ہے، ان کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت صخر اور کنیت ام الخیر ہے ان کو عتیق بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ من اراد ان ينظر الى عتيق من النار فلينظر الى ابی بکرؓ
حالات:..... آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، تمام جنگوں میں شریک رہے۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں حالتوں میں حضور ﷺ سے جدا نہیں ہوئے، آزاد آدمیوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور ہر نیکی کے کام میں

۱۔ پارہ ۱۹ سورۃ الشراء آیت ۸۷ ۲۔ پارہ ۲۸ سورۃ التہیم آیت ۸ ۳۔ پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۹ ۴۔ پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۳

۵۔ پارہ ۱۹ سورۃ الشراء آیت ۸۳ ۶۔ پارہ ۳۰ سورۃ الم شرح آیت ۴ ۷۔ پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۲۵ ۸۔ پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۳

سبقت کرنے کی وجہ سے کنیت ابو بکر ہوئی، چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ میں نے جس کسی پر بھی اسلام پیش کیا وہ اسلام سے کچھ نہ کچھ ضرور جھجکا مگر ابو بکر کہ اس نے اسلام لانے میں ذرا بھی توقف نہیں کیا اور اول وہلہ میں ہی آپ کے صدق کی تصدیق کی اور صدیق کہلانے کے حقدار ہوئے اور بعض نے کہا کہ معراج کی رات آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری قوم مجھ کو جھٹلائے گی اور میری تصدیق نہیں کرے گی اس پر جبرائیلؑ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں اس وجہ سے بھی آپ صدیق کہلائے آپ کی دعوت سے حضرت عثمانؓ، حضرت سعید بن زیدؓ، حضرت فاطمہؓ ابنت الخطاب (حضرت عمرؓ کی بہن) آپ کی بیٹی حضرت اسماءؓ، حضرت خبابؓ بن الارت، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور دیگر حضرات مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ ان کے والدین اور ان کی اولاد اور ان کے پوتے کو شرف صحابیت حاصل ہے اور یہ فضیلت کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہیں جب آپ اسلام لائے تھے تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے سب کے سب آپ ﷺ پر خرچ کر دیے۔ ایک مرتبہ گھر کا سارا سامان لا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا، ہجرت کی رات یار غار بنے۔ مرض الوفا میں حضور ﷺ نے ان کو نمازوں کے لئے امام مقرر کیا، آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد خلیفۃ المسلمین بنے اور تقریباً دو سال اور چار ماہ خلیفہ رہے، ختم نبوت کے منکرین مسیلہ کذاب اور اس کی جماعت کا فتنہ بہادری سے رفع کیا، اسی طرح مانعین زکوٰۃ کا فتنہ رفع کیا یعنی ان کے مقابلے میں جہاد کیا۔

مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے دو سال اور چار ماہ سے کچھ کم دنوں بعد پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی آپ رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کئے گئے اور حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمنؓ نے آپ کو قبر مبارک میں اتارا۔

فائدہ:..... تمام امت کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابو بکرؓ تمام لوگوں سے افضل ہیں، ابو الحسن اشعریؒ کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت قطعی ہے اور علامہ باقلانیؒ کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت ظنی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے نزدیک اشعریؒ کا قول درست ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کی احادیث تو اتر کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔ ایسے ہی ختمین (حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ) کی فضیلت ہے۔ پھر ان میں ترتیب قرابت کے برعکس ہے جو نسب کے اعتبار سے اقرب ہے وہ فضل کے لحاظ سے آخر ہے یعنی حضرت علیؓ تب کے لحاظ سے اقرب ہیں اور فضل کے لحاظ سے آخر ہیں، ان سے پہلے حضرت عثمانؓ ہیں، ان سے پہلے حضرت عمرؓ ہیں اور حضرت ابو بکرؓ امام مہدی سے بھی قطعی طور پر افضل ہیں۔

بعد النبی ﷺ:..... حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو فضیلت حاصل ہے۔ بعد سے مراد بعدیت رتبی

یعنی افضلیت رتبہ ہے کہ افضل بعد الانبیاء ابو بکرؓ آنحضرت ﷺ کے بعد صدیق اکبر کا مقام پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ طبرانی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ کنا نقول ورسول اللہ ﷺ حی افضل هذه الامة ابو بکر وعمر وعثمان يسمع ذلك رسول الله ﷺ فلا ينكره۔ اہل سنت والجماعت کا بھی اسی پر اتفاق ہے۔

(۱۵۵) حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله ثنا سليمان عن يحيى بن سعيد عن نافع
بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے نافع سے
عن ابن عمر قال كنا نخير بين الناس في زمان رسول الله ﷺ
انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم لوگ اختیار دیئے جاتے تھے
فخير ابابكر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان
تو ہم ابو بکر صدیقؓ کو پھر (ان کے بعد) حضرت عمرؓ پھر (ان کے بعد) حضرت عثمان بن عفانؓ کو اختیار کرتے تھے

﴿۳۴﴾

باب قول النبی ﷺ لو كنت متخذاً خليلاً

یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک لو كنت متخذاً خليلاً کے بیان میں ہے

قاله	ابو	سعيد
اس کو کہا	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے	

گزشتہ باب میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت گز چکی ہے جس کی طرف قالہ ابو سعید کہہ کر امام بخاریؒ نے اشارہ کیا ہے۔

(۱۵۶) حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا وهيب ثنا ايوب عن عكرمة
بیان کیا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے وہیب نے کہا بیان کیا ہم سے ایوب نے وہ عکرمہ سے
عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال لو كنت متخذاً من امتي
وہ ابن عباسؓ سے وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو
خليلاً لاتخذت ابابكر ولكن اخي وصاحبي
خلیل بناتا تو البتہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا اور لیکن (وہ) میرے بھائی اور (ساتھی) صحابی ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

تعارض:..... حدیث الباب میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لو کنت متخذاً من امتی خلیلاً الخ جس کا حاصل یہ ہے میں نے کسی کو خلیل نہیں بنایا۔ اگر بناتا تو ابو بکر صدیقؓ کو بناتا جب کہ ابوالحسنؓ نے اپنے فوائد میں ابی بن کعبؓ سے نقل کیا ہے جس میں یہ ہے وان خلیلی ابو بکر الحدیث بے شک میرا خلیل ابو بکرؓ ہے۔ دونوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:..... ابوالحسنؓ کی یہ روایت بخاری کا مقابلہ نہیں کر سکتی لہذا مرجوح ہوگی۔

لکن اخي وصاحبي:..... لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی (صحابی) ہیں۔ اخي سے مراد دینی بھائی ہے۔ صاحبی سے مراد، دکھ، درد و خوشی اور سفر و حضر کا ساتھی ہے یہی بات شاہ اسماعیل شہیدؒ نے تقویۃ الایمان میں لکھی ہے تو یاروں نے ان کے خلاف طوفان کھڑا کیا ہے اور بڑا اودھم مچایا ہے حتیٰ کہ گستاخ رسول تک لکھ دیا ہے العیاذ باللہ۔

(۱۵۷) حدثنا معلى بن اسد وموسى بن اسمعيل قالنا ثنا وهيب عن ايوب بيان کیا ہم سے معلى بن اسد اور موسى بن اسمعيل نے دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے وهيب نے انہوں نے ایوب سے وقال لو كنت متخذاً خلیلاً لا اتخذته خلیلاً ولكن اخوة الاسلام افضل اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اگر (کسی کو) خلیل بناتا تو یقیناً ان کو خلیل بناتا اور لیکن اسلامی بھائی چارہ افضل ہے

☆☆☆☆☆

(۱۵۸) حدثنا قتيبة ثنا عبد الوهاب عن ايوب مثله بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبد الوهاب نے انہوں نے ایوب سے اس کی مثل (سابق حدیث)

حدیث ابن عباسؓ کے تین مختلف طرق بیان فرمائے ہیں۔ اور یہ تیسرا طریق ہے۔

(۱۵۹) حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة بيان کیا ہم سے سليمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زيد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہ قال كتب اهل الكوفة الى ابن الزبير في الجدة فقال انہوں نے کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت ابن زبیرؓ کی طرف دادا (کی میراث کے مسئلہ) کے بارے میں لکھا تو انہوں نے فرمایا کہ اما الذي قال رسول الله ﷺ لو كنت متخذاً من هذه الامة خلیلاً لیکن وہ شخص کہ (جن کے بارے میں) حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اس امت سے کسی کو خلیل بناتا تو

لا	تخلته	انزله	ابا	يعنى	ابابكر
يقيناً ان کو بنا تا انہوں نے اس (جد) کو بمنزل اب (باپ) بیان فرمایا ان کی مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے					

﴿تحقیق و تشریح﴾

فی الجد:..... اسی مسئلہ الجد و میراثہ۔ عبداللہ بن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے ابن زبیرؓ کو خط لکھا دادے کی وراثت کے بارے میں تو عبداللہ بن زبیرؓ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ وہ شخص جس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ لو کنت متخذاً من هذه الامة خلیلاً لا تخلته اس شخص نے دادے کو باپ کی جگہ پر قرار دیا کہ باپ کے بعد دادے کو وراثت ملے گی یعنی استحقاق وراثت میں حضرت ابو بکرؓ نے دادے کو باپ کی جگہ قرار دیا۔

مسئلہ میراث: سوال:..... دادا باپ کی جگہ کب لیتا ہے؟

جواب:..... جب باپ کا انتقال ہو جائے اور دادا زندہ ہو تو دادا کو وہی ملے گا جو باپ کو ملتا ہے۔



(۱۶۰) حدثنا الحمیدی ومحمد بن عبید اللہ قالاً حدثنا ابراہیم بن سعد عن ابیہ					
بیان کیا ہم سے حمیدی اور محمد بن عبید اللہ نے انہوں نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے					
عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال انت امرأة الى النبی ﷺ					
انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی					
فامرہا	ان	ترجع	الیہ	قالت	ارایت
تو آپ ﷺ نے اس کو ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا اس (عورت) نے عرض کیا کہ مجھے آپ ﷺ بتلا دیں					
ان	جنت	ولم	اجدک	کانہا	تقول
ان اگر میں حاضر ہوں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں گویا کہ وہ رحلت (آنحضرت ﷺ) کے بارے میں کہہ رہی تھی					
قال	ان	لم	تجدینی	فاتی	ابابکر
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو نا					

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... اس حدیث میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی طرف اشارہ ہے اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو گئے۔

ارایت ان جئت ولم اجدک:..... گویا اس نے اس سے کنا یہ کیا کہ اگر آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میں کس کے پاس آؤں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کے پاس آنا اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر استدلال کیا گیا ہے۔

سوال..... کانہا تقول الموت اس جملہ کا قائل کون ہے؟

جواب..... بعض نے کہا کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ ہیں جو کہ راوی ہیں علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہی رائج ہے اور بعض نے کہا کہ قائل ان سے نیچے کا کوئی راوی ہے۔

الموت:..... یہ منصوب ہے ای ترید الموت یا یرفوع ہے ای مرادھا الموت۔

(۱۶۱) حدیثنا احمد بن ابی الطیب، ثنا اسمعیل بن مجالد ثنا بیان بن بشر
بیان کیا ہم سے احمد بن ابوطیب نے کہا بیان کیا ہم سے اسمعیل بن مجالد نے کہا بیان کیا ہم سے بیان بن بشر نے
عن وبرة بن عبد الرحمن عن همام قال سمعت عماراً يقول
انہوں نے وبرة بن عبد الرحمن سے انہوں نے ہمام سے کہا کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ
رأيت رسول الله ﷺ وما معه الا خمسة اعداء وامراتان وابوبكرؓ
میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور ان کے ساتھ نہیں تھے مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیقؓ

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ اس حدیث کو اسلام ابی بکرؓ میں عبد اللہؓ سے بھی لائے ہیں۔

خمسة اعداء:..... ۱۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ۳۔ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت ابوفقیہ رضی اللہ عنہ مولیٰ صفوان بن امیہ بن خلف ۵۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

وامراتان:..... حضرت خدیجہؓ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہؓ

وابوبکرؓ:..... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آزاد آدمیوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

(۱۶۲) حدیثنا هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد ثنا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله
بیان کیا ہم سے هشام بن عمار نے کہا بیان کیا ہم سے صدقہ بن خالد نے کہا بیان کیا ہم سے زید بن واقد نے انہوں نے بسر بن عبید اللہ سے
عن عائذ الله ابی ادريس عن ابی الدرداء قال كنت جالسا عند النبی ﷺ
انہوں نے عائذ اللہ ابو ادريس سے انہوں نے ابودرداءؓ نے کہا کہ میں حضرت نبی اکرم ﷺ خدمت اقدس میں حاضر تھا
اذ اقبل ابوبكرؓ اخذ بي ف
ثوبه
اچانے حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اس حال میں کہ انہوں نے اپنے پیچے کا کنارہ پکڑا ہوا تھا

حتی	ابدی	عن	رکتہ	فقال	النبي ﷺ
حتی کہ انہوں نے اپنے دونوں گھٹنے ظاہر کئے ہوئے تھے تو (انکو دیکھ کر) حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (معلوم ہوتا ہے)					
وَأَمَّا	صاحبکم	فقد	غامر	فسلم	
لیکن تمہارے ساتھی نے تحقیق (کسی کے ساتھ) جھگڑا کیا ہے۔ تو انہوں نے (حاضر ہو کر) السلام علیکم عرض کیا					
فقال	انی	کان	بینی	وبین	ابن الخطاب شی فاسرعت الیه
اس کے بعد فرمایا کہ تحقیق میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کوئی جھگڑا تھا تو میں نے جلد بازی کی ان کی طرف (دوبارہ کرنے میں)					
ثم	ندمت	فسألته	ان	یغفر لی	فابی علی ذلک
پھر میں شرمسار ہوا تو میں نے ان سے سوال (درخواست) کیا کہ مجھے معاف کر دیں تو انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کیا					
فاقبلت	الیک	فقال	یغفر	اللہ	لک یا ابابکرؓ ثلثا
تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے (آنحضرت ﷺ) نے تین مرتبہ کہا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے					
ثم	ان	عمر	ندم	فاتی	منزل ابی بکرؓ
پھر تحقیق حضرت عمر فاروقؓ (بھی) شرمسار ہو کر (کہ انہوں نے مجھ سے ساقی باغی میں نے زدی) ابوبکر صدیقؓ کے گھر پر حاضر ہوئے					
فسال	انتم	ابوبکر	قالوا	لا	
تو انہوں نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ یہاں (گھر) میں گھر والوں نے کہا کہ نہیں					
فاتی	النبي ﷺ	فجعل	وجه	النبي ﷺ	یتمعر
تو وہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضرت نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہونا شروع ہو گیا					
حتی	اشفق	ابوبکرؓ	فجئنا	علی	رکتہ فقال
یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ رگئے تو اپنے گھٹنوں کے بل (آنحضرت ﷺ کے سامنے) بیٹھ گئے سو انہوں نے دوبارہ عرض کیا					
یا رسول اللہ واللہ واللہ انا کنت اظلم مرتین فقال النبي ﷺ ان اللہ بعثنی الیکم					
یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں ہی زیادہ ظالم تھا دو مرتبہ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا					
فقلتم کذبت وقال ابوبکر صدق و واسانی بنفسه وماله					
تو تم نے مجھے جھٹلایا اور لیکن ابوبکر صدیقؓ نے تصدیق فرمائی اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان پر مجھے ترجیح دی					
فهل انتم تارکوا لی صاحبی مرتین فما اوذی بعدها					
تو کیا تم میرے ساتھی کو میری وجہ سے چھوڑ سکتے ہو؟ دو مرتبہ فرمایا تو اس کے بعد ان کو (بھی کوئی) تکلیف نہیں پہنچائی گئی					

﴿تحقیق و تشریح﴾

اما صاحبکم فقد غامر:..... علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ (اما) اپنا تقسیم چاہتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ اس کا تقسیم محذوف ہے ای اما غیرہ: غامر ای خاصم غیرہ یا غامر بمعنی وہ شخص جو اپنے آپ کو امور مہلکہ میں پھینک دے بعض نے کہا کہ غامر غمر سے ہے بمعنی حقد یعنی کینہ، ترجمہ یہ ہے کہ تمہارا ساتھی کسی غیر کے کینہ میں ہے۔

فاقبلت الیک:..... تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو انہوں (آنحضرت ﷺ) نے تین مرتبہ کہا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔

یتمعر:..... ای یتغیر یعنی ناراضگی کی وجہ سے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا تھا یہاں تک کہ ڈرے حضرت ابوبکرؓ اس بات سے کہ کہیں حضور ﷺ حضرت عمرؓ کو ایسی بات نہ کہہ دیں جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں۔

فهل تارکوالی صاحبی:..... کیا تم میری وجہ سے میرے ساتھی کو چھوڑنے والے ہو کہ اس کو تکلیف نہ دو اور میرا لحاظ کرتے ہوئے ان سے درگزر کرو۔ اس جملہ میں دو اضافتیں ہیں اس سے مقصود تعظیم اور اختصاص ہے۔

(۱۶۳)	حدثنا	معلی بن اسد	ثنا	عبدالعزیز بن المختار	ثنا	خالد الحذاء
بیان کیا ہم سے معلی بن اسد نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا بیان کیا ہم سے خالد حذاء نے	عن	ابی عثمان ثنی عمرو بن العاص	ان	النبی ﷺ	بعثه	علی جیش ذات السلاسل
انہوں نے ابوعثمان سے کہا بیان کیا مجھ سے عمرو بن عاص نے کہ تحقیق نبی اکرم ﷺ نے مجھے جیش ذات السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا	فاتیته	فقلت	ای	الناس	احب	
تو میں (واپس آکر) آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب	الیک	قال	عائشة	فقلت	من	الرجال
آپ ﷺ کے نزدیک کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ تو میں نے (دوبارہ) عرض کیا کہ مردوں میں سے کون (زیادہ محبوب ہے)	قال	ابوها	قال	فقلت	ثم	من
انہوں نے فرمایا ان کا باپ تو میں نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا پھر کون؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا	ثم	عمر بن الخطاب	فعد	رجال		
پھر عمر بن الخطابؓ تو آنحضرت ﷺ نے (میرے سوالوں کے جواب میں) کئی دوسرے حضرات کا ذکر کیا						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں اسحاق بن شاہینؒ سے بھی لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے فضائل میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں ابراہیم بن یعقوبؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں ابو قتادہؓ عبید اللہ بن سعیدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ذات السلاسل:..... یہ ایک جگہ کا نام ہے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہے اور یہ جگہ وادی القریٰ کے ورے ہے۔ یہ سر یہ حضرت عمرو بن العاصؓ کی سرکردگی میں ۸ ہجری میں ہوا۔

ذات السلاسل کی وجہ تسمیہ:..... سلاسل اس ریت کو کہتے ہیں جس میں ٹیلے مڑے ہوئے ہوں۔ جب لشکر کو آٹھ ہجری جمادی الاخریٰ میں اس زمین کی طرف بھیجا تو اس کی طرف نسبت کیا گیا۔ ابن التینؒ نے کہا ہے کہ اس کا نام ذات السلاسل اس لئے رکھا گیا ہے کہ مشرکوں نے آپس میں ایک دوسرے کو بیڑیوں میں باندھا تا کہ بھاگ نہ جائیں۔ بعض نے کہا کہ وہاں پانی ہے جس کا نام تھا ماء السلسال اسی کی مناسبت سے غزوہ کا نام رکھا گیا۔

ای الناس احب الیک:..... سوال: سوال کا منشاء کیا ہے؟

جواب:..... جب حضور ﷺ نے ان کو امیر بنایا اس لشکر کا جس میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت محمدؓ تھے کسی مصلحت کی وجہ سے تو عمرو بن العاصؓ کے دل میں یہ بات گزری کہ وہ ان دونوں سے مقدم ہیں اس لئے سوال کیا۔ **فعد رجالا:**..... تو حضور ﷺ نے دوسرے صحابہ کو شمار کیا دوسری روایات میں ہے کہ پھر میں چپ ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے آخر میں نہ کر دیں۔ ترمذی شریف میں ہے عبید اللہ بن شفیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا (پوچھا) آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے کون سے صحابہ آپ ﷺ کو زیادہ محبوب تھے تو انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ، پھر کون؟ فرمایا عمرؓ، پھر کون؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوعبیدہ بن جراحؓ، میں نے کہا پھر کون؟ فسکت۔

(۱۶۳)	حدثنا ابو الیمان انا شعيب عن الزهري ثني ابو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
	بيان کیا ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہمیں شعيب نے وہ زہری سے کہا بیان کیا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے کہ
	ان اباهريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول بينما راع في غنمه
	ابو هريرة نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ دریں اثنا چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا
عدا	عليه الذنب فاخذ منها شاة فطلبه الراعي
	بھیڑیے نے اس (ریوڑ) میں سے ایک بکری پر حملہ کیا تو چرواہے نے اس (بھیڑیے) سے (بکری) چھڑائی
	فالتفت اليه الذنب فقال من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غیری
	تو بھڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا ان (بکریوں) کا کون (محافظ) ہوگا فتزدالے دن جس دن میرے علاوہ کوئی راعی نہیں ہوگا

وفي	نزعہ	ضعف	والله	يغفر	له	ضعفه	ثم	استحالت	غزبا
اور ان کے (پانی) نکالنے میں کمزوری تھی اور اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری پر ان سے درگزر فرمائے پھر وہ (ڈول) بہت بڑا ہو گیا									
فاخذها	ابن	الخطاب	فلم	ار	عقبيا	من	الناس		
تو اس کو عمر بن خطابؓ نے لے لیا سو میں نے کسی قوی سے قوی آدمی کو نہیں دیکھا									
ينزع	نزع	عمرؓ	حتى	ضرب	الناس	بعطن			
جو (پانی) نکالتا ہو عمرؓ کے کھینچنے کی طرح یہاں تک کہ لوگوں نے سیراب کر کے اونٹوں کو بٹھا دیا									

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے فضائل میں حرمہ بن یحییٰ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

عبدان:.....عبدالله بن عثمان -

قلیب:.....وہ کنواں جس کی منڈیر نہ باندھی گئی ہو۔

والله يغفر له ضعفه:.....اس میں کسی تنقیص یا ذنب کی طرف اشارہ نہیں۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ متکلم کے تکیہ کلام کے قبیل سے ہے جس کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا اس سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی قرب وفات کی طرف اشارہ ہے۔ بعض نے کہا اس میں قلت فتوحات کی طرف اشارہ ہے جس کی وجہ مدت خلافت کی قلت ہے۔ مغفرت کا مقصد ان پر قلت فتوحات کی ملامت کو دفع کرنا ہے۔

فاستحالت غربا:.....غرب۔ بڑا ڈول۔

عبقري:.....ہر چیز کا کامل درجہ یعنی جو اپنے کمال میں انتہا کو پہنچ جائے اسکو عبقری کہتے ہیں۔ یہاں مراد حضرت عمرؓ کا کمال طاقت میں بیان کرنا ہے۔

بعطن:.....اونٹوں کے بٹھلانے کی جگہ۔ اس خواب میں حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی ولایت و خلافت کی خبر دی گئی ہے۔

(۱۶۶)	حدثنا	محمد بن	مقاتل	انا	عبدالله	انا	موسى بن	عقبة	عن	سالم بن	عبدالله
بیان کیا ہم سے محمد بن مقاتل نے کہا خبر دی ہمیں عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے											
عن	عبدالله	بن	عمرؓ	قال	قال	رسول	الله	ﷺ	من		
انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے											
جر	ثوبه	خیلاء	لم	ينظر	الله	اليه	يوم	القيمة			
تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا کھینچا ٹخنوں سے نیچے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا											

فقال ابوبکر ان احد شقى ثوبى يسترخى الا ان اتعاهد ذلك منه
 تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا تحقیق میرے کپڑے کا ایک کنارہ لمبا ہو جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کو اچھی طرح باندھ لوں اپنے کپڑے سے
 فقال رسول الله ﷺ انک لست تصنع ذلك خيلاء قال موسى قلت لسالم
 تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق آپ ایسا تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے۔ موسیٰ نے کہا میں نے سالم سے عرض کیا کہ
 اذکر عبد الله من جر ازاره قال لم اسمعه ذکر الا ثوبه
 کیا عبد اللہ بن عمرؓ نے من جر ازاره بھی ذکر فرمایا تھا تو انہوں نے کہا میں نے ان کو ذکر کرتے نہیں سنا مگر من جر ثوبه

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب اللباس میں اور کتاب الادب میں بھی لائے ہیں۔ امام ابوداؤد نے لباس میں فضیلت سے اور امام نسائی نے زینۃ میں علی بن حجر سے لائے ہیں۔

من جر ثوبه خيلاء:..... علامہ کرمائی فرماتے ہیں ای کبر و تبختر یعنی تکبر اور اکثر کے طور پر اپنے کپڑے کو گھسیٹنا۔

لم ينتظر الله اليه:..... یہ مجاز ہے رحمت سے یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہیں کرتے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ ایک طرف سے میرا کپڑا ڈھیلا ہو کر نیچے ہو جاتا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ خيلاء میں سے نہیں ہیں۔

قال موسى قلت لسالم اذکر:..... ذکر فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے ا ہمزہ استفہام ہے۔ ذکر کا فاعل عبد اللہ ہے معنی ہوگا کہ راوی (موسیٰ) کہتے ہیں کہ میں نے سالمؓ سے کہا کہ کیا عبد اللہ نے جر ازاره کہا تو عبد اللہ بن مبارکؓ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ثوبہ لکھا۔

فائده:..... اسباب کی نہی ازار کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر کپڑے کے ساتھ عام ہے۔ چنانچہ ابوداؤد شریف کی روایت اس کی تائید کرتی ہے عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ قال الا سبال فی الا زار والقميص والعمامة من جر منها شيئا خيلاء لم ينتظر الله اليه يوم القيامة

مسئلہ:..... امام شافعیؒ نے تصریح کی ہے کہ حرمت خيلاء کے ساتھ ہے اگر خيلاء نہیں ہے تو اسباب مکروہ تنزیہی ہے عالمگیری میں جزیہ ہے اسباب الرجل ازاره اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیلاء ففیہ کراہۃ تنزیہیۃ۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک نفس جر (کپڑے کا لٹکانا اور گھسیٹنا) مکروہ ہے چاہے استکباراً ہو یا نہ ہو اور یہ رعایت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے خاص ہے۔

(۱۶۷) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی حمید بن عبدالرحمن بن عوف
ہمیں ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری سے خبر دی کہا مجھے حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی
ان اباہریرۃ قال سمعت رسول اللہ يقول من انفق زوجین من شیء من الاشیاء
تحقیق حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے اشیاء میں سے کسی شئی کا جوڑا
فی سبیل اللہ دعی من ابواب یعنی الجنة یا عبد اللہ هذا خیر
اللہ کے لئے خرچ کیا تو وہ کئی دروازوں سے پکارا جائے گا یعنی جنت کے کہ اے عبد اللہ یہ نیکی (کا دروازہ) ہے
فمن کان من اهل الصلوة دعی من باب الصلوة ومن کان من اهل الجہاد
تو جو شخص نماز ادا کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصلوة سے پکارا جائے گا اور جو شخص جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا
دعی من باب الجہاد ومن کان من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة
اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا اور جو شخص صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا
ومن کان من اهل الصیام دعی من باب الصیام باب الریان فقال ابوبکر
اور جو شخص روزہ داروں میں سے ہوگا وہ باب الصیام یعنی باب الریان سے پکارا جائے گا تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا
ما علی هذا الذی یدعی من تلك الابواب من ضرورة
نہیں ہے ضرورت اس بات کی کہ ایک ایک مخصوص دروازے سے پکارا جائے
وقال هل یدعی منها کلها احد یا رسول اللہ
اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے
فقال نعم وارجو ان تكون منهم یا ابابکر
تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہو گا اے ابوبکر

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث بخاری شریف، کتاب الصوم، باب الریان الصائمین میں گزر چکی ہے۔

من تلك الابواب من ضرورة:..... مقصود بہشت میں داخلہ ہے جس دروازے سے بھی داخل ہو جائے مقصود حاصل ہو جائے گا۔ لیکن تکریم یہ ہے کہ سب دروازوں سے پکارا جائے۔

من باب الصیام ای باب الریان:..... باب الریان یہ بدل ہے باب الصیام سے یہ تخصیص اس بات کا تقاضہ نہیں کرتی کہ وہ شخص دوسرے اعمال نہیں کرتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ یہ عمل ترجیحی طور پر کرتا ہے (اگرچہ دوسرے

اعمال بھی کرتا ہے) اسی پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ اکیلے اکیلے دروازے سے بلائے جانے کی کوئی ضرورت نہیں کسی دروازے سے بھی داخل ہو تو کوئی ضرر نہیں، کیا کوئی سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا حضور ﷺ نے جواب دیا کہ نعم وار جوان تکون منهم یا ابا بکر گویا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہر عمل میں خصوصیت رکھتے تھے۔

یا عبداللہ هذا خیر:..... اے اللہ کے بندے یہ نیکی کا دروازہ ہے، یہاں خیر (اسم تفصیل) لفاضل کے معنی میں ہے جنت کے دروازے:..... جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور حدیث الباب میں چار کا ذکر ہے۔

۱۔ باب الصلوٰۃ ۲۔ باب الجہاد ۳۔ باب الصدقۃ ۴۔ باب الصیام، باب الریان۔

اور دوسرے چار دروازے یہ ہیں: ۵۔ باب الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ۶۔ باب الایمن

۷۔ باب الذکر۔ ۸۔ باب الحج۔ بعض کے قول سے ایسے ہی معلوم ہوتا ہے۔ (عمدة القاری ص ۱۸۳ ج ۱۶)

(۱۶۸) حدثنا اسمعيل بن عبد الله ثني سليمان بن بلال عن هشام بن عروة	
بیان کیا ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے کہا مجھے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے	
قال اخبرني عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي ﷺ ان رسول الله ﷺ مات	
کہا خبر دی مجھے عروہ بن زبیر نے انہوں نے حضرت عائشہ زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ سے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے	
وابوبكر بالسنح قال اسمعيل يعني بالعالية فقام عمر يقول	
اور ابو بکر صدیقؓ مقام رخ میں تھے۔ اسمعیل نے کہا (رخ) مدینہ طیبہ کا بالائی علاقہ ہے تو حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر فرمانا شروع کر دیا کہ	
والله مامات رسول الله ﷺ قالت وقال عمر	
اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے رحلت نہیں فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا	
والله ماكان يقع في نفسي الاذاك	
اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم کہ میرے دل میں نہیں آتا تھا مگر وہی (عدم موت رسول اللہ ﷺ)	
وليبعثنه الله فليقطعن ايدي رجال وارجلهم فجاء ابوبكر	
اور البتہ اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اٹھائے گا تو وہ ضرور لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ آگئے	
فكشف عن رسول الله ﷺ فقال	
تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ (کے رخ انور) سے (کپڑا) ہٹایا تو انہوں نے ان کو بوسہ دیا پھر انہوں نے فرمایا کہ	
بابي انت وامی طبت حيا وميتا والذی	
میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں کہ آپ ﷺ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور موت کے بعد بھی۔ اور قسم ہے اس ذات کی	

نفسی	بیدہ	لا	یذیقک	اللہ	الموتین	ابدا	ثم	خروج
جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بھی بھی دو موتیں نہیں چکھائے گا پھر باہر تشریف لے گئے								
فقال	ایہا	الحالف	علی	رسلک	فلما	تکلم	ابوبکر	جلس عمر
تو فرمایا اے قسم کھانے والے اپنی جگہ پر بٹھ جاؤ سو جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خطاب فرمانا شروع فرمایا تو حضرت عمرؓ بھی بیٹھ گئے								
فحمد اللہ	ابوبکر	وانشی	علیہ	وقال	الا	من	کان	یعد
ابوبکر صدیقؓ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں فرمانے کے بعد فرمایا کہ خیر دار جو شخص حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا								
فان	محمد	قد	مات	ومن	کان	یعد	اللہ	فان
تو بے شک تحقیق محمد ﷺ وفات پا گئے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہیں فوت نہیں ہوں گے								
وقال	انک	میث	وانھم	میثون	وقال	وما	محمد	الا
اور یہ آیت مبارکہ انک میث وانھم میثون پڑھی اور یہ آیت مبارکہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل								
افانین	مات	او	فیل	انقلبتم	علی	اعقابکم	ومن	ینقلب
افانین مات او فیل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیحزی اللہ الشاکرین								
افانین مات او فیل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیحزی اللہ الشاکرین (بھی) تلاوت فرمائی								
قال	فنشج	الناس	یکون	قال	واجتمعت	الانصار		
کہا اس (اسماعیل) نے کہ چکیاں بندھ گئیں لوگوں کی روتے روتے، کہا اس (اسماعیل) نے اور حضرات انصار جمع ہو گئے								
الی	سعد	بن	عبادہ	فی	سقیفہ	بنی	ساعده	فقالوا
سقیفہ بنو ساعدہ میں حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تو انہوں (حضرات انصار) نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا								
ومنکم	امیر	فلذهب	الیہم	ابوبکر	وعمر	بن	الخطاب	وابو
اور ایک امیر تم میں سے ہوگا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بن خطابؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ان کی طرف گئے								
فلذهب	عمر	یتکلم	فاسکته	ابوبکر	وکان	عمر	يقول	واللہ
تو حضرت عمرؓ گفتگو فرمانے لگے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو چپ کرادیا اور حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے اللہ کی قسم								
ما	اردت	بذلک	الا	انی	قد	ھیأت	کلما	قد
اس تقریر (گفتگو) سے میرا ارادہ کوئی نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے ایک کلام تیار کیا تھا جو مجھے اچھی لگی								
خشیت	ان	لا	یلغہ	ابوبکر	ثم	تکلم	ابوبکر	
مجھے خوف تھا کہ شاید حضرت ابوبکر صدیقؓ (ایسی کلام کو) نہیں پہنچ سکیں گے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گفتگو فرمائی								

فتکلم	ابلیغ	الناس	فقال	فی	کلامه
اس حال میں کہ انہوں نے لوگوں میں سے زیادہ بلیغ گفتگو فرمائی تو انہوں نے اپنی گفتگو (تقریر) میں فرمایا					
نحن الامراء واتم الوزراء فقال حباب بن المنذر لا والله لا نفعل					
ہم امراء ہیں اور تم وزراء تو حباب بن منذر نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم (ایسا) نہیں کریں گے					
منا امیر ومنکم امیر فقال ابو بکر لا					
(بلکہ) ہم میں سے ایک امیر ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا نہیں (ایسا نہیں ہوگا)					
ولکنا الامراء واتم الوزراء هم اوسط العرب دارا					
اور لیکن ہم امیر ہوں گے اور تم وزراء ہو گے۔ وہ (قریش) عرب (والوں میں سے) افضل ہیں گھر کے لحاظ سے					
واعربهم احسابا فبايعوا عمر او اباعبدة بن الجراح					
اور ان میں (عرب والوں) سے از روئے حسب کے ظاہر (مشہور) ہیں تو تم عمرؓ یا ابو عبیدہؓ بن جراح کی بیعت کر لو					
فقال عمر بل نبايعك انت فانت سيدنا وخيرنا					
تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ (نہیں) بلکہ ہم آپ کی (ہی) بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں اور ہم سے بہت زیادہ نیک ہیں					
واحبنا الي رسول الله فاخذ عمر بيده					
اور (اسی طرح) حضرت رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہم میں سب سے زیادہ محبوب تھے سو حضرت عمرؓ نے آپ کا دست مبارک پکڑا					
فبايعه وبايعه الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادہ					
تو ان کی بیعت کی اور لوگوں (انصار و مہاجرین) نے بھی ان کی بیعت کی۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا					
قال عمر قتله الله وقال عبد الله بن سالم					
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا (یا اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے)۔ اور عبد اللہ بن سالم نے کہا					
عن الزبيدي قال عبد الرحمن بن القاسم اخبرني القاسم ان عائشة قالت شخص بصر النبي ﷺ					
وہ زبیدی سے کہا عبد الرحمن بن قاسم نے مجھے خبر دی کہ قاسم نے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی آنکھ اوپر کی طرف دیکھنے لگی					
ثم قال في الرفيق الاعلى ثلثا وقص الحديث قالت فما كانت					
پھر فرمایا فی الرفیق الاعلیٰ تین مرتبہ اور انہوں نے حدیث بیان فرمائی انہوں نے فرمایا کہ سو نہیں تھے					
من خطبتهما من خطبة الا نفع الله بها					
ان دونوں حضرات کے خطبوں میں سے بعض ایسے خطبے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے ذریعے (مسلمانوں کو) نفع پہنچایا					

لقد	خوف	عمر	الناس	وان	فيهم	لنفاقا
البتہ تحقیق	حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ڈرایا اور بیشک ان لوگوں میں سے (کچھ میں) البتہ نفاق تھا					
فردہم	اللہ	بذلک	ثم	لقد	بصر	ابوبکر
تو اللہ تعالیٰ نے ان کو خطبہ کی وجہ سے روکے رکھا پھر البتہ تحقیق حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں کو ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائی						
و عرفہم	الحق	الذی	علیہم	وخرجوا	به	یتلون
اور ان کو اس حق کی معرفت کروائی جس پر وہ تھے اور لوگ اس (حق) کے ساتھ باہر تشریف لے گئے تلاوت فرماتے ہوئے						
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ						
اور نہیں ہیں محمدؐ مگر ایک رسول (ﷺ) تحقیق آپ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے، اللہ تعالیٰ کے قول شاکرین تک						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

ابو عبیدہ بن الجراح:..... نام: عامر بن عبد اللہ بن جراح اٹھارہ ہجری طاعون عمواس میں انتقال ہوا۔

عبدالرحمن بن قاسم:..... نام: عبد اللہ بن قاسم بن محمد ہے۔

السنح:..... سین کے ضمہ اور نون کے سکون کے ساتھ ہے۔ اور یہ عوالی مدینہ میں ایک جگہ ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رہائش تھی۔ بنو حارث بن خزرج کے مکانات اور جگہیں یہیں تھیں۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی پیدائش بھی یہیں ہوئی تھی۔ آپ نے اس جگہ رہائش اُس وقت اختیار کی تھی جب آپ نے خارجہ انصاریہ کی لڑکی سے شادی کی تھی۔

آپؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ بھی عوالی میں آپ کے ساتھ تھیں اور یہ جگہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاصلہ پر ہے۔

فقبلہ:..... حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور حضور ﷺ کو بوسہ دیا۔ اس سے تقبیل میت کا جواز ثابت ہوا۔ اور اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور ﷺ کے وصال کا اعلان کیا۔ اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان علمی کی زیادتی حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ پر ثابت ہوئی نیز اس سے دوسرے صحابہ سے زیادہ حلم اور حوصلہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اس کے برعکس حضرت عمرؓ پر محبت کا غلبہ اور فراق کی دہشت غالب ہو گئی جس کی بناء پر وہ اپنے حوصلہ میں نہ رہ سکے۔

لا یذیک اللہ الموتین:..... یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کرنے کی تمہید ہے اس لئے کہ حضرت عمرؓ کہہ رہے تھے کہ حضور ﷺ کی وفات نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اٹھائیں گے یعنی بیدار کریں گے اور جو موت کے قائل ہیں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد یہ کہنا ایہا الحالف علی رسلک۔ اے قسمیں کھانے والے اطمینان سے رہ، دلیل ہے کہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کرنا مقصود ہے کہ حضور ﷺ کو اس موت کے بعد کوئی موت

نہیں آئے گی بلکہ قبر مبارک میں حیات مستمرہ رہے گی۔

سوال:..... حضرت عمرؓ کے لئے یہ قسم کھانا کیسے جائز ہوا کہ حضور ﷺ کی وفات نہیں ہوئی؟

جواب:..... حضرت عمرؓ یہ اپنے اجتہاد کی بناء پر کہہ رہے تھے کیونکہ ان کا گمان یہ تھا کہ حضور ﷺ بے ہوش ہوئے ہیں!

فنشج الناس:..... نشج وہ آواز ہے جو رونے والے کو روناروکنے کے وقت میں لاحق ہوتی ہے جیسے کہ بچہ جب رونے کو روکتا ہے تو اس کی آواز سینہ میں رکتی ہے۔ عبارت کا ترجمہ ہوگا۔ لوگ رونے لگ گئے بوجہ ان کے یقین کر لینے کے کہ حضور ﷺ وفات پا گئے ہیں۔

فائدہ:..... اس سے کسی کی موت اور فراق پر نفس بکاء کا جواز ثابت ہوا اور ممانعت نوحہ کی ہے جس میں کہ زبان سے میت کی جھوٹی تعریفیں بیان کی جاتی ہیں۔

واجتمعت الانصار:..... حضرت سعد بن عبادہؓ خرجی ہیں یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے تمام مشاہد میں حاضر رہے اور انصار کا جھنڈا اٹھانے والے تھے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے قبیلے کے سردار تھے۔

سقیفہ:..... یہ مسقف (چھپر نما) جگہ تھی اور یہ انصار کا دارالندوہ تھا (وہاں مشورہ کرتے تھے)۔ انصار وہاں پر جمع ہو گئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ منا امیر و منکم امیر۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا تو حضرت عمرؓ نے کلام کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو چپ کرادیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کلام کی اور بہت بلیغ کلام فرمائی اور اپنی کلام کے دوران فرمایا نحن الامراء وانتم الوزراء۔ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے وہ بھی بڑے ذورائے تھے اور بدری تھے۔ انہوں نے کہا کہ منا امیر و منکم امیر حضرت ابوبکر صدیقؓ یا ابوعبیدہ بن الجراحؓ سے بیعت کرلو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ ہمارے سردار ہیں آپ ہمارے افضل ہیں اور ہمارے رسول ﷺ کے زیادہ محبوب ہیں تو حضرت عمرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی پھر دوسرے لوگوں نے بیعت کی۔ مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ ہم مہاجرین کی جماعت پہلے اسلام لانے والے ہیں، ہم آپ ﷺ کا قبیلہ ہیں اور ہم رشتہ دار ہیں اور عرب درست نہیں ہو سکتے مگر قریش کے آدمی سے پس لوگ قریش کے تابع ہیں اور تم ہمارے بھائی ہو اللہ کی کتاب میں اور ہمارے شریک ہو اللہ تعالیٰ کے اس دین میں اور تمام لوگوں سے زیادہ ہمیں محبوب ہو اور تم زیادہ حقدار ہو رضابا القضاء کے اس لئے تم اپنے بھائیوں کی

فضیلت تسلیم کرو اور ان سے نیکی میں حسد نہ کرو پھر حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ان شتم کر دناھا جزعۃ یعنی اگر تم چاہو تو ہم لڑائی کے لئے تیار ہیں چنانچہ بہت باتیں شروع ہو گئیں قریب تھا کہ ان میں لڑائی ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا (بیعت کیلئے) مسند احمد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے سعد تم جانتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ آپ بیٹھے تھے قریش ولایۃ ہذا لامر تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا صدقت۔

علامہ کرمائی نے فرمایا کہ انصار کا کہنا منا امیر ومنکم امیر یہ عرب کی عادت کے مطابق تھا جو ان میں جاری تھی کہ ہر قبیلے کا سردار انہیں میں سے ہوتا تھا جب ان کو یقین ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الانمۃ من قریش تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی۔

ولکننا الامراء واتم الزراف:..... ہم امراء ہیں اور تم وزراء ہو یعنی قریش سے امیر ہوگا اور اس کے وزیر انصار ہوں گے۔

فقال قائل قتلتم سعد بن عبادۃ:..... قتل کر دیا تم نے تو سعد بن عبادہ کو۔ یہ کنایہ ہے اعراض اور رسوائی سے اس لئے کہ وہ امیدوار خلافت ہو کر آئے تھے لیکن ان کی رائے کو کسی نے ترجیح نہیں دی اس لئے قائل نے کہا کہ تم نے قتل کیا یعنی ان کی رائے کو ختم کر دیا۔

قتله اللہ:..... (۱) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ قتله اللہ اللہ نے انہیں قتل کیا مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ خلیفہ نہ ہونا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر کر دیا ہے۔

(۲) یا یہ بددعا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے تحلف کی وجہ سے اللہ ان کو قتل کر دے۔ فتح الباری، مجمع البحار میں ہے کہ وہ بیعت میں تحلف کی وجہ سے شام تشریف لے گئے اور پھر واپس نہیں آئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں وہیں فوت ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مردہ پائے گئے کسی کو ان کی موت کا علم نہیں ہوا یہاں تک کہ کسی قائل کو کہتے سنا گیا نحن قتلنا سید الخوارج سعد بن عبادہؓ مقام حوران میں ۱۲، ۱۵ھ کو وفات ہوئی۔ اسد الغابہ میں علامہ ابن سیرینؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ کو جنوں نے شہید کیا ہے اور شہادت کی اطلاع بھی جنوں نے خود دی تھی۔

حنفیہ کے نزدیک اجماع صحابہؓ قطعی ہے اور بعد والوں کا اجماع ظنی ہے اگر کسی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے استحقاق کا انکار کیا تو قطعی حکم کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا۔

سوال:..... حضرت سعد بن عبادہؓ کے بارے میں کیا کہو گے؟

جواب:..... انہوں نے استحقاق خلافت میں بحث نہیں کی یعنی انکار نہیں کیا بلکہ اپنا ہاتھ بیعت سے روک لیا۔
وقال عبد الله بن سالم:..... اس روایت کو تحدیث کے طریقے سے بیان نہیں کیا ممکن ہے کہ یہ کسی مجلس مذکرہ میں سنی ہو اور پھر حضرت عائشہؓ کی دوسری سند سے حدیث کو بیان کیا۔

قالت فما كانت من خطبتهما من خطبة:..... فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے خطبوں میں سے ہر ایک کے خطبے سے اللہ تعالیٰ نے نفع دیا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو خوف دلایا اور جن کے دلوں میں نفاق تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو مٹا دیا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خطبے نے ہدایت اور حق کی پہچان کرائی جس پر تمام لوگ یہ آیت مبارکہ پڑھتے ہوئے نکلے وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل منافق چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی لاشی ٹوٹ جائے اور اس حادثے کی وجہ سے مسلمانوں میں افتراق ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے نفاق کو سینوں میں لوٹا دیا جب کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے جلال کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے خطبے سے یہ نفع دیا۔

فی الرفیق الاعلیٰ:..... مراد جنت ہے۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں رفیق، صدیق اور خلیط کی طرح بروزن فعیل ہے واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس سے مراد انبیاء علیہم السلام کی جماعت ہے جن کا مسکن اعلیٰ علیین ہے۔

(۱۶۹) حدثنا محمد بن كثير انا سفين ثنا جامع بن ابى راشد ثنا ابو يعلى عن محمد بن الحنفية						
بیان کیا ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خردی ہمیں سفیان نے کہا بیان کیا ہم سے جامع بن ابی راشد نے بیان کیا ہم سے ابو یعلیٰ نے وہ محمد بن حنفیہ سے						
قال	قلت	لابی	ای	الناس	خیر	بعد النبی ﷺ
کہا انہوں نے میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کیا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین کون ہیں						
قال	ابوبکرؓ	قال	قلت	ثم	من	قال
انہوں نے کہا حضرت ابو بکر صدیقؓ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ پھر (کون افضل ہیں) انہوں نے فرمایا کہ						
عمرؓ وخشيت ان يقول عثمانؓ قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين						
حضرت عمرؓ کو میں ڈر گیا کہ اس سے کہہ دیں حضرت عثمانؓ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں ہوں مگر مسلمانوں میں سے ایک فرد						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة

سفیان:..... مراد سفیان ثوریؒ ہیں۔

ابويعلى: نام منذر بن يعلى ثوري کوئی ہے۔

الحققیہ: آپ کا پورا نام خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دؤل بن حنفیہ ہے۔
یہاں سے قید کر کے لائے جانے والوں میں سے ایک آپ بھی تھیں۔

محمد بن الحنفیہ: مراد حضرت علیؑ کے بیٹے جو حنفیہ نامی عورت سے ہیں اور ماں کی طرف منسوب ہیں جن کی کنیت ابو القاسم ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضور ﷺ کے بعد کون افضل ہیں تو کہا ابو بکرؓ میں نے کہا پھر کون؟ انہوں نے کہا عمرؓ میں اس خوف سے کہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے لیں کیونکہ ان کے گمان میں یہ تھا کہ حضرت علیؑ، حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں تو میں نے کہا کہ پھر آپ افضل ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں اور ان کا یہ کہنا تو اضع کی بناء پر ہوگا۔

افضل کون ہے؟

یہ بات اہل سنت والجماعت کے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ افضل الامت حضرت ابو بکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ، ان کے بعد والوں میں پھر اختلاف ہوا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ میں سے افضل کون ہیں؟ جمہور اس بات پر ہیں کہ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ سے افضل ہیں اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ توقف کیا جائے اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ افضلیت کی ترتیب خلافت کی ترتیب پر ہے۔ بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل قرار دیا ہے۔

وخشیت ان یقول: اور میں ڈر گیا کہ اس سے کہ وہ (ابا جان یعنی حضرت علیؓ) کہہ دیں حضرت عثمانؓ اس لئے میں نے ان سے پھر سوال نہیں کیا کہ کہیں وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہ فرمادیں۔

(۱۷۰) حدثنا قتیبہ بن سعید عن مالک عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابيه
بیان کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے
عن عائشة انها قالت خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره
وہ حضرت عائشہؓ سے کہ بے شک انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ بعض اسفار میں نکلے
حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقدلى فاقام رسول الله ﷺ على التماسه
یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش مقام پر تھے کہ میرا ہارگم ہو گیا تو حضرت رسول اللہ ﷺ اس کے تلاش کرنے کے لئے ٹھہر گئے
واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء
اور لوگ بھی ان کے ساتھ مقیم ہو گئے اس حال میں کہ وہاں پانی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس پانی تھا

فاتمی	الناس	ابابکرؓ	فقالوا	الامری
تو لوگ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا (عرض کیا) کہ کیا آپؓ نہیں دیکھ رہے کہ	ما صنعت عائشةؓ	برسول اللہ ﷺ	وبالناس	معہ
عائشہؓ نے کیا کیا ٹھہرا دیا انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے	ولیسوا علی ماء	ولیس معهم ماء	فجاء	ابوبکرؓ
اس حال میں کہ وہاں پانی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس پانی تھا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے	ورسول اللہ ﷺ	واضع رأسہ علی فخذی	قد نام	فقال
اس حال میں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک کو میری ران پر رکھ کر تحقیق سوچے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ	حبست رسول اللہ ﷺ	والناس ولسوا علی ماء	ولیس معهم ماء	تو نے رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو روک لیا اس حال میں کہ وہاں پانی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس پانی تھا
قالت فعاتبنی وقال ماشاء اللہ ان يقول	انہوں نے فرمایا کہ ابوبکرؓ نے مجھے ڈانٹا اور مجھے وہ کچھ فرمایا جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے چاہا کہ وہ فرمائیں	وجعل يطمعني بيده في خاصرتي فلا يمنعني من التحرك	اور اپنے دست مبارک سے میرے پہلو میں چوکے لگانے لگ گئے تو مجھے حرکت کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا	الا مكان رسول اللہ ﷺ
فقال اسيد بن الحضير ما هي باول برکتكم يا ال ابى بكر فقات عائشةؓ	سوا سید بن حذیر نے کہا کہ اے خاندان ابو بکر صدیقؓ یہ آپؓ لوگوں کی پہلی برکت نہیں ہے پس حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ	فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته	جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا کہ جس پر میں سوار تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة تؤخذ من قوله ما هي باول برکتكم يا آل ابى بكر۔

اور یہ حدیث کتاب التیمم کے شروع میں گزر چکی ہے۔

بالبيد آء او بذات الجیش:..... بید آء اور ذات الجیش مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان دو جگہوں کے نام ہیں۔

سوال:..... بید آء اور ذات الجیش تو آبادیاں ہیں اور پانی کی جگہیں ہیں پھر ولسوا علی ماء ولس معہم ماء کیسے کہا گیا؟

جواب:..... بید آء اور ذات الجیش مشہور مقامات تعارف کے لئے ذکر کئے گئے ہیں نہ یہ کہ ان جگہوں میں تھے۔
فعاتبنی:..... حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھے ڈانٹا تو اس سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی بیٹی کو نکاح کرنے کے بعد بھی تادیب کر سکتا ہے۔

الا مکان رسول اللہ ﷺ:..... مگر حضرت رسول اللہ ﷺ کے میری ران پر ہونے نے کہ میں نے بالکل حرکت نہ کی کہ مبادا حضرت رسول اللہ ﷺ بیدار نہ ہو جائیں۔

فانزل اللہ ایت التیمم:..... آیت تیمم سے مراد سورۃ مائدہ کی آیت ہے اس لئے کہ اس کا نام آیت تیمم رکھا جاتا ہے اور جو آیت سورۃ نساء میں ہے اس کا نام آیت وضوء ہے۔ آیت تیمم کون سی ہے؟ اس میں اختلاف ہوا ہے کہ آیت تیمم سے مراد سورۃ نساء والی آیت ہے یا سورۃ مائدہ والی آیت۔ تو امام بخاریؒ کے نزدیک رائج سورۃ مائدہ والی آیت ہے اور بعض کے نزدیک سورۃ نساء والی آیت ہے۔ علامہ ابن عربیؒ فرماتے ہیں ہذہ داء معضلة لا دواء لها (یہ مشکل بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں) یعنی کسی کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

ماہی باؤل برکتکم یا ال بکر:..... برکت کی نسبت حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف کی جاسکتی ہے ورنہ مجازاً غیر اللہ کی طرف بھی نسبت جائز ہے جیسا کہ اس روایت میں حضرت اسید بن خضیرؒ آل ابی بکرؓ کی طرف برکت کی نسبت کر رہے ہیں اس لئے برکت کی نفی بالکلیہ غیر اللہ سے جائز نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر اللہ کی طرف برکت کی نسبت جائز نہیں بدلیل قولہ تعالیٰ تَبَارَكَ الَّذِي يَبْدُؤُا الْمَلٰٓئِكَةَ مَا بِرِکْتٍ ہے وہ ذات جس کے قبضے میں بادشاہی ہے اس لئے برکت کی نسبت غیر اللہ کی طرف جائز نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقتاً نسبت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہوگی مجازاً غیر اللہ کی طرف بھی نسبت کر سکتے ہیں۔

(۱۷۱) حدثنا آدم بن ابی ایاس ثنا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت ذکوان
بیان کیا ہم سے آدم بن ابو ایاس نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا
یحدث عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا اصحابی
وہ ابو سعید خدریؓ سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو گالی مت دو

فَلَوْ	ان	احدکم	انفق	مثل	احد	ذہبا	ما	بلغ	مداحہم
کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مذ کے خرچ کرنے کے (ثواب) کو نہیں پہنچ سکتا									
ولا نصیفہ تابعہ جریر وعبدالله بن داؤد وابو معاویہ ومحاضر عن الاعمش									
اور نہ ہی نصف مذ کے ثواب کو پہنچ سکتا ہے ان کی متابعت جریر اور عبد اللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور محاضر نے حضرت اعمش سے روایت کرنے میں کی									

تحقیق و تشریح

امام مسلمؒ نے فضائل میں عثمان بن ابی شیبہؓ سے اور امام ابو داؤدؒ نے سنہ میں مسددؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں حسن بن علی غلالؒ وغیرہ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں محمد بن ہشامؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے سنہ میں محمد بن صباحؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا اصحابی:..... بظاہر یہ خطاب بعد والوں کو ہے اور ان کو بمنزل موجود فرض کر کے خطاب کیا گیا ہے علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا خطاب صحابہ کو ہے مراد اصحابی سے مخصوص صحابہ ہیں جو بخاطبتین، سابقین ہیں اسلام میں۔

حدیث کا شان ورود:..... شان ورود اس حدیث کا یہ ہے کہ خالد بن ولیدؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ میں نزاع ہوا حضرت خالدؓ نے عبدالرحمن بن عوفؓ سے سخت کلامی کی اور حضرت خالد بن ولیدؓ متاخر الاسلام ہیں اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ متقدم الاسلام ہیں چنانچہ فرمایا لا تسبوا اصحابی۔

مسئلہ:..... سب صحابہ کرامؓ ہے اور بہت بڑے گناہوں میں سے ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اس کے مرتکب کو تعزیر لگائی جائے گی۔ ۱۔ بعض مالکیہ کہتے ہیں کہ قتل کیا جائے گا اور الاشباہ والنظائر میں ہے کہ ہر کافر جو توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہے مگر وہ جماعت جو نبی ﷺ اور شیخین کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ ۲۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مذہب مالکیہ کا ہے اور احنافؒ کے مذہب نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں قال ابو حنیفہؒ واصحابہ من ہوی من محمد او کذب بہ فہو مرتد حلال الدم الا ان یرجع یعنی قبل التوبہ حلال الدم ہوگا اور اگر توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ ۳۔

فلوان احدکم انفق:..... صحابہ کرامؓ کی یہ فضیلت ان کی نیت کی سچائی اور اخلاص کی زیادتی کی وجہ سے ہے۔
مذ:..... میم کے ضم کے ساتھ ہے صاع کی چوتھائی، مذ ہے۔ امام شافعیؒ اور اہل حجاز کے نزدیک مد ایک رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور امام اعظمؒ اور اہل عراق کے نزدیک دو رطلوں کے برابر ایک مذ ہوتا ہے۔

نصیفہ:..... اس میں چار لغتیں ہیں ۱۔ نصف (بکسر النون) ۲۔ نصف (بضم النون) ۳۔ نصف (بفتح النون) ۴۔ نصف بروزن عشر۔

۱۔ (حاشیہ نووی، مسلم شریف ص ۲۳۱۰) ۲۔ (الاشباہ والنظائر، کتاب السیر ص ۱۸۸) (مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۳۲۴ ج ۱۱) ۳۔ (شامی ص ۳۵۷ ج ۶)

تابعہ جریر:..... شعبہ راوی کی چار اشخاص نے متابعت کی ہے

۱۔ جریر ۲۔ عبداللہ بن داؤد ۳۔ ابو معاویہ ۴۔ محاضر

مطابقة الحديث للترجمة:..... (۱) یہ حدیث بالخصوص حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر دل نہیں اس لئے یہ

بظاہر ترجمہ الباب کے مطابق نہیں مگر چونکہ سب صحابہ میں سے حضرت ابوبکرؓ پر سب کرنے کو حفظ اور اشد قرار دیا گیا ہے اس لئے اس کا گناہ بھی سب سے زیادہ ہوگا پس اسی وجہ سے یہ روایت حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر دل ہے۔

(۲) لا تسبوا اصحابی کا مصداق حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اس پر استدلال بالاولویت ہے اس لئے کہ صحابی کا مصداق ابوبکر صدیقؓ قطعی ہیں اور لا تسبوا کے ساتھ انفاق مال کا ذکر یہ اقرب اشارہ ہے کہ مراد حضرت ابوبکرؓ ہی ہیں اس لئے کہ حضرت ابوبکرؓ کا کل مال خرچ کرنا معروف ہے۔

(۱۷۲) حدثنا محمد بن مسكين ابو الحسن ثنى يحيى بن حسان ثنا سليمان			
بيان کیا ہم سے محمد بن مسكين ابو الحسن نے کہا بیان کیا مجھ سے یحییٰ بن حسان نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان نے			
عن شريك بن ابی نمر عن سعيد بن المسيب اخبرني ابو موسى الاشعري انه			
انہوں نے شریک بن ابی نمر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا خبر دی مجھے ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہ انہوں نے			
توضاً فی بیتہ ثم خرج فقلت لالزمن رسول الله ﷺ و لا كونن معه يومی هذا			
اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر آئے تو میں نے سوچا میں آج کا دن رسول اللہ ﷺ کی معیت اختیار کروں گا اور البتہ اپنا آج کا دن ان کے ساتھ رہوں گا			
قال	فجاء	المسجد	فسأل عن النبی ﷺ
انہوں (راوی یا محدث ابو موسیٰ اشعریؓ) نے کہا کہ وہ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ) مسجد میں آگئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں معلومات لیں			
فقالوا	خرج	ووجه	ههنا
تو لوگوں (صحابہ) نے کہا کہ باہر تشریف لے گئے ہیں اور اس طرف متوجہ ہوئے ہیں			
فخرجت	علی	انره	اسأل عنه
تو ان کے (نشان) قدم پر میں چل پڑا۔ میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا			
حتى	دخل	بئر	اريس فجلست عند الباب وبابها من جرید
یہاں تک کہ بیر اریس تشریف لے گئے تو میں (اس کے) دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخ سے بنا ہوا تھا			
حتى	قضى	رسول	الله ﷺ حاجته فتوضاً فقامت اليه
حتی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی حاجت پوری کر لی تو آنحضرت ﷺ نے وضو کیا پس میں ان کی خدمت میں کھڑا ہو گیا			

فاذا هو جالس على بئر اريس وتوسط قفها وكشف عن ساقه
 اچانک آپ اریس نامی کنویں پر تشریف فرما تھے اور ٹیک لگائی تھی اس کی منڈیر سے اور اپنی پنڈلیوں پر سے (کپڑا) ہٹایا ہوا تھا
 ودلا هما فی البئر فسلمت علیه ثم انصرفت فجلست عند الباب
 اور انکو کنویں میں لٹکا رکھا تھا تو میں نے سلام عرض کیا پھر میں پلٹ آیا (واپس آکر) دروازے کے پاس بیٹھ گیا
 فقلت لا کونن بواب رسول الله ﷺ اليوم فجاء ابوبکر
 تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لے آئے
 فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابوبکر فقلت على رسلک
 تو انہوں نے دروازہ کو کھٹکھٹایا تو میں نے عرض کیا کہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابوبکر تو میں نے عرض کیا کہ آپ ٹھہر جائیے
 ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا ابوبکر يستأذن
 پھر میں گیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ ابوبکر صدیقؓ (اندر آنے کی) اجازت طلب کر رہے ہیں
 فقال اذن له وبشره بالجنة فاقبلت
 تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت (بھی) دے دو پھر میں متوجہ ہوا (واپس ہوا)
 حتى قلت لابی بکر ادخل ورسول الله يبشرک بالجنة
 یہاں تک کہ میں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ داخل ہو جائیے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں
 فدخل ابوبکر فجلس عن يمين رسول الله ﷺ معه في القف
 سو حضرت ابوبکر صدیقؓ اندر تشریف لے آئے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے دائیں طرف ان کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے
 ودلی رجله فی البئر كما صنع النبی ﷺ وكشف عن ساقه
 اور انہوں نے (بھی) اپنے پاؤں کو کنویں میں لٹکا لیا جیسے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے لٹکار کھے تھے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹالیا
 ثم رجعت فجلست وقد ترکت اخي يتوضأ ويلحقني فقلت
 پھر میں واپس لوٹا اور تحقیق میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا اور وہ ملنا چاہتا تھا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ
 ان یرد الله بفلان یرید اخاه خیرا یأت به
 اگر اللہ تبارک و تعالیٰ فلاں کے ساتھ ان کی مراد اپنا بھائی تھا بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اس کو لے آئیں
 فاذا انسان یحرک الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت
 تو اچانک ایک انسان نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا سو میں نے عرض کیا کہ یہ کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب تو میں نے عرض کیا

علی	رسلک	ثم	جنت	الى	رسول	الله	ﷺ	فسلمت	عليه
آپ	(ذرا)	ٹھہر جائیں	پھر میں	حضرت	رسول اللہ ﷺ	کی	خدمت	اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا	
فقلت	هذا	عمر	بن الخطاب	يستأذن	فقال	اذن	له	وبشره	بالجنة
پھر میں نے کہا	حضرت عمر بن خطاب	اجازت	طلب فرما رہے ہیں	انہوں نے فرمایا کہ ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت (بھی) کیجیو					
فجنت	وقلت	ادخل	وبشرک	رسول	الله	ﷺ	بالجنة		
یہاں تک کہ میں نے عمر سے کہا کہ داخل ہو جائیے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں									
فدخل	فجلس	مع	رسول	الله	ﷺ	فی	القف	عن	يساره
تو وہ داخل ہو گئے سو وہ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بائیں طرف تشریف فرما ہو گئے اور انہوں نے بھی اپنے پاؤں کنویں میں لٹکائے									
ثم	رجعت	فجلست	فقلت	ان	يرد	الله	بفلان	خييرا	يات
پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اس کو لے آئیں									
فجاء	انسان	بحرک	الباب	فقلت	من	هذا	عثمان	بن	عفان
تو ایک انسان آئے کہ وہ دروازے کو حرکت دے رہے ہیں میں نے عرض کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا عثمان بن عفان									
فقلت	علی	رسلک	وجنت	الى	النبي	ﷺ	فاخبرته		
تو میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی جگہ ٹھہر جائیں اور میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا سو میں نے ان کو خبر دی									
فقال	اذن	له	وبشره	بالجنة	علی	بلوی	تصيه		
سو انہوں نے فرمایا کہ آپ ان کو اجازت دے دیں اور ان کو ایک مصیبت پر جنت کی بشارت دے دو جو ان کو پیش آئے گی									
فجنته	فقلت	له	ادخل	وبشرک	رسول	الله	ﷺ	بالجنة	
تو میں ان کے پاس آیا سو میں نے ان سے عرض کیا آپ اندر تشریف لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے									
علی	بلوی	تصبيک	فدخل	فوجد	القف	قد	ملي		
ایسی مصیبت پر جو آپ کو پیش آئے گی سو وہ اندر تشریف لے آئے تو انہوں نے منڈیر کو پایا کہ تحقیق وہ پُر ہو گئی ہے									
فجلس	وجاهه	من	الشق	الأخر	قال	شريك			
تو ان کے سامنے دوسری طرف تشریف فرما ہو گئے کہا شریک نے کہ									
قال	سعيد	بن	المسيب	فاولتها	قبورهم				
سعيد بن مسيب نے کہا کہ میں نے اس کی ان کی قبروں سے تاویل کی (کہ ان حضرات کی قبور مبارکہ اس بیٹ پر ہوں گی)									

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو فتن میں سعید بن ابی مریم سے لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے فضائل میں محمد بن سکینؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ابو موسیٰ اشعریؓ:..... نام عبداللہ بن قیس ہے۔

وَجْه:..... توجہ سے بمعنی متوجہ ہوا۔ سینہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف۔

خرج ههنا:..... حضور ﷺ کے بارے میں اطلاع دی کہ آپ ﷺ اس طرف گئے ہیں۔

اریس:..... یہ مدینہ منورہ میں ایک معروف باغ کا نام ہے۔ اگر لفظ اریس کو علم بنایا جائے تو یہ علیت اور تائید کی وجہ سے غیر منصرف کہلائے گا۔ اور یہ جگہ قباء کے قریب ہے وہاں پر ایک کنواں تھا تو اس کی مناسبت سے ہزار اریس کہا گیا اور اسی کنویں میں حضور ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کی انگلی سے گری تھی۔ جو کہ باوجود تلاش کرنے اور کنویں کا سارا پانی نکال دینے کہ نہ ملی۔

وتوسط قفها:..... اسی صارفی وسط قفها، قف، کنویں کا کنارہ یعنی منڈیر اور ٹیک لگائی کنویں کی منڈیر سے۔
وکشف عن ساقیه:..... آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں سے چادر مبارک اوپر کر لی، حضرت شاہ صاحبؒ نے فیض الباری میں نقل کیا ہے کہ ایک روایت میں عن فخذیه ہے اور کہا یہ راویوں کا کام ہے کہ ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ ذکر کر دیتے ہیں اور پھر لوگ ان کے لفظوں سے دلیل پکڑ لیتے ہیں اور دوسرے طرق سے غافل ہوتے ہیں اور غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں۔

لا کونن بواب رسول الله ﷺ:..... میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چوکیدار بنوں گا۔

تعارض:..... بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے یہ فعل بذات خود اختیار کیا اور ایک روایت میں صراحۃً موجود ہے لم یامرنی۔ اور مناقب عثمانؓ میں یہ روایت ہے کہ ان النبی ﷺ امرنی بحفظ باب الحائط بظاہر ان دونوں روایات میں تعارض ہے؟

رفع تعارض:..... تطبیق اس میں یہ ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے دل میں یہ بات آئی کہ میں بواب بنوں تو حضور ﷺ نے بھی دروازے کی حفاظت کا حکم کر دیا لیکن ان کا قول لم یامرنی اس سے مراد یہ ہے کہ دواماً۔ بواب ہونے کا حکم نہیں کیا بلکہ اتنی دیر کا ہی حکم کیا جتنی دیر کہ قضائے حاجت کی اور وضو کیا بعد میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اپنے طرف سے بواب رہے۔

سوال:..... اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بواب تھے اور کتاب الجنائز

میں حضرت انسؓ کا قول گزرا کہ آپ ﷺ کے لئے بواب نہیں تھا؟

جواب:..... حضرت انسؓ کی مراد یہ ہے کہ علیؓ الدوام حضور ﷺ کا کوئی بواب نہیں تھا، یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ کا کبھی کوئی بواب نہیں تھا۔

علی رسلک:..... (بکسر الراء) اپنی حالت پر رہنے یعنی ٹھہر جائیے۔

ترکت اخی يتوضأ:..... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے دو بھائی تھے ابو بردہؓ اور ابو بردہؓ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی تمنا یہ تھی کہ میرے بھائی ابو بردہؓ (نام ان کا عامر ہے) بھی آجائیں کیونکہ وہ بھی آنحضرت ﷺ کے پاس آنے کے لئے وضو کر رہے تھے تاکہ وہ بھی اس بشارت میں شامل ہو جائیں۔ اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کریں گے تو اس کو لے آئیں گے تاکہ وہ بھی جنت کی بشارت کے حق دار بن جائیں، وہ نہ آئے ابو بکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ آئے۔

وبشره بالجنة علی بلوی تصبیہ:..... اس کو جنت کی بشارت دیجئے۔ مع اس مصیبت کے جو اس کو پہنچے گی۔
بلوی:..... مراد وہ مصیبت ہے جس میں حضرت عثمانؓ گھر میں شہید ہوئے اور جس میں بلوائی مسلط ہوئے اور ان سے خلافت کے چھوڑنے کا مطالبہ کیا اور ان کے حرم (گھر) میں داخل ہوئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ آگے آئیگا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

سوال:..... حضرت عمرؓ بھی تو شہید ہوئے ہیں ان کے لئے بلوی کیوں نہیں ذکر کیا؟

جواب:..... چونکہ حضرت عثمانؓ کا جس قدر امتحان ہوا اس قدر حضرت عمرؓ کا امتحان نہیں ہوا۔ اس لئے حضرت عمرؓ کے ساتھ بلوی ذکر نہیں کیا۔

فجلس وجاہہ:..... یعنی ان کے سامنے دوسری جانب میں بیٹھ گئے۔

قال شریک قال سعید بن المسیب:..... یعنی سعید بن مسیبؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کی تاویل ان کی قبروں سے کی ہے۔ حضرات شیخینؓ کی قبور مبارک آپ ﷺ کی قبر مبارک کے ساتھ بنیں گی مخصوصہ (خاص کر) یہ مراد نہیں کہ ایک کی دائیں طرف اور دوسرے کی بائیں طرف بنے گی اور حضرت عثمانؓ کی قبر مبارک سامنے بنے گی۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی قبر مبارک روضہ مبارک کے سامنے جنت البقیع میں ہے۔ باقی دو حضرات کی قبریں آپ ﷺ کے بالکل قریب ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ خواب تعبیر کا محتاج ہوتا ہے یہ بات مسلمہ ہے لیکن اس حدیث میں جو جانا گیا ہے کہ وقائع کوئی (کوئی واقعات) بھی کبھی کبھی تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں ظاہر اس کا مصداق نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث الباب میں مذکور واقعہ ہے۔

(۱۷۳) حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى عن سعيد عن قتادة ان انس بن مالك			
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے کہ تحقیق حضرت انس بن مالکؓ نے			
حدثهم	ان	النبي ﷺ	صعد احدا وابوبكر وعمر وعثمان
ان سے بیان کیا کہ تحقیق حضرت نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے			
فرجف	بهم	فقال	اثبت احد
تو وہ (احد) ان حضرات کی وجہ سے حرکت کرنے لگا تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا (اے) احد اپنی جگہ ثابت قدم رہ			
فانما	عليك	نبي	وصديق وشهيدان
جزاں نیست کہ (اس وقت) تجھ پر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

اثْبُتْ اَاحِدٌ:..... اَاحِدٌ یہ منادی ہے اور بظاہر حقیقت پر محمول ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا خطاب يَا اَرْضُ اَبْلَعِي مَائِكَ اور مجاز کا بھی احتمال ہے۔

سوال:..... پہاڑ کا ہلنا ان حضرات کی وجہ سے تھا جو کہ پہاڑ پر چڑھے اور پہاڑ ان سے مشرف ہوا تو ان اوصاف کا ذکر کرنا اس کو ہلنے پر ابھارنا ہے پس یہ اوصاف سکون اور ثبوت کی علت کیسے بنے؟

جواب (۱):..... جب وہ پہاڑ ان حضرات کے مرتبوں کو جانتا تھا تو اس کے لئے مناسب تھا کہ وہ اپنی خوشی کو ظاہر نہ کرے بلکہ اس کے لئے مناسب سکون تھا جو کہ کاملین کی شان کے لائق ہے کہ وہ اپنی کیفیات کو اندر جذب کر لیتے ہیں باہر ظاہر نہیں کرتے اسی طریق سے پہاڑ کو کہا گیا کہ خوشی کو اندر جذب کرو ظاہر نہ کرو، اس کے قریب شیخ عطارؒ کا ملفوظ ہے:

منصور بجه بود از يك جرعه آروغيد اين جامهٔ مردمانند کہ بحر ہا نوشند و آروغ نمی آرند

جواب (۲):..... علامہ قسطلانی نے ابن منیرؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب پہاڑ ہلا تو حضور ﷺ نے ظاہر کیا کہ یہ ہلنا ہزہ غضب نہیں جس کا نالان اختیار میں نہ ہو بلکہ یہ رجحان طرب (یعنی خوشی سے حرکت کرنا) ہے جس کو چھوڑا جا سکتا ہے اسی لئے حضور ﷺ نے نبوت اور صدیقیت اور تہذیب شہادت کی تصریح کی جو کہ سرور کو ثابت کرتا ہے پس پہاڑ ٹھہر گیا۔

جواب (۳):..... پہاڑ ان حضرات کے تشرف سے اتنا مسرور (خوشی) ہوا کہ ہلنے لگ گیا اگر اس کو حضور ﷺ اثبت نہ فرماتے تو شاید خوشی سے پھٹ جاتا تو حضور ﷺ نے ان شخصیات کا ذکر کیا کہ ان کے احترام میں سکون اختیار کرو اور ان کو ایذا نہ پہنچاؤ ورنہ ان کا احترام باقی نہیں رہے گا۔

(۱۷۴) حدثنا احمد بن سعيد ابو عبدالله ثنا وهب بن جرير ثنا صخر
بیان کیا ہم سے احمد بن سعید ابو عبد اللہ نے کہا بیان کیا ہم سے وهب بن جریر نے کہا بیان کیا ہم سے صخر نے
عن نافع ان عبدالله بن عمر قال قال رسول الله بينما انا على بئر
انہوں نے نافع سے کہ تحقیق حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دریں اثنا کہ میں ایک کنویں پر تھا
انزغ منها جاءني ابوبكر وعمر فاخذ ابوبكر الدلو فنزع ذنوبا او ذنوبين
اس حال میں کہ اس (کنویں) سے (پانی) کھینچ رہا تھا ابوبکرؓ و عمرؓ میرے پاس تشریف لائے سو ابوبکرؓ نے ڈول پکڑا تو انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے
وفي نزعه ضعف والله يغفرله ثم اخذها ابن الخطاب
اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر اس (ڈول) کو عمرؓ نے لے لیا
من يدي ابي بكر فاستحالت في يده غربا فلم ار عبقرها من الناس
ابوبکرؓ کے ہاتھ سے تو وہ (ڈول) ان کے ہاتھ میں بہت بڑا ہو گیا سو میں نے لوگوں میں سے (ایسا) انسان نہیں دیکھا
يفرى فريه فنزع حتى ضرب الناس بعطن
جو ان کی طرح عمل با کمال کرے تو انہوں نے (بھی پانی) نکالا حتیٰ کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھا دیا
قال وهب العطن مبرك الابل يقول حتى رويت الابل فاناخت
وهب نے کہا عطن بمعنی اونٹ کے بٹھانے کی جگہ کے ہے وہ (آنحضرت ﷺ) فرماتے ہیں کہ اونٹ اتنے سیر ہو گئے کہ وہیں بیٹھ گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث علامات نبوت کے آخر میں گزر چکی ہے۔ اور اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔

يفرى فريه اسی بعمل عملہ قاضی بیضاویؒ اور علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ کنویں سے اشارہ ہے دین کی طرف جو کہ منبع ہے حیات نفوس کا اور نزع الماء (پانی کھینچنے) سے اشارہ ہے اشاعت دین اور اجراء احکام کی طرف اور يغفرله سے اشارہ ہے کہ ان کا ضعف سبب نقصان نہیں۔

(۱۷۵) حدثنا الوليد بن صالح ثنا عيسى بن يونس ثنا عمر بن سعيد بن ابي حسين المكي
بیان کیا ہم سے ولید بن صالح نے کہا بیان کیا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین مکی نے
عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال اني لواقف في قوم
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ تحقیق میں البتہ ایسی قوم کے ساتھ کھڑا تھا کہ

قد عو الله	لعمرو	بن	الخطاب	وقد	وضع	على	سريره
جو اللہ تبارک و تعالیٰ سے حضرت عمر بن خطابؓ کے لئے دعا کر رہے تھے اس حال میں کہ وہ (غسل کے لئے) چار پائی پر لٹائے گئے تھے							
اذا	رجل	من	خلفي	قد	وضع	مرفقه	على منكبى يقول يرحمك الله
اچانک ایک آدمی میرے پیچھے تھا کہ وہ کہنی میرے کندھے پر رکھے ہوئے کہہ رہا تھا کہ (اے عرضی اللہ عن اللہ تبارک و تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے							
ان	كنت	لارجو	ان	يجعلك	الله	مع	صاحبك
البتہ میں امید کرتا ہوں اس بات پر اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کا ٹھکانہ (قبر مبارک) آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ بنائے							
لانى	كثيرا	ما	كنت	اسمع	رسول	الله ﷺ	يقول كنت وابوبكر وعمر وفعلت وابوبكر وعمر
کیونکہ میں اکثر حضرت رسول اللہ ﷺ و فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں تھا اور ابو بکر اور عمر اور میں نے کیا اور ابو بکر و عمر نے							
وانطلقت	وابوبكر	وعمر	وان	كنت	لارجو	ان	يجعلك الله
وانطلقت	وابوبكر	وعمر	اور	تحقيق	میں	امید	کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ
معهما	فالتفت	فاذا	هو	علي	بن	ابى	طالب
آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے تو میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابو طالبؓ تھے							

﴿تحقیق و تشریح﴾

وجه المطابقة بينه وبين الترجمة من حيث انه يدل على فضل الشيخين ولكن الغرض منه منقبة ابي بكر لفضله على عمر وغيره لتقدمه في كل شئ حتى في ذكره ﷺ۔

ابن ابى مليكة:..... نام: عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ کی۔

وقد وضع على سريره:..... اس حال میں کہ تحقیق وہ چار پائی پر غسل کے لئے لٹائے گئے تھے۔ یعنی موت کے بعد غسل کے لئے تخت پر رکھے گئے۔

مع صاحبك:..... مراد ان کا دفن ہونا ہے یا مراد جنت میں ساتھی ہونا ہے۔ صاحبین سے مراد آنحضرت ﷺ

اور حضرت ابو بکرؓ ہیں اور لانی میں لام تعلیلیہ ہے اور استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ میں کثرت سے سنتا تھا کہ حضور ﷺ اپنے ساتھ ابو بکرؓ اور عمرؓ کا بھی ذکر فرماتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ آپؐ کو ان کے ساتھ کرے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

كثيرا ما كنت اسمع:..... یعنی میں کثرت سے سنتا تھا۔

(۱۷۶)	حدثنا محمد بن يزيد الكوفي ثنا الوليد عن الازاعي عن يحيى بن ابى كثير
	بیان کیا ہم سے محمد بن یزید کوئی نے کہا بیان کیا ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

عن محمد بن ابراهیم عن عروۃ بن الزبیر قال سالت عبد اللہ بن عمرو
انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عروۃ بن زبیر سے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبد اللہ عمروؓ سے پوچھا
عن اشد ما صنع المشركون برسول اللہ ﷺ قال رأیت عقبۃ بن ابی معیط
سب سے زیادہ تکلیف دہ کیا واقعہ ہے جو کفار نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے دار کھانہ میں نے فرمایا کہ میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ
جاء الی النبی ﷺ وهو یصلی فوضع رداءہ فی عنقہ
وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو اس (بد بخت) نے اپنی چادر کو ان کی گردن مبارک میں ڈالا
فخفقہ بہ خفقا شدیداً فجاء ابو بکر حتی
اور بہت زور سے چادر سے گلے کو گھونٹا تو (اتنی دیر) حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لے آئے حتی کہ انہوں نے (آکر)
دفعہ عنہ فقال القتلون رجلاً
اس (چادر) کو آنحضرت ﷺ کی گردن مبارک سے ہٹا یا پھر فرمایا کہ کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو
ان یقول ربی اللہ وقد جاء کم بالبینات من ربکم
جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تحقیق وہ اپنے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلائل (معجزات) لائے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة فی قوله فجاء ابو بکر حتی دفعه عنه۔

عقبۃ بن ابی معیط: یہ بدر میں قتل کیا گیا یا واپسی پر ایک دن بعد قتل کیا گیا۔

حتى دفعه عنه: اس میں حضرت ابو بکرؓ کی بہت بڑی منقبت ہے۔

جاء ابو بکر: یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ ۚ لَیْکِنَ عُلَمَاءُ نَے لکھا ہے کہ اس رجل مؤمن سے حضرت ابو بکر صدیقؓ افضل ہیں اس لئے کہ اس رجل مؤمن نے صرف زبان سے ہی مدد کی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے زبان سے بھی مدد کی اور ہاتھ سے بھی مدد کی۔ آپ کی خلافت ۲ سال ۳ ماہ اور کچھ دن رہی اور اسی مدت میں حضور ﷺ کی عمر کے برابر تکمیل کی چنانچہ یہ بھی ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔



باب مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی

یہ باب ہے حضرت عمر بن خطاب ابو حفص قرشی عدوی کے مناقب کے بیان میں

نام ونسب: عمر بن خطاب ابی حفص قرشی عدوی۔ ان کا نسب شریف حضور ﷺ سے کعب بن لوی میں جا کر جمع ہوتا ہے، اور حضرت عمرؓ کی والدہ خنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ ابو جہل کے چچا کی بیٹی ہے۔ ابن مندہ نے کہا کہ بنت ہشام، ابو جہل کی بہن ہے اور یہ صریح غلط ہے اس غلطی پر علامہ ابن عبد البرؒ نے متنبہ کیا ہے۔

لقب: ان کا لقب ہے الفارق بین الحق و الباطل ان کے اسلام لانے پر اسلام کو غلبہ ہوا اسی لئے ان کا لقب فاروق رکھا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو یہ لقب دیا۔

کنیت: ان کی کنیت ابو حفص ہے جو کہ بڑی صاحبزادی کی طرف نسبت کے لحاظ سے ہے۔

حالات: چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد چھ سن نبوت میں اسلام لائے۔ حضرت ابو بکرؓ کے متعین کرنے پر مسلمانوں کے والی امر، امیر المؤمنین ہوئے، یہ پہلے خلیفہ ہیں جن کا لقب امیر المؤمنین رکھا گیا، ان کا عہد خلافت تقریباً ساڑھے دس سال ہے، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت میں سے کوئی محدث ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے، موافقات عمرؓ کی تعداد ۲۰ کے قریب ہے ایک مرتبہ فجر کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے فارسی غلام ابولولؤ مجوسی نے خنجر سے حملہ کر کے پیٹ کی انتڑیاں کاٹ دیں، ذوالحجہ کے آخری چار دن زخمی حالت میں گزارے، یکم محرم الحرام کو آپ کو حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور آپ کی نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ:

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا اصل سبب تو حضور ﷺ کی دعا مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ نے دعا مانگی تھی اللھم اید الاسلام بعمر بن الخطاب خاصۃ اور سبب ظاہری کے بارے میں حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں کہ میں ابتداء میں حضور ﷺ کا سخت مخالف اور دین اسلام سے سخت متفر اور بے زار تھا، ایک مرتبہ ابو جہل نے اعلان کیا کہ جو شخص (نعوذ باللہ) محمدؐ کا سر لائے گا میں اس کے لئے سوا دنوں کا ضامن ہوں پس میں قتل کے ارادہ سے تلوار لے کر روانہ ہوا راستے میں حضرت نعیم بن عبد اللہؓ ملے تو انہوں نے پوچھا کہ اے عمر اس دو پہر میں کس ارادہ سے جا رہے ہو،

میں نے کہا کہ محمد کے قتل کا ارادہ ہے، انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی بہن فاطمہؓ اور آپ کے بہنوئی سعید بن زیدؓ مسلمان ہو چکے ہیں میں یہ سنتے ہی غصہ کی حالت میں بہن کے گھر پہنچا جہاں حضرت خبابؓ انہیں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے وہ میری آہٹ سنتے ہی چھپ گئے گھر میں داخل ہو کر بہن اور بہنوئی سے کہا کہ شاید تم صابی ہو گئے ہو بہنوئی نے جواب دیا کہ اگر تمہارے دین کے علاوہ کوئی اور دین حق ہو تو پھر کیا کرنا چاہیے، یہ سنا تھا کہ بہنوئی کو مارنا شروع کیا جب بہن چھڑوانے کے لئے آگے بڑھیں تو انہیں بھی مارا یہاں تک کہ ان کا چہرہ لبو لہان ہو گیا، اس وقت بہن نے کہا کہ اے خطاب کے بیٹے جو کچھ تجھ سے ہو سکے تو کر لے ہم تو مسلمان ہو چکے۔ یہ سن کر میرا غصہ کچھ کم ہوا اور شرم آئی تو میں نے کہا کہ جو کچھ تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دکھاؤ، یہ سنتے ہی حضرت خبابؓ جو کہ چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے بہن نے کہا کہ تو ناپاک ہے اور یہ کلام پاک، پاک کلام کو پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں جاؤ پاک ہو کر آؤ، چنانچہ میں اٹھا وضو (یا غسل) کیا اور صحیفہ مطہرہ ہاتھ میں لیا جسمیں سورۃ طہ لکھی ہوئی تھی جب آیت مبارکہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِیْمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اِیْرَپہنچا تو بے ساختہ زبان سے نکلا کہ ما احسن هذا الکلام واکرمہ اور میں نے حضرت خبابؓ سے کہا کہ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے چلیں چنانچہ حضرت خبابؓ مجھے لے کر دربارِ رقم کی طرف چلے دروازہ بند تھا دستک دی اور اندر آئے کی اجازت چاہی یہ معلوم کر کے کہ عمر آیا ہے کوئی بھی دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کرتا تھا حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر عمر خیر کے ارادہ سے آیا ہے تو ہم اس کے ساتھ خیر کا معاملہ کریں گے اور اگر شر کے ارادہ سے آیا ہے تو ہم اسی کی تلواریں اس کا سر قلم کریں گے اور حضور ﷺ نے بھی دروازہ کھولنے کی اجازت دے دی چنانچہ دو آدمیوں نے مجھے پکڑ کر حضور ﷺ کے سامنے لا کھڑا کیا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ چھوڑ دو اور میرا کرتہ پکڑ کر اس زور سے اپنی طرف کھینچا کہ میں گھٹنوں کے بل گر گیا اور فرمایا اے خطاب کے بیٹے کیا تو باز آنے والا نہیں ہے اسلام لے آ اور دعا فرمائی اللھم اھدہ، اللھم هذا عمر بن الخطاب، اللھم اعز الدین بعمر بن الخطاب پس میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرط مسرت سے تکبیر کہی اور اہل دار نے بھی نعرہ تکبیر لگایا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو جبرائیل نازل ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ تمام اہل سماء حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے سرور ہوئے ہیں۔ جس وقت سے حضرت عمرؓ اسلام لائے اسی وقت سے دین کی عزت اسلام کا ظہور اور غلبہ شروع ہو گیا اور عالم کفر میں صف ماتم بچھ گئی۔ فلله الحمد علی ذلك۔

(۱۷۷) حدثنا حجاج بن منهال ثنا عبد العزيز بن الماجشون ثنا محمد بن المنكدر

بیان کیا ہم سے حجاج بن منهال نے کہا بیان کیا ہم سے عبد العزیز بن ماجشون نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن منکدر نے

عن	جابرؓ	بن	عبدالله	قال	قال	النبي	رأيتني
انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ							
دخلت الجنة فاذا انا بالرميصاء امرأة ابى طلحة وسمعت خشفة فقلت							
میں جنت میں ہوں تو میں اچانک حضرت ابو طلحہؓ کی بیوی رُمیصاء کے پاس تھا اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی تو میں نے کہا							
من	هذا	فقال	هذا	بلال	ورأيت	قصرا	بفنائنه
جارية							
یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ بلالؓ ہیں اور میں نے ایک محل دیکھا کہ اس کے صحن میں ایک لڑکی ہے							
فقلت	لس	هذا	فقال	لعمر	بن	الخطاب	فاردت ان ادخله
تو میں نے کہا یہ کس کا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ عمرؓ بن خطاب کا ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کے اندر داخل ہو جاؤں							
فانظر	اليه	فذكرت	غيرتك	فقال	عمرؓ		
تاکہ اس (محل) کو دیکھوں تو میں نے تیری (عمرؓ کی) غیرت کو یاد کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ							
بابي	وامي	يا	رسول	الله	اعليك	اغار	
میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ ﷺ پر (بھی) غیرت کروں گا							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ورأيت قصراً۔

حجاج بن منہال:..... السلمى النملی البصری۔

رأيتني:..... رأيتني یہ افعال قلوب میں سے ہے اور اس میں متکلم کی دونوں ضمیریں جمع ہو جاتی ہیں۔

فاذا:..... اذا کلمہ مفاجاة ہے۔

رميصاء:..... رُمیصاء بنت ملحان حضرت ابو طلحہؓ کی بیوی اور حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں، حضور ﷺ کی

رضاعی خالہ۔ ان کا نام سہلہ ہے۔ رمص وہ میل ہے جو آنکھ میں جمع ہو جاتی ہے۔ ان کو رُمیصاء اسی وجہ سے کہا جاتا تھا

کہ ان کی آنکھ میں میل جمع ہو جاتا تھا۔

خَشَفَةٌ:..... ای حرکت۔ آہٹ بفنائہ:..... (بکسر الفاء) محل کا صحن۔

بابي وامى:..... ای انت مفدى بهما او افديك بهما۔

(۱۷۸) حدثنا سعيد بن ابى مریم ثنا الليث ثنى عقيل عن ابن شهاب

بیان کیا ہم سے سعید بن ابومریم نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے کہا بیان کیا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے

اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا هريرة قال بينا نحن عند رسول الله ﷺ	
کہا خبر دی مجھے سعید بن مسیب نے کہ تحقیق حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اس دوران کہ ہم حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے	
اذ قال بينا انا نائم رأيتني في الجنة	
کہ آنحضرت ﷺ نے اچانک فرمایا اس دوران کہ میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا کہ	
فاذا امرأة تتوضأ الى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر قالوا لعمر	
ایک عورت وضو بنا رہی ہے ایک محل کے کنارے میں تو میں نے کہا کہ یہ محل کس کا ہے انہوں (ملائکہ) نے کہا عمرؓ کا ہے	
فذكرت غيرته فوليت مدبرا فبكي عمر وقال اعليك اغار يا رسول الله	
تو میں ان کی غیرت کو یاد کر کے واپس لوٹ آیا تو حضرت عمرؓ رو دیے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ پر (بھی) میں غیرت کھاؤں گا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

تتوضأ:..... یا تو مراد اس سے حسن و نفاذ حاصل کرنا ہے یا یہ وضو سے لیا گیا ہے لیکن یہ مکلف ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حسن و جمال کے اضافے کے لئے ہے۔

فبکی عمر:..... حضرت عمرؓ رو پڑے اور یہ رونا دو وجہ سے ہو سکتا ہے۔ ۱۔ یہ رونا سرور کی وجہ سے تھا ۲۔ یا شوق و خشوع کی وجہ سے تھا۔

(۱۷۹) حدثنا محمد بن الصلت ابو جعفر الكوفي ثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري	
بیان کیا ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر کو فی نے کہا بیان کیا ہم سے ابن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے	
اخبرني حمزة عن ابيه ان رسول الله ﷺ قال بينا انا نائم	
کہا خبر دی مجھے حمزہ نے انہوں نے اپنے والد گرامی سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس حال میں کہ میں سویا ہوا تھا	
شربت يعني اللبن حتى أنظر الى الري يعجوى في ظفري او في اظفاري ثم ناولت عمر	
میں نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں نے اپنے ناخنوں تک میں سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے عمرؓ کو دے دیا (دیکھیں)	
قالوا فما أولت العلم	
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو پھر آپ ﷺ نے (اس کی) کیا تاویل کی۔ فرمایا العلم یعنی اس کی تاویل علم ہے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب العلم، باب فضل العلم میں گزر چکی ہے۔

الرئی: مراد سیرابی ہے۔

فی ظفري او فی اظفاری: یہ شک راوی ہے کہ حضور ﷺ نے فی ظفري فرمایا فی اظفاری فرمایا۔

(۱۸۰) حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير ثنا محمد بن بشر ثنا عبدالله
بيان کیا ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن بشر نے کہا بیان کیا ہم سے عبد اللہ نے
ثني ابو بكر بن سالم عن سالم عن عبدالله بن عمر ان النبی ﷺ قال
کہا بیان کیا مجھ سے ابو بکر بن سالم نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ
رأيت في المنام اني انزع بدلوا بكرة على قلب فجاء ابو بكر
میں نے خواب میں دیکھا کہ تحقیق میں ایسے ذول کو کھینچ رہا ہوں جو کنویں پر لکڑی کے ساتھ بندھا ہوا ہے تو ابو بکر آ گئے
فزع ذنوبا او ذنوبين نزعا ضعيفا واللہ يغفر له ثم جاء عمر بن الخطاب فاستحالت غربا
سو انہوں نے ایک یا دو ذول (پانی) نکالا بہت کمزور کھینچا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمر آئے تو وہ ذول بہت بڑا بن گیا
فلم ار عبقریا يفري فريه حتى روى الناس وضربوا بعطن
سو میں نے (ان جیسا) عبقری انسان نہیں دیکھا جو ان جیسا عمل کر سکتا ہو حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھادیا
قال ابن جبر العبقري عتاق الزرابي
ابن جبر نے کہا کہ عبقری اچھے قالین کو کہتے ہیں
وقال يحيى الزرابي الطنافس لها حمل رقيق مبثوثة كثيرة وهو سيد القوم اعنى العبقري
اور یحییٰ نے کہا کہ زرابی وہ قالین جن کے لئے باریک جھال ہو مبثوثة معنی کثیرہ ہے اور قوم کے سردار کو بھی عبقری کہتے ہیں

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

قال ابن جبر: سعید بن جبر مراد ہیں اور یہ تعلق ہے عبد اللہ بن حمید نے اپنے طریق سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

عتاق الزرابي: عتاق عتیق کی جمع ہے بمعنی ہر چیز سے عمدہ۔ اچھے قالین۔

قال يحيى: بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد ابن زیاد فرماؤ انجوی ہے۔ علامہ کرمانی نے وثوق سے فرمایا کہ مراد یحییٰ بن سعید زاوی ہیں۔

الطنافس لها حمل رقيق: یعنی وہ بچھو نے جن کے لئے باریک جھال ہو۔

مبثوثة: امام بخاری نے اپنی عادت مبارکہ کے مطابق کہ جب قرآن کا لفظ حدیث میں آجائے تو اس کی

تشریح کرتے ہیں چنانچہ ذرا بی کی مناسبت سے مثنوی کی تفسیر بیان کر دی ای کثیرہ۔

وہو سید القوم..... اصل کے اعتبار سے عبقری ہر چیز کے باکمال فرد کو کہتے ہیں پس انسانوں میں سے جو باکمال (سردار) ہوگا اسے بھی عبقری کہا جائے گا۔

(۱۸۱) حدثنا عبدالعزیز بن عبداللہ ثنا ابراہیم بن سعد وحديثنا علی بن عبداللہ
بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے (تحویل سند) بیان کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے
ثنا یعقوب بن ابراہیم ثنا ابی عن صالح عن ابن شہاب
کہا بیان کیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے میرے والد محترم نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے
اخبرنی عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زیدان محمد بن سعد بن ابی وقاص اخبرہ ان اباه قال
کہا خبر دی مجھے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید نے کہ تحقیق محمد بن سعد بن ابی وقاص نے ان کو خبر دی کہ تحقیق ان کے والد محترم نے فرمایا کہ
استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللہ وعنده نسوة من قریش
حضرت عمرؓ نے خطاب سے دعا کی اجازت طلب کی اس حال میں کہ ان (آنحضرت ﷺ) کے پاس قریش کی عورتیں تھیں
یکلمہ و یستکثرہ
جو آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور بہت زیادہ شور (باتیں) کر رہی تھیں اور زیادتی طلب کر رہی تھیں
عالیہ اصواتہن علی صوته فلما استاذن عمر بن الخطاب
اس حال میں وہ اپنی آوازوں کو ان کی آواز پر بلند کر رہی تھیں تو حضرت عمر بن خطابؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی
قمن فباذرن الحجاب فاذن له رسول اللہ ﷺ فدخل عمر
تو جلدی جلدی پردہ میں تشریف لے گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی تو حضرت عمرؓ اندر تشریف لے آئے
ورسول اللہ ﷺ یضحک فقال عمر ۛ اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ
اور رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مسکراتا رکھے اے اللہ تعالیٰ کے رسول
فقال النبی ﷺ عجبت من هؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک
تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان عورتوں پر تعجب کیا وہ جو کہ میرے پاس تھیں تو جب انہوں نے آپ کی آواز سنی
ابتدرن الحجاب فقال عمر فانت احق ان یهین یا رسول اللہ
جلدی جلدی پردہ میں چلی گئیں تو عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ زیادہ حق دار ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں
ثم قال عمر یا عدوات انفسهن اتھیننی ولا تھین رسول اللہ ﷺ
پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اپنی جانوں کی دشمن کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضرت رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو

فقلن نعم انت اَقْطُ وَاغْلَظُ من رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ	تو انہوں نے کہا ہاں (ایسا ہی ہے) آپ سخت گو اور درشت خو ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی نسبت تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
اِيْهِ يا ابن الخطاب والذى نفسى بيده	اے ابن خطاب (آپ ان عورتوں کو بھڑکنے سے) رک جائیے اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ
ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجع	کسی راستے میں شیطان آپ سے ملاقات نہیں کرتا مگر وہ دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے آپ کے راستے کے علاوہ

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله والذي نفسى بيده الى آخره۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں:

(۱) علی بن عبد اللہ الخ (۲) عبد العزیز بن عبد اللہ الخ۔

نسوة من قریش:..... مراد ازواج مطہرات ہیں اور یسکتھر نفقہ دہنے کے خاص ازواج مطہرات ہی مراد ہیں کوئی اور نہیں کیونکہ وہ خرچ میں کثرت کا مطالبہ کرتی تھیں اور بعض روایات میں صراحتاً بھی آیا ہے کہ انھن یطلبن النفقة **عالیۃ اصواتھن:**..... حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے اور نسوة کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔

علی صَوْتہ: سوال:..... ازواج مطہرات آیت مبارکہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ** کے خلاف کر رہی تھیں؟

جواب (۱):..... یہ قصہ نبی سے پہلے کا ہے۔

جواب (۲):..... ان کی آواز کی اونچائی طبعاً تھی وہ بلند نہیں کر رہی تھیں جیسا کہ حضرت ثابت بن قیسؒ کی آواز طبعاً بلند تھی وہ آیت کے نازل ہونے پر بہت ڈرے تو حضور ﷺ نے ان کو تسلی دی اور جنت کی بشارت سنائی۔

جواب (۳):..... ان کی آواز کا حضور ﷺ کی آواز سے بلند ہونا اجتماعیت کی وجہ سے تھا علی الانفراد ہر ایک کی آواز آپ ﷺ کی آواز مبارکہ سے پست تھی۔

جواب (۴):..... ازواج مطہرات کی دو حیثیتیں ہیں (۱) صحابیہ ہونے کے اعتبار سے (۲) زوجہ ہونے کے اعتبار سے۔ اول میں نیاز ہوتا ہے اور ثانی میں ناز ہوتا ہے پس اگر ان کی آواز بلند ہو گئی تھی تو یہ بطور ناز کے ہوئی لہذا ازواج مطہرات کے حق میں یہ بے ادبی نہ ہوئی۔

فبادرن العجاب:..... اس پر علامہ سندھیؒ نے اعتراض کیا ہے کہ دخول اجنبی سے مبادرة الی الحجاب ضروری ہے تو تعجب کی وجہ کیا ہوئی؟

جواب:..... ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو۔ حجاب ۵ ہجری میں نازل ہوا اور یہ واقعہ خیبر کی فتح کے بعد کا ہے۔

سوال:..... اگر یہ کہا جائے تو پھر حجاب کی بھی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ حجاب کا حکم ہی نازل نہیں ہوا؟

جواب:..... اس صورت میں تعجب پردے کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ ان کے اٹھ جانے کی وجہ سے ہوگا ممکن ہے کہ تعجب ان کی جلد بازی پر ہو کہ اجازت کا پتہ نہیں کہ اجازت دیتے بھی ہیں یا نہیں پھر بھی جلدی سے اٹھ گئیں۔

فانت احق ان یہین:..... حضرت شیخ الحدیثؒ اس کے تحت لکھتے ہیں کہ ذکر کی وجہ سے پردے کی طرف مبادرت کی بغیر کسی انتظار اور سوچ کے ورنہ تو پردہ چادروں کے لپیٹ لینے سے بھی ممکن تھا کہ بیٹھی رہتیں اور چادریں لپیٹ لیتیں اور بعض حالتیں انسان کے خوف اور دہشت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے کہ ازواج مطہرات میں سے بعض حضرت عمرؓ کی محرم بھی تھیں مثلاً حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ انہوں نے بھی مبادرة کی تو معلوم ہوا کہ مبادرة الی الحجاب پردے کی وجہ سے نہیں بلکہ ذکر کی وجہ سے ہے۔ نیز فانت احق ان یہین یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ بھی یہی سمجھے ہیں کہ وہ ذکر کر چھپی ہیں۔

انت افظ واغلظ:..... الفظاظۃ والغلاظۃ سے اسم تفصیل کے صیغے ہیں۔

افظ:..... سخت کلامی کرنے والا۔ **اغلظ:**..... درشت کلامی کرنے والا۔

فائدہ:..... یہاں پر اسم تفصیل، تفصیل کے معنی سے خالی ہے اس لئے کہ حضور ﷺ بالکل فظ اور غلیظ نہیں تھے جیسا کہ قرآن نے ذکر کیا ہے وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ۔

ایہ یا ابن الخطاب:..... اگر یہ بالکسر اور تنوین بے ہو۔ تو معنی یہ ہے کہ اے خطاب کے بیٹے جو چاہے بات کر اور بغیر تنوین کے اس کا معنی ہوگا کہ جو بات تو کر رہا ہے زیادہ کر دو بارہ کر۔

فجاً غیر فجک:..... مراد اس سے طریق واسع ہے یعنی باوجود راستے کے فراخ ہونے کے پھر بھی وہ دوسرے راستے پر چل نکلتا ہے۔

(۱۸۲) حدثنا محمد بن المثنی ثنا يحيى عن اسمعيل ثنا قيس
بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمعیل سے کہا بیان کیا ہم سے قیس نے

قال قال عبد الله بن مسعود ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر
انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم باعزت ہو گئے جب سے حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

یحییٰ:..... یحییٰ بن سعید قتان مراد ہیں۔

امام بخاریؒ نے اسلام عمرؓ میں بھی محمد بن کثیرؒ سے اس روایت کو ذکر کیا ہے۔ طبرانی میں ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا باعث عزت اور ان کی ہجرت باعث نصرت اور ان کی امارت و خلافت باعث رحمت تھی ہم بیت اللہ شریف کے آس پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے اعلانیہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے

(۱۸۳) حدثنا انا عبد الله انا عمر بن سعيد عن ابن ابي مليكة
بیان کیا ہم سے عبد ان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمیں عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابوملیکہ سے کہ
انه سمع ابن عباس يقول وضع عمر على سريره فتكفئه الناس
تحقیق انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کو فرماتے سنا کہ (جب) حضرت عمرؓ کو ان کے تختے پر رکھا گیا تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا
يدعون ويصلون قبل ان يرفع وانا فيهم
وہ (ان کے لئے) دعا کر رہے تھے اور دعائے رحمت کر رہے تھے ان کے اٹھائے جانے سے پہلے اور میں (بھی) ان میں تھا
فلم يرعنى الا رجل اخذ منكبى فاذا على
پس گھبراہٹ میں نہیں ڈالا مجھے مگر ایک آدمی نے کہ اس نے میرا ایک کندھا پکڑ لیا (میں نے دیکھا) تو وہ اچانک حضرت علیؓ تھے
فترحم على عمر وقال ما خلفت احدا احب الي
تو انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعا و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے کسی کو اپنے پیچھے نہیں چھوڑا کہ زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک
ان القى الله بمثل عمله منك وايم الله ان كنت لاطن
کہ اس کے عمل کے مثل کے ساتھ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاقات کروں تجھ سے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم کہ تحقیق میں گمان رکھتا ہوں کہ
ان يجعلك الله مع صاحبيك وحسبت انى كنت كثيرا اسمع النبي ﷺ يقول
اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضرت نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کرتا تھا
ذهبت انا وابوبكر وعمر و دخلت انا وابوبكر وعمر و خرجت انا وابوبكر وعمر
کہ میں گیا اور ابوبکرؓ و عمرؓ داخل ہوا میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ نکلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ذهبت انا وابوبكر الى آخره۔

عبدان:..... لقب ہے نام عبد اللہ بن عثمان بن جبلة ہے۔

عبد اللہ:..... عبد اللہ بن مبارکؒ مراد ہیں۔

ابن ابی ملیکہ:..... عبد اللہ بن ابی ملیکہ مراد ہیں۔

وضع عمر علی سریرہ:..... عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل کے لئے تختے پر رکھے گئے تھے۔

فتكتفه الناس:..... لوگوں نے ان کو ہر طرف سے گھیرا ہوا تھا۔

فلم ير غنى:..... پس گھبراہٹ میں نہیں ڈالا۔

يجعلك الله مع صاحبك:..... اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو قبر مبارک میں دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا یعنی حضرت محمد ﷺ و حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

حسبت اني:..... ہمزہ کے فتح اور کسرہ کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ فتح کی صورت میں حسبت کا مفعول ہوگا۔ اور کسرہ کی صورت میں استیناف تعلیلی ہے ای کان فی حسابی لاجل سماعی قول رسول اللہ ﷺ۔

(۱۸۴)	حدثنا مسدد ثنا يزيد بن زريع ثنا سعيد بن ابی عروبة
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے یزید بن زریع نے کہا بیان کیا ہم سے سعید بن ابی عروبة نے	
وقال لی خليفة ثنا محمد بن سواء وكهمس بن المنهال قالا ثنا سعيد	
اور امام بخاریؒ نے کہا مجھے خلیفہ نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن سواء اور کهمس بن منہال نے ان دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے سعید نے	
عن قتادة عن انس بن مالك قال صعد النبي ﷺ احدا	
انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے	
ومعه ابوبكر وعمر وعثمان فرجف بهم	
اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے تو (احد پہاڑ) ان حضرات کی وجہ سے لرزنے لگا	
فضربه برجله فقال اثبت احد	
تو آنحضرت ﷺ نے اس پر اپنے مبارک قدم کے ساتھ چوٹ لگا لی اور فرمایا کہ تو (اپنی جگہ) پر ٹھہر جا اے احد	
فما عليك الا نبي وصديق او شهيد	
نہیں ہے تجھ پر (اس وقت) مگر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق یا شہید	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة فی ذکر عمرؓ۔

امام بخاریؒ نے اس کو دو طریق (سندوں) سے ذکر کیا ہے۔ ۱۔ مسدد عن یزید ۲۔ عن خلیفہ عن محمد یہ حدیث مناقب ابو بکرؓ میں گزر چکی ہے۔

او شہید:..... سوال:..... حضور ﷺ نے طرز کلام کیوں بدلا کہ نبی و صدیق کو واؤ کے ساتھ ذکر کیا اور شہید کو او کے ساتھ ذکر کیا ہے؟

جواب:..... یہاں او بمعنی واؤ ہے اور اسلوب اس لئے بدلا کہ ان کے حالات مختلف تھے نبوت اور صداقت تو بالفعل حاصل تھی اور شہادت بالفعل حاصل نہیں تھی گویا پہلے دو لفظ حقیقت پر محمول ہیں اور تیسرا لفظ مجاز پر محمول ہے کہ ان کو قبل از وقت شہید قرار دیا گیا۔

فائدہ:..... ہمارے سامنے موجود نسخہ میں شہید ہے جب کہ دوسرے نسخوں اور دوسری روایات میں شہیدان ہے اور مراد حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ ہیں، ابو داؤد شریف میں ہے وقال اثبت احدہما علیک الانبی و صدیق و شہیدان!

(۱۸۵)	حدثنا یحییٰ بن سلیمان ثنی ابن وہب ثنی عمر وهو ابن محمد
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے کہا بیان کیا مجھ سے ابن وہب نے کہا بیان کیا مجھ سے عمرؓ نے یہ ابن محمد ہیں کہ	
ان زید بن اسلم حدثہ عن ایہ قال سنالی ابن عمرؓ عن بعض شانه	
تحقیق زید بن اسلم نے ان سے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے ان کے بعض حالات کے بارے میں	
یعنی عمرؓ فاخبرته فقال ما رأیت احدا قط بعد رسول اللہ	
یعنی حضرت عمرؓ کے تو میں نے ان کو خبر دی تو انہوں (حضرت ابن عمرؓ) نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے ہرگز کسی کو حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد	
من حین قبض کان اجد	
جس وقت سے آنحضرت ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی کہ وہ زیادہ کوشش کرنے والا ہو (احکام اسلام کے بارے میں)	
وأجود حتی انتھی من عمر بن الخطاب	
اور زیادہ سچی ہو حضرت عمرؓ سے حتی کہ ختم ہو گئی حضرت عمرؓ بن خطاب سے (ان کی عمر اور وہ وفات پا گئے)	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة فی قوله ما رأیت احدا۔

ما رأیت احداً قط:..... یہ حضرت ابن عمرؓ کا مقولہ ہے۔

کان اَجَدُ:..... اجد یہ اسم تفضیل جد سے ہے بمعنی اجتہد، زیادہ کوشش کرنے والا۔
اجود:..... اسم تفضیل ہے جود سے۔ زیادہ بخشنے والا۔

بعد رسول اللہ ﷺ:..... بعد سے مراد بعدیت فی الصفات ہے یعنی حضور ﷺ کی صفات کے بعد ان صفات والا کوئی نہیں ہے، اس میں زمانے سے کوئی تعرض نہیں یہ حضور ﷺ کے زمانہ مبارک اور مابعد دونوں کو شامل ہو سکتا ہے یا حضور ﷺ کی موت کے بعد کا زمانہ مراد ہے، لیکن بعد سے مراد بھی وقت مخصوص یعنی ان کا زمانہ خلافت ہوگا تاکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وجہ سے اشکال نہ ہو جائے۔

حتی انتھی:..... یہ متعلق ہے اسم تفضیل کے یعنی عمر بن خطابؓ کی آخری عمر تک۔ اس کے قائل بھی ابن عمرؓ ہیں۔

حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد عن ثابت عن انس	
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انسؓ سے کہ	
ان رجلا سال النبی ﷺ عن الساعة فقال متى الساعة	
تحقیق ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو اس شخص نے عرض کیا کہ قیامت کب ہوگی	
قال وماذا وعدت	لها
انہوں (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا کہ تو نے اس (قیامت) کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (جس کی وجہ سے تیرا چھٹکارا ہوگا)	
قال لا شئ الا انی احب الله ورسوله ﷺ	
اس نے عرض کیا کہ کچھ بھی تو نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں	
فقال انت مع من احببت قال انس فما فرحنا بشئ فرحاً	
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم کسی چیز کے ساتھ خوش نہیں ہوئے	
بقول النبی ﷺ انت مع من احببت قال انس فاننا	
جتنا کہ ہم حضرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک انت مع من احببت سے خوش ہوئے حضرت انسؓ نے فرمایا تو میں	
احب النبی ﷺ وابابکر وعمر وارجو	
حضرت نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ سے محبت کرتا ہوں تو مجھے امید (یقین) ہے کہ	
ان اکون معهم بحبی اياهم وان لم اعمل بمثل اعمالهم	
میں انہی کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان حضرات کے اعمال کی طرح عمل نہیں کئے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے الادب میں ابوالریحؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ان رجلاً:..... کہا گیا ہے کہ سائل ذوالنویصرہ یمانی تھے۔ ابن بشکوالؒ فرماتے ہیں اس سے مراد ابو موسیٰ اشعریؒ یا ابو ذرؒ ہیں۔

ما عذت لها:..... مطلب یہ ہے کہ اس کو اعمال سے متعلق سوال کرنا چاہئے تھا حالانکہ اس نے قیامت کا سوال کیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے پوچھا کہ تو نے کیا تیاری کی ہے؟ جب اس نے کہا کہ انی احب اللہ ورسولہ تو حضور ﷺ نے ان کو بشارت دی کامل بشارت یہاں تک کہ تمام مسلمانوں کے لئے بشارت ہوگئی۔

مع من احببت:..... معیت سے مراد ثواب میں مشارکت، جنت میں ان کے زمرے میں شامل ہونے کی بشارت ہے۔ ملا علی قاریؒ نے فرمایا کہ یہاں معیت خاصہ مراد ہے وہ یہ کہ محبت اور محبوب میں ملاقات ہوگی یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی درجے میں ہوں اس بشارت پر حضرت انسؓ نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ میں نبی ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں امید ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے عمل ان جیسے نہیں۔

(۱۸۷) حدثنا يحيى بن قزعة ثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابي سلمة
بيان کیا ہم سے یحییٰ بن قزعة نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد گرامی سے انہوں نے ابوسلمہ سے
عن ابي هريرة قال قال النبي ﷺ لقد كان فيما كان قبلكم
انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ان لوگوں میں جو تم سے پہلے تھے
من الامم ناس محدثون فان يك في امتي احد فانه عمر
یعنی پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے تو سوا اگر میری امت سے کوئی (محدث) ہوگا تو تحقیق وہ عمرؓ ہوں گے
❦ زاد زكرياء بن ابي زائدة عن سعد عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال
زیادت کی زکریا بن ابوزائدہ نے انہوں نے سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ
قال النبي ﷺ قد كان فيمن قبلكم من بني اسرائيل رجال
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق ان لوگوں میں جو تم سے پہلے تھے یعنی بنی اسرائیل میں ایسی شخصیات تھیں کہ
يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان يك في امتي منهم احد
فرشتے ان سے کلام کرتے تھے علاوہ اس کے کہ وہ انبیاء ہوں سوا اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا
فعمر قال ابن عباس من نبی و لا محدث
تو حضرت عمرؓ ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کوئی نبی نہیں ہوگا (آنحضرت ﷺ کے بعد) اور نہ ہی کوئی محدث

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

محدث:..... اس کی تشریح میں کئی قول ہیں (۱) ملہم من اللہ جس کی طرف اللہ پاک الحام اور القاء فرمائیں۔

(۲) بعض کہتے ہیں کہ محدث (بتشديد الدال وفتح الدال) وہ شخص ہے جو صادق الظن ہو یعنی وہ شخص جس کے دل میں کوئی چیز ملاء اعلیٰ کی طرف سے ڈالی جائے وہ ایسے ہوتا ہے کہ جیسا کہ اس سے کسی نے بات کی ہے۔

(۳) بعض نے کہا کہ محدث وہ شخص جس کی زبان پر بغیر ارادہ کے درست بات نکلے۔

(۴) بعض نے کہا کہ محدث معنی مکلم یعنی وہ شخص جس سے فرشتے کلام کریں بغیر نبوت کے۔

زاد زکریا بن ابی زائدة:..... یہ معلق ہے۔ اور ابو نعیم نے اپنے مستخرج میں اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔

تعليق کا مقصد:..... زکریا کی روایت میں دو زیادتیاں ہیں۔ پہلی روایت میں الامم کا لفظ ہے اور بنی اسرائیل کا تعین نہیں۔ دوسری روایت میں من الامم ناس محدثون کے الفاظ ہیں اور زکریا کی روایت میں من بنی اسرائیل رجال کے الفاظ ہیں۔

رجال يکلمون من غير ان يکونوا انبياء:..... اس کا مصداق بھی آخری بیان کردہ معنی ہے۔ یعنی وہ شخص ہے جو نبی تو نہ ہو مگر فرشتے اس سے بات کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَكَّنَّا بِهِ

فان یک فی امتی:..... یہ شک کے لئے نہیں بلکہ تاکید کے لئے ہے اس لئے کہ یہ امت افضل الامت ہے جب ایسے لوگ پہلی امتوں میں پائے جاتے ہیں تو اس امت میں بطریق اولیٰ پائے جائیں گے۔

قال ابن عباس:..... حضرت ابن عباسؓ کی قرأت کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ ولا نبی کے بعد ولا محدث بھی پڑھتے تھے۔

(۱۸۸)	حدثنا عبد الله بن يوسف ثنا الليث ثنا عقيل عن ابن شهاب
بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے کہا بیان کیا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے	
عن سعيد بن المسيب وابی سلمة بن عبد الرحمن قالوا سمعنا ابا هريرة يقول	
انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہؓ کو فرماتے سنا کہ	
قال رسول الله بينما راع في غنمه عدا الذئب فاخذ منها شاة	
حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دریں اثنا چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا بھیڑیے نے حملہ کیا اور اس نے اس (ریوڑ) سے ایک بکری اچک لی	
فطلبها حتى استقذها فالتفت اليه الذئب	
تو اس چرواہے نے اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس سے وہ بکری چھڑ والی تو بھیڑیا اس (چرواہے) کی طرف متوجہ ہوا	

فقال	له	من	لهذا	يوم	السبع	ليس	لها	راع
تو اس (بجیرے) نے اس (چرواہے) کو کہا کہ درندوں کے دن کو اس (ریز) کا کون (چرواہا) ہوگا کہ (اس دن) ان کا کوئی نگہبان نہیں ہوگا								
غیری	فقال	الناس	سبحان	الله	فقال	النبي	فاني	او من به
میرے سوا تو صحابہ کرامؓ نے سبحان اللہ کہا تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں								
وابوبکر	وعمر	وما	ثم	ابوبکر	وعمر			
(ایسا یقیناً ہوگا) اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی اس پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ وہاں ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ موجود نہیں تھے								

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث مناقب ابی بکرؓ میں بھی گزر چکی ہے۔

فانی او من به وابوبکر و عمر:..... اس میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لئے فضیلت ہے کہ غائبانہ طور پر ان کے ایمان کی گواہی دی گئی اور اسی سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہے۔

(۱۸۹)	حدثنا	يحيى	بن	بكير	ثنا	الليث	عن	عقيل	عن	ابن	شهاب	اخبرني		
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھے														
ابو	امامة	بن	سهل	بن	حنيف	عن	ابي	سعيد	الخدري	قال	سمعت	رسول	الله	يقول
ابوامامہ بن سهل بن حنیف نے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ														
بيننا	انا	ناثم	رايت	الناس	عرضوا	عليّ	وعليهم	قُمَصَّ	فمنها	ما	يلغ	الشدى		
دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے گئے کہ ان پر قمیصیں ہیں تو ان میں سے بعض ایسی جو پستانوں تک پہنچتی ہیں														
ومنها	ما	يلغ	دون	ذلك	وعرض	عليّ	عمر	وعليه	قميص	اجتره				
اور بعض ان میں سے ان سے چھوٹی ہیں اور عمر فاروقؓ کو مجھ پر پیش کیا گیا کہ ان پر بھی قمیص ہے (لیکن) وہ اس کو گھسیٹ رہے ہیں														
قالوا	فما	اولته	يا	رسول	الله	قال	الدين							
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے اس کی کیا تاویل (تعبیر) فرمائی۔ فرمایا دین (قمیص سے مراد دین ہے)														

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة من حيث ان فيه فضيلة عمرؓ۔

اور یہ حدیث کتاب الایمان میں بھی گزر چکی ہے۔

الشدی:..... ثناء کے ضمہ اور دال کے کسرہ اور یاء کی تشدید کے ساتھ ثدی کی جمع ہے بمعنی پستان۔

قال الدين:..... علامہ یحییٰ فرماتے ہیں کہ اس میں تشبیہ بلیغ ہے کہ دین کو قیص سے تشبیہ دی ہے وجہ تشبیہ ستر ہے کہ جیسے قیص انسان کی شرمگاہ کو چھپاتی ہے ایسے ہی دین انسان کو ناپسندیدہ چیزوں اور جہنم سے روکتا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ خواب میں قیص اور اس کے کھینچنے کا معنی جو دین بیان کیا گیا ہے اس سے مراد ان کی وفات کے بعد ان کے آثار جمیلہ کا باقی رہنا ہے، یا مراد دین کا پھیلنا ہے۔

قالوا:..... کتاب التعبير میں آئے گا کہ دیگر صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ، آپ نے اسکی کیا تعبیر دی ہے؟

سوال:..... اس سے شبہ ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ، حضرت ابو بکرؓ سے افضل ہیں؟

جواب (۱):..... اس عموم سے حضرت ابو بکرؓ خاص ہیں وہ اس میں داخل ہی نہیں۔

جواب (۲):..... ممکن ہے کہ حضور ﷺ پر جو لوگ پیش کئے گئے ان میں ابو بکرؓ نہ ہوں۔

جواب (۳):..... یا یہ فضیلت جزئی پر محمول ہے۔ جس سے فضیلت کلی لازم نہیں آئیگی۔

(۱۹۰) حدثنا الصلت بن محمد ثنا اسمعيل بن ابراهيم انا ايوب عن ابن ابى مليكة
بيان کیا ہم سے صلت بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے اسمعيل بن ابراهيم نے کہا خبر دی ہمیں ایوب نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
عن المسور بن مخرمة قال لما طعن عمر جعل يالم
انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی کئے گئے تو وہ تکلیف محسوس فرمانے لگے
فقال له ابن عباس و كانه يعجزه يا امير المؤمنين ولنن كان ذاك
تو ان کو حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا اور گویا کہ وہ انکی تکلیف ختم کرنے کیلئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المؤمنین اور البتہ اگر یہ وہ (تکلیف)
لقد صحبت رسول الله ﷺ فاحسنت صحبته ثم فارقت
تو تحقیق آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی تو ان کی صحبت کو آپ نے خوب نبھایا پھر آپ نے ان سے جدائی اختیار کی
وهو عنك راض ثم صحبت ابا بكر فاحسنت صحبته
اس حال میں کہ آنحضرت ﷺ آپ سے راضی تھے پھر آپ نے ابو بکرؓ کی صحبت اختیار کی تو ان کی صحبت (بھی) آپ نے خوب نبھائی
ثم فارقت وهو عنك راض ثم صحبت صحبتهم
پھر آپ ان سے جدا ہوئے وہ (بھی) آپ سے راضی تھے پھر آپ نے ان کے ساتھیوں کی صحبت اختیار کی
فاحسنت صحبتهم ولنن فارقتهم لتفارقهم
تو آپ نے ان کی صحبت (بھی) نبھائی اور البتہ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے البتہ ضرور جدائی اختیار کریں گے آپ ان سے

وہم عنک راضون قال اما ما ذكرت من صحبة رسول الله ﷺ ورضاه
اس حال میں کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے انہوں نے فرمایا کہ لیکن آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور ان کی وفا کا جو ذکر فرمایا ہے
فانما ذاک من من اللہ من بہ علی
تو وہ جزا ایں نیست کہ وہ محض اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے خاص احسان ہے کہ اللہ نے مجھ پر اس کے ساتھ احسان فرمایا
واما ما ذكرت من صحبة ابی بکر ورضاه فانما ذاک من من اللہ جل ذکرہ
اور لیکن آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحبت اور ان کی رضا کا جو ذکر فرمایا تو جزا ایں نیست کہ وہ (بھی) اللہ جل ذکرہ کا ہی فضل ہے
من بہ علی واما ما تری بی من جزعی فہو من اجلک ومن اجل اصحابک
جو انہوں نے مجھ پر فرمایا اور لیکن جو چیز آپ مجھ میں محسوس کر رہے ہیں یعنی میری گھبراہٹ تو وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے
واللہ لو ان لی طلاع الارض ذہبا لا فتدیت بہ من عذاب اللہ قبل ان اراہ
اللہ تعالیٰ کی قسم تحقیق اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا البتہ بدلے میں دے دیتا اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس سے پہلے کہ میں اسے دیکھوں
قال حماد بن زید ثنا ایوب عن ابن ابی ملیکہ
حماد بن زید نے کہا بیان کیا ہم سے ایوب نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
عن ابن عباس قال دخلت علی عمرؓ بھذا
انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا اس حدیث کے ساتھ

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة تؤخذ من قوله لقد صحبت رسول الله ﷺ الخ۔

لما طعن عمر:..... ابولولو مجوسی حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے آپؐ کی کوکھ میں اُس وقت دو دھاری خنجر مارا جب آپؐ بدھ کے روز صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ یہ المناک سانحہ ذوالحجہ کے آخر میں ۲۳ھ کو پیش آیا۔

ما تری بی من جزعی:..... میری گھبراہٹ تو وہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے کہ آپؐ لوگ میرے بعد فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے اس پر پریشان ہوں۔

يُجْعَرُ عه:..... اکی بزیل عنہ الجزع یعنی تسلی دیتے تھے۔

ولئن كان ذاك:..... (۱) اور اگر یہ ہے تو بھی آپؐ جزع میں مبالغہ نہ کیجئے پھر ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کر دیئے،

(۲) یا یہ لفظ ہے لا کان ذلک اس صورت میں یہ دُعا ہوگی کہ جس چیز کا آپؐ خوف کرتے ہیں (اللہ کرے) وہ نہ ہو،

(۳) یا مطلب یہ ہے کہ اللہ کرے اس زخم کی وجہ سے آپؐ کی موت واقع نہ ہو۔

ولئن فارقتهم لتفارقنهم وهم عنک راضون:..... مراد اس سے مسلمان ہیں۔ حضرت عمرؓ نے

جواب میں فرمایا کہ مانتوی ہی جزعی فہو لاجلک یعنی میری گھبراہٹ اپنی وجہ سے نہیں ہے بلکہ جو پیچھے رہ جانے والے ہیں ان کی وجہ سے ہے مراد ان کی یہ ہے کہ میرا گھبراہٹ تمہاری وجہ سے ہے کہ میں فتنوں کے درمیان باب مغلط تھا جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تمہارے اندر فتنے پھوٹ پڑیں گے میری گھبراہٹ اس وجہ سے ہے اپنے لئے نہیں۔

ولوان لی:..... یہ جملہ مستانہ ہے کمال خشیت پر مبنی ہے یعنی باوجود اس کے کہ صحابی ہونے کی نعمت امر عظیم ہے اجر عظیم ہے عذاب سے برأت کا سبب ہے لیکن اس کے باوجود میں ڈرتا ہوں۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ حقوق رعیت میں جو تقصیر ہوئی اس کی بناء پر غلبہ خوف کی وجہ سے کہا یعنی عمرؓ کے سامنے دونوں امراہم تھے (۱) ایک جو ان کے ساتھیوں کو ان کے بعد حالات پیش آئیں گے (۲) دوسرا وہ حالات جو موت کے بعد حضرت عمرؓ کو پیش آئیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فقط ثانی پر محمول کیا ہے اور کہا کہ حضرت عمرؓ نے ان کو جواب دیا مع بیان وجہ جزع (گھبراہٹ) کے اور میری جو جزع کی وجہ ہے وہ ساتھیوں کا لحاظ ہے فتنوں میں پڑ جانے کے خوف سے ہے۔

قال حماد:..... یہ تعلیق ہے اسماعیلیؒ نے اس کو قواری بنیٰ بن حماد بن زید سے موصولاً ذکر کیا ہے۔

دخلت علی عمر بهذا:..... اس حدیث کے ساتھ یہی حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے کہ ابن ابوملیک نے مسور بن مخرمہ سے واسطہ ذکر نہیں فرمایا۔

(۱۹۱) حدثنا یوسف بن موسیٰ ثنا ابو اسامة ثنی عثمان بن غیاث ثنی
بیان کیا ہم سے یوسف بن موسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے ابو اسامہ نے کہا بیان کیا مجھ سے عثمان بن غیاث نے کہا بیان کیا مجھ سے
ابو عثمان النہدی عن ابی موسیٰ قال كنت مع النبی ﷺ
ابو عثمان نہدی نے انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہ انہوں نے فرمایا میں حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا
فی حائط من حیطان المدینة فجاء رجل فاستفتح فقال النبی ﷺ
مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تو ایک آدمی آیا تو اس نے دروازہ کھلوانا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ
افتح له وبشره بالجنة ففتحت له فاذا ابو بکرؓ
(دروازہ) کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت سنا دو سو میں نے ان کے لئے (دروازہ) کھول دیا تو اچانک حضرت ابو بکرؓ تھے
فبشرته بما قال رسول الله ﷺ فحمد الله ثم جاء رجل فاستفتح
تو میں نے ان کو اس کی بشارت دی جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سو انہوں نے اللہ کی تعریف کی پھر ایک آدمی آیا تو اس نے دروازہ کھلوانا
فقال النبی ﷺ افتح له وبشره بالجنة ففتحت له
تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (دروازہ) کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت سنا دو سو میں نے ان کے لئے (دروازہ) کھول دیا

فاذا	هو	عمر	فاخبرته	بما	قال	النبي	ﷺ	فحمد	الله
تو اچانک	وہ	حضرت عمرؓ	تھے سو میں نے ان کو اس کی خبر دی	جو حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا سو انہوں نے اللہ کی تعریف کی					
ثم	استفتح	رجل	فقال	لی	افتح	له			
تو ایک آدمی آیا تو اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ ان کے لئے (دروازہ) کھول دو									
وبشره	بالجنة	علی	بلوی	تصیبه	فاذا	عثمان	فاخبرته		
اور ان کو (بھی) جنت کی خوشخبری دے دو ایسی مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی تو اچانک وہ حضرت عثمانؓ تھے سو میں نے ان کو خبر دی									
بما	قال	رسول	الله	فحمد	الله	ثم	قال	الله	المستعان
اس کی جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو انہوں نے (بھی) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے									

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث قریب ہی مناقب ابی بکرؓ میں گزر چکی ہے۔

(۱۹۲) حدثنا يحيى بن سليمان ثني ابن وهب اخبرني حيوة ثني
بیان کیا ہم سے یحیی بن سلیمان نے کہا بیان کیا مجھ سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھے حیوہ نے کہا بیان کیا مجھ سے
ابو عقيل زهرة بن معبد انه سمع جده عبدالله بن هشام قال كنا
ابو عقیل زھرہ بن معد نے کہ تحقیق اس نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشامؓ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم
مع النبي ﷺ وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب
حضرت نبی اکرم ﷺ کی ساتھ تھے اور آنحضرت ﷺ حضرت عمر بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

وہو آخذ بید عمر بن الخطابؓ:..... ہاتھ پکڑنا فرط محبت کا مظہر ہے اور کمال محبت، کمال مودت اور اتحاد پر دلیل ہے اور یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب الایمان والندوة میں مذکور ہے۔

﴿۳۷﴾

مناقب عثمان بن عفان ابی عمر و القرشی
حضرت عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی کے مناقب کے بیان میں

تنبیہ:..... ہمارے سامنے موجودہ نسخہ میں باب کا لفظ نہیں ہے جب کہ عمدۃ القاری اور دیگر نسخوں میں باب کا لفظ ہے۔

حالات عثمان بن عفان

نام:..... ابو عبد اللہ عثمان بن عفان اموی قرشی۔

نسب:..... ان کا نسب حضور ﷺ کے ساتھ عبد مناف پر جمع ہوتا ہے۔

کنیت:..... ان کی کنیت کے بارے میں دو قول ہیں ابو عبد اللہ، ابو عمرو، مشہور دوسرا قول ہے۔

لقب:..... ان کا لقب ذو النورین ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں (حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں۔

والدہ کا نام:..... ان کی والدہ کا نام اروی بنت کریمہ ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی، ام حکیم بنت عبد المطلب کی بیٹی ہیں

مختصر حالات:..... قدیم الاسلام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دارا رقم میں جانے سے قبل حضرت ابو بکر صدیق کی دعوت پر اسلام لائے۔ اسلام لانے کے بعد حتی کہ اسلام لانے سے پہلے بھی شراب سے سخت متنفر تھے۔ حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں۔ حضرت رقیہ کی تیاری داری کے لئے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے بدر میں شریک نہ ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے بدر کی غنیمت سے ان کو بھی حصہ عطا فرمایا، حدیبیہ میں بیعت رضوان میں شریک نہیں ہو سکے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صلح کے لئے مکہ مکرمہ بھیجا تھا لیکن جب بیعت رضوان ہوئی تو رسول ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یحضر بنو دومة فله الجنة فحضرها عثمان دوسرے موقع پر فرمایا میں جہز جيش العسرة فله الجنة فجهزه عثمان حضرت عمر کی شہادت کے بعد یکم محرم الحرام ۲۲ھ کو خلافت المسلمین بنائے گئے۔ عام الفیل کے چھٹے سال مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

ام حکیم آپ ﷺ کے والد حضرت عبد اللہ کے ساتھ توأم پیدا ہوئی تھیں اپنی ثروت اور سخاوت کی وجہ سے کافی شہرت رکھتی تھیں۔ حیا کی صفت میں آپ بے مثل تھے۔ قبل از اسلام بت پرستی اور شراب نوشی نہیں کی۔ جب ان کے اسلام کا علم کفار مکہ کو ہوا تو بڑی ایذا میں پہنچائی گئیں۔ ایک دن ان کے چچا حکم بن العاص نے لن کو پکڑ کر ریاست مضبوط باندھا اور کہا کہ تم نے اپنے باپ دادا کا دین ترک کر کے نیا دین اختیار کیا ہے خدا کی قسم تمہیں اس وقت تک نہ کھولوں گا جب تک تم اس نئے دین کو ترک نہ کرو حضرت عثمان نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں دین اسلام کو کبھی ترک نہ کروں گا آخر ظالم اپنے ظلم سے عاجز آ گئے اور ان کو رہائی نصیب ہوئی۔

ایک مدت تک کتابت وحی کی خدمت ان کے سپرد رہی اور یہ وہ خدمت تھی جس کے انجام دینے والوں کی تعریف قرآن شریف میں آئی ہے کتابت وحی کے علاوہ آنحضرت ﷺ کے نجی خطوط لکھنا بھی ان کے ذمہ تھا۔

صدقہ اور خیرات کرنے میں بے مثال تھے ان کا جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنے کا معمول تھا اگر کسی جمعہ کو غلام نہ ملتا تو آئندہ جمعہ دو غلام آزاد کرتے تھے۔ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے لئے زمین خرید کر وقف کی۔ بارہ دن کم بارہ سال آپ نے خلافت کے فرائض انجام دیئے۔

شہادت سے کچھ وقت پہلے حضرت عثمانؓ بالا خانہ پر تشریف لے گئے اور بطور اتمام حجت کے چند احادیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں جو کہ آپ کے فضائل سے متعلق تھیں۔ اور صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ آپ نے یہ احادیث مبارکہ حضور ﷺ سے سنیں ہیں تو اس کی تصدیق کی۔ اس کے بعد انصار نے کہا کہ اب آپ کی مظلومیت ہم سے نہیں دیکھی جاتی اگر آپ حکم دیں تو ہم باغیوں کو تہ تیغ کر دیں آپؓ نے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ میری وجہ سے کسی کلمہ گو کا خون بہایا جائے اس پر لوگوں نے کہا کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو جائیے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ اے عثمان اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے لوگ اس کو اتارنا چاہیں گے اور اگر تم نے اس کو اتار دیا تو جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکو گے۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان آج افطار ہمارے ساتھ کرنا چنانچہ میں نے آج روزہ رکھا ہے لہذا افطار کے وقت تک میں رسول خدا تک پہنچ جاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے تھے کہ اگر سب لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل پر متفق ہو گئے ہوتے تو آسمان سے پتھر برستے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے تھے کہ لوگوں نے عثمانؓ کو شہید کر کے اپنے اوپر فتنوں کا دروازہ کھول لیا ہے جو کہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت:.....

آپ کی شہادت بلحاظ اپنی معصومیت کے اور بلحاظ ان نتائج و فتن کے جو اس شہادت سے پیش آئے۔ اس امت میں سب سے پہلی اور بے نظیر شہادت ہے۔

شہادت کا مختصر قصہ:..... آپ کی شہادت کا مختصر قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگشتی مبارک جو رسول خدا ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھ میں تھی اور ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں آئی اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ نے اس انگشتی کو پہنا۔ ایک دن جب حضرت عثمانؓ ٹبر اریس پر بیٹھے تھے کہ وہ انگوشی آپ کے ہاتھ سے گر گئی کنویں کا سارا پانی نکال کر تین روز تک تلاش کی لیکن نہ ملی۔ اس کے بعد سارا نظام درہم برہم ہو گیا مصر کے لوگوں نے کج فہمی کی بناء پر بغاوت کر دی۔ جب حضرت علیؓ تک یہ خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کے پاس پانی بھیجا جس میں سے بہت کم بمشکل تمام آپ تک پہنچا۔ کئی آدمی پانی لے جانے کی وجہ سے مصر کے بلوایوں کے ہاتھوں زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ نے حضرات حسنینؓ کریمینؓ کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے لئے ان کے دروازہ پر کھڑا کیا۔

حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور دیگر چند صحابہ نے بھی اپنے اپنے صاحبزادوں کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے لئے بھیج دیا۔ بلوائیوں نے تیر اندازی شروع کر دی ایک تیر تو مروان کو لگا باقی تیر حفاظت کرنے والوں کو لگے حضرت سیدنا حسنؓ بھی خون میں نہا گئے محمد بن طلحہؓ بھی زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ کے غلام قنبرؓ کو بھی زخم لگے۔ یہ حال دیکھ کر بلوائیوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ بنی ہاشم ان کے مقابلے پر آجائیں گے لہذا جلدی کرنی چاہیے یہ سوچ کر چند بلوائی مکان کی پشت کی طرف سے اندر داخل ہو گئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا اس وقت آپؓ تلاوت قرآن پاک میں مشغول تھے آپ کا خون قرآن مجید کی آیت مبارکہ **فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** پر گرا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔

❁ وقال النبی ﷺ من يحفر بئر رومة فله الجنة فحفرها عثمان اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بیر رومہ کھدوائے اس کے لئے جنت واجب ہوگی تو اس کو حضرت عثمانؓ نے کھدوایا وقال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزه عثمان اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے لشکر کو سامان جہاد مہیا کیا تو اس کے لئے جنت کا وعدہ ہے تو اس کو عثمانؓ نے سامان جہاد دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ تعلق ہے۔ دارقطنی اور اسماعیلی وغیرہ نے قاسم بن محمد مروزی عن عبدان کے طریق سے اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔ اور یہ تعلق بخاری کتاب الوقف، باب اذا وقف ارضاً او بئراً میں گزر چکی ہے۔
من يحفر بئر رومة:..... جب حضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو بئر رومہ کے علاوہ میٹھاپانی نہیں تھا حضور ﷺ نے فرمایا من يحفر بئر رومة فله الجنة۔ بعض روایتوں میں آیا ہے من اشترى بئر رومة فله الجنة تو حضرت عثمانؓ نے اس کے یہودی مالک سے پینتیس ہزار درہم میں خرید اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔
سوال:..... دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے ایک میں خریدنے کی ترغیب ہے اور بخاری شریف کی اس روایت میں کھودنے کی ترغیب ہے؟

جواب (۱):..... ابن بطلال کا قول ہے کہ حفر کا ذکر راوی کا وہم ہے۔

جواب (۲):..... من يحفر والی روایت مجاز پر محمول ہے کہ حفر بئر سے مقصود پانی کا حصول ہی ہوتا ہے اور شراء بئر سے مقصود بھی پانی کا حصول ہوتا ہے لہذا کوئی تعارض نہ ہوا۔

سوال:..... اگر خریدنے والی روایت اصح ہو جیسا کہ مشہور ہے تو پھر یہودی مالک کا کیا نام ہے؟

جواب:..... ۲ یہودی مالک کا نام رومہ ہے جس کے نام سے یہ کنواں مشہور تھا۔ ۲

سوال:..... یہ کنواں مدینہ طیبہ میں کہاں واقع ہے؟ اور آج کل اس کا نام کیا ہے؟

جواب:..... مسجد نبوی ﷺ سے تو بہت دور ہے مگر مسجد قبلتین سے چند گز کے فاصلہ پر آج بھی موجود ہے اور بیر عثمان کے نام سے مشہور ہے اور اُس کا پانی آج کل بھی زیر استعمال ہے۔ سعودی حکومت نے اس کے متصل ہی وزارتہ الزراع والیہ کا دفتر قائم کر رکھا ہے۔ زائرین کی رسائی اس کنواں تک ناممکن تو نہیں، مشکل ضرور ہے۔ (مرتب نے ۲۰۰۷ء میں خود حرمین حاضری کے موقعہ پر اس کا بغور مشاہدہ کیا ہے)

من جہز جيش العسرة:..... یعنی جیش عسرہ میں جو اسباب مہیا کرے گا اس کے لئے جنت ہے، جیش عسرہ سے مراد غزوہ تبوک کا لشکر ہے اس کا نام جیش عسرہ اس لئے رکھا گیا کہ وہ سخت گرمی، قحط کا زمانہ اور مسافت بعیدہ اور کثیر دشمن سے مقابلہ تھا تو حضرت عثمانؓ نے نو سو پچاس اونٹ، پچاس گھوڑے اور ہزار دینار (نقد) حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔

(۱۹۳) حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد عن ايوب عن ابي عثمان عن ابي موسى	
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسیٰ سے کہ	
ان النبي ﷺ دخل حائطاً وامرني بحفظ باب الحائط	
تحقیق نبی اکرم ﷺ باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے باغ کے دروازہ کی نگہداشت کا حکم فرمایا (تا کہ کسی کو بغیر اجازت اندر داخل نہ ہونے دوں)	
فجاء رجل يستأذن فقال ائذن له وبشره بالجنة	
تو ایک آدمی آیا اور داخل کی اجازت طلب کرنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو اجازت دید و اور ان کو جنت کی بشارت دو	
فاذا ابوبكر ثم جاء آخر يستأذن فقال ائذن له	
تو اچانک ابوبکر صدیقؓ تھے پھر دوسرا آدمی آیا اور وہ بھی اجازت طلب کر رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بھی اجازت دید و	
وبشره بالجنة فاذا عمر ثم جاء آخر يستأذن فسكت هنيهة	
اور ان کو بھی جنت کی خوشخبری دو تو اچانک عمرؓ تھے پھر ایک اور آدمی آیا اور وہ بھی اجازت طلب کر رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا	
ثم قال ائذن له وبشره بالجنة على بلوى ستصيبه	
پھر فرمایا کہ ان کو (بھی) اجازت دے دو اور ان کو (بھی) جنت کی بشارت دے دو ایسی مصیبت پر جو ان کو عنقریب پہنچے گی	
فاذا عثمان بن عفان قال حماد وثنا عاصم الاحول وعلي بن الحكم سمعا ابا عثمان	
تو اچانک عثمان بن عفانؓ تھے کہا حماد نے اور بیان کیا ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم نے کہ ان دونوں نے ابو عثمان سے سنا کہ	
يحدث عن ابي موسى بنحوه وزاد فيه عاصم ان النبي ﷺ	
وہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے اس حدیث کی مثل بیان کر رہے تھے اس میں عاصم نے زیادتی بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ	

كان قاعدا في مكان فيه ماء قد انكشف عن ركبته اوركبته فلما دخل عثمان غطاها
لكي جله تشریف فرما تھے کہ جس میں پانی تھا تحقیق انہوں نے اپنے گھٹنوں پر (فرمایا) گھٹنے سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا تو جب عثمان داخل ہوئے تھے تو اس کو چھپایا

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

سکت ہنیہ: یہ کنایہ ہے شی قلیل سے یعنی معمولی خاموشی اختیار کی اصل اس کی ہنہ ہے اور ہنیہ اس کی
کی تصغیر ہے یعنی معمولی خاموشی اختیار فرمائی اور پھر فرمایا انذن لہ۔

سوال: خاموشی اختیار کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: علامہ انور شاہ صاحب نے اس کا جواب دیا کہ خاموشی کا سبب بیٹھنے کی جگہ کا نہ ہونا ہے کہ یہاں جگہ
نہیں ہے، اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ حضرت عثمان کی قبر آپ ﷺ کے ساتھ نہ ہوگی بلکہ علیحدہ ہوگی
چنانچہ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ سکوت اس لئے تھا کہ ان کو دونوں باتیں
بتلا دیں یعنی بلوی نصیبہ کی اطلاع دیں یا یہ کہ صرف بشارت جنت پر اکتفاء کریں۔

قال حماد: حماد بن زید مراد ہیں۔ بعض نے (روایت ابی ذر میں) حماد بن سلمہ کا نام مراد لیا ہے۔

مكان فيه ماء قد انكشف عن ركبتيه: اس سے علامہ کرمائی نے استدلال کیا ہے کہ رکبۃ
(گھٹنہ) عورت (ستر) نہیں ہے اور حضور ﷺ نے حضرت عثمان کے کثرت حیا کی وجہ سے گھٹنوں کو ڈھانپا۔

دخل عثمان غطاها: یعنی اس سے پہلے حضور ﷺ صرف ازار میں تھے حضرت عثمان کے آنے کے
بعد چادر سے ڈھانک لیا۔ اس لئے کہ اس کا تعلق کثرت حیا کے ساتھ ہے اس سے علامہ کرمائی کا استدلال کہ رکبۃ
عورت (ستر) نہیں صحیح نہ ہو واجب کہ حضور ﷺ سے صراحۃً ثابت ہے الرکبۃ من العورۃ۔

زاد فيه عاصم: حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ زیادتی میرے نزدیک وہم ہے اس لئے کہ یہاں
پردہ قصے ہیں ایک قصہ بئر اریس کا اور ایک قصہ ہے بیت کا۔ دونوں جگہوں میں داخل ہونے والے مشترک ہیں اور جو
قصہ بئر اریس کا تھا وہ قصہ بیت کے ساتھ راوی سے خلط ہو گیا۔ بیت کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ گھر تشریف
فرماتے آپ کی ران مبارک کھلی ہوئی تھی حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر
حضرت عثمان اجازت لے کر اندر آئے آپ ﷺ نے اپنی ران مبارک کو چھپایا آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ
نے حضرت عثمان کے آنے پر ایسا کیوں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عثمان بڑے حیا والے ہیں اگر وہ مجھے
سابقہ حالت میں دیکھتے تو لم یبلغ حاجتہ (تو اپنی حاجت کو نہ پہنچ سکتے)

(۱۹۴) حدثنا احمد بن شبيب بن سعيد ثنا ابى عن يونس قال ابن شهاب بيان کیا ہم سے احمد بن شبيب بن سعيد نے کہا بیان کیا ہم سے میرے والد محترم نے انہوں نے یونس سے کہا ابن شهاب نے کہ اخبرنی عروة ان عبيد الله بن عدی بن الخیار اخبرہ ان المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث خبرنی مجھے عروہ نے تحقیق عبيد الله بن عدی بن خیاریؓ نے ان کو خبر دی کہ تحقیق مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث قالوا ما يمنعك ان تكلم عثمان لاختيه الوليد فقد دونوں نے کہا کہ کیا مانع ہے؟ آپ کو حضرت عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید کے بارے میں بات کرنے سے کیونکہ تحقیق اکثر الناس فيه فقصدت لعثمان حين خرج الى الصلوة ان کے بارے میں لوگوں نے بہت باتیں کی ہیں تو میں نے حضرت عثمانؓ سے (ملاقات کا) ارادہ کیا جبکہ وہ نماز کے لئے نکلے قلت ان لى اليك حاجة وهي نصيحة لك قال يا ايها المرء میں نے عرض کی کہ مجھے آپ سے کوئی حاجت ہے اور وہ (حاجت) آپ کے لئے خیر خواہی ہے انہوں نے فرمایا اے بندے قال ابو عبد الله اراه قال اعوذ بالله منك فانصرف ابو عبد الله نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تو میں واپس لوٹ آیا فرجعت اليهم اذ جاء رسول عثمان فاتيته تو میں ان کے پاس واپس آ گیا (جنہوں نے مجھے بات کرنے کے لئے بھیجا) اچانک حضرت عثمانؓ کا قاصد آیا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا فقال ما نصيحتك فقلت ان الله بعث محمدا ﷺ بالحق تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں تو میں نے عرض کیا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا وانزل عليه الكتاب وكنيت ممن استجاب لله ولرسوله ﷺ اور ان پر کتاب اتاری اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی (دعوت) کو قبول کیا فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول الله ﷺ ورايت هديه سو آپ نے دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اور آپ نے ان کی سیرت کو ملاحظہ فرمایا وقد اكثر الناس في شان الوليد قال ادركت رسول الله ﷺ اور تحقیق لوگوں نے ولید کے بارے میں بہت سی باتیں کی ہیں انہوں نے (جواب میں) فرمایا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا قلت لا ولكن خَلَصَ إِلَيَّ من علمه ما يخلص الى العذراء في سترها قال میں نے عرض کیا نہیں اور لیکن مجھ تک ان کا علم پہنچا ہے جو ایک پاکیزہ عورت کو اس کے پردہ میں پہنچتا ہے عثمانؓ نے فرمایا

اما	بعد	فان	الله	بعث	محمدًا	ﷺ	بالحق	فكنت	ممن
ابا	بعد	سوء	بشك	الله	تعالى	في	حضرت	محمد مصطفیٰ ﷺ	كحق
ك	سوء	بشك	الله	تعالى	في	حضرت	محمد مصطفیٰ ﷺ	كحق	ك
استجاب	لله	ولرسوله	وامنت	بما	بعث	به			
الله	تعالى	اور اس	ك	رسول	ﷺ	(كي دعوت)	كو قبول	كيا اور ميں ان امور پرايمان لاياجن	ك
وہاجرت	الہجرتين	كما	قلت	وصحبت	رسول	الله	ﷺ	وبابعتہ	
اور ميں	نے دو ہجرتیں بھی کیں	جیسا کہ تو نے	کہا اور ميں رسول اللہ ﷺ	کی صحبت ميں رہا اور ميں نے ان سے	بیعت بھی کی				
فوالله	ما	عصيته	ولا	غششته	حتى	توفاه	الله	عز وجل	
تو اللہ تعالیٰ کی قسم ميں نے ان کی کوئی نافرمانی بھی نہیں کی اور نہ ہی ميں نے ان سے کوئی خیانت کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی									
ثم	ابابكر	مثله	ثم	عمر	مثله	ثم	استخلفت		
پھر ابو بکر صدیقؓ (کے ساتھ ہی) اس طرح (ساتھ رہا) پھر عمرؓ (کے ساتھ ہی) اس طرح (ساتھ رہا) پھر (ان حضرات کے بعد) مجھے خلیفہ بنایا گیا									
افليس	لتي	من	الحق	مثل	الذي	لهم	قلت	بلي	قال
تو کیا میرے لئے وہ حق نہیں جو کہ ان کے لئے تھا ميں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں تو انہوں نے فرمایا تو پھر یہ کیا باتیں ہیں									
التي	تببلغني	عنكم	اما	ما	ذكرت	من	شان	الوليد	فسناخذ
جو آپ لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں لیکن آپ نے ولید کے بارے ميں ذکر فرمایا تو عنقریب اس کے بارے ميں ہم انشاء اللہ حق پر عمل کریں گے									
ثم	دعا	عليها	فامرہ	ان	يجلده	فجلده	ثمانين		
پھر انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا پس ان کو کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا تو انہوں نے اس کو اسی کوڑے مارے									

﴿تحقيق وتشرح﴾

ما يمنك ان تكلم عثمان..... مخاطب عبید اللہ بن عدی ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے بھانجے ہیں۔

لاخيه الوليد..... مراد ولید بن عقبہ ہے یہ حضرت عثمانؓ کا ماں شریک بھائی تھا حضرت عثمانؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو معزول کرنے کے بعد ان کو کوفہ کا والی بنایا۔ علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ بیت المال کے نگران اعلیٰ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے قرض لیا جب حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے تقاضہ کیا تو دونوں ميں جھگڑا ہو گیا جب حضرت عثمانؓ کو اس اختلاف کا علم ہوا تو آپؓ دونوں پر ناراض ہوئے۔ والئی کوفہ حضرت سعدؓ کو معزول کر دیا اور ولید بن عقبہؓ کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ جب حضرت عمرؓ خلیفہ تھے تو بھی ان کو معزول کیا گیا تھا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ کسی عاجزی یا خیانت کی وجہ سے ان کو معزول نہیں کیا بلکہ کوفہ والوں نے ان کی جھوٹی شکایات بہت زیادہ کی ہیں۔ جب حضرت عثمانؓ خود خلیفہ ہوئے تو کہا کہ اگر خلافت سعدؓ کو پہنچے تو وہ اس کا حق دار ہے۔

قال اعوذ بالله منك:..... حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یہ جملہ کہہ کر گویا کہ ان کی بات سننے سے انکار کر دیا اور حضرت عثمانؓ نے تعوذ اس لئے کہا کہ نماز کا وقت تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ایسی بات کر دیں جس سے ایک دوسرے کے دل میں گرانی آ جائے جو نماز میں خلل کا باعث بن جائے نماز کے بعد اپنی بھیجا کہ بتا تیری کیا نصیحت ہے۔

الہجرتین:..... (۱) ہجرت حبشہ (۲) ہجرت مدینہ منورہ

ہدیہ:..... (بفتح الہاء وسكون الدال) ای رأیت طریقتہ۔

قال ادرکت رسول اللہ ﷺ:..... حضرت عثمانؓ نے عبید اللہ بن عدی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا؟ عبید اللہ نے کہا میں نے آپ ﷺ کا زمانہ نہیں پایا۔
خلص:..... بمعنی وصل الیہ یعنی آنحضرت ﷺ کا علم مجھ تک پہنچا ہے۔

الی العذراء:..... باکرہ عورت۔ عبید اللہ بن عدی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا علم کوئی چھپی ہوئی بات نہیں تھی۔ اور نہ ہی کسی فرد کے ساتھ خاص تھا بلکہ عام تھا حتیٰ کہ پردہ نشین کنواری عورت تک آپ ﷺ کا علم پہنچا میں تو آپ ﷺ کے علم کا شائق ہوں اور حصول علم کے لئے بڑا حریص ہوں تو مجھ تک بطریق اولیٰ پہنچا ہے۔

فاكثر الناس فيه:..... لوگوں نے ولید کے بارے میں بہت باتیں کیں (۱) کہ ولید نے نشے کی حالت میں صبح کی چار رکعتیں پڑھا دیں، لوگ کہنے لگے کہ حضرت عثمانؓ نے اس پر حد جاری نہیں کی (۲) سعد بن ابی وقاصؓ کو معزول کر کے ولید کو ان کی جگہ مقرر کیا حالانکہ سعدؓ کو کئی فضائل حاصل ہیں۔ مثلاً عشرہ مبشرہ اور اہل شوریٰ میں سے ہیں۔ علم و فضل، عمر و عمل میں ولید سے بڑھ کر ہیں اور سابقین اسلام میں سے ہیں۔ لیکن حضرت عثمانؓ کا تاخیر کرنا معاملے کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے تھا چنانچہ جب ان کو اچھی طرح وضاحت ہو گئی تو حد کا حکم فرمایا۔ اور نہ صرف یہ کہ ولید کو عہدہ گورنری سے معزول کیا بلکہ اس پر حد بھی لگائی۔

فجلده ثمانین:..... ایک روایت یہ ہے کہ چالیس کوڑے لگائے وہ روایت زیادہ صحیح ہے ۲

اور یہ روایت حنفیہ کی دلیل ہے کہ حد سکران اسی کوڑے ہیں اور یہ بخاری شریف میں صرف اسی جگہ ہے علامہ بیہقیؒ نے توجیہ کی ہے کہ کوڑے کی دو شاخیں تھیں اس لئے چالیس کوڑے کہا گیا حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ تاویل لغو ہے اور صحیح یہ ہے کہ روایات سکران دو قسم کی ہیں ایک میں چالیس کوڑے ہیں اور دوسری میں اسی کوڑے ہیں۔ ائمہ کے لئے اختیار ہے کہ جس کو چاہیں لے لیں۔ حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں کہ حکم تو اسی کوڑوں کا ہی دیا گیا لیکن

حضرت علیؑ نے چالیس پر ہی اکتفاء کیا کیونکہ ثبوت واضح نہیں تھا اس لئے تعزیراً چالیس کوڑے لگائے، پس جلدہ ثمانین یہ مجاز پر محمول ہے ای امر بذالک۔

سوال:..... شراب پینے کی حد کیا ہے؟

جواب:..... اس بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔

احناف:..... احناف کے نزدیک شراب خمر کی حد اسی (۸۰) کوڑے ہے۔

شوافع:..... شوافع کے نزدیک شراب خمر کی حد چالیس کوڑے ہے۔

حنابلہ:..... امام احمد بن حنبلؒ سے شراب خمر کو چالیس کوڑوں کے ساتھ چھریاں مارنے اور جوڑے لگانے بھی منقول ہیں۔

(۱۹۵) حدثنا محمد بن حاتم بن بزیع ثنا شاذان ثنا عبد العزيز بن ابي سلعة الما جشون

بیان کیا ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے کہا بیان کیا ہم سے شاذان نے کہا بیان کیا ہم سے عبد العزيز بن ابی سلمہ ماضون نے

عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كنا في زمن النبي ﷺ لا نعدل بابي بكر احدا

انہوں نے عبيد الله سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں کسی کو ابو بکرؓ کے برابر نہیں شمار کرتے تھے

ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبي ﷺ

پھر عمرؓ (کا درجہ تھا) پھر عثمانؓ (کا درجہ تھا) پھر حضرت نبی اکرم ﷺ کے صحابہؓ کو چھوڑ دیتے تھے

لا نفاضل بينهم تابعه عبدالله بن صالح عن عبد العزيز

ان کے درمیان فضیلت نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی متابعت عبد الله بن صالح نے عبد العزيز سے کی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث انه يدل على ان عثمان افضل الناس بعد الشيخين۔

شاذان:..... نام: اسود بن عامر

لا نعدل بابي بكر:..... ای لا نجعل له مثلاً اور ابوداؤد شریف میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

حضور ﷺ زندہ تھے اور ہم کہتے تھے افضل امة النبی ﷺ بعدہ ابو بکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ اور طبرانی

نے روایات میں زیادتی نقل کی ہے کہ حضور ﷺ سنتے تھے اور اس پر انکار نہیں کرتے تھے۔

لا نفاضل بينهم:..... سوال:..... ان کے بعد حضرت علیؑ افضل ہیں پھر عشرہ مبشرہ افضل ہیں پھر اصحاب

بدر، پھر اصحاب احد ولا نفاضل کہنا کیسے درست ہوا؟

جواب:..... علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ مراد وہ شیوخ ہیں جن کو حضور ﷺ اپنی مجلس میں مشاورت کے لئے بلا تے تھے اور حضرت علیؓ اس وقت بچے تھے اور ابن عمرؓ نے اس بات کو اس لئے نقل نہیں کیا کہ وہ نہ تو حضرت علیؓ کی تنقیص کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کی فضیلت کا انکار کرتے تھے اس لئے کہ حضرت علیؓ کی فضیلت حضرت عثمانؓ کے بعد صحابہ میں مسلمہ تھی۔

تابعہ عبداللہ بن صالح:..... شاذان (اسود بن عامر) کی متابعت عبداللہ بن صالح نے کی ہے۔
فائدہ:..... عبداللہ بن صالح سے مراد کون ہیں؟ اس میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عبداللہ بن صالح کا تب الیث الجہنی المصری ہیں دوسرا قول جو لفظ قیل سے بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد عبداللہ بن صالح بن مسلم العجلی الکوفی ہیں۔

(۱۹۶) حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا ابو عوانة ثنا عثمان هو ابن موهب
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عوانہ نے کہا بیان کیا ہم سے عثمان نے وہی ابن موهب ہیں
قال جاء رجل من اهل مصر وحج البيت فرى قوما جلوسا
انہوں نے کہا کہ مصر والوں میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے حج بیت اللہ ادا کیا تو اس نے قوم (لوگوں) کو بیٹھے ہوئے دیکھا
فقال من هؤلاء القوم فقالوا هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبداللہ بن عمر
تو اس نے کہا یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ قریشی ہیں اس نے کہا تو ان میں بزرگ کون ہیں لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہیں
قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني
اس نے کہا اے ابن عمرؓ میں آپ سے کسی معاملہ میں سوال کروں گا تو آپ اس کے بارے میں جواب عنایت فرمائیں
هل تعلم ان عثمان فر يوم اجد قال نعم
کیا آپ کے علم میں ہے کہ بے شک حضرت عثمانؓ نے یوم احد کو راہ فرار اختیار فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔
قال تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهد قال نعم
اس نے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ تحقیق وہ غزوہ بدر میں بھی غائب تھے اور حاضر نہیں ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ہاں
قال تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدا
اس نے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی غائب تھے سو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوئے
قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك
انہوں نے فرمایا ہاں اسی طرح ہے اس نے اللہ اکبر کہا ابن عمرؓ نے فرمایا ادھر آئیے تاکہ میں آپ سے وضاحت بیان کر دوں کہ

اما	فراره	یوم	احد	فاشهد	ان	الله	عفا	عنه	وغفر	له
ان	کاغزوہ	احد	سے	راہ	فرار	اختیار	کرنا	تو	میں	گواہی
کہ	اللہ	تعالیٰ	نے	ان	کو	معاف	فرمادیا	اور	ان	کی
مغفرت	فرمادی	واما	تغیہ	عن	بدر	فانه	كانت	تحتہ	بنت	رسول
اللہ	ﷺ	وكانت	مریضۃ	اور	ان	کی	غزوہ	بدر	میں	عدم
شرکت	اس	لئے	تھی	کہ	ان	کے	گھر	میں	رسول	اللہ
ﷺ	کی	صاحبزادی	تھیں	اور	وہ	بیمار	تھیں	فقال	له	رسول
اللہ	ﷺ	ان	لک	اجر	رجل	ممن	شهد	بلوا	توان	کور
رسول	اللہ	ﷺ	نے	فرمایا	کہ	بے	شک	آپ	نے	لئے
ان	لوگوں	میں	سے	جو	غزوہ	بدر	میں	شریک	ہوں	گے
ایک	آدمی	کے	برابر	ثواب	ہوگا	وسهمہ	واما	تغیہ	عن	بیعة
الرضوان	فلو	كان	احدا	اعز	ببطن	مكة	من	عثمان	اور	ان
کو	حصہ	بھی	دیا	اور	لیکن	ان	کا	بیعت	رضوان	میں
موجود	نہ	ہوتا	تو	اگر	اہل	مکہ	کے	درمیان	کوئی	اور
عثمان	سے	زیادہ	معزز	ہوتا	لبعثہ	مكانہ	فبعث	رسول	اللہ	ﷺ
عثمان	وكانت	بیعة	الرضوان	بعد	تو	آنحضرت	ﷺ	اس	کو	عثمان
کی	جگہ	بھیجے	اس	لئے	رسول	اللہ	ﷺ	نے	عثمان	کو
بھیجا	اور	بیعت	رضوان	کا	واقعہ	اس	کے	بعد	ہوا	کہ
ما	ذهب	عثمان	یالی	مكة	فقال	رسول	اللہ	ﷺ	بیدہ	الیمنی
ہذہ	ید	عثمان	عثمان	مکہ	تشریف	لے	گئے	تو	رسول	اللہ
ﷺ	نے	اپنے	دائیں	ہاتھ	کے	بارے	میں	فرمایا	کہ	یہ
عثمان	کا	ہاتھ	ہے	فضرب	بہا	علی	یدہ	فقال	ہذہ	لعثمان
فقال	لہ	ابن	عمر	تو	انہوں	نے	اس	کو	اپنے	(باکس)
ہاتھ	پر	رکھا	تو	فرمایا	کہ	یہ	(بیعت)	عثمان	کی	طرف
سے	ہے	تو	اس	مصری	کو	ابن	عمر	نے	فرمایا	اذہب
ان	(جوابات)	کو	اپنے	ساتھ	لے	کر	اب	آپ	تشریف	لیجائیں
(تاکہ	حضرت	عثمان	ؓ	کے	بارے	میں	آپ	کا	اعتقاد	صحیح
ہو	جائے	معک	الان	بہا	اذہب	ان	(جوابات)	کو	اپنے	ساتھ

تحقیق و تشریح

مطابقہ للترجمة من حيث ان فيه فضيلة عظيمة لعثمان وهي ان الله عفا عنه وغفر له

وحصل له السهم والاجر۔

فمن الشيخ فيهم:..... ان میں بزرگ کون ہیں؟ یعنی جس کی بات کو وہ مانتے ہوں۔

فائدہ:..... سوال کرنے والا ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت عثمانؓ کے بارے میں تعصب رکھتے تھے اور ان تین

سوالوں کا ذکر اس لئے کیا کہ اس کا مقصد اپنے اعتقاد کی پختگی تھا اور ان تین باتوں میں وہ حضرت عثمانؓ پر عیب لگاتے

تھے چنانچہ حضرت ابن عمرؓ نے تینوں سوالوں کا جواب نعم سے دیا تو اس سائل نے تکبیر کہی۔

ابینہ لک:..... پھر حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ اب میں تجھے ان سوالات کی توجیہات بتاؤں گا۔

فریوم احد:..... مراد یوم احد سے احد پہاڑ کے دامن میں لڑی جانے والی جنگ کا دن ہے، کہ اس میں حضرت عثمانؓ

کی غیر حاضری کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ اور یوم بدر سے غائب رہنا حضور ﷺ کی لخت جگر کی تیمارداری کے لئے تھا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے بھی حصہ ملے گا اور اجر بھی۔ اور بیعت رضوان سے غائب ہونا، اگر کوئی لطن مکہ میں حضرت عثمانؓ سے افضل ہوتا تو اس کو بھیجتے اور بیعت رضوان حضرت عثمانؓ کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد کی گئی اور حضور ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ ان تین جوابوں کے بعد ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ان جوابوں کو بھی ساتھ لے جاؤ تا کہ حضرت عثمانؓ کے بارے میں جو تیرا تین باتوں کا اعتقاد ہے وہ زائل ہو جائے۔

(۱۹۷) حدثنا مسدد ثنا يحيى عن سعيد عن قتادة ان انسا حدثهم
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ سعید سے وہ قتادہ سے کہ انسؓ نے ان کو حدیث بیان فرمائی
قال سعد النبی ﷺ احدا و معه ابوبکر و عمر و عثمان
کہ حضرت نبی کریم ﷺ احد (پہاڑ) پر چڑھے اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور حضرت عثمانؓ (بھی) تھے
فرجف فقال اسكن احد اظنه ضربه برجله فليس عليك الا نبى وصديق وشهيدان
تو وہ (احد) حرکت کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر جاے احد! (راوی کہتے ہیں کہ) میرا گمان یہ ہے کہ اپنا
پاؤں مبارک (بھی) مارا (پھر فرمایا) پس نہیں ہے تیرے اوپر مگر نبی، صدیق اور دو شہید

اس حدیث کی مکمل تشریح مناقب ابی بکرؓ میں گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۳۸﴾

باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان وفيه مقتل عمر بن الخطاب
اس باب میں (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی) بیعت کے قصہ کا بیان ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
پر اتفاق کا ذکر ہے اور اس (باب) میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر ہوگا

ترجمہ الباب کے تین جزء ہیں:

(۱) بیعت رضوان (۲) اتفاق صحابہ علی تقدیم حضرت عثمان بن عفان فی الخلافة (۳) شہادت حضرت عمرؓ

(۱۹۸) حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا ابو عوانة عن حصين عن عمرو بن ميمون
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے
قال رأيت عمر بن الخطاب قبل ان يصاب بايام بالمدينة وقف على حذيفة بن اليمان و عثمان بن حنيف
انہوں نے کہا میں نے عمر بن خطابؓ کو شہادت کے پیش آنے سے چند دن پہلے مدینہ طیبہ میں دیکھا کہ وہ حذیفہ بن یمانؓ اور عثمان بن حنیفؓ کے پاس کھڑے تھے

قال كيف فعلتما اتخافان ان تكونا قد حملتما الارض ما لا تطيق
 انہوں نے فرمایا کیسے کیا تم نے، کیا تمہیں خوف ہے کہ تم نے تحقیق زمین پر اتنا بوجھ ڈال دیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی
 قال حملناها امرأى له مطيقة ما فيها كبير فضل
 انہوں نے عرض کیا ہم نے اس پر اتنا ہی بوجھ ڈالا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے، اس میں کوئی بڑی زیادتی نہیں ہے
 قال انظرا ان تكونا حملتما الارض مالا تطيق قال قال لا
 انہوں نے فرمایا کہ آپ خیال رکھنا کہ تم زمین پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا راوی نے کہا کہ دونوں نے کہا نہیں
 فقال عمر لان سلمنى الله لادعن اراامل اهل العراق لا يحتجن الى رجل بعدى ابدا
 تو عمرؓ نے فرمایا کہ البتہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا البتہ ضرور اہل عراق کی بیوگان کو چھوڑوں گا کہ وہ میرے بعد کبھی کسی آدمی کی محتاج نہ ہوں گی
 قال فما انت عليه الا رابعة حتى اصيب قال انى لقائم
 راوی نے کہا کہ تو ان پر (ابھی) نہیں آیا تھا مگر چوتھا روز حتیٰ کہ وہ زخمی کئے گئے راوی نے کہا تحقیق البتہ میں کھڑا تھا (نماز کیلئے) کہ
 ما بينى وبينه الا عبدالله بن عباس غداة اصيب وكان اذا مر بين الصفين
 میرے اور ان کے درمیان عبداللہ بن عباسؓ کے سوائے کوئی نہیں تھا مگر زخم پہنچائے گئے اور جب وہ دونوں کے درمیان سے گزرتے تھے
 قال استروا حتى اذا لم ير فيهن خلا تقم فكير وربما قرا بسورة يوسف
 تو استروا وافر ماتے جاتے حتیٰ کہ جب کوئی خلا نہ پاتے تو آگے بڑھ کر تکبیر کہتے اور اکثر وہ پہلی رکعت میں سورۃ یوسف
 اوالتجل او نحو ذلك فى الركعة الاولى حتى يجتمع الناس فما هو الا ان كبر
 یا سورۃ تجل یا اس کی مثل قرات فرماتے تاکہ لوگ جماعت کے ساتھ شریک ہو جائیں تو وہ اتنی دیر نہیں ٹھہرے مگر یہ کہ انہوں نے تکبیر تحریم کی تو
 فسمعته يقول قتلنى اواكلنى الكلب حين طعنه
 میں نے ان کو فرماتے سنا کہ مجھے قتل کر دیا یا فرمایا کہ کتے نے مجھے کاٹ لیا (شک راوی) جبکہ ان کو زخمی کیا
 فطار العلاج بسكين ذات طرفين لايمر على احد يمينا ولا شمالا الا طعنه حتى طعن ثلثة عشر رجلا
 اور علاج تیز بھاگنے لگا دو دھاری چھری لیکر وہ کسی پر بھی دائیں یا بائیں نہیں گزرتا تھا مگر اس کو زخمی کر دیتا حتیٰ کہ اس نے تیرہ حضرات کو زخمی کیا
 مات منهم سبعة فلما رأى ذلك رجل من المسلمين طرح عليه برنسا
 ان میں سے سات شہید ہو گئے تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے یہ (صورتحال) دیکھی تو اس نے اس پر اپنا بڑا کوٹ ڈال دیا
 فلما ظن العلاج انه ماخوذ نحر نفسه وتناول عمر يد عبدالرحمن بن عوف
 تو جب علاج نے دیکھا کہ تحقیق وہ اب پکڑا جائے گا تو اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا اور عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑا

فقدمه فمن يلى عمر فقد راى الذى ارى واما نواحى المسجد
اور ان کو آگے کر دیا تو جو لوگ عمر کے قریب تھے تو تحقیق انہوں نے تو وہ دیکھا جو میں نے دیکھا۔ اور لیکن مسجد کی اطراف والے
فانہم لا يدرون غیر انہم قد فقدوا صوت عمروہم يقولون سبحان الله سبحان الله
بے شک وہ نہیں جانتے تھے سوائے اس کے کہ تحقیق انہوں نے عمرؓ کی آواز کو نہ پا کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا
فصلی بہم عبدالرحمن بن عوف صلوة خفيفة فلما انصرفوا قال يا ابن عباس انظر من قتلتی
تو عبدالرحمن بن عوفؓ نے ان کو مختصر نماز پڑھائی تو جب لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو عمرؓ نے فرمایا اس ابن عباسؓ دیکھو مجھے کس نے شہید کیا ہے؟
فجال ساعة ثم جاء فقال غلام المغيرة قال الصنع قال نعم
تو تھوڑی دیر گھوڑے پھر حاضر ہو کر عرض کی مغیرہؓ کے غلام نے عمرؓ نے فرمایا کہ کار گیر نے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اسی نے
قال قاتله الله لقد امرت به معروفا الحمد لله
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے البتہ تحقیق میں نے اس کو نیکی کا حکم کیا تھا تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ
الذى لم يجعل ميتى بيد رجل يدعى الاسلام قد كنت انت وابوك تحبان
جس نے مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے قتل نہیں کروایا جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ اور آپ کے والد پسند کرتے تھے
ان تكثر العلوج بالمدينة وكان العباس اكثرهم رقيقا فقال ان شئت فعلت
مدینہ طیبہ میں غمی جو سیوں کی کثرت کو اور حضرت عباسؓ ان میں سے زیادہ نرم دل تھے تو انہوں نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو میں کرگزیروں
ای ان شئت قتلنا فقال كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم
یعنی اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو نے نامناسب بات کہی بعد اس کے کہ وہ تمہاری زبان میں بات کرتے ہیں
وصلوا قبلتكم وحجوا حجكم فاحتمل الى بيته
اور تمہارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور تمہارے حج کی طرح حج کو کرتے ہیں (روئے کہا) پھر ان کو اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا گیا
فانطلقنا معه وكان الناس لم تصبهم مصيبة قبل يومئذ فقالن يقول
تو ہم ان کے ساتھ چلے اور گویا کہ ان (لوگوں) کو اس دن سے پہلے کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو تو کوئی قائل کہہ رہا تھا کہ
لا بأس و قائل يقول اخاف عليه فاتی بنبيذ فشربه
گھبرانے کی بات نہیں اور کوئی کہہ رہا تھا کہ مجھے ان پر (موت کا) خطرہ ہے تو ان کو نبیذ پیش کیا گیا تو انہوں نے وہ نوش فرمایا
فخرج من جوفه ثم اتى بلبن فشرب فخرج من جوفه
لیان وہ ان کے پیٹ سے نکل گیا پھر ان کے پاس دودھ لایا گیا تو انہوں نے بی لیا لیکن وہ بھی ان کے پیٹ سے نکل گیا

فَعْرِفُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَتَوْنُ عَلَيْهِ
تو لوگوں نے نے یقین کر لیا تحقیق وہ شہید ہو جائیں گے تو ہم ان کے پاس حاضر ہو گئے اور لوگ بھی آگئے پس وہ عمرؓ کی تعریف کرنے لگے
فَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌ فَقَالَ ابْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَشِيرِي اللَّهُ لَكَ
اور ایک جوان آدمی حاضر ہوا تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین آپ اللہ تعالیٰ کی بشارت پر خوش ہو جائیں جو کہ خاص آپ کے لئے ہے
مِنْ صَحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ مِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيَتْ فَعَدَلَتْ
یعنی رسول اللہ ﷺ کی صحابیت اور اسلام میں سبقت کی جو کہ آپ کے علم میں ہے پھر آپ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو آپ نے عدل و انصاف سے کام لیا
ثُمَّ شَهَادَةً قَالَ وَدَدْتُ أَنْ ذَلِكُ كِفَافًا لَا عَلَى
پھر شہادت حضرت عمرؓ نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ (امور) میرے لئے کافی ہو جائیں کہ وہ نہ مجھ پر ہوں
وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا أَزَاهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ
اور نہ ہی میرے لئے اجر کا باعث ہوں تو جب وہ جوان انصاری واپس مڑا تو اچانک اس کا پاؤں زمین کے ساتھ گھسٹ رہا تھا
قَالَ رَدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَرَفَعُ ثَوْبَكَ
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نو جوان کو میرے پاس بلاؤ (جب وہ آیا تو) فرمایا اے بھتیجے اپنے کپڑے (پاؤں) کو اونچا رکھا کرو
فَإِنَّهُ أَنْقَى لَثَوْبِكَ وَأَتَقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ
کیونکہ وہ تیرے کپڑے کے لئے زیادہ صفائی کا باعث اور تیرے رب کے لئے زیادہ تقویٰ کا سبب ہے (پھر فرمایا) اے عبداللہ بن عمرؓ
انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدِّينِ فَحَسْبُوهُ فَوْجَدُوهُ سِتَّةٌ وَثَمَانِينَ أَلْفًا وَأَنْحُوهُ قَالَ
تو میرے اوپر قرض کا حساب لگائیں اس کا حساب لگایا تو چھیالیس ہزار پایا یا اس کی مثل (پھر فرمایا) اے عبداللہ بن عمرؓ
إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عَمْرٍ فَادَّهِمُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَالْأَفْسَلُ فِي بَنِي عَدِيٍّ بَنُ كَعْبٍ
اگر عمرؓ کی اولاد کا مال اس کو پورا کر دے تو ان کے مال سے اس کی ادائیگی کر دینا اور اگر مکمل نہ ہو تو عدی بن کعبؓ کی اولاد سے لے لینا
فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالَهُمْ فَسَلْ فِي قَرِيشٍ وَلَا تَعْدُ هُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَادَّعَنِي هَذَا الْمَالُ
اور اگر ان کے مال سے بھی ادائیگی نہ ہو تو قریش سے لے لینا اور ان سے کسی کی طرف تجاویز نہ کرنا پس تو میری طرف سے یہ مال ادا کر دینا
أَنْطَلِقُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عَمْرُ السَّلَامِ
(پھر فرمایا) تم حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ کی خدمت اقدس میں حاضری دو پس ان سے عرض کرو کہ عمرؓ آپ کو سلام عرض کر رہے ہیں
وَلَا تَقُلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ
اور امیر المؤمنین مت کہنا کیونکہ میں آج امیر المؤمنین نہیں ہوں اور عرض کرنا کہ عمر بن خطابؓ اجازت طلب کر رہا ہے

ان	یدفن	مع	صاحبه	فسلم	فاستاذن	ثم	دخل	عليها
اپنے دوستوں کے قریب دفن ہونے کی تو ان عمرؓ نے سلام کیا اور حاضری کی اجازت طلب کی پھر وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے								
فوجدھا	قاعدة	تبکی	فقال	یقرأ	علیک	عمر	بن	الخطاب
تو انہوں نے ان کو دیکھا کہ وہ بیٹھی رو رہی ہیں تو انہوں نے عرض کیا عمر بن خطاب نے آپ کو سلام کہا ہے								
ویستاذن	ان	یدفن	مع	صاحبه	فقال	کنت	اریده	لنفسی
اور اپنے یاروں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت طلب کر رہے ہیں تو عائشہؓ نے فرمایا میں اپنے لئے ارادہ رکھتی تھی								
ولا وثرن	به	اليوم	على	نفسی	فلما	اقبل	قيل	هذا
اور آج ضرور بالضرور ان کو اپنی ذات پر ترجیح دوں گی تو جب وہ واپس حاضر ہوئے تو عرض کیا گیا کہ یہ عبد اللہ بن عمرؓ حاضر ہوئے ہیں								
قال	ارفعونی	فاستدہ	رجل	اليه	فقال	مالدیک		
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اٹھا کر بٹھا دو تو سہارا دیا ایک آدمی نے ان کو اپنے ساتھ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے پاس کیا جواب ہے ؟								
قال	الذی	تحب	یا	امیر	المؤمنین	قد	اذنت	قال
انہوں نے عرض کیا وہی جو آپ محبوب رکھتے ہیں اے امیر المؤمنین تحقیق انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی ہے تو فرمایا کہ								
الحمد لله	ماکان	شیء	اھم	الی	من	ذلک	فاذا	انا
الحمد للہ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں ہے پس جب میری روح قبض کر لی جائے تو تم مجھے اٹھا کر لے جانا								
ثم	سلم	فقل	یستاذن	عمر	بن	الخطاب	فان	اذنت
پھر ان سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگ رہے ہیں تو اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے دفن کر دینا								
وان	ردتني	فردونی	الی	مقابر	المسلمین	وجاءت	ام	المؤمنین
اور اگر منع فرمادیں تو مجھے واپس مسلمانوں کے قبرستان میں لا کر دفن کر دینا اور ام المؤمنین حفصہؓ گورکھی عورتیں ان کے ساتھ تشریف لائیں								
فلما	رأیناھا	قمنا	فولجت	علیه	فبکت	عندہ	ساعة	
تو جب ہم نے ان کو دیکھا ہم کھڑے ہو گئے تو وہ ان کے پاس تشریف لے آئیں تو وہ ان کے قریب تھوڑی دیر روتی رہیں								
واستاذن	الرجال	فولجت	داخلا	لھم	ثم	سمعنا	بکاء	ھا
اور لوگوں نے اجازت طلب کی تو وہ اندر تشریف لے گئیں پھر ہم نے اندر سے ان کے رونے کی آواز سنی تو لوگوں نے عرض کیا کہ								
اوص	یا	امیر	المؤمنین	استخلف	قال	ما	اجد	احق
اے امیر المؤمنین آپ وصیت فرمادیں اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں انہوں نے فرمایا کہ میں اس معاملہ میں ان لوگوں سے زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتا								

الذین توفی رسول اللہ ﷺ وهو عنهم راض فسمی علیاً وعثمان والزبیر وطلحة و سعداء عبدالرحمن بن عرف
جن سے کہ رسول اللہ ﷺ رحلت کے وقت راضی تھے اور انہوں نے علیؑ اور عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، سعدؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ کے نام لئے
وقال يشهدكم عبدالله بن عمر وليس له من الامر شيء
انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی تمہارے ساتھ ہوں گے اور ان کے لئے خلافت کے معاملہ میں کوئی حق نہیں ہے
كهينة التعزية له فان اصابته الامرة سعداً فهو ذاك
مثل ان کو تسلی دینے کے کہ ان کا حق ہے تو اگر معاملہ خلافت حضرت سعدؓ کے سپرد ہو جائے تو وہ اس کے اہل ہیں
والا فليستعن به ايككم ما امر فاني لم اعز له من عجز ولا خيانة
درنہم میں سے جو (بھی) امیر بنایا جائے تو ان سے تعاون و مشورہ لیا کرے کیوں کہ میں نے ان کو کسی عجز یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا
وقال اوصى الخليفة من بعدى بالمهاجرين الاولين ان يعرف لهم حقهم
اور میں اس شخص کو جو میرے بعد خلیفہ ہوگا وصیت کرتا ہوں اولین مہاجرین کے بارے میں اس بات کی کہ وہ ان کے حق کو پہچانے
ويحفظ لهم حرماتهم واوصيه بالانصار خيرا الذين تبوؤا الدار
اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں اس کو انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے دار ہجرت کو ٹھکانا بنایا ہے
والايمان من قبلهم ان يقبل من محسنهم وان يعفى عن مسيئهم
اور ایمان کو لازم پکڑا ہے اس سے پہلے کہ ان کے نیکوکاروں کی نیکیاں قبول کی جائیں اور ان کی غلطیاں مغاف کردی جائیں
واوصيه باهل الامصار خيرا فانهم رءى الاسلام وجباة المال
اور میں اس کو شہر والوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اس اسلام کے مددگار ہیں اور مال جمع کرنے والے ہیں
وغيظ العدو وان لا يؤخذ منهم الا فضلهم عن رضاهم واوصيه بالاعراب خيراً
اور دشمن کے غصہ کا سبب ہیں اور نہ لیا جائے ان سے مگر ان کا زائد مال ان کی رضاء سے (ضرورت سے زائد مال)
فانهم اصل العرب ومادة الاسلام
اور میں اس خلیفہ کو دیہاتیوں کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی جڑ ہیں اور اسلام کا مادہ (اصل) ہیں
ان يؤخذ من حواشي اموالهم ويرد على فقرائهم
اور یہ کہ ان کے مالوں میں سے زائد لئے جائیں اور ان کے فقراء پر لوٹا دیئے جائیں
واوصيه بذمة الله وذمة رسوله ﷺ ان يوفى لهم بعهدهم
اور میں ان ذمیوں کے بارے میں اس خلیفہ کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے لئے ان کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ پورا کیا جائے

لتعدلن	ولئن	امرت	عثمان	لتسمعن	ولتطيعن
تو ضرور عدل سے کام لیں گے اور اگر میں عثمان کو امیر مقرر کر دوں تو آپ ضرور سمیع و طاعت (فرمانبرداری) سے کام لیں گے	ثم خلا بالآخرة فقال له مثل ذلك فلما اخذ الميثاق قال ارفع يدك				
پھر دوسرے کو علیحدہ لے گئے تو ان کو بھی اسی طرح فرمایا پھر جب انہوں نے عہد لے لیا تو فرمایا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ اٹھائیں	يا عثمان فبايعه فبايع له علي وولج اهل الدار فبايعوه				
اے عثمان! پس انہوں نے ان کی بیعت فرمائی سوئی نے بھی ان کی بیعت فرمائی اور مکان والے لوگ بھی داخل ہو گئے تو انہوں نے بھی بیعت کر لی					

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

ترجمہ کے تینوں جزء حدیث الباب سے ثابت ہیں۔

قبل ان یصاب:..... مراد زخمی ہونے سے پہلے۔ تقریباً چار دن پہلے۔

کیف فعلتھا:..... یعنی عراق کی زمین پر جو تم نے خراج مقرر کیا ہے اس میں آپ نے کیا عمل کیا، پھر کہا کہ جو تم نے زمین پر خراج مقرر کیا ہے کیا تم اس بات کا خوف رکھتے ہو کہ طاقت سے زیادہ مقرر کیا، انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے وہی خراج مقرر کیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتے تھے اور اس میں کوئی زیادتی نہیں کی، پھر بھی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دوبارہ غور کر لو کہ تم نے جو خراج لیا ہے اس میں ظلم تو نہیں کیا انہوں نے کہا کہ نہیں۔

سوال:..... عراق کی زمین پر کیا خراج مقرر کیا گیا؟

جواب:..... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے فرمایا کہ اگر آپ ہر شخص پر دو درہم بڑھادیں اور ایک جریب زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز طعام مقرر کر دیں تو کیا وہ اس کی طاقت رکھیں گے؟ عثمان نے کہا جی ہاں۔

لادعن اراہل اهل العراق:..... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیوگان کو اتنا دواؤں کہ وہ محتاج نہیں رہیں گی۔

رابعة:..... مراد اس سے چوتھا دن ہے مطلب یہ ہوگا کہ نہیں گزرا آپ پر چوتھا دن کہ آپ زخمی کر دیئے گئے۔

فطار العليج:..... پس وہ نوجوان دوڑا اس چھری کے ساتھ جو دودھاری تھی۔ دودھاری چھری کو آج کل خنجر سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

برنس:..... مراد وہ کوٹ ہے کہ سر کی ٹوپی بھی اس کے ساتھ ہو۔

فقال كذبت:..... اسی اخطات۔ عرب والے اخطات کی جگہ کذبت بولتے ہیں مطلب یہ ہے کہ آپ

اسلام لانے کے بعد ان کو قتل نہیں کر سکیں گے۔

آل عمر:..... آل عمر سے مراد خود اپنی ذات ہے اور عرب کی کلام میں آل بول کر خود اپنی ذات مراد لینا کثیر الوقوع ہے۔
بنی عدی بن کعب:..... یہ طن ہے اور قریش یہ ان کا قبیلہ ہے۔

فانی لست الیوم للمؤمنین امیراً:..... اس لئے کہا کہ اپنی موت کا یقین ہو گیا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اجازت لینا درخواست کے طور پر ہے بطور امر کے نہیں۔

اجعلوا امرکم الی ثلثہ منکم:..... تم اپنے لئے تین آدمیوں کی طرف معاملہ خلافت کو سپرد کر دو، ان چھ (۶) حضرات میں سے تین حضرات دستبردار ہو جائیں اور پھر تین میں سے ایک کا تقرر ہوگا۔

فاحملونی ثم سلم:..... مرنے کے بعد دوبارہ اجازت کا فرمایا اس خوف کی وجہ سے کہ ممکن ہے کہ انہوں نے زندگی میں جو اجازت دی ہے مرنے کے بعد اس سے رجوع کر لیں۔ مقصد اس سے یہ تھا کہ ان پر کسی قسم کا جبر نہ ہو۔

یستاذن عمر بن الخطاب:..... عرض کرنا کہ عمر بن خطاب آپ کے حجرہ مبارک میں اپنے دو ساتھیوں حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب دفن ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔

فقال کنت ارید نفسی:..... حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں ان کے قریب دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اپنے آپ پر حضرت عمرؓ کو ترجیح دیتی ہوں۔

فولجت علیہ:..... حضرت حفصہؓ اور دیگر عورتیں مکان کے اندر داخل ہو گئیں۔

فسئی علیا:..... حضرت علیؓ کا نام لیا۔

سوال:..... سعید بن زیدؓ بھی اس جماعت میں شریک تھے ان کا نام کیوں نہیں لیا؟

جواب:..... چونکہ سعید بن زیدؓ حضرت عمرؓ کے قرابت داروں میں سے تھے اس لئے ان کا نام نہیں لیا۔

فانی لم اعزلہ:..... میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کو اس وجہ سے معزول نہیں کیا کہ وہ خائن یا تصرف سے عاجز تھے بلکہ وہ قوی اور امین تھے بلکہ کوفہ والوں نے ان کے خلاف بہت زیادہ جھوٹی شکایت درج کرائی تھیں۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں فرمایا کہ یہ مشاورت میں شریک ہوں گے لیکن امارت میں سے ان کا کوئی حصہ نہیں۔ علامہ سندھیؒ فرماتے ہیں کہ یہ عبداللہ بن عمرؓ کی تسلی کے لئے فرمایا تا کہ امیر بننے کی امید نہ رکھیں۔ علامہ مدائنیؒ نے ایک اور زائد بات کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تین ایک طرف اور تین دوسری طرف ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ثالث بنائیں۔

جباۃ المال:..... مال کو جمع کرنے والے ہیں اور اپنی کثرت و قوت سے دشمن کو غیظ و غضب میں ڈالتے ہیں۔

اصل العرب:..... یعنی جو کہ ان کی مدد کرتے ہیں اور لشکر کو زیادہ کرتے ہیں اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ سے لشکر کو قوی کرتے ہیں۔

مادة الاسلام:..... اسلام کا مادہ اور جز ہیں۔

اوصیہ بذمة الله وذمة رسوله ﷺ:..... مراد اس سے اہل ذمہ ہیں۔

وان یقاتل من ورائهم:..... یعنی جب ان کا دشمن ان کا قصد کرے یعنی ان پر حملہ کرے تو ذمیوں کی حفاظت کی جائے۔

فائدہ:..... حضرت عمرؓ نے اپنی وصیت میں تمام گروہوں کا استقصاء کیا ہے اس لئے کہ لوگ مسلمان ہوں گے یا کافر اور پھر کافر یا حربی ہوں گے یا ذمی ہوں گے حربی کے لئے وصیت کی ضرورت نہیں اور مسلمان مہاجر ہوں گے یا انصار ہوں گے یا ان کے علاوہ ہوں گے اور یہ تمام گروہ یا شہری ہوں گے یا دیہاتی پس حضرت عمرؓ نے اپنی وصیت میں ان تمام کے حقوق کو بیان کر دیا۔

فاسکت الشیخان:..... خاموشی معنی دارد۔ یعنی دونوں حضرات مسلمانوں کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہونے کی وجہ سے خواہشمند تھے کہ خلافت ہمیں مل جائے اس لئے دستبرداری ظاہر نہیں کی، پھر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا کہ پھر مجھے ثالث مان لو میں افضل کو تلاش کرنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ چنانچہ دونوں حضرات اس پر راضی ہو گئے۔

﴿۳۹﴾

مناقب علی بن ابی طالب ابی الحسن القرشی الهاشمی
یہ باب حضرت ابوالحسن علی بن ابوطالب قریشی ہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں ہے

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سا۔ منے جو نسخہ ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

مناقب علی بن ابی طالب

نام:..... ابوالحسن علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی۔

کنیت:..... ابوالحسن، ابو تراب ہے۔

حالات:..... آنحضرت ﷺ کے عم زاد ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی لخت جگر حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ کے نکاح میں دی۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اسلام لانے کے وقت ان کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، پندرہ سال،

سولہ سال، دس سال اور آٹھ سال۔ حضور ﷺ کے ساتھ تمام جنگوں میں شرکت کی سوائے تبوک کے اس لئے کہ حضور ﷺ نے اس موقع پر آپ کو گھر چھوڑا تھا اور اسی موقع پر فرمایا اما تو ضی ان نکون منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ۔ ہجرت کی رات حضور ﷺ نے انہیں اپنے بستر پر سلایا اور امانتیں لوٹانے کا وکیل بنایا۔ خیبر کی لڑائی کے موقع پر آپ ﷺ نے فتح کا جھنڈا حضرت علیؑ کے ہاتھ میں دیا اور انہی کے ہاتھ سے خیبر فتح ہوا، ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے علی تیری وجہ سے دو گروہ جہنم میں جائیں گے ایک وہ جو تجھ سے محبت میں غلو کرے گا اور دوسرا وہ جو تجھ سے دشمنی اختیار کرے گا۔

۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے مہاجرین اور انصار اور تمام لوگوں نے آپ کی بیعت کی اور آپ کی بیعت تمام اطراف میں لکھ کر بھیجی گئی تمام نے اس کو قبول کیا، سوائے حضرت امیر معاویہؓ کے جو کہ شام میں تھے اور ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ جمعہ کی صبح کو عبدالرحمن بن ملجم نے آپ کو زخمی کیا تین دن بعد انہی زخموں کی بناء پر آپ کی وفات ہوئی۔ حضرات حسنین کریمینؓ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور حضرت حسنؓ نے آپ کا جنازہ پڑھایا، آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور کچھ دن ہے آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں تریسٹھ سال، پینسٹھ سال، ساٹھ سال، اٹھاون سال۔

﴿ وقال النبی ﷺ لعلی انت منی وانا منک وقال عمر توفی رسول اللہ ﷺ وهو عنہ راض اور نبی ﷺ نے علیؑ کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ وفات دیئے گئے اس حال میں کہ ان سے راضی تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ تعلق ہے حدیث برآء بن عازبؓ کا ایک حصہ ہے۔ باب عمرة القضاء میں اس کو مطولاً لائیں گے۔
انت منی وانا منک: ای فی الاخوة و قرب المرتبة۔ تشبیہ ہے دین کے معاملہ میں مددگار ہونے میں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ حضرت زیدؓ سے فرمایا انت اخونا و مولانا، حضرت سلمان فارسیؓ سے فرمایا سلمان منا اهل البيت۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا انت خلیلی۔ یہ تمام تشبیہات مجاز پر محمول ہیں۔
هو عنہ راض: یہ ماقبل میں موصولاً گزر چکا ہے۔

(۱۹۹) حدثنا قتیبہ بن سعید ثنا عبدالعزیز عن ابی حازم عن سهل بن سعد بیان کیا ہم نے قتیبہ بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سهل بن سعد سے کہ ان رسول اللہ ﷺ قال لاعطین الراية غدا رجلا يفتح الله علی یدیه تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل صبح میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے ہاتھ فتح نصیب فرمائیں گے

قال	فبات	الناس	يدوكون	ليثهم	ايهم	يعطاها
انہوں نے کہا تو لوگوں نے رات کی اس حال میں وہ رات کے وقت غور و فکر کر رہے تھے کہ وہ کون سا آدمی ہوگا جس کو پرچم عطا کیا جائے گا						
فلما	اصبح	الناس	غدوا	على	رسول الله ﷺ	كلهم
تو جب لوگوں نے صبح کی دن کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے امید کر رہے تھے کہ علم اس کو عطا کیا جائے گا						
فقال	ابن	علي	بن	ابي	طالب	فقالوا
تو آنحضرت نے فرمایا کہ علی بن ابوطالب کہاں ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں درد کر رہی ہیں اے اللہ کے رسول						
قال	فارسلوا	اليه	فاتوني	به		
فرمایا کہ تم ان کی طرف (کسی آدمی کو) بھیجو تاکہ وہ ان کو میرے پاس لائیں						
فلما	جاء	بصق	في	عينه	فدعاه	
تو جب حضرت علیؑ حاضر ہو گئے تو آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا ان کی آنکھوں میں سوان کے لئے دعا فرمائی						
فبرا	حتى	كان	لم	يكن	به	وجع
تو وہ ٹھیک ہو گئے حتیٰ کہ گویا کہ کوئی درد نہیں تھا سو آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کو پرچم اسلام عطا فرمایا تو حضرت علیؑ نے عرض کیا کہ						
اقتلهم	حتى	يكونوا	مثلنا	فقال	انفذ	على
میں ان سے لڑائی کروں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں تو آنحضرت نے فرمایا کہ آپ آہستگی کے ساتھ چلیں						
حتى	تنزل	بساحتهم	ثم	ادعهم	الى	الاسلام
حتیٰ کہ آپ ان کی زمین پر پہنچ جائیں تو پھر ان کو اسلام کی طرف بلائیں اور ان کو ان چیزوں کی اطلاع کر دیں						
بما	يجب	عليهم	من	حق	الله	فيه
جو ان پر اسلام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب ہیں۔ سو اللہ کی قسم البتہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت سے ہدایت نصیب فرمادیں						
رجلا	واحدا	خير	لك	من	ان	يكون
کسی ایک آدمی کو تو وہ آپ کے لئے خیر کا باعث ہوگا سرخ بالوں والے اونٹوں سے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کرنے سے)						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت پر دال ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ نے جھنڈا بردار کے ہاتھوں خیر کی فتح کی خبر بھی دی ہے۔ یہ حدیث کتاب الجہاد، باب فضل من اسلم علی یدیہ رجل میں گزر چکی ہے۔

یدو کون:..... ای یخوضون یعنی غور و فکر کرتے تھے کہ کس کے ہاتھ میں جھنڈا آئے گا۔ کون خوش نصیب ہوگا کہ جس کے ہاتھوں سے خیر کا قلعہ فتح ہوگا۔

قالوا یشتکی عینیہ:..... مطلب یہ ہے کہ ان کو عذر ہے یعنی ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے علامہ طبریؒ فرماتے ہیں کہ ابن علیؑ کا سوال اس بناء پر ہے کہ میں ان کو حاضر کیوں نہیں دیکھ رہا گویا کہ حضور ﷺ نے ان کے غائب ہونے کو مستبعد جانا کہ وہ ایسے موقعوں پر پیچھے نہیں رہتے خاص کر جب کہ کہا لا عینین الراية تو سارے لوگ حاضر ہو گئے اس بات کی طمع کرتے ہوئے کہ ہمیں اعزاز مل جائے۔

بصق فی عینیہ:..... حضرت علیؑ کی آنکھوں میں آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا۔
لعاب پیغمبر ﷺ:..... (۱) حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ایڑی پر لگایا تو سانپ کے زہر کا اثر جاتا رہا۔
(۲) کنویں میں ڈالا تو پانی میٹھا ہو گیا (۳) حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں میں ڈالا تو ان کی تکلیف ختم ہو گئی۔
اقتلکم حتی یکونوا مثلنا قال انقد علی رسلک:..... حضرت علیؑ نے جذبہ جہاد میں فرمایا کہ ان کے ساتھ ایسا قتال کروں گا کہ یہ ہماری مثل ہو جائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نرمی اختیار کر جب ان کے میدان میں جائے تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دے۔

حمر النعم:..... مراد اس سے سرخ اونٹ ہیں کیونکہ یہ اہل عرب کے ہاں بہت عمدہ اور بڑھیا گئے جاتے ہیں۔

(۲۰۰) حدثنا قتيبة ثنا حاتم عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة
بيان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے حاتم نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ سے کہ
قال كان علي قد تخلف عن النبي ﷺ في خيبر وكان به رمد
انہوں نے فرمایا کہ حضرت علیؑ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے اور ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی
فقال انا اتخلف عن رسول الله ﷺ فخرج علي فلحق بالنبي ﷺ
تو انہوں نے کہا کیا میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں؟ تو حضرت علیؑ چل دیے سو وہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے
فلما كان مساء الليلة التي فتحها الله في صباحها قال رسول الله ﷺ لا عطين
تو جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح مقدس فرمائی حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ضرور بالضرور عطا کروں گا
الراية اولياخذن الراية غدا رجلا يحبه الله ورسوله
پرچم اسلام یا فرمایا کہ البتہ ضرور بالضرور ایسا آدمی پرچم اسلام لے گا کہ اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ محبت فرماتے ہیں
او قال يحب الله ورسوله يفتح الله عليه
یا فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائیں گے

فإذا	نحن	بعلی	وما	نرجوه	فقالوا
تو ہم اچانک علیؑ کے ساتھ تھے اور ہم اس کی امید نہیں رکھتے تھے تو لوگوں نے عرض کیا کہ					
هذا	علی	فاعطاه	رسول	اللہ ﷺ	ففتح اللہ علیہ
یہ علیؑ ہیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کو پرچم اسلام عطا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح مقدر فرمادی					

﴿تحقیق و تشریح﴾

معنی کے لحاظ سے حدیث سابق کا دوسرا طریق ہے۔ یہ حدیث کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے۔

وكان به رمد: رَمَدٌ بالتحريك آنكھوں کا جوش مارنا (آنکھوں کا دکھنے آنا)

اولياخذن: شک راوی ہے، او قال يحب الله ورسوله بھی شک راوی ہے۔

(۲۰۱) حدثنا عبد الله بن مسلمة ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه
بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد محترم سے کہ
ان رجلا جاء الى سهل بن سعد فقال هذا فلان لامير المدينة يدعو عليا عند المنبر
ایک آدمی سہل بن سعدؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یہ فلاں امیر مدینہ طیبہ منبر پر علیؑ کا ذکر کرتا ہے
قال فيقول ماذا قال يقول له ابو تراب فضحك وقال
انہوں نے فرمایا کہ وہ کیا کہتا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے تو سہل بن سعدؓ ہنس دیئے اور فرمایا کہ
والله ما سماه الا النبي ﷺ وما كان له اسم احب اليه
اللہ کی قسم ان کا نام ابو تراب کسی نے نہیں رکھا بلکہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے اور حضرت علیؑ کو اپنے لئے اس نام سے زیادہ محبوب
منه فاستطعت الحديث سهلا وقلت له يا ابا عباس
کوئی اور نام نہیں تھا تو میں نے سہل بن سعدؓ سے حدیث بیان کرنے کی طلب کی اور میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو عباسؓ
كيف ذلك قال دخل علي علي فاطمة ثم خرج فاضطجع في المسجد
یہ (حدیث) کیسے ہے تو انہوں نے کہا کہ علیؑ، فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لا کر مسجد میں لیٹ گئے
فقال النبي ﷺ اين ابن عمك قالت في المسجد فخرج اليه
تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کے چچا کے بیٹے کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا کہ مسجد میں ہیں تو آنحضرت ﷺ ان کی طرف نکلے
فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب الى ظهره فجعل
پس پایا ان کی چادر کو کہ ان کی پشت سے ہٹی ہوئی ہے اور مٹی ان کی پشت کو لگی ہوئی ہے تو آنحضرت ﷺ شروع ہوئے کہ

یَمْسَحُ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا اَبَا تَرَابٍ مَرْتِينَ
ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرما رہے تھے کہ اے ابو تراب اٹھ کر بیٹھو۔ دو مرتبہ فرمایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة من حيث انه فيه دلالة على فضيلة علي وعلو منزلته عند النبي ﷺ

ان رجلا جاء الى سهل:..... رجل سے مراد مروان بن حکم ہیں۔

هذا فلان لامير المدينة:..... فلاں سے امیر مدینہ مراد لیا ان کا صریح نام معلوم نہیں۔

فاستطعت الحديث:..... حضرت علیؑ کو ابو تراب کہنے کی حدیث میں نے سہل بن سعدؒ سے طلب کی۔

ابن ابن عمك:..... آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؑ سے پوچھا کہ تیرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں۔ بخاری

شریف کتاب الصلوٰۃ میں ایک حدیث گزری ہے جس میں یہ الفاظ ہیں ابن ابن عمك قالت كان بيني وبينه

شني ففاضني فخرج - یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ، باب نوم الرجال فی المسجد میں گزر چکی ہے۔

(۲۰۲) حدثنا محمد بن رافع ثنا حسين عن زائدة عن ابي حصين عن سعد بن عبيدة

بیان کیا ہم سے محمد بن رافع نے کہا بیان کیا ہم سے حسین نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے

قال جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن عثمان

انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ان سے عثمانؓ کے بارے میں معلوم کیا

فذكر عن محاسن عمله قال لعل ذاك يسوك قال

تو انہوں نے ان کے عمل کی خوبیوں کو بیان فرمایا ابن عمرؓ نے فرمایا کہ شاید یہ باتیں آپ کو بری لگ رہی ہیں اس نے کہا کہ

نعم قال فارغم الله بانفك ثم سأل عن علي

ہاں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلودہ کرے پھر اس نے ان سے علیؑ کے بارے میں سوال کیا

فذكر محاسن عمله قال هو ذاك بيته اوسط بيوت النبي ﷺ

تو انہوں نے انکے بھی محاسن عملیہ بیان فرمائے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان کا گھر نبی ﷺ کے گھروں کے درمیان ہے

قال لعل ذاك يسوك قال اجل قال فارغم الله بانفك

پھر فرمایا کہ شاید کہ یہ باتیں بھی آپ کو بری لگ رہی ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا کہ

انطلق فاجهد علي جهدك

اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلودہ کرے نکل جا تو اور کوشش کر میرے خلاف جتنی تو کوشش کر سکتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة تؤخذ من قوله ثم ساله عن عليّ فذكر محاسن عمله۔

ایک (مصری) شخص ابن عمرؓ کے پاس آیا اور پہلے حضرت عثمانؓ کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے جواب میں حضرت عثمانؓ کے محاسن بیان کئے اور فرمایا کہ شاید یہ تمہیں اچھے نہ لگیں تو اس نے کہا کہ ہاں حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ارغم الله بانفك پھر حضرت علیؓ کے بارے میں اس نے پوچھا تو ابن عمرؓ نے ان کے محاسن اعمال بیان کئے کہ حضرت علیؓ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے، خیبر فتح کیا، مرحب یہودی کو قتل کیا، اس کے علاوہ بہت سارے مناقب بیان کئے، پھر کہا کہ یہ بھی تمہیں ناپسند ہوگا اس نے کہا کہ ہاں، پھر انہوں نے کہا کہ اللہ تیرے ناک کو خاک آلودہ کرے پھر فرمایا کہ جا اپنا زور لگالے جو میں نے بات کی ہے حق ہے۔ عطاء بن سائب عن سعید بن عبید کی روایت میں ہے اس شخص نے کہا میں اس سے بغض رکھتا ہوں تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ پاک بھی تجھے مغضوب رکھے

حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن الحكم سمعت ابن ابي ليلى	
بيان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا	
ثنا علي ان فاطمة شكت ما تلقى من اثر الرحي	
کہا بیان کیا ہم سے حضرت علیؓ نے کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ نے شکایت کی ان کی جو کہ ان کو چکی کے اثر سے پہنچی	
فاتى النبى ﷺ سبي فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة	
سو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں قیدی لائے گئے تو وہ کہیں تو آنحضرت ﷺ کو نہ پایا اور عائشہؓ کو پایا	
فاخبرتها فلما جاء النبى ﷺ اخبرته عائشة بمجي فاطمة	
تو انہوں نے عائشہؓ کو آگاہ فرمادیا پس جب حضور ﷺ تشریف لائے تو عائشہؓ نے ان کو فاطمہؓ کے تشریف لانے کی اطلاع دی	
فجاء النبى ﷺ الينا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت	
تو حضرت نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اس حال میں کہ تحقیق کہ ہم اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے تو میں نے ارادہ کیا	
لاقوم فقال علي مكانكما فقعنا بيننا	
کہ کھڑا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر تشریف رکھو پھر آنحضرت ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے	
حتى وجدت برد قدميه علي صدري وقال الا اعلمكما	
حتی کہ میں نے ان کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی اور فرمایا کہ کیا میں آپ دونوں کو نہ سکھا دوں	
خيبرا مما سالتما اذا اخذتما مضاجعكما تكبرا اربعا وثلاثين	
بھلائی کی بات اس سے جو تم نے مجھ سے سوال کیا ہے جب تم اپنے بستر پر سونے لگو تو ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو	

وتسبحا ثلثا وثلثین وتحمدا ثلثا وثلثین فهو خير لكما من خادم
اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو تو یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقت واضح ہے کہ آپ ﷺ کے دل میں حضرت علیؑ کی بڑی عظمت اور قدر تھی۔

غندر:..... نام محمد بن جعفر ہے یہ حدیث الخمس، باب الدلیل علی ان الخمس لنواب اللہ میں گزر چکی ہے۔

ابن ابی لیلی:..... ابن ابی لیلیٰ دو ہیں۔ جب محدثین ابن ابی لیلیٰ ذکر کریں تو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ مراد ہوتے ہیں اور جب فقہاء ذکر کریں تو محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ مراد ہوتے ہیں۔

اخرتہ عائشہ بمعنی فاطمہ:..... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ ایک دوسرے کے مفاد کا خیال رکھتی تھیں اور تعاون کرتی تھیں۔

قداخذ نامضاجعنا:..... اس روایت کا مناقب میں درج کرنا اس وجہ سے ہے کہ حضور ﷺ کا حضرت علیؑ سے کتنا تعلق تھا یعنی ایسے وقت میں جانا کہ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؓ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے یہ خصوصیت پر دال ہے۔
علیٰ مکانکما:..... یعنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اور حضور ﷺ ہمارے درمیان میں بیٹھ گئے۔

(۲۰۴) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبه عن سعد قال
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا
سمعت ابراہیم بن سعد عن ابيه قال قال النبی ﷺ لعلی
میں نے ابراہیم بن سعد کو اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؑ سے فرمایا کہ
اما ترضی ان تكون منی بمنزلة هرون من موسى
کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ میری طرف سے ایسے ہوں جیسا کہ حضرت ہارونؑ تھے حضرت موسیٰؑ سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام مسلم فضائل میں ابی بکر بن ابی شیبہؓ سے اور امام نسائی نے مناقب میں اور ابن ماجہ نے سنۃ میں ہندار سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اَنْ تَكُونِ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى:..... یہ فرمان غزوہ تبوک میں جانے کے وقت جب کہ حضرت علیؑ کو پیچھے چھوڑا اس وقت کا ہے جب کہ منافقین نے یہ کہا کہ آپ کی رعایت کرتے ہوئے آپ کو پیچھے چھوڑ گئے تو حضرت علیؑ اسلحہ لے کر حضور ﷺ کے پیچھے مقام جرف میں پہنچ گئے اور عرض کی کہ منافقین ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں آپ واپس چلے جائیں اور میرے گھروں میں جانشینی اختیار کریں پھر فرمایا کہ اے علیؑ کیا تو راضی نہیں ہے کہ تو مجھ سے بمنزل ہارونؑ کے موسیٰ سے ہو۔

شیعوں کا استدلال:..... شیعوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ خلافت حضور ﷺ کے بعد حضرت علیؑ کا حق تھا؟

جواب:..... (۱) یہ استدلال غلط ہے اس لئے کہ حضور ﷺ کی زندگی میں خلافت گھروالوں کے بارے میں اس بات کا تقاضہ نہیں کرتی کہ موت کے بعد بھی خلافت ہو خصوصاً جب کہ حضور ﷺ واپس بھی آ گئے۔

جواب:..... (۲) ہارونؑ موسیٰ کی زندگی میں پہلے فوت ہو گئے تھے بعد میں خلافت اس سے کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟
جواب:..... (۳) حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کو نمازوں کا امام بنایا اگر حضرت علیؑ کی خلافت مطلقہ ہوتی تو امامت پر بھی حضرت علیؑ کو مقرر کرتے۔

جواب:..... (۴) اس حدیث میں حضرت علیؑ کی فضیلت کا اثبات ہے اس بات کا بیان نہیں کہ وہ تمام غیروں سے افضل ہیں۔

جواب:..... (۵) حضرت موسیٰ نے حضرت ہارونؑ کو اس وقت خلیفہ بنایا تھا جب کہ مناجات کے لئے طور پر گئے تھے تو ان کی خلافت بھی جزئی ہوئی۔ اس سے خلافت کلی پر استدلال کرنا ہی درست نہیں۔

(۲۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ
بَيَّانَ كَيْفَ هَمَّ سَعْدُ بْنُ جَعْدٍ أَنْ يَكْفُرَ بِشُعْبَةَ بْنِ هَارُونَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَانِي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ
أَنْهُمْ لَمْ يَكُنْ لِعَلِيٍّ أَنْ يَفْرَمَا كَمَا تَمَّ فَيُصَلِّى كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَانِي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ
حَتَّى يَكُونَ النَّاسُ جَمَاعَةً أَوْ أُمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي
تَأْتِي لَوْ أَنَّكُمْ جَمَاعَةٌ أَوْ أُمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي
وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَةً مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكُذْبَ
أَسْوَكَ مِنْ ابْنِ سِيرِينَ أَعْتَادَ رَكْعَتَهُ تَحْقِيقَ وَهْ رَوَايَاتُ جَوْحَرَتِ عَلِيٍّ سَعْدُ بْنُ جَعْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ

﴿تحقیق و تشریح﴾

اقضوا کما کنتم تقضون:..... حضرت علیؑ نے عراق والوں سے فرمایا کہ آج بھی اُسی طرح فیصلہ کرو جیسے تم اس سے پہلے کیا کرتے تھے۔

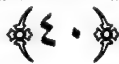
فائدہ:..... حضرت علیؑ کا یہ قول اس سبب سے ہے کہ آپؑ ام ولد کی بیع کو جائز کہتے تھے اور حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ ام ولد نہیں بیچی جائے گی۔ بعد میں حضرت علیؑ نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا تھا اور پھر یہ رائے قائم کر لی کہ ام ولد نہیں بیچی جائے گی۔ عبیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپؑ کی رائے اور حضرت عمرؓ کی رائے میں فرق ہے اس لئے کہ حضرت عمرؓ کی رائے جماعت کے ساتھ ہے اور وہ مجھے زیادہ پسند ہے تیرے اکیلے کی رائے سے، تو حضرت علیؑ نے کہا اقصوا کما کنتم تقضون فیصلہ کرو تم جیسے تم فیصلہ کیا کرتے تھے یعنی علیؑ نے اپنی رائے تبدیل کر لی تھی۔

فانی اکره الاختلاف:..... یعنی شیخینؒ سے اختلاف کو میں ناپسند کرتا ہوں یا مطلب یہ ہے کہ ایسا اختلاف جو کہ فتنے کا باعث ہو میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔

او اموت کما مات اصحابی:..... یعنی جیسے میرے ساتھی فوت ہو گئے میں بھی اسی بات پر پکار رہنا چاہتا ہوں یہاں تک کہ مر جاؤں۔

وکان ابن سیرین:..... علامہ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ عام طور پر جو حضرت علیؑ سے روایات نقل کی جاتی ہے وہ جھوٹی ہیں یعنی رافضی جو حضرت علیؑ کی طرف نسبت کر کے مخالفت شیخینؒ کی روایات نقل کرتے ہیں وہ جھوٹی ہیں یہ مطلب نہیں کہ مطلقاً حضرت علیؑ کی روایات جھوٹی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ رافضی جھوٹ بولتے ہیں۔ محمد بن سیرینؒ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ بہت سارے کوفہ والے من گھڑت حدیثیں حضرت علیؑ کی طرف منسوب کر کے بیان کیا کرتے تھے، خاص طور پر رافضی جھوٹی حدیثیں بیان کرتے تھے۔

ام ولد کی بیع میں اختلاف:..... حضرت علیؑ حضرت ابن عباسؓ، حضرت زبیرؓ ام ولد کی بیع کے جواز کے قائل تھے۔ بعد میں حضرت علیؑ نے اپنے مذہب سے رجوع کر لیا تھا۔ جمہور صحابہؓ و تابعینؒ ام ولد کی بیع کے جواز کے قائل نہیں ہیں۔



مناقب جعفر بن ابی طالب الهاشمی

حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

مناقب جعفر بن ابی طالب

جعفر بن ابی طالب:..... یہ حضرت علیؑ سے دس سال بڑے ہیں اور ان کے علاقائی بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے لقب طیار، ذوالجناحین ہے اور یہ متقدم الاسلام ہیں، حضرت علیؑ کے کچھ عرصہ بعد ہی اسلام لائے ذوالحجرتین میں ۸ ہجری غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کے بعد شہید ہوئے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جعفرؑ کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بازو دیئے جن سے اڑتے ہیں ان کی وفات کے وقت ان کے جسم پر نیزے اور تلوار کے نوے سے زائد زخم تھے ان کی کل عمر اکتالیس سال ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ حضرت جعفرؑ نے دونوں ہاتھ کٹنے کے باوجود جھنڈا نہیں چھوڑا بلکہ اسے دانتوں سے پکڑ لیا۔

وقال	له	النبي ﷺ	اشبهت	خلقى	وخلقى
اور ان کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ میری خلقت اور میرے اخلاق میں (بہت) مشابہ ہیں یہ تعلق ہے۔ امام بخاریؒ نے باب عمرة القضاء حضرت براءؓ سے اس کو مطولاً ذکر کیا ہے۔					

(۲۰۶) حدثنا احمد بن ابی بکر ثنا محمد بن ابراهيم بن دينار ابو عبد الله الجهنى عن ابن ابی ذئب	
بیان کیا ہم سے احمد بن ابی بکر نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبد اللہ جہنی نے انہوں نے ابن ابو ذئب سے	
عن سعيد المقبرى عن ابی هريرة ان الناس كانوا يقولون اكثر ابو هريرة	
انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ لوگ کہتے تھے کہ ابو ہریرہؓ (احادیث) بہت بیان کرتے ہیں	
وانی كنت الزم رسول الله ﷺ بشيع بطنى حين لا اكل الخمير	
اور تحقیق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا اپنے پیٹ کے بھر نے کی مقدار پر قناعت کرتے ہوئے جبکہ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا	
ولا البس الحجير ولا يخدمنى فلان وفلانة وكنت الصق بطنى بالحصاء من الجوع	
اور نہ ہی دھاری دار کپڑا پہنتا تھا اور نہ کوئی مرد اور نہ کوئی عورت میری خدمت کرتی تھی میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا	
وان كنت لاستقري الرجل الآية وهي معي	
اور تحقیق میں کسی آدمی سے کوئی آیت (قرآنیہ) پوچھا کرتا تھا حالانکہ وہ آیت میرے ساتھ (مجھے یاد) ہوتی تھی	
کی ينقلب بى فيطعمنى وكان اخير الناس للمسكين جعفر بن ابی طالب	
تاکہ وہ مجھے لے جائے اور مجھے کھانا کھلا دے اور ناداروں کے لئے سب سے زیادہ بہتر لوگوں میں سے جعفر بن ابی طالبؑ تھے	
وكان ينقلب بنا فيطعمنا ما كان في بيته حتى	
اور وہ ہمیں لے جاتے تھے اور ہمیں کھانا کھلاتے تھے جو ان کے گھر میں ہوتا تھا حتیٰ کہ	

ان کان لیخرج الینا العکة الی لیس فیها شی فیشقها فلنلق ما فیها
وہ ہمارے پاس گئی کا برتن جس میں کوئی چیز بھی نہ ہوتی لے آئے تو وہ اسکو کھول دیتے اور ہم اس کو چاٹ لیتے جو اس میں ہوتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله وکان اخیر الناس الی آخره۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الاطعمہ میں عبد الرحمن بن ابی شیبہؒ سے لائے ہیں۔

حبیر:..... بمعنی جدیر، جس یعنی عمدہ لباس نہیں پہنتا تھا۔ عکة:..... گھی کا کپڑا۔

(۲۰۷) حدثنا عمرو بن علی ثنا یزید بن ہرون انا اسمعیل ابن ابی خالد
بیان کیا ہم سے عمرو بن علی نے کہا بیان کیا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمیں اسمعیل بن ابو خالد نے
عن الشعبي ان ابن عمر کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین
انہوں نے شعبی سے کہ تحقیق حضرت ابن عمرؓ جب عبد اللہ بن جعفرؓ کو سلام کرتے تو فرماتے اے دو بازوؤں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو
قال ابو عبد اللہ یقال کن فی جناحی کن فی ناحیتی کل جانبین جناحان
امام بخاریؒ نے کہا، کہا جاتا ہے ہو تو میرے بازوؤں میں یعنی ہو تو میری جانب میں دونوں جانبیں دونوں بازو ہیں

قال ابو عبد اللہ:..... امام بخاریؒ جناحین کی کچھ لغات بیان کرتے ہیں۔

﴿٤١﴾

ذکر عباس بن عبد المطلبؓ

حضرت عباس بن عبد المطلب کے ذکر مبارک کے سلسلہ میں

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

کنیت:..... ابو الفضل ہے۔

حالات حضرت عباسؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔
قدیم الاسلام ہیں انہوں نے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا، بدر میں مشرکین کے ہمراہ مجبوراً نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جو بھی عباس سے ملے اسے قتل نہ کرے وہ مجبوراً نکلا ہے۔ چنانچہ ان کو ابو الیسر کعب بن عمر نے قید کر لیا بعد میں
انہوں نے اپنا فدیہ دیا اور مکہ کی طرف لوٹ گئے پھر میں نے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ ان کی والدہ نے ہی سب سے پہلے
کعبۃ اللہ کو حریر اور دیباچ کا غلاف پہنایا۔ حضرت عباسؓ زمانہ جاہلیت میں سردار تھے مسجد حرام کی تعمیر اور سقاہ یعنی

حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ آپ نے اپنی موت کے وقت ستر غلام آزاد کئے۔ ۸۸ سال کی عمر میں ۱۲ رجب المرجب ۳۲ھ کو وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(۲۰۸) حدثنا الحسن بن محمد انا محمد بن عبد الله الانصاري ثني ابي عبد الله بن المثنى
بيان کیا ہم سے حسن بن محمد نے کہا خبر دی ہمیں محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد گرامی عبد اللہ بن ثنی نے
عن ثمامة بن عبد الله بن انس عن انس بن عمر بن الخطاب كان اذا قحطوا
انہوں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے انہوں نے حضرت انسؓ سے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو عمر بن خطابؓ
استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل اليك
عباس بن عبد المطلبؓ کی برکت سے دعا استسقاء فرماتے یعنی فرماتے اے اللہ بے شک ہم تیری طرف وسیلہ پکڑتے تھے
بنينا فتسقيننا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا فیسقون
اپنے نبی ﷺ کا اور (اب) ہم نبی اکرم ﷺ کے چچا کا وسیلہ اختیار کر رہے ہیں تو ہم پر بارش فرمادے تو بارش برسنے لگتی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

کتاب الاستسقاء باب سوال الناس الامام میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

اذ قحطوا:..... یعنی جب کہ ان کو قحط پہنچ جاتا تو حضرت عباسؓ کے توسل سے بارش طلب کرتے تھے۔

فائدہ:..... توسل کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) توسل قولی (۲) توسل فعلی

(۱) توسل قولی:..... جس کا توسل اختیار کیا جائے صرف اس کا نام لے دیا جائے، اس کے لئے حیات شرط نہیں۔

(۲) توسل فعلی:..... جس کا توسل اختیار کیا جائے اس کو ساتھ لے کر دعا کی جائے اس حدیث میں توسل کی

قسم ثانی کا ذکر ہے۔ اس سے دوسری قسموں کی نفی نہیں۔ توسل قولی ترمذی شریف کی روایت سے ثابت ہے کہ حضور

ﷺ نے ایک نابینا صحابیؓ کو فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد ﷺ کی رحمت

کے توسل سے۔ حدیث کے آخر میں فشفعه فی (میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول کر) کے الفاظ ہیں ۲

﴿۴۲﴾

مناقب قرابة رسول الله ﷺ

یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے مناقب ہیں

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ موجود ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

مناقب قرابة النبی ﷺ..... مراد وہ لوگ ہیں جو کہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کے جدا قرب خواہ عبد المطلب کی طرف منسوب ہیں۔

(۲۰۹) حدثنا ابو الیمان انا شعيب عن الزهري ثني عروة بن الزبير
بیان کیا ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہمیں شعيب نے انہوں نے زہری سے کہا خبر دی مجھے عروہ بن زبیر نے
عن عائشة ان فاطمة ارسلت الي ابي بكر تساله ميراثها من النبی ﷺ
انہوں نے عائشہ سے کہ تحقیق فاطمہ نے ابو بکر صدیق کی طرف (پیغام) بھیجا کہ وہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی میراث میں سے اپنا حصہ مانگ دے یہی
مما افاء الله على رسوله تطلب صدقة النبی ﷺ التي بالمدينة
اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو (بغیر جنگ) عنایت فرمایا تھا مطالبہ کر رہی تھیں وہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ والے صدقہ
وفدك وما بقي من خمس خيبر فقال ابو بكر
اور فدک (باغ) کے متعلق فرما رہی تھیں اور جو باقی ہے خمس خیبر کا (بھی) تو ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ
ان رسول الله قال لانورث ما تركنا فهو صدقة انما
تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں تو وہ صدقہ ہوتا ہے بڑا اس نیست کہ
ياكل ال محمد من هذا المال يعني مال الله ليس لهم ان يزيدوا على الماكل
آل محمد ﷺ اس مال یعنی اللہ کے مال سے کھا سکتے ہیں ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مقدار ماکول پر زیادتی کریں
واني والله لا اغير شيئا من صدقات النبی ﷺ
اور بے شک میں، اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم میں حضرت نبی اکرم ﷺ کے صدقات میں سے کسی چیز کو تبدیل نہیں کر سکتا
التي كانت عليها في عهد النبی ﷺ ولا عملن فيها
اس حالت سے کہ جس حالت پر وہ تھے نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں اور البتہ ضرور کروں گا میں اس میں
بما عمل فيها رسول الله ﷺ فتشهد على ثم قال انا قد عرفنا يا ابا بكر فضيلتك
اس عمل کو جو رسول اللہ ﷺ نے ان میں کیا تو پھر علی نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے ابو بکر ہم نے آپ کی فضیلت کو پہچان لیا ہے
وذكر قرابتهم من رسول الله ﷺ وحقهم وتكلم ابو بكر فقال
اور ان کی قرابت رسول اللہ ﷺ سے اور ان کے حق کا ذکر فرمایا اور ابو بکر نے جواب دیا پس انہوں نے فرمایا کہ
والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله ﷺ
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ ﷺ کی قرابت
احب الي ان اصل من قرابتي
میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اپنے اقرباء سے صلہ رحمی کروں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تستانس من قوله لقرابة النبي ﷺ۔

تطلب صدقة النبي ﷺ:۔۔۔۔۔ سوال:۔۔۔۔۔ یہ صدقہ تو تمام مؤمنین کے لئے تھا یہ اپنے لئے خاص کرنے کا مطالبہ کیوں کرتی تھیں؟

جواب:۔۔۔۔۔ واقعہ میں یہ صدقہ تھا لیکن حضرت فاطمہؓ دعویٰ کرتی تھیں کہ یہ حضور ﷺ کی ملک ہے یعنی اپنے اعتقاد میں ملک سمجھ کر مطالبہ کرتی تھیں واقعہ میں صدقہ ہی تھا۔

تشہد علی:۔۔۔۔۔ کسی اور موقعہ پر حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کا اقرار کیا اور اپنے حق کا سبب بیان کیا۔ کہ ہم آپ کی فضیلت کو جانتے ہیں لیکن ہماری حضور ﷺ کے ساتھ قرابت ہے اور حق ہے تو حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ مجھے بھی اپنے قرابت داروں سے حضور ﷺ کی قرابت زیادہ محبوب ہے۔

(۲۱۰) حدثنا	عبدالله	بن	عبدالوہاب	ثنا	خالد	ثنا	شعبة
بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے							
عن	واقد	قال	سمعت	ابی	یحدث	عن	ابن عمر
انہوں نے واقعہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد گرامی کو ابن عمرؓ کے واسطے سے بیان کرتے سنا کہ							
عن	ابی	بکر	قال	ازقبوا	محمداً	فی	اہل بیتہ
انہوں نے ابو بکر صدیقؓ کے واسطے سے کہ حضرت محمدؐ (کی قرابت) کا لحاظ کرو ان ﷺ کے اہل بیت کے بارے میں							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو فضل الحسن والحسین رضوان اللہ علیہم میں یحییٰ بن معینؒ سے لائے ہیں۔

ازقبوا فی اہل بیتہ:۔۔۔۔۔ یعنی اہل بیت کا احترام کرو اور ان کے حقوق کی حفاظت کرو۔ ان کو تکلیف نہ دو اور ان کو گالیاں نہ دو۔ اہل بیت کا مصداق حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔

(۲۱۱) حدثنا ابو الوليد	ثنا	ابن عيينة	عن عمرو بن دينار	عن ابن ابي مليكة	عن
بیان کیا ہم سے ابو الولید نے کہا بیان کیا ہم سے ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے					

المسور بن مخرمة ان رسول الله ﷺ قال فاطمة بضعة مني فمن اغضبها اغضبني
مسور بن مخرمة سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا

تحقیق و تشریح

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاری کتاب النکاح میں قتیہ سے اور طلاق میں ابوالولید سے اور امام مسلم نے الفضائل میں اور امام ابوداؤد نے النکاح میں احمد بن یونس سے اور امام ترمذی نے المناقب میں اور امام نسائی نے قتیہ سے اور امام ابن ماجہ نے النکاح میں عیسیٰ بن حماد سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
ابو الولید:..... نام ہشام بن عبد الملک طیاکی بصری۔

ابن ابی ملیکہ:..... نام عبید اللہ بن ابی ملیکہ۔

فاطمہ بضعة منی:..... حضرت علیؑ نے ایک مرتبہ ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کا ارادہ کیا جب حضور ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا فاطمہ بضعة منی (الحدیث) حضور ﷺ کے فرمان مبارک کے بعد حضرت علیؑ نے اپنا ارادہ نکاح ختم کر دیا۔

(۲۱۲) حدثنا يحيى بن قزعة	حدثنا ابراهيم بن سعد	عن ابیه
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن قزعة نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد گرامی سے		
عن عروة عن عائشة	قالت دعا النبی ﷺ	فاطمه ابنته
انہوں نے عروہ کے واسطے سے عائشہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی نخت جگر حضرت فاطمہؑ کو بلایا		
فی شکواه	التي قبض فيها	فسارها بشئ
اپنی اس بیماری میں کہ جس میں ان ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے آہستہ سے کوئی بات کی		
فبكت ثم دعاها	فسارها فضحكت	قالت فسالنها عن ذلك
تو وہ رونے لگ گئیں پھر ان کو بلایا تو آہستہ سے بات کی تو وہ ہنسنے لگ گئیں حضرت عائشہؑ فرماتی ہیں تو میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا		
فقالت سارني	النبي ﷺ	فاخبرني انه يقبض
تو انہوں نے بتلایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے خبر دی کہ تحقیق وہ وفات دیئے جائیں گے		
فی وجعه الذي توفي فيه	فبكت	ثم سارني
اپنی اس بیماری میں کہ جس میں وہ وفات دیئے گئے تو میں رو دی پھر انہوں نے مجھ سے آہستگی سے فرمایا		

فاخر بنی	انی	اول	اہل	بیتہ	اتبہ	فضحکت
----------	-----	-----	-----	------	------	-------

تو مجھے خبر دی کہ تحقیق میں ان کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے ان سے ملوں گی تو میں ہنس دی

باب علامات النبوة کے آخر میں یہ حدیث گزر چکی ہے تفصیل وہاں دیکھ لی جائے۔

﴿۴۳﴾

مناقب الزبیر بن العوامؓ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ موجود ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

مناقب زبیر بن عوام

نام ونسب:..... زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ کنیت ابو عبد اللہ، ان کا نسب پانچویں پشت یعنی قصی میں نبی ﷺ سے جا ملتا ہے ان کے حضور ﷺ کے آباء میں قصی تک تعداد برابر ہے۔ ان کی والدہ محترمہ حضور ﷺ کی پھوپھی صنیہ بنت عبد المطلب ہیں۔

مختصر حالات:..... علامہ ابن عبد البرؒ نے فرمایا کہ حضرت زبیرؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے۔ سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے، قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام لانے کی بناء پر ان کے چچا نے کنویں میں بند کر دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیں لیکن انہوں نے استقامت دکھائی اور دین اسلام پر جیسے رہے۔ آپؐ ذوالجھرتین ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا حواری قرار دیا، یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تلوار سونپی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، جنگ جمل میں لڑائی سے علیحدگی اختیار کی۔ عمرو بن جرموز نے آپ کو بصرہ کے قریب صفوان مقام پر شہید کیا، آپ کی شہادت جمادی الاولیٰ ۳۶ھ کو یوم الجمل میں ہوئی۔ آپ کی کل عمر چونسٹھ (۶۴) سال ہے، آپ کی قبر مبارک وادی سباع مقام پر بصرہ کے نواح میں واقع ہے۔

☆ وقال ابن عباس هو حواری النبی ﷺ وسمی الحواریون لبیاض ثیابہم

اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے حواری ہیں اور وہ حواری نام رکھے گئے کپڑوں کے سفید ہونے کی وجہ سے

﴿تحقیق وتشریح﴾

وقال ابن عباس:..... تفسیر سورت توبہ میں ابن ابی ملیکہؒ کے طریق سے یہ حدیث آرہی ہے۔

حواری:..... بمعنی ناصر۔ بعض نے کہا کہ حواری کا معنی ہے مخلص۔

سوال:..... صحابہ سارے کے سارے مخلص ہیں ان کی کیا تخصیص ہے؟

جواب:..... حواری کا لفظ حضور ﷺ نے ان پر جنگ احزاب (خندق) کے دن اُس وقت بولا جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا من یاتینی بخبر القوم۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ انا۔ ایسے ہی آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا سوائے حضرت زبیرؓ کے کوئی نہیں بولا گویا کہ ایسے موقع پر خصوصی مدد حضرت زبیرؓ نے کی، اس لئے ان کا لقب حواری ہوا۔

وسمی الحواریون:..... یہ امام بخاریؒ کا کلام ہے۔ سفید کپڑے پہننے کی وجہ سے ان کو حواری کہا گیا۔ ضحاکؒ فرماتے ہیں دل کی صفائی کی وجہ سے ان کو حواری کہا گیا۔ عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں اثر عبادت اور نورانیت کی چمک دمک کی وجہ سے حواری کہا گیا۔ حور کو بھی حوراس لئے کہتے ہیں کہ حور کا اصل معنی سفیدی ہے۔

فائدہ:..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھیوں نے کہا تھائیں اَنْصَارُ اللّٰہِ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی تعداد بارہ ہے۔

(۲۱۳) حدثنا خالد بن مخلد نا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابيه					
بیان کیا ہم سے خالد بن مخلد نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن مسهر نے انہوں نے هشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد گرامی سے					
اخبرني مروان بن الحكم قال اصاب عثمان بن عفان رعا ف شدید سنة الرعا ف					
کہا خبر دی مجھے مروان بن حکم نے انہوں نے کہا عثمان بن عفانؓ کو شدید تکسیر ہوئی جس سال کہ تکسیر کی وبا پھیلی					
حتى حبسه عن الحج واوصى فدخل عليه					
یہاں تک کہ اس (تکسیر) نے ان کو حج سے روک لیا اور انہوں نے وصیت بھی فرمادی تو ان کے پاس آیا					
رجل من قریش فقال استخلف فقال وقاله					
قریشی (قبیلہ) کا کوئی آدمی تو اس نے عرض کیا کہ آپ خلیفہ کا تقرر فرمادیں تو انہوں نے فرمایا کہ اور حضرات نے بھی کہا ہے					
قال نعم قال ومن فسكت فدخل عليه رجل اخر					
اس آدمی نے کہا کہ ہاں حضرت عثمانؓ نے فرمایا اور وہ (خلیفہ) کون ہو؟ تو وہ خاموش رہا پھر ان کے پاس دوسرا آدمی آیا					
احسبه الحارث فقال استخلف فقال عثمان وقالوا فقال نعم					
میرا خیال ہے کہ وہ حارثؓ تھے تو اس نے کہا کہ آپ (کی کو) خلیفہ مقرر فرمادیں تو عثمانؓ نے فرمایا کہ کیا دوسرے لوگوں نے بھی کہا ہے تو اس نے کہا کہ ہاں					
قال ومن هو قال فسكت قال فلعلهم قالوا الزبير قال نعم					
تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ وہ کون ہوگا؟ کہا (زبیرؓ نے) کہ وہ (بھی) خاموش رہے عثمانؓ نے فرمایا کہ شاید کہ انہوں نے حضرت زبیرؓ کے بارے میں کہا ہے اس نے کہا ہاں					

قال	اما	والذی	نفسی	بیدہ	انہ	لخیرہم
حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم آگاہ ہو جاؤ قسم ہاں ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تحقیق وہ (زیرؓ) ان میں سے سب سے بہتر ہیں کہ	ما	علمت	وان	کان	لاحبہم	الی
جن کو میں جانتا ہوں اور تحقیق وہ (حضرت زیرؓ) ان میں سے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب تھے	ما	علمت	وان	کان	لاحبہم	الی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة تؤخذ من قوله اما والذی نفسی بیدہ۔

سنة الرعاف: یہ ۳۱ھ کا واقعہ ہے۔ اس سال لوگوں کو بہت کسیر پھوٹی اس لئے اس کا نام ہی سہ الرعاف پڑ گیا۔
اوصی: حضرت عثمانؓ نے اپنے بعد خلافت عبدالرحمن بن عوفؓ کے نام لکھی اور اس کو چھپائے رکھا، حضرت عثمانؓ کے قاتل حمران نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو بتلادیا اس پر حضرت عثمانؓ نے ان پر عتاب کیا اور ناراض ہوئے اور مدینہ منورہ سے بصرہ کی طرف نکال دیا۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اس واقعہ کے چھ ماہ بعد فوت ہو گئے ان کی وفات ۳۳ھ میں ہوئی۔

فقال استخلف: یعنی اپنے بعد خلیفہ مقرر کیجئے۔

الحارث: مراد حارث بن حکم ہے یہ بنو امیہ سے تھا، مروان جو کہ راوی ہیں ان کا بھائی ہے۔
انہ لخيرهم ما علمت: ما موصولہ ہے معنی ہوگا کہ بے شک زیرؓ ان سے بہتر ہیں جہاں تک مجھے علم ہے۔ مراد بنو امیہ سے خیر ہونا ہے مطلقاً نہیں۔

(۲۱۴) حدثنا عبيد بن اسمعيل ثنا ابو اسامة عن هشام اخبرني ابي قال	سمعت مروان يقول كنت عند عثمان اتاه رجل فقال استخلف
بیان کیا ہم سے عبید بن اسمعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے هشام سے کہا خبر دی مجھے میرے والد نے انہوں نے کہا	میں نے مروان کو کہتے سنا کہ میں عثمانؓ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا تو اس نے کہا کہ آپ کوئی خلیفہ مقرر کر دیں
قال وقيل ذلك قال نعم الزبير	قال وقيل ذلك قال نعم الزبير
انہوں نے فرمایا کہ کیا یہ بات کبھی جا رہی ہے اس (آدی) نے کہا کہ ہاں اس (آدی) نے کہا کہ زیرؓ اچھے ہیں	قال وقيل ذلك قال نعم الزبير
قال اما والله انکم لتعلمون انه خيرکم ثلثا	قال اما والله انکم لتعلمون انه خيرکم ثلثا
عثمانؓ نے فرمایا کہ آگاہ رہو کہ اللہ کی قسم یقیناً تم لوگ جانتے ہو کہ البتہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں یہ تین مرتبہ فرمایا	عثمانؓ نے فرمایا کہ آگاہ رہو کہ اللہ کی قسم یقیناً تم لوگ جانتے ہو کہ البتہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں یہ تین مرتبہ فرمایا



(۲۱۵) حدثنا مالک بن اسمعيل ثنا عبدالعزيز هو ابن ابى سلمة عن محمد بن المنكدر بيان کیا ہم سے مالک بن اسمعيل نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز نے وہ ابن ابوسلمہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے عن جابر قال قال رسول ﷺ ان لكل نبي حواريا وان حوارى الزبير انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق ہر نبی کے لئے حواری ہوتے ہیں اور بے شک میرا حواری زبیر ہے



(۲۱۶) حدثنا احمد بن محمد انا عبدالله انا هشام بن عروة عن ابيه بيان کیا ہم سے احمد بن محمد نے کہا خبر دی ہمیں عبداللہ نے کہا خبر دی ہمیں ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے عن عبدالله بن الزبير قال كنت يوم الاحزاب جعلت انا وعمر بن ابي سلمة فى النساء انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے کہا انہوں نے فرمایا کہ غزوہ خندق والے دن میری اور عمر بن ابوسلمہ کی تقرری عورتوں میں کی گئی تھی فنظرت فاذا انا بالزبير على فرسه يختلف الى بنى قريظة سو میں نے دیکھا تو اچانک میں زبیر کے پاس تھا کہ (وہ) اپنے گھوڑے پر (سوار) بنوقریظہ کی طرف آ جا رہے تھے مرتين او ثلثا فلما رجعت قلت يا ابت رايك تختلف دو مرتبہ یا تین مرتبہ (ایسا کیا) تو جب میں لوٹا تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے ابا جان میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا قال او هل رايتنى يا بنى قلت نعم قال كان رسول الله ﷺ قال انہوں نے کہا کیا تو نے مجھے دیکھا تھا اے میرے بیٹے میں نے عرض کیا کہ ہاں انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا من يات بنى قريظة فيأتينى بخبرهم فانطلقت فلما رجعت کہ کون ہے جو بنوقریظہ قبیلہ میں جائے اور ان کے بارے میں مجھے خبر پہنچائے تو میں چل پڑا تو جب میں واپس ہوا جمع لى رسول الله ﷺ ابوہ فقال فداك ابى وامى تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا (یعنی) سو انہوں نے فرمایا کہ فداک ابی وامی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فى قوله جمع لى رسول الله ﷺ۔

فائدہ:..... آنحضرت ﷺ نے دو صحابیوں کے لئے تقدیر یہ یعنی فداک ابی وامی فرمایا: (۱) حضرت زبیرؓ

(۲) حضرت سعدؓ کے لئے بھی ایک جنگ کے موقع پر فرمایا ارم یا سعد فداک ابی وامی۔

جمع لى:..... یعنی تقدیر یہ میں ماں اور باپ دونوں کو میرے لئے جمع کیا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(۲۱۷) حدثنا علي بن حفص ثنا ابن المبارك انا هشام بن عروة عن ابيه بيان کیا ہم سے علی بن حفص نے کہا بیان کیا ہم سے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمیں هشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے ان اصحاب النبی ﷺ قالوا للزبير يوم اليرموك الا تشد فشد معك کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے یوم یرموک کو زبیرؓ سے کہا کہ آپ حملہ نہیں کرتے کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں فحمل عليهم فضربوه ضربتين على عاتقه بينهما ضربة ضربها يوم بدر تو انہوں نے کفار پر حملہ کیا تو کفار نے ان کے کندھے پر دو زخم لگائے اور ان دونوں کے درمیان ایک زخم تھا جو ان کو بدر میں لگا تھا ☆ قال عروة فكنت ادخل اصابعي في تلك الضربات العنق وانا صغير حضرت عروہؓ نے فرمایا کہ میں بچپن کی حالت میں اپنی انگلیوں کو زخموں میں داخل کر کے کھیلاتا تھا۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یوم الیرموک:..... یرموک شام میں ایک جگہ ہے۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اذرعات اور دمشق کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ۱۳ھ کو فتح دمشق سے پہلے لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ علامہ کرمائیؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد جب یرموک میں ۳۵ ہزار تھی اور بعض نے کہا کہ ۶ ہزار تھی اور رومیوں کی تعداد سات لاکھ تھی اور ایک قول کے مطابق ۹ لاکھ تھی اور رومیوں کے ایک لاکھ پانچ ہزار قتل کئے گئے اور چالیس ہزار قیدی ہوئے جب کہ مسلمانوں میں سے چار ہزار شہید ہوئے۔ ہر قتل (رومیوں) کی فوج کا کمانڈر ماہان ارمنی تھا اور مسلمانوں کی فوج کی کمان ابو عبیدہ بن جراحؓ کے پاس تھی۔ رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان پانچ معرکے ہوئے پانچویں معرکہ میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ ماہان کو دمشق میں قتل کر دیا گیا۔

فضربوه ضربتين:..... دو ضربیں کندھے پر لگائیں ان کے درمیان ایک ضرب بدر کی بھی تھی۔

﴿٤٤﴾

ذكر طلحة بن عبيد الله

حضرت طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه كذا ذكر مبارك

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ موجود ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

حالات طلحة بن عبيد اللہ

نام و نسب:..... طلحہ بن عبید اللہ، ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ ان کا نسب حضور ﷺ کے ساتھ مرہ بن کعب میں جا کر ملتا ہے، ان کی ماں کا نام صعبہ بنت الحضرمی ہے جو کہ علاء بن الحضرمی کی بہن ہیں، یہ اسلام لے آئی تھیں اور ہجرت بھی کی تھی۔ قدیم الاسلام ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر جن پانچ نے اولاً اسلام قبول کیا ان میں یہ بھی شامل ہیں اور وہ چھ افراد جن سے رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت راضی تھے ایک یہ بھی ہیں۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اصحاب شوریٰ میں بھی تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے ابد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں سعید بن زیدؓ کے ساتھ ابوسفیان بن حرب کے قافلے کی تحقیق کے لئے بھیجا تھا اور یہ بدر میں لڑائی کے دن واپس تشریف لائے تھے۔ احد کے دن اپنے ہاتھ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کی جس سے ان کی انگلیاں مثل ہو گئیں اس دن ان کو اسی سے زائد زخم آئے۔ ۲۰ جمادی الاخریٰ ۳۶ھ جمعرات کے دن جنگ جمل میں شہید کئے گئے، طرق کثیرہ سے مروی ہے مروان نے آپ کے گھٹنے پر یا گلے پر تیر مارا جس سے خون ہمیشہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اس دن سب سے پہلے آپ شہید کئے گئے۔ کل عمر ۷۵ سال ہے، بعض نے ۶۴ برس بیان کی ہے۔

☆ وقال	عمر	توفی	النبي ﷺ	وهو	عنه	راض
اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی اس حال کہ میں وہ ان سے راضی تھے						

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ تعلق ہے اور یہ قصہ بیعت میں قریب ہی گزر چکا ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے امر خلافت کا (میرے بعد) اس جماعت کے علاوہ کوئی زیادہ حق دار نہیں جس جماعت سے آپ ﷺ راضی گئے ہیں حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا نام لیا۔

(۲۱۸) حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا معتمر عن ابیہ عن ابی عثمان						
بیان کیا، ہم سے حضرت محمد بن ابوبکر مقدمی نے کہا بیان کیا، ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عثمانؓ سے کہ						
قال لم یبق مع رسول الله ﷺ فی بعض تلك الايام التي قاتل فيهن رسول الله						
انہوں نے فرمایا کہ جن ایام میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا ان میں سے بعض ایام (غزوہ احد) میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی نہیں تھا						
غیر	طلحہ	وسعد	عن	حدیثہما		
حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ کے سوا (حضرت ابو عثمانؓ نے) ان دونوں حضرات کا قول نقل کیا ہے۔						

﴿تحقيق وتشرح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان طلحة بقى مع رسول الله ﷺ يوم الحرب عند فرار الناس عنه۔

فی بعض تلك الايام:..... مراد اس سے ایام اُحد ہیں۔

عن حدیثہما:..... ای انہما حدثا ہ بذلک یعنی ابو عثمانؓ نے فرمایا کہ ان دونوں نے ہمیں یہ بات بیان کی۔ اور علامہ کرمائی نے فرمایا عن حدیثہما ای عن حالہما یعنی ابو عثمانؓ نے ان کا حال بیان کیا۔

(۲۱۹) حدثنا مسدد ثنا خالد ثنا ابن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے کہا بیان کیا ہم سے ابو خالد نے انہوں نے قیس بن ابو حازم سے کہ
قال رأیت يد طلحة النبی وقی بها النبی ﷺ قد شلت
انہوں نے فرمایا کہ میں نے طلحہ کے ہاتھ کو دیکھا جس کے ذریعہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا بچاؤ کیا تھا کہ تحقیق وہ بیکار ہو گیا

﴿تحقیق وتشرح﴾

شلت:..... شل کا معنی ہے بیکار ہونا، معنی ہوگا کہ ان کا ہاتھ بے کار ہو گیا۔ سب اس کا یہ ہوا کہ حضرت طلحہؓ یوم احد کے موقع پر حضور ﷺ کے ساتھ رہے اور اپنے آپ کو حضور ﷺ کے لئے وقایہ (ذحال) بنایا یہاں تک کہ ستر سے زائد زخم پہنچے اور اپنے ہاتھ سے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کو چوٹ لگنے سے بچایا اس بناء پر آپؐ کا ہاتھ شل ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اوجب طلحة الجنة (طلحہ نے اپنے اوپر جنت کو واجب کر لیا)

فائدہ:..... طلحہ نامی صحابہ کی تعداد تقریباً بیس ہے۔

﴿٤٥﴾

مناقب سعد بن ابی وقاص الزہری

حضرت سعد بن ابو وقاص زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

حالات سعد بن ابی وقاص

نام ونسب:..... ان کا نام سعد ہے۔ ان کے والد کا نام مالک ہے ان کا نسب کلاب بن مرہ پر حضور ﷺ کے ساتھ جا ملتا ہے۔ حضرت سعد کے دادا اہیب حضور ﷺ کی والدہ محترمہ بی بی آمنہ کے چچا ہیں۔

قدیم الاسلام ہیں۔ ساتویں نمبر پر سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ مستجاب الدعوات تھے اور لوگوں میں اس کی شہرت تھی اسی وجہ سے لوگ ان

کی بدو عا سے ڈرتے تھے اور دعاؤں کے امیدوار رہتے تھے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اللہم سدد سہمہ واجب دعوہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے بھی فرمایا ارم فداک ابی وامی (تیر چلا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں) آپ کو ”فارس الاسلام“ کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کی راستہ میں سب سے پہلا تیر آپ نے چلایا۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے آپ کو کوفہ کا والی بنایا۔ انہوں نے کوفہ کو صاف کیا اور عجمیوں کو جلا وطن کیا، فارس کا اکثر حصہ آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں دارفانی سے دارالبقاء کی طرف کوچ کیا۔ ۵۵ھ میں اپنے عقیق نامی محل میں (جو کہ مدینہ منورہ سے تقریباً دس میل دور ہے) وفات پائی لوگ اپنی گردنوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائے، مروان بن الحکم جو کہ والی مدینہ تھا اس نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ کل عمر ۷۳ سال پائی ایک قول کے مطابق ۸۳ سال پائی، کل مرویات ۲۷۰۱ ہیں۔ آپ کوفہ کے بانی ہیں، آپ نے احد کی لڑائی میں ایک ہزار تیر چلائے۔

☆	وبنو	زہرة	اخوان	النبي ﷺ	وهو	سعد	بن	مالک
اور قبیلہ بنو زہرہ نبی اکرم ﷺ کے کاموں ہیں اور وہ (سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) ہیں								

﴿تحقیق و تشریح﴾

وہو سعد بن مالک:..... یعنی ان کے والد کا نام مالک اور ان کی کنیت ابوقاص ہے۔ امام بخاریؒ نے اس سے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت سعدؓ کے والد ابوقاص کا نام مالک بن وہب ہے۔

(۲۲۰)	حدثنا محمد بن المثنیٰ ثنا عبد الوهاب قال سمعت یحییٰ قال سمعت سعید بن المسیب
بیان کیا ہم سے محمد بن ثنیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے عبد الوهاب نے کہا میں نے یحییٰ سے سنا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا	
قال سمعت سعدا يقول جمع لی النبی ﷺ ابویہ یوم احد	
کہا میں نے حضرت سعدؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے والدین کو غزوہ احد میں میرے لئے جمع کیا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ مغازی میں مسدّد سے لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے فضائل میں محمد بن ثنیٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے استئذان اور مناقب میں قتیبہؒ سے اور امام نسائیؒ نے سنۃ میں محمد بن ربیعؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
جمع لی:..... ای فی النفیۃ یعنی فداک ابی وامی کہا۔ آپ ﷺ نے جنگ احد میں فرمایا تھا ارم یا سعد فداک ابی وامی۔

قال	لقد	رأيتنى	وانا	ثلث	الاسلام
انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں اسلام (لانے والوں میں سے) تیسرا تھا					

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث انه كان ثلث الاسلام وهو منقبة عظيمة۔

وانا ثلث الاسلام: اس روایت میں ثلث الاسلام ہے جب کہ ابو عمرؒ نے استيعاب میں ذکر کیا ہے اور کہا سابع سبعة في الاسلام۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے حالات میں حدیث عمارؓ میں آیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ کے ساتھ پانچ غلام تھے اور چھ حضرت ابو بکرؓ تھے تو اس اعتبار سے حضرت سعدؓ ساتویں بنے تو روایت الباب سے بظاہر تعارض ہے؟

جواب (۱): ممکن ہے کہ ثلث سے صرف رجال مراد ہوں۔

جواب (۲): ابتداء اسلام میں ہر شخص اپنے اسلام کو چھپاتا تھا انہوں نے اپنی اطلاع اور معلومات کی وجہ سے ثلث الاسلام کہا ہے۔

قال	سمعت	سعيد	بن	المسيب	يقول	سمعت	سعد	بن	ابى	وقاص	يقول
کہا کہ میں نے سعید بن مسیب کو سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے											
ما اسلم احد الا فى اليوم الذى اسلمت فيه ولقد مكنت سبعة ايام وانى لثلث الاسلام											
کہ جس دن میں اسلام لایا اس دن کوئی اور اسلام نہیں لایا اور البتہ تحقیق میں سات دن بھر اور بے شک میں تیسرے نمبر پر اسلام لانے والا تھا											

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

ما اسلم احد: بظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں ہوا؟

جواب (۱): خیر الجاری میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ اپنے گمان اور اپنے علم کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔

جواب (۲): یہ حصر اضافی ہے اس لئے کہ یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

انی لثالث الاسلام :..... یہ اپنی اطلاع کی بناء پر فرمایا کیونکہ شروع شروع میں جو اسلام لائے تھے وہ اپنے آپ کو غنی رکھتے تھے ممکن ہے کہ دوسرے سے مراد حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوں۔

ولقد مکثت سبعة ایام :..... اور تحقیق میں سات دن ٹھہرا رہا، مراد اس سے یہ ہے کہ میرے اسلام لانے کے بعد سات دن تک کوئی اور شخص اسلام نہیں لایا اور سات دن تک میں ہی ثلث اسلام رہا۔

تابعہ	ابو	اسامہ	قال	ثنا	هاشم
اور ابن ابی زائدہ کی ابو اسامہ نے متابعت کی کہا بیان کیا ہم سے ہاشم نے حدیث بیان کی					
ثنا عمرو بن عون	ثنا خالد بن عبد اللہ	عن اسمعيل			
کہا بیان کیا ہم سے عمرو بن عون نے کہا بیان کیا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے اسمعيل سے					
عن قيس قال سمعت سعدا يقول اني لاول العرب رمي بسهم في سبيل الله					
انہوں نے قيس سے کہا انہوں نے کہا کہ میں نے سعدؓ کو فرماتے سنا کہ تحقیق میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی					
وكنا نغزو مع النبي ﷺ وما لنا طعام الا ورق الشجر					
اور ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے لئے کھانا نہیں ہوتا تھا سوائے درخت کے پتوں کے					
حتى ان احدنا ليضع كما يضع البعير او الشاة ماله خلط					
حتی کہ ہم سے ایک اونٹ اور بکری کی طرح قضاء حاجت کرتا تھا کہ ان میں اختلاط نہیں ہوتا تھا (بوجہ خشک ہونے کے)					
ثم اصبحت بنو اسد تعزوني على الاسلام لقد خبت اذن و ضل عملي					
پھر بنو اسد مجھے عیب لگاتے ہیں اسلام پر تحقیق البتہ اس وقت میں خسارہ میں ہوا اور ضائع ہو گئے میرے اعمال					
وكانوا وشوا به الى عمر قالوا لا يحسن يصولي					
اور انہوں نے سعد بن ابوقحاصؓ کے بارے میں حضرت عمرؓ سے شکایت لگائی تھی بنو اسد نے کہا وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے					
قال ابو عبد الله ثلث الاسلام يقول واما ثالث ثلثة مع النبي ﷺ					
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ ثلث الاسلام سے مراد فرماتے ہیں تین میں سے تیسرا تھا حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ					

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ متابعت ہے۔

مطابقہ للترجمة تؤخذ من قوله اني لاول العرب رمي بسهم في سبيل الله وفيه منقبة عظيمة له۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو اطعمہ میں عبد اللہ بن محمدؒ اور رفاق میں مسدّد سے لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے کتاب کے آخر میں یحییٰ بن حبیب سے اور امام ترمذیؒ نے زہد میں محمد بن بشرؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں محمد بن ثنیؒ

سے اور رفاق میں قسیم سے اور امام ابن ماجہ نے سنہ میں علی بن محمد سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

انی لاول العرب:..... حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا ہے واقعہ یہ ہے کہ سر یہ عبیدہ بن حارثؓ میں حضور ﷺ نے ساٹھ سواروں کو رابغ مقام کی طرف قریش کے قافلہ سے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا حضور ﷺ نے ان کے ہاتھ پر جھنڈا باندھا اور یہ پہلا جھنڈا ہے جو کہ حضور ﷺ نے باندھا اور یہ سب سے پہلی لڑائی ہے جو کہ اسلام میں مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان ہوئی اور حضرت سعدؓ نے پہلا تیر پھینکا اور یہ اھکا واقعہ ہے۔

کما یضع البعیر:..... یہ قضائے حاجت کی بات کر رہے ہیں۔ خشک مینگی کی طرح پاخانہ کرتے تھے۔ پتے اور روکھی سوکھی کھانے سے ایسے ہی ہوتا ہے۔

تُعَزِّرُنِي:..... بنو اسد مجھے اسلام پر عیب لگاتے ہیں یعنی مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں بنو اسد کہا کرتے تھے کہ آپ نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھتے، اہل کوفہ حضرت عمر بن خطابؓ سے ان کی شکایات کیا کرتے تھے، سب سے زیادہ بنو اسد کا ایک شخص ان کی شکایت کیا کرتا تھا۔

لقد خبت اذن:..... یعنی اگر یہ حال ہو کہ مجھے ان کی تعلیم کی ضرورت ہے پھر تو میرے سارے عمل ضائع ہو گئے۔

﴿٤٦﴾

باب ذکر أصهار النبی

حضرت نبی اکرم ﷺ کے دامادوں کا ذکر مبارک

منہم	ابو	العاص	بن	الربيع
اور	میں	ابو	بن	بھی ہیں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

اصهار:..... اصهار جمع ہے صہر کی۔ صہر زوج بنت کو کہتے ہیں۔ عورت کے تمام رشتہ داروں پر صہر کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

حالات ابو العاص بن الربیع

نام و نسب:..... ان کا نام لقیط مقسم۔ والد کا نام ربیع اور کنیت ابو العاص ہے۔ ان کی ماں کا نام ہالہ بنت خویلد ہے جو کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی بہن ہیں۔

بعثت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت زینبؓ ان کے نکاح میں تھیں۔ غزوہ بدر میں اسلام نہیں

لاحہ تھے مشرکین کی طرف سے شرکت کی اور قید ہوئے، اہل مکہ نے جب اپنے قیدیوں کا فدیہ روانہ کیا تو حضرت زینبؓ نے اپنے شوہر کے فدیہ میں وہ ہار بھیجا جو کہ حضرت زینبؓ کو حضرت خدیجہؓ نے ان کو شادی کے وقت دیا تھا۔ آپ اس ہار کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور صحابہؓ سے فرمایا کہ اگر مناسب سمجھو تو ہار کو واپس کر دو اور قیدی کو چھوڑ دو۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے ابوالعاصؓ سے یہ وعدہ لیا کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر حضرت زینبؓ کو مدینہ منورہ بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے اس کو قبول کیا اور اپنے بھائی کنانہ کے ہمراہ حضرت زینبؓ کو روانہ کر دیا۔ فتح مکہ سے قبل ابوالعاصؓ بغرض تجارت شام روانہ ہونے لگے تو اہل مکہ نے آپ کی دیانت کی وجہ سے اپنا مال بھی شریک تجارت کر دیا۔ شام سے واپسی پر مسلمانوں کا ایک دستہ (کچھ صحابہ کرامؓ) انہیں مل گیا اس نے تمام مال و متاع ضبط کر لیا۔ ابوالعاصؓ چھپ کر حضرت زینبؓ کے پاس پہنچے۔ صبح کی نماز کے بعد حضرت زینبؓ نے پناہ دینے کا اعلان کیا بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم نے سنا وہ میں نے بھی ابھی سنا ہے تحقیق خوب سمجھ لو کہ مسلمانوں کا ادنیٰ سے ادنیٰ اور کمتر سے کمتر بھی پناہ دے سکتا ہے۔ پھر صابری کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی اس کا اکرام کرنا مگر خلوت نہ کر پائے کیونکہ وہ مشرک ہے اور اہل سریہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس شخص کا ہم سے تعلق معلوم ہے اگر مناسب سمجھو تو اس کا مال واپس کر دو ورنہ وہ اللہ کا عطیہ ہے جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے یہ سنتے ہی صحابہؓ نے کل مال واپس کر دیا۔ ابوالعاصؓ کل مال لے کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور جس جس کا جتنا حصہ تھا اس کو اداء کیا جب شرکاء کو حصے دے چکے تو اسلام کا اعلان کیا اور فرمایا کہ میں اب تک فقط اس وجہ سے مسلمان نہیں ہو سکا کہ تم یہ نہ سمجھ لو کہ میں نے تمہارا مال کھانے کی خاطر ایسا کیا ہے۔

بعد ازاں ابوالعاصؓ مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے پھر حضرت زینبؓ کو آپ کی زوجیت میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(۲۲۳)	حدثنا	ابوالیمان	اناشعب	عن	الزہری	ثنی	علی بن	حسین
بیان کیا ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا بیان کیا مجھ سے علی بن حسین نے کہ	ان	المسور بن	مخرمہ	قال	ان	علیا	خطب	بنت
ابی جہل فسمعت بذلك فاطمة	مسور بن	مخرمہ	تے	فرمایا کہ	علیؓ نے	ابو جہل کی	بیٹی کو	پیغام نکاح دیا تو یہ بات حضرت فاطمہؓ نے سن لی
فاتت رسول اللہ	فقال	یزعم	قومک	تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ	انک	لا	تغضب	لنا
تک وهذا علی ناکح بنت ابی جہل	آپ اپنی بیٹیوں کی وجہ سے ناراض نہیں ہوتے اور یہ حضرت علیؓ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں							

فقام	رسول	اللہ ﷺ	فسمعتہ	حین	تشہد	يقول
تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو میں نے ان کو سنا جس وقت آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمانے لگے						
اما بعد	فانی	انکحت	ابا	العاص	بن	الربیع
ابا بعد تحقیق میں نے ابو العاص بن ربیع سے اپنی بیٹی کا نکاح پڑھا تو انہوں نے مجھ سے ایک بات کی سوائی انہوں نے مجھ سے سچ کہا						
وان فاطمة بضعة منی	وانی	اکره	ان	یسوء	ها	والله لا یجتمع بنت رسول الله
اور بے شک فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور تحقیق میں ان کی دل دشمنی کو ناپسند سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی						
وبنت عدو الله	عند	رجل	واحد	فترک	علی	الخطبة وزاد محمد بن عمرو بن حنبلہ
اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں تو علیؑ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا اور محمد بن عمرو بن حنبلہ نے زیادتی بیان کی						
عن ابن شهاب	عن	علی	بن	حسین	عن	مسور
ابن شہاب کے واسطے سے انہوں نے علی بن حسین سے وہ مسور سے کہ انہوں نے فرمایا						
سمعت النبی ﷺ	ذکر	صہرا	له	من	بنی	عبد شمس
میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ انہوں نے اپنے داماد کا ذکر فرمایا جو کہ عبد شمس کی اولاد سے ہیں						
فأثنی علیہ	فی	مصابرتہ	ایاہ	فاحسن	قال	حدثنی
تو ان کی تعریف فرمائی دامادی کے بارے میں تو اچھی طرح تعریف کی فرمایا انہوں نے مجھ سے ایک بات کی						
فصدقنی	ووعدنی	فوفی	لی			
تو انہوں نے مجھ سے سچ کہا اور مجھ سے وعدہ کیا تو انہوں نے مجھ سے وفا کی						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

روایت میں حضرت ابو العاص بن الربیعؓ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

علی بن حسین:..... مراد علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ ہیں۔

بنت ابی جہل:..... اس کا نام جویریہ تھا۔ حضرت علیؑ کے خطبہ (نکاح کا پیغام) پر حضرت فاطمہؓ نے حضور ﷺ کو عرض کیا کہ آپ بیٹیوں کی وجہ سے غصہ نہیں کرتے۔ یہ علیؑ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں تو حضور ﷺ نے خطبہ دیا اس پر حضرت علیؑ نے ارادہ ترک کر دیا۔

استدلال:..... ملحدوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ نکاح ثانی منسوخ ہے اسی لئے حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کو نکاح ثانی کی اجازت نہیں دی لیکن یہ استدلال غلط ہے کیونکہ مفصل روایت میں یہ تصریح موجود ہے۔

لست احرم حلالا میں حلال کو حرام نہیں قرار دے رہا بلکہ اپنی بیٹی کی محبت میں روک رہا ہوں۔
وزاد محمد بن عمرو بن حنبلہ:..... یہ زیادتی کتاب الخمس میں مطولا گزر چکی ہے۔

﴿۴۷﴾

باب مناقب زید بن حارثہ مولی النبی ﷺ

زید بن حارثہ مولی نبی اکرم ﷺ کے مناقب کے بیان میں

مناقب زید بن حارثہ

نام ونسب:..... ان کا نام زیدؓ والد کا نام حارثہ ہے ان کی کنیت ابواسامہ ہے ان کی ماں کا نام سعدی بنت ثعلبہ ہے بنو معن قبیلہ سے ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں آٹھ سال کی عمر میں ان کی ماں ان کو لے کر اپنے قبیلہ کی طرف چلیں راستہ میں لوٹ مار ہوئی ڈاکو ان کو پکڑ کر لے گئے اور بازار عکاظ میں جا کر بیچ کے لئے پیش کیا حکیم بن خزیمہ نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے چار ہزار درہم میں خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے بعد حضرت خدیجہؓ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا ادھر ان کے گھر والوں کو بھی اس کی اطلاع ہوئی تو ان کے والد حارثہ اور چچا کعب ان کو لینے کے لئے آئے اور رسول اللہ ﷺ سے فدیہ کے بدلے انہیں لے جانے کا ارادہ ظاہر کیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں جانے اور رہنے کا اختیار دیا تو انہوں نے صحبت نبوی کو والدین اور قبیلہ پر ترجیح دی، بعد میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا متبئی بنا لیا۔ غلاموں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی آزاد کردہ باندی حضرت ام ایمنؓ سے کیا جس سے حضرت اسامہؓ پیدا ہوئے بعد ازاں حضرت زینب بنت جحشؓ سے آپ کا نکاح کروایا لیکن یہ نکاح باقی نہ رہا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام صحابہؓ میں سے صرف انہی کا نام لیا ہے چنانچہ فرمایا **فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا** (الایۃ ۸۲) جمادی الاولیٰ کو غزوہ موتہ میں امیر جمیش تھے اسی غزوہ میں شہید کئے گئے۔ وفات کے وقت ان کی کل عمر ۵۵ سال تھی۔ مناقب خالد بن ولیدؓ میں بھی ان کی شہادت کا قصہ آ رہا ہے۔

وقال	البراء	عن	النبي ﷺ	انت	اخونا	ومولانا
اور حضرت براءؓ نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت فرمایا کہ آپ ہمارے بھائی اور ہمارے دوست اور محبت ہیں						

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث براءؓ کا ایک حصہ ہے امام بخاریؒ کتاب الصلح، باب کیف یکتب هذا ما صالح الخ

میں اس کو مطولاً لائے ہیں، جس میں ہے آنحضرت ﷺ نے زید سے فرمایا انت اخونا ومولانا

(۲۲۳)	حدثنا خالد بن مخلد ثنا سليمان بن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر
	بیان کیا ہم سے خالد بن مخلد نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان نے کہا بیان کیا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ
	قال بعث النبي ﷺ بعثا و أمر عليهم اسامة بن زيد فطعن بعض الناس في امارته
	انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے لشکر کو بھیجا اور ان کا امیر اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے ان کی امارت میں نقص نکالا
	فقال النبي ﷺ ان تطعنوا في امارته فقد كنتم تطعنون في اماره ابيه من قبل
	تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کی ملالت میں طعن نہ کرتے ہو تم نے تو اس کے باپ کی ملالت میں (بھی) طعن نہ کی تھی اس سے پہلے
	وايم الله ان كان لخليقا للامارة وان كان لمن احب الناس الى
	اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم کہ تحقیق وہ امارت کے اہل تھے اور تحقیق وہ میرے نزدیک لوگوں میں سے زیادہ محبوب تھے
	وان هذا لمن احب الناس الى بعده
	اور تحقیق یہ (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) میرے نزدیک ان کے بعد لوگوں میں سے محبوب ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

اُمّ: امیر مقرر کیا۔ بعض الناس: ان بعض میں سے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی بھی ہیں۔

امارة ابیه: غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کو امیر مقرر کیا گیا تھا۔ لخليقا: لائق۔

احب الناس الى: اس جملہ سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے موافق ہے۔

(۲۲۵)	حدثنا يحيى بن قزعة ثنا ابراهيم بن سعد عن الزهري عن عروة
	بیان کیا ہم سے یحییٰ بن قزوعہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے
	عن عائشة قالت دخل علي قائف والنبي ﷺ شاهد واسامة بن زيد وزيد بن حارثة
	انہوں نے عائشہ سے روایت کیا کہا کہ مجھ پر قائف داخل ہوا اور نبی اکرم ﷺ حاضر تھے اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ
	مضطجعان فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض قالت فسر
	لیٹے ہوئے تھے تو اس نے بتلایا کہ یہ پاؤں ان میں سے ایک دوسرے کا حصہ ہے عائشہ نے کہا کہ مسرور ہوئے
	بذلك النبي ﷺ و اعجبه واخبر به عائشة
	اس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اور اس کو بہت زیادہ قابل تعجب جانا اور اس کی حضرت عائشہ کو خبر دی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تستانس من قوله فسر بذلك النبي ﷺ الخ

امام بخاری کتاب النکاح میں منصور بن ابی مزاحم سے اس حدیث کو بھی لائے ہیں۔

هذه الاقدام بعضها من بعض: لوگ اس نسب پر طعن کرتے تھے تو قائف کے قول هذه الاقدام بعضها من بعض سے رسول اللہ ﷺ کو خوشی ہوئی کیونکہ بعض لوگ اسامہ کے نسب پر طعن کرتے تھے بوجہ اس کے کہ حضرت اسامہؓ سیاہ رنگ کے اور حضرت زیدؓ سفید رنگ کے تھے۔

قائف: هو الذي يلحق الفروع بالاصول بالشبه والعلامات.

حكم قول قائف: قول قائف نسب كوثابت نہیں كر سكتا، ثبوت نسب کے لئے شہادت ضروری ہے البتہ نسب پر طعن کے دفع کرنے کے لئے قول قائف حجت ہے۔

سوال: قائف کا نام کیا تھا؟

جواب: قائف کا نام مجز زملجی ہے۔

سوال: حضرت عائشہؓ کے پاس وہ کیسے چلا آیا کیا پردہ فرض نہیں؟

جواب (۱): نزول حجاب سے پہلے کی بات ہے۔

جواب (۲): پاس نہیں آیا بلکہ دخول سے مراد دخول من وراء حجاب ہے۔

﴿ ۴۸ ﴾

باب ذكر اسامة بن زيدؓ

یہ باب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بیان میں ہے

حالات حضرت اسامہؓ

نام ونسب: اسامہ بن زید بن حارثہ۔ ان کی ماں کا نام برکہ ہے جنہیں ام ایمن کہا جاتا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی پرورش کی اور آپ ﷺ کی باندی تھیں والد کی طرف سے یعنی آپ ﷺ کو والد کی میراث میں ملی تھیں۔

حضرت اسامہؓ، رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ زید بن حارثہ کے بیٹے تھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر بیس سال تھی رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفا میں چھ لشکر بھیجے جس میں حضرات شیخینؓ بھی تھے اس لشکر کے امیر حضرت اسامہؓ تھے آپ ﷺ کی وفات کے بعد وادی قری میں جا کر رہنے لگے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد

وفات پائی اور بعض حضرات نے کہا کہ ۵۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۲۲۶)	حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن الزهري عن عروة عن عائشة					
بیان کیا ہم سے قتیبة بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی						
ان	قریشا	اهمهم	شان	المرأة	المخزومية	فقالوا
کہ تحقیق قریش کو مخزومیہ عورت کے کردار نے پریشانی میں مبتلا کر دیا تو انہوں نے کہا کہ						
من	يجترئ	عليه	الا	اسامة	بن	زيد
آحضرت ﷺ کے سامنے کوئی شخص اسامہ بن زید حب رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله من يجترئ عليه الى آخره۔

شأن المرأة المخزومية:..... مخزومی عورت کا نام، فاطمہ بنت اسود ہے۔

(۲۲۷)	حدثنا علي ثنا سفين قال ذهبت اسال الزهري عن حديث المخزومية
بیان کیا ہم سے علی نے کہا بیان کیا ہم سے سفین نے کہا کہ میں گیا تاکہ میں زہری سے مخزومیہ عورت کی حدیث کے بارے میں پوچھوں	
فصاح	بی قلت لسفيان فلم تحمله عن احد قال
تو انہوں نے مجھے ڈانٹا میں نے سفیان سے عرض کیا کہ آپ نے یہ حدیث کی اور سے بھی حاصل نہیں کی انہوں نے فرمایا کہ	
وجدته في	كتاب كان كتبه ايوب بن موسى عن الزهري عن عروة
میں نے اس کو اس کی کتاب میں پایا تھا جس کو ایوب بن موسیٰ نے حضرت زہری کے واسطے سے لکھا تھا انہوں نے عروہ سے	
عن عائشة ان امرأة من بنى مخزوم سرق فقالوا من يكلم النبي ﷺ فيها	
اور انہوں نے عائشہ سے روایت کیا کہ تحقیق جو مخزوم کی عورت نے چوری کی تو انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں کون بات کرے گا	
فلم يجترئ احد ان يكلمه فكلمه اسامة بن زيد	
تو کسی نے آنحضرت ﷺ سے بات کرنے کی ہمت نہ کی تو آنحضرت ﷺ سے اسامہ بن زید نے بات کی	
فقال ان بنى اسرائيل كان اذا سرق فيهم الشريف تركوه	
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق بنی اسرائیل میں سے کوئی وجاہت والا آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے	
واذا سرق فيهم الضعيف قطعوه ولو كانت فاطمة لقطعت يدها	
اور جب ان میں کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے اور اگر فاطمہ (بنت محمد) ہوتی تو میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث عائشہ کا دوسرا طریق ہے۔

فصاح بی:..... ای وجد علی۔ یعنی ناراضگی پائی۔ حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ شاید کہ وہ کسی کام میں مشغول ہوں اور سوال کرنے سے ان پر ثقل ہوا ہو۔

ولو كانت فاطمة:..... مراد بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(۲۲۸) حدثنا الحسن بن محمد ثنا ابو عباد يحيى بن عباد ثنا الماجشون
بيان کیا ہم سے حسن بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عباد (یعنی) یحییٰ بن عباد نے کہا بیان کیا ہم سے ماجشون نے
انا عبد الله بن دينار قال نظر ابن عمر يوما وهو في المسجد الى رجل
کہا خبر دی ہمیں عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک دن جب کہ وہ مسجد میں تھے ایک آدمی کو دیکھا
يسحب ثيابه في ناحية من المسجد فقال انظر من هذا ليت هذا عندى
کہ وہ اپنے کپڑوں کو گھسیٹ رہا تھا مسجد کے کونے میں تو انہوں نے فرمایا کہ دیکھنا یہ کون ہیں؟ کاش یہ میرے قریب ہوتے
فقال له انسان اما تعرف هذا يا ابا عبد الرحمن هذا محمد بن اسامة قال فطأ طأ ابن عمر راسه
تو ایک آدمی نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا آپ ان کو نہیں جانتے یہ محمد بن اسامہ ہیں انہوں نے کہا کہ پس ابن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا
ونقر ببديه في الارض ثم قال لو راه رسول الله ﷺ لاحبه
اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ زمین کو کریدنے لگ گئے پھر فرمایا کہ اگر ان کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو ان سے محبت کرتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

يسحب:..... صیغہ واحد مذکر غائب، باب سمع يسمع بمعنی گھسیٹ رہا تھا۔

ليت هذا عندى:..... اس قول کا سبب یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کے گھسیٹنے پر انہیں سزا دینا چاہتے تھے اور بعض روایات میں ليت هذا عندى کے الفاظ ہیں کہ کاش یہ میرے غلام ہوتے تو میں ان کو زجر کرتا جب پتہ چلا کہ یہ محمد بن اسامہ ہیں تو اپنے قول پر شرمندگی ہوئی کہ میں نے ان کے بارے میں ایسے سخت الفاظ کیوں استعمال کئے اور زمین پر ہاتھ مارا اور پھر حضور ﷺ کی محبت کا ذکر کیا حضرت اسامہ اور حضرت زیدؓ کی وجہ سے۔

(۲۲۹) حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا معتمر سمعت ابي ثنا ابو عثمان
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے کہا بیان کیا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے والد گرامی سے سنا کہا بیان کیا ہم سے ابو عثمان نے
عن اسامة بن زيد حدث عن النبي ﷺ انه كان ياخذ به والحسن فيقول
انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا کہ تحقیق وہ ان کو اور حسنؓ کو پکڑ لیتے تو فرماتے

اللهم	احبهما	فانی	أحبهما
اے اللہ تعالیٰ آپ ان دونوں سے محبت فرمائیے کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں			

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو فضائل الحسنؓ میں مسدّد سے اور ادب میں عبد اللہ بن محمدؓ سے لائے ہیں۔
امام نسائی نے المناقب میں ابوقدامہؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اللهم احبهما: اے اللہ! تو ان دونوں (اسامہ، حسن) سے محبت فرما۔ امر کا صیغہ ہے دعا کے معنی میں۔
فانی احبهما: کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ یہ تکلم کا صیغہ ہے اس حدیث پاک میں حضرت
اسامہ بن زید اور حضرت حسنؓ بن علیؓ کی بڑی منقبت و شان کا بیان ہے۔

☆ وقال نعيم عن ابن المبارك عن الزهري اخبرني مولى اسامة بن زيد
لو عيم نے کہا ابن مبارک کے واسطے سے کہ انہوں نے کہا میں خبر دی معمر نے انہوں نے زہری سے کہا خبر دی مجھے اسامہ بن زید کے مولیٰ نے کہ
ان الحجاج بن ايمن بن ام ايمن وكان اخا اسامة لأمه وهو رجل من الانصار
تحقیق حجاج بن ایمن بن ام ایمن اور ایمن اسامہؓ کے ماں کی طرف سے بھائی تھے اور وہ انصار میں سے ایک آدمی تھے
فراه ابن عمر لم يتم ركوعه ولا سجوده فقال اعد
تو ان کو ابن عمرؓ نے دیکھا کہ وہ رکوع و سجود اچھی طرح ادا نہیں کر رہے تو انہوں نے فرمایا کہ نماز دوبارہ ادا کرو
قال ابو عبدالله وحده ثنى سليمان بن عبد الرحمن ثنا الوليد بن مسلم
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اور بیان کیا مجھ سے سلیمان بن عبد الرحمنؓ نے کہ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا
ثنا عبد الرحمن بن نمر عن الزهري ثنى حرملة مولى اسامة بن زيد انه بينما هو مع عبدالله بن عمر
کہا ہم سے عبد الرحمن بن نمرؓ نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہ مجھ سے حرملةؓ اسامہ بن زید کے غلام نے کہا کہ وہ عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے کہ
اذ دخل الحجاج بن ايمن فلم يتم ركوعه ولا سجوده فقال اعد فلما ولي قال لي ابن عمر
اچانکہ حجاج بن ایمن داخل ہوئے اور انہوں نے رکوع و سجود اچھی طرح ادا نہ کیا تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نماز دوبارہ ادا کرو، جب وہ واپس مڑے تو ابن عمرؓ نے مجھ سے پوچھا کہ
من هذا قلت الحجاج بن ايمن ام ايمن فقال ابن عمر لو راى هذا رسول الله ﷺ
یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ہیں تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر ان کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے
لا حبه فذكر حبه وما ولدته ام ايمن
تو ضرور ان سے محبت فرماتے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کی محبت کا تذکرہ فرمایا اور ان کے ساتھ جن کو ام ایمن نے جتا
قال ابو عبدالله وزادني بعض اصحابي عن سليمان وكانت حاضنة النبي ﷺ
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ مجھے میرے بعض ساتھیوں نے سلیمان کے واسطے سے زیادتی بیان کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی دایہ تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال نعیم:..... امام بخاری کے استاد ہیں ان کا نام حماد بن معاویہ بن حارث بن سلمہ بن مالک خزامی مروزی ہے۔

زادنی بعض اصحابی:..... سوال: بعض اصحابی تو مجہول ہے حکم کیسے لگایا؟

جواب:..... چونکہ یہ بات معروف ہے کہ امام بخاری عادل شخص سے روایت کرتے ہیں اس لئے اس کا کوئی حرج نہیں۔ بعض اصحابی کے متعلق کہا گیا ہے کہ یعقوب بن سفیان ہے۔

حالات ام ایمن:..... نام ہرکۃ، ہرکۃ (ام ایمن) کا شجرہ نسب اس طرح ہے برکت بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان۔ آنحضرت ﷺ کی دایہ تھیں اور آپ ﷺ کی پرورش میں آپؐ زیادہ توجہ کرتی رہیں بلکہ اہم کردار ادا کیا۔ برکتؓ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ سے پہلے کسی اور (عبید بن عمرو انصاری خزرجی) سے نکاح کیا تھا ان سے ایمن پیدا ہوا۔ اہل بیت نبوی ﷺ میں ام ایمن کے نام سے بڑی شہرت ملی۔ بعد میں حضرت زیدؓ سے نکاح ہوا تو ان سے اسامہ پیدا ہوئے، ام ایمن قدیم الاسلام تھیں۔ حبشہ اور مدینہ دونوں کی طرف ہجرت کی وجہ سے ذوالحجہ تین بھی ہیں۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ سے اپنی والدہ کے ساتھ مکہ المکرمہ دادھیال واپس آ رہے تھے تو حضرت ام ایمن بھی ساتھ تھیں، راستہ میں آپ کی والدہ کا انتقال پر ملال ہوا تو حضرت ام ایمن ہی آپ کو والدہ کے دفن کے بعد مکہ المکرمہ لائی تھیں، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میری ماں کے انتقال کے بعد انہوں نے میرے لئے ماں کا کردار ادا کیا اور یہ میری ماں کے بعد میری ماں ہیں، آپ ﷺ ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے اور حضرت صدیق و عمرؓ بھی آپؐ کی زیارت کو سعادت سمجھتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے بعد جب رخصتی کا وقت آیا تو حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ کے گھر پہنچانے کی سعادت بھی آپؐ کو حاصل ہوئی، حضرت عائشہؓ پر منافقوں نے جب تہمت لگائی تھی تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کی شرافت و عظمت کو بیان کیا۔

یاد رہے کہ ام ایمن آپ ﷺ کو باپ کی میراث میں ملی تھیں اور آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد جلد ہی ان کا انتقال ہوا۔

﴿۴۹﴾

باب مناقب عبد اللہ بن عمر بن الخطاب

یہ باب حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں ہے

حالات عبد اللہ بن عمر بن الخطاب

نام ونسب:..... عبد اللہ بن عمر بن الخطاب القرشی العدوی۔

اپنے والد کے ساتھ مکہ مکرمہ میں اسلام لائے بدر میں شریک نہیں ہوئے احد کی لڑائی میں کم عمری کے باعث واپس کر دیئے گئے خندق اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ عبادلہ ثلاثہ اور فقہاء سبعہ میں سے ہیں۔ آپ بڑے موحد اور سنت کے پابند اور انتہائی متقی اور پرہیزگار تھے، ایک مرتبہ حجاج نے خطبہ دیا اور تاخیر کر دی تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ سورج تیرا انتظار نہیں کرے گا تو حجاج نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تجھے اندھا کر دوں لیکن بعد میں اس نے ایک آدمی کو حکم دیا جس نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاؤں میں زہر آلودہ نیزہ گھسیڑ دیا جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے تین مہینے بعد ہوئی انہوں نے وصیت کی کہ مجھے جل میں دفن کیا جائے لیکن حجاج کے ظلم کی وجہ سے لوگ اس پر قادر نہ ہو سکے بعد میں آپ کو ذی طویٰ میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا، جل (حدود حرم سے باہر میقات کے اندر والی جگہ) مسجد تعمیر یعنی مسجد عائشہؓ سے تھوڑا سا پہلے بیت اللہ کی جانب اشارہ زاہر کے پاس آپ کی قبر مبارک ہے۔ آپ کی کل عمر ۸۴ سال تھی۔

(۲۳۰) حدثنا اسحق بن نصر ثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم
بیان کیا ہم سے اسحق بن نصر نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے
عن ابن عمر قال كان الرجل في حيوة النبي ﷺ اذا رأى رؤيا
انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا تو
قصها على النبي ﷺ فتعني ان ارى رؤيا اقصها على النبي ﷺ
نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کرتا تو میں نے تمنا کی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں تاکہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کروں
و كنت غلاما شابا اعزب و كنت انام في المسجد على عهد النبي ﷺ فرأيت في المنام
اور میں جوان غیر شادی شدہ تھا اور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد میں سویا کرتا تھا تو میں نے نیند میں دیکھا کہ
كان ملكين اخذاني فلهما بي الى النار فاذا هي مطوية كطي البئر
گویا کہ مجھے دو فرشتوں نے پکڑا تو وہ مجھے آگ کی طرف لے گئے تو اچانک وہ منڈیر باندھی ہوئی تھی کنویں کی منڈیر باندھنے کی طرح
واذا لها قرنان كقرني البئر واذا فيها ناس قد عرفتهم
اور اچانک اس کی دو جانیں تھیں۔ مثل کنویں کے اور اچانک اس میں ایسے لوگ تھے کہ میں ان کو پہچانتا ہوں
فجعلت اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من النار فلقيهما ملك اخر
تو میں نے اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار پڑھنا شروع کر دیا تو ان دونوں کو تیسرا فرشتہ ملا
فقال لي لم ترع فقصصتها علي حفصة
تو اس نے مجھے کہا کہ آپ خوف زدہ نہ ہوں تو میں نے اس کو حفصہؓ (اپنی بہن) کی خدمت میں عرض کیا

فقصتها	حفصة	على	النبي ﷺ	فقال	نعم	الرجل	عبدالله
تو حفصہؓ نے اس کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ بہت اچھا آدمی ہے							
لو كان يصلي من الليل	قال	سالم	وكان	عبدالله	لا ينام	من الليل	الا قليلا
اگر وہ رات کو (بھی) نماز پڑھا کرتا۔ سالمؓ نے کہا (اس واقعہ کے بعد) عبد اللہ رات کو بہت کم سوتے تھے							

﴿تحقیق و تشریح﴾

اذا رای رؤیا:..... رؤیا وہ واقعہ جو نیند میں دیکھا جائے اور بعض اوقات رات کو جو واقعہ دیکھا جائے اسکو بھی مجازاً رؤیا کہتے ہیں، اور رؤیت وہ واقعہ جو حالت بیداری میں دیکھا جائے۔
اعزب:..... وہ شخص جس کے گھر والے نہ ہوں، مراد غیر شادی شدہ۔
قرنان:..... دو طرفیں، جانبیں۔ لم ترع:..... ای لم تخف یعنی فرشتے نے کہا کہ تو نہ ڈر۔
نعم الرجل عبدالله:..... اسی جملہ سے حدیث کو ترجمۃ الباب سے مناسبت ہے۔

(۲۳۱) حدثنا يحيى بن سليمان ثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے کہا بیان کیا ہم سے ابن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے
عن سالم عن ابن عمر عن اخته حفصة ان النبي ﷺ قال لها ان عبدالله رجل صالح
انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے اپنی بہن حفصہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

﴿۵۰﴾

باب مناقب عمار وحذيفة

یہ باب ہے حضرت عمارؓ اور حضرت حذیفہؓ کے مناقب کے بیان میں

حالات حضرت عمار بن یاسرؓ

نام ونسب:..... نام عمار بن یاسر، کنیت ابوالیقظان۔ ان کی ماں کا نام سُمیہ ہے جنہیں ابو جہل نے شہید کیا اور یہ اسلام میں سب سے پہلی شہیدہ ہیں۔

حضرت عمار اور ان کے والد حضرت یاسرؓ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکالیف برداشت کیں، تپتے شعلوں پر لٹائے گئے رسول اللہ ﷺ جب ان کے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ یا نادر کونی

برداؤسلاماً علی عمار کما کنت علی ابراهیم۔ اولین مہاجرین میں سے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام الطیب المطیب رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شیطان سے پناہ دی ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کوفہ کے والی بھی رہے، تمام غزوات میں شرکت کی، جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر کی طرف سے لڑتے ہوئے ۳۷ھ میں شہید ہوئے ان کی کل عمر ۷۳ سال ہے۔

حالات حضرت حذیفہؓ

نام ونسب:..... نام حذیفہ بن یمان بن جابر ہے، یمان اصل میں لقب ہے اور نام خلیل ہے ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

اپنے والد یمان کے ساتھ اسلام لائے انصار کے قبیلہ بنو عبد الاشہل کے حلیف تھے حضرت عمرؓ نے انہیں بھی کوفہ کے بعض امور کا والی مقرر فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے راز دار ہیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں منافقین پر مطلع کر دیا تھا، جب کوئی آدمی فوت ہوتا تو حضرت عمرؓ، حضرت حذیفہؓ کی پیروی کرتے تھے کہ اگر وہ جنازے میں شریک ہوتے تو شرکت فرماتے ورنہ شرکت نہ فرماتے۔ ۳۶ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں جب کہ کوفہ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کی اطلاع پہنچ چکی تھی مدائن شہر میں آپؓ کی وفات ہوئی۔

فائدہ:..... امام بخاریؒ نے ان دونوں کو ایک باب میں اس لئے ذکر کر دیا کہ آنے والی حدیث میں دونوں کے لئے منقبت تھی۔

(۲۳۲) حدثنا مالک بن اسمعيل ثنا اسرائيل عن المغيرة عن ابراهيم
بيان کیا ہم سے مالک بن اسمعيل نے کہا بیان کیا ہم سے اسرائيل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے
عن علقمة قال قدمت الشام فصليت ركعتين ثم قلت اللهم
انہوں نے علقمہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں شام میں آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر میں نے دعا کی کہ اے اللہ
یسرلی جلیسا صالحا فاتیت قوما فجلست اليهم فاذا شيخ قد جاء
آپ مجھے صالح نمائش نصیب فرمادیں تو میں ایک جماعت کے پاس آیا اور ان کے پاس آکر بیٹھ گیا تو اچانک ایک بزرگ آئے
حتى جلس الي جنبی قلت من هذا قالوا ابو الدرداء
حتی کہ میرے قریب آکر بیٹھ گئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت ابو درداءؓ ہیں
فقلت انی دعوت الله ان یسرلی جلیسا صالحا فیسرک لی
تو میں نے کہا کہ تحقیق میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے صالح نمائش نصیب فرمادیں تو اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو میرے لئے مقدر فرمایا

قال ممن انت قلت من اهل الكوفة قال اوليس عندكم
انہوں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا کہ میں کوفہ والوں میں سے ہوں انہوں نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس نہیں ہیں
ابن ام عبد صاحب النعلین والوسادة والمطهرة وليس فيكم الذی
ابن ام عبد جن کا لقب صاحب النعلین والوسادہ والمطہرہ ہے اور کیا تم میں وہ شخص (بھی) نہیں ہے جن کو
اجاره الله من الشيطان یعنی علی لسان نبیہ ﷺ
اللہ تبارک و تعالیٰ نے شیطان سے پناہ عنایت فرمائی ہے یعنی نبی اکرم ﷺ کی لسان مبارک سے (ان کو پناہ کی اطلاع دی)
اوليس فيكم صاحب سرالنبی ﷺ الذی لا یعلم احد غیرہ ثم قال
کیا تمہارے درمیان راز داران نبی اکرم ﷺ بھی نہیں ہیں کہ (ان راز داروں کو) ان کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے پھر فرمایا کہ
كيف یقرأ عبد الله واللیل اذا یغشی فقرات علیه واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی
عبد اللہ بن مسعود واللیل اذا یغشی کس طرح پڑھتے ہیں تو میں نے ان کو پڑھ کر سنایا واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی
والذکر والانثی قال والله لقد اقرأ نبیها رسول الله ﷺ من فیہ الی فی
والذکر والانثی ابوداؤد نے فرمایا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی طرح اپنے منہ مبارک سے میرے منہ کی طرف پڑھایا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة فی قوله وفیکم الذی اجاره الله من الشيطان لان المراد به هو عمار بن یاسر۔ وفی قوله اوليس فيكم صاحب سرالنبی ﷺ لان المراد به هو حذیفہ بن الیمان۔

حالات حضرت ابوالدرداء

نام عویمر، والد کا نام عامر۔ انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابوالدرداء ہے اور مشہور بالکنیت ہیں، درداء ان کی بیٹی کا نام ہے۔ فقاہت، علم، دانائی میں بے مثل تھے، اپنے گھر میں سب سے آخر میں اسلام لائے اور اسلام لانے کا حق ادا کیا۔ شام میں سکونت اختیار کی اور ۳۲ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

ابن ام عبد:..... مراد عبد اللہ بن مسعود ہیں کیونکہ ان کی ماں کا نام ام عبد بنت عبد ہے مراد یہ ہے کہ کیا عبد اللہ بن مسعود تمہارے پاس موجود نہیں؟ مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے پاس ایسے عالم موجود ہیں پھر تمہیں غیر کی کیا ضرورت ہوئی؟

صاحب النعلین:..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جوتے اٹھاتے تھے اور ان کی نگرانی کرتے تھے۔

والوسادة:..... حضور ﷺ کا تکیہ بھی اٹھاتے تھے۔

المطهرة:..... اور وضوء کے لئے پانی کا برتن بھی اٹھاتے تھے۔

حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کثرت سے رہتے تھے اور خدمت کرتے تھے، یہاں تک کہ بعض

نور الد حضرت ابن مسعودؓ کو حضور ﷺ کے گھر کے آدمیوں میں سمجھتے تھے اور جب یہ اجازت طلب کرتے تو مجمع (کھانا) اجازت کے لئے کافی ہوتا تھا۔

الیس فیکم اجارہ اللہ کیا تم میں وہ شخص نہیں جس کو لسان نبوت سے پناہ کی اطلاع ملی تھی کہ اللہ پاک نے ان کو شیطانی حملوں سے پناہ دے دی ہے۔ اس سے مراد حضرت عمار بن یاسرؓ ہیں حضرت عمرؓ نے انہیں کوفہ کے بعض امور کا والی بنایا تھا اس لئے حضرت ابوالدرداءؓ نے ان کی کوفہ کی طرف نسبت کر دی۔

الیس فیکم صاحب سرا النبی ﷺ کیا تمہارے پاس راز دار نبی ﷺ نہیں ہے، مراد حضرت حذیفہ ہیں۔ آپؐ کو آنحضرت ﷺ نے منافقین کے حالات اور نام بتلائے جو اوروں کو نہیں بتلائے اس لئے راز دار نبی کہا گیا ہے۔ **مسئلہ مستنبطہ**: جب شہر میں علم دین سکھانے والے علماء موجود ہوں تو علم حاصل کرنے کے لئے دوسرے شہر جانا درست نہیں بلکہ بہتر یہ ہے شہر میں موجود بڑے عالم سے علم و فیض حاصل کرے اور اگر اپنے شہر میں رہ کر گھریلو مصروفیات علم کے حصول میں مانع ہوں تو دوسرے شہر جاسکتا ہے۔ الغرض حصول علم ضروری ہے جہاں سے بھی ممکن ہو۔ **فائدہ**: حضرت ابوالدرداءؓ نے یہ سوالات اس لئے کئے تھے کیونکہ انہوں نے خیال کیا تھا کہ حضرت علقمہؓ دمشق سے علم حاصل کرنے آئے ہیں۔

قرأت عبد اللہ بن مسعودؓ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۖ وَالذِّكْرِ وَالْأَنْثَىٰ قرأت مشہورہ متواترہ کے خلاف ہے۔ ۲

قرأت مشہورہ متواترہ: وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ کے بعد وما خلق الذکر والانثیٰ ہے۔ **قال واللہ الخ**: کہا اللہ کی قسم۔

سوال: قال کے فاعل کون ہیں؟ ابودرداءؓ یا عبد اللہ بن مسعودؓ؟

جواب: حضرت ابودرداءؓ

تنبیہ: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ وما خلق کی قرأت میں اختلاف رکھتے تھے جیسا کہ ابتداء میں معوذتین کے بارے میں غیر قرآن ہونے کا خیال رکھتے تھے لیکن جب صحابہؓ کا اجماع ہوا تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے رجوع کر لیا اور اجماع میں شامل ہو گئے،

(۲۳۳) حدثنا سليمان بن حرب ثنا شعبة عن مغيرة عن ابراهيم
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغيرة سے انہوں نے ابراہیم سے

قال ذهب علقمة الى الشام فلما دخل المسجد قال اللهم يسر لي جليسا صالحا
 کہا ملک شام گئے علقمہ جب مسجد میں داخل ہو یا انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ آپ مجھے صلح ہمیشہ نصیب فرمادیں
 فجلس الى ابي الدرداء فقال ابو الدرداء ممن انت قال من اهل الكوفة
 پس وہ ابو درداء کے پاس بیٹھے ابو درداء نے کہا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے عرض کیا کہ میں کوفہ والوں میں سے
 قال اليس فيكم او منكم الذي اجاره الله على لسان نبيه ﷺ يعني من الشيطان يعني عمارا
 انہوں نے کہا کہ تم میں وہ شخص نہیں جس کو اللہ پاک نے نبوت کی زبان پر پناہ دی ہے شیطان سے یعنی عمار کو
 قلت بلى قال اوليس فيكم او منكم صاحب السر الذي لا يعلم غيره يعني حذيفة
 میں نے کہا، ہاں اس نے کہا کہ تم میں یا فرمایا تم میں سے راز دار نبوت نہیں ہے؟ حضرت حذیفہ کے علاوہ ابن کو کوئی نہیں جانتا
 قلت بلى قال اليس فيكم او منكم صاحب السواك او السواد قال بلى
 میں نے کہا، ہاں ہے انہوں نے کہا کہ تم یا تم میں سے سواک والا یا فرمایا صاحب خلوت ہے، کہا، ہاں
 قال كيف كان عبدالله يقرأ والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى قلت والذكر والانثى
 کہا عبد اللہ بن مسعود واللیل اذا يغشى کس طرح پڑھتے ہیں میں نے کہا (وما خلق کے بغیر) والذكر والانثی پڑھتے ہیں
 قال ما زال بي هؤلاء حتى كادوا يستزلوني عن شيء سمعته من النبي ﷺ
 کہا وہ ہمیشہ میرے ساتھ تکرار کرتے رہے قریب تھا کہ وہ مجھے ایسی چیز سے پھسلا دیتے جس کو میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث مذکورہ بالا کا یہ دوسرا طریق ہے۔ درحقیقت حدیث سابق کی تفسیر ہے۔

صاحب السواک او السواد:..... صاحب السواد بمعنی صاحب السر۔ مراد یہ ہے کہ ہمہ
 وقت ساتھ رہنے والے کیونکہ حضور ﷺ نے انہیں فرما رکھا تھا کہ جب پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سن لو تو آ جاؤ جب تک
 کہ میں روک نہ دوں۔

﴿۵۱﴾

باب مناقب ابي عبيدة بن الجراح

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

مناقب ابي عبیده بن الجراح

نام عامر ہے والد کا نام عبد اللہ بن الجراح ہے القمیری القرشی ہے۔ ان کا نسب فہر بن مالک میں حضور ﷺ

سے جانتا ہے۔ کنیت ابو عبیدہ ہے اور مشہور بالکنیت ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رسول اللہ ﷺ نے امین هذه الامۃ کا لقب آپ کو عطا فرمایا۔ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی، غزوہ احد میں ثابت قدم رہے اور خود کی جو کڑیاں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں گھس گئی تھیں ان کو دانتوں سے کھینچ کر نکالا جس سے سامنے کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں شام کا امیر مقرر فرمایا تھا ۱۸ھ طاعون عمواس میں شام کے شہر اردن میں وفات پائی۔ آپ کا جنازہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے پڑھایا اور بیسان نامی مقام میں دفن ہوئے آپ کی کل عمر ۵۸ سال ہے۔

سوال:..... امام بخاریؒ نے ابو عبیدہ بن الجراح کے مناقب کو باقی عشرہ مبشرہ کے مناقب سے الگ کیوں ذکر کیا؟

جواب:..... یہ تصرف ناقلین سے ہے یا یہ کہ امام بخاریؒ نے ترتیب کا لحاظ نہیں کیا کیف ما اتفق ذکر کیا۔ نہ افضلیت کا لحاظ کیا اور نہ مسابقت فی الاسلام کا لحاظ کیا اور نہ ہی عمر کا لحاظ کیا البتہ خلفاء راشدین کو فضیلت اور ترتیب کے لحاظ سے مقدم کیا اسی لئے انہوں نے ہر ایک کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ قائم کیا مگر ناقلین نے کیف ما اتفق بعض کو بعض سے ملا لیا۔

(۲۳۴) حدثنا عمرو بن علی ثنا عبد الاعلیٰ ثنا خالد عن ابی قلابہ قال بیان کیا ہم سے عمرو بن علی نے کہا بیان کیا ہم سے عبد الاعلیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے ابو قلابہ سے انہوں نے کہا کہ
ثنی انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال ان لكل امة امینا وان امیننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح
مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور بیشک ہماری اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

عمرو بن علیؓ:..... کنیت ابو حفص ہے، بابلی، بصری، صیرفی ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں کے استاد ہیں۔ امام بخاریؒ مغازی میں ابو الولیدؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابو بکرؓ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں حمید بن مسعدہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

امین:..... وہ شخص جو کہ ثقہ، پسندیدہ، اور امانتدار ہو اگرچہ یہ صفات کل صحابہ میں مشترک ہیں لیکن بعض کو غلبہ کی وجہ سے خاص کر لیا گیا جیسے حضرت عثمانؓ کے لئے حیاء، اگرچہ سارے صحابہ ہی حیاء والے تھے۔ ترمذی شریف مناقب معاذ بن جبل میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمایا ارحم بامعی ابو بکر و اشدھم فی امر اللہ عمر و اصدقھم حیاء عثمان و اعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل و افرضھم زید ابن ثابت و اقرءھم ابی بن کعب و لكل امة امین و امین هذه الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح۔

ایتھا الامۃ:..... یا یہ مرفوع پڑھا جائے گا منادی ہونے کی وجہ سے یا منصوب پڑھا جائے گا اختصاص کی وجہ سے۔

(۲۳۵) حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا شعبة عن ابى اسحق عن صلة عن حذيفة			
بیان کیا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے ابواسحق سے انہوں نے صلہ سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کیا کہ			
قال	قال	النبي ﷺ	لاهل
فأشرف	أصحابه	فبعث	أبا عبيدة
انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا کہ میں ضرور بالضرور ایک امین کو بھیجوں گا جو کہ مفت امین کے حقدار ہیں			
تو حضرات صحابہ کرامؓ توقع کرنے لگے (ہر ایک اپنے بارے میں) تو رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ کو (ان کی طرف) بھیجا			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ مغازی میں بندارؒ سے بھی اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں بندارؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں محمود بن غیلانؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے سنن میں بندارؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

نجران:..... نجران یمن کے ایک شہر کا نام ہے اور جب حضور ﷺ نے اعلان کیا تو سب صحابہ نے توقع رکھی کہ شاید ہمیں امین قرار دیا جائے لیکن آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو یہ شرف بخشا۔

فائدہ:..... باب مناقب مصعب بن عمیرؓ

یہ باب ہے حضرت مصعب بن عمیرؓ کے مناقب کے بیان میں

اس کے تحت امام بخاریؒ نے کوئی حدیث ذکر نہیں فرمائی، شاید بخاریؒ کی شرائط کے مطابق کوئی حدیث نہیں ملی اس لئے بیاض چھوڑا۔ بعض نسخوں میں سرے سے یہ باب ہی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے سامنے موجود نسخہ میں اور بعض نسخوں میں یہ باب ہے۔

مصعب بن عمیرؓ کے مختصر حالات:..... نام مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار، کنیت ابو عبد اللہ۔ اجلہ صحابہ میں سے ہیں، آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ والوں کو قرآن پڑھانے اور دین سمجھانے کے لئے بھیجا، ابن قتیہ لیشی نے جنگ احد میں آپ کو بے دردی سے شہید کر ڈالا، شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔

اسلام لانے کا واقعہ:..... آنحضرت ﷺ دار ارقم میں بیٹھے دین و اسلام کی دعوت دے رہے تھے آپ آئے اور کلمہ پڑھا، عرصہ دراز تک ماں اور قوم کے ڈر سے اسلام چھپائے رکھا، آنحضرت ﷺ سے چھپ کر ملنے آیا

کرتے تھے، حضرت عثمان بن طلحہؓ نے ایک دن آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تو ماں اور قوم کو اطلاع کر دی، آپ کو پکڑ کر قید کر دیا گیا آپ کافی عرصہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے حتیٰ کہ ایک دن حبشہ کی طرف ہجرت کا موقع ملا، سب سے پہلے آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، بدر کی لڑائی میں شرکت کی اور احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

﴿ ۵۲ ﴾

باب مناقب الحسن والحسين

یہ باب ہے حضرت حسن و حسینؓ کے مناقب کے بیان میں۔

مناقب الحسن والحسين

حضرت حسنؓ کے حالات: آپ حضرت علیؓ کے فرزند ہیں، ۳ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے ولادت سے ساتویں دن آپ ﷺ نے ان کا عقیدہ کیا تھا اور ان کے بال منڈوائے تھے اور بالوں کے ہموں چاندی خیرات کرنے کا حکم دیا تھا، آنحضرت ﷺ نے آپ سے بڑا پیار کیا ہے، حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد آپ خلیفہ بنائے گئے، آپ نے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائی اور ان کو خونریزی سے بچایا، تقریباً چھ ماہ تک خلیفہ رہنے کے بعد کسی علت، ذلت اور قلت کے بغیر خلافت چھوڑ دی، ۴۹ھ کو زہر کی وجہ سے شہادت پائی۔ ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انہیں زہر پلا دیا تھا، آپ کو تین بار زہر پلایا گیا۔

حضرت حسینؓ: آپ حضرت حسنؓ کے چھوٹے بھائی ہیں۔

تاریخ پیدائش: شعبان ۴ھ، جب آپ پیدا ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے آپ کے کان میں اذان دی، آپ اہل کساء کے پانچویں شخص ہیں،

تاریخ شہادت: سن ۶۱ھ میں کربلا میں آپ کو شہید کر دیا اور یہ کربلا آج کل عراق کا حصہ ہے۔

دونوں کو اکٹھے ذکر کیا اس لئے کہ کثیر مناقب میں یہ مشترک تھے۔

آنحضرت ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا سید شباب اہل الجنة۔ اور اسی طرح فرمایا ہما

ریحاننی فی الجنة۔

❁ وقال نافع بن جبیر عن ابی هريرة عانق النبی ﷺ الحسن نافع بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہؓ کے واسطے سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسنؓ کو اپنے گلے لگایا

یہ قیث ہے۔ امام بخاریؒ نے کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الاسواق صفحہ ۲۸۲ ج ۱ میں اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔

(۲۳۶) حدثنا صدقه انا ابن عیینة ثنا ابو موسی عن الحسن انه سمع ابا بکرہؓ بیان کیا ہم سے صدقہ نے کہا خردی ہمیں ابن عیینہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے حسن سے کہ انہوں نے ابو بکرہ سے سنا سمعت النبی ﷺ علی المنبر والحسن الی جنبہ ینظر الی الناس مرة انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے منبر پر سنا اور حسنؓ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے کہ بھی لوگوں کی طرف دیکھتے والیہ مرة ویقول ابی هذا سید ولعل الله ان یصلح به بین فتنین من المسلمین اور بھی ان کی طرف دیکھتے اور فرما رہے تھے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائیں گے

مطابقہ للترجمة فی قوله هذا سید۔

یہ حدیث کتاب الصلح، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علیؓ میں گزر چکی ہے۔
ان یصلح به:..... حضرت حسنؓ کے ذریعہ حضور ﷺ کی یہ پیشین گوئی درست ثابت ہوئی مسلمان دو فرقے ہو گئے تھے ایک فرقہ آپؐ کے ساتھ تھا اور دوسرا فرقہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ تھا اور حضرت حسنؓ اس وقت لوگوں میں خلافت کے زیادہ حق دار تھے لیکن ان کے ورع اور شفقت علی الامت نے ترک ملک اور ترک دنیا کو اختیار کیا اور حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں صلح کر لی اور یہ صلح کسی کی یا کمزوری کی وجہ سے نہیں تھی اس لئے کہ چالیس ہزار افراد نے آپ سے موت پر بیعت کی تھی۔

(۲۳۷) حدثنا مسدد ثنا معتمر سمعت ابی ثناء ابو عثمان عن اسامة بن زید عن النبی ﷺ بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم سے ابو عثمان نے اسامہ بن زیدؓ سے نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں انه کان یاخذہ والحسن ویقول اللهم انی احبهما فاحبهما اوکما قال کہ تحقیق آپ ﷺ ان کو اور حضرت حسنؓ کو لئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں آپ بھی ان کو محبوب بنالیں یا جیسا کہ فرمایا

والحسن:..... ای ویاخذ الحسن اور یہ بھی جائز ہے کہ او، مع کے معنی میں ہو۔

(۲۳۸) حدثنا محمد بن الحسن بن ابراہیم ثنا حسین بن محمد ثنا جریر عن محمد عن انس بن مالک بیان کیا ہم سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے حسین بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے جریر نے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کیا قال ائی عبید اللہ بن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک (بعد از شہادت) لایا گیا سوطشت میں رکھا گیا

فجعل	بنکت	وقال	فی	حسنه	شیئا
تو وہ (ابن زیاد) اس کو (اپنی چھڑی کے ساتھ) مارنے لگ گیا۔ اس (ابن زیاد) نے حضرت حسینؑ کے بارے میں کچھ کہا					
فقال انس کان اشہم برسول اللہ ﷺ وکان مخضوبا بالوسمة					
سو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ وہ (حضرت حسینؑ) ان اہل بیت میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ تھے اور انہوں (حضرت حسینؑ) اپنے سر اور داڑھی مبارک کے بالوں میں) نے دسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا (بوقت شہادت)					

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله كان اشهم برسول الله ﷺ

عبید اللہ بن زیاد:..... یہ یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفہ کا امیر تھا اس نے ایک ہزار فوجیوں کا لشکر بھیجا جس کا جرنیل حرب بن یزید تمیمی کو مقرر کیا گیا۔ اس کی امارت میں حضرت حسینؑ شہید کئے گئے اور اس نے حضرت حسینؑ کے خُسن میں کوئی بات کی تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ یہ حضور ﷺ کے زیادہ شبیہ تھے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضرت حسنؑ سینہ سے سر تک حضور ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے اور نچلے حصے میں حضرت حسینؑ زیادہ مشابہ تھے۔

مخضوبا بالوسمة: سوال:..... حضور ﷺ نے فرمایا واجتنبوا السوادۃ

جواب (۱):..... انہوں نے خالص دسمہ سے سر کو رنگا ہوا تھا اور خالص دسمہ بالوں کو زیادہ کالا نہیں کرتا، اور نہ ہی خالص سیاہی سے ہے تاکہ شبیہ شباب سے ملتے نہ ہو جائے۔

جواب (۲):..... حضرت حسینؑ مجاہد تھے اور مجاہد کے لئے خضاب بالسواد جائز ہے۔

عبید اللہ بن زیاد کا انجام:..... مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے حکم سے ابراہیم بن اشتر، ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر کاٹ کر لائے اور انہیں مختار کے آگے پھینک دیا ایک سانپ آیا اور سروں کے درمیان داخل ہو گیا یہاں تک کہ ابن زیاد کے منہ میں داخل ہو گیا اور اس کے نتھنے سے نکل گیا، پھر داخل ہوا اور اس کے نتھنے سے نکل گیا اور اسی طرح کرتار ہا پھر مختار نے ان تمام سروں کو بشمول ابن زیاد کے سر کے مکہ مکرمہ محمد بن الحنفیہ کی طرف بھیج دیا تو ان کو عبرت کیلئے مکہ مکرمہ میں نصب کر دیا گیا ۳

(۲۳۹) حدثنا حجاج بن منهال ثنا شعبة اخبرنا عدی سمعت البراء
بیان کیا ہم سے حجاج بن منہال نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمیں عدی نے کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا
قال رأيت النبي ﷺ والحسن بن علي عاتقه يقول اللهم اني احبه فاحبه
انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی اس حال میں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت رسول اللہ ﷺ کے کندھوں پر تشریف فرما تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں آپ بھی ان کو (اپنا) محبوب بنالیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام مسلمؒ نے فضائل میں عبید اللہ بن معاذؓ سے اور امام ترمذی نے مناقب میں بندارؓ سے اور امام نسائی نے مناقب میں علی بن حسین درہمیؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۲۴۰) حدثنا عبدان انا عبد الله انا عمر بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة
بیان کیا ہم سے عبدان نے کہا خبر دی ہمیں عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
عن عقبة ابن الحارث قال رأيت ابا بكر وحمل الحسن
انہوں نے عقبہ بن حارث سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا اس حال میں کہ انہوں نے حضرت حسنؓ کو اٹھایا ہوا تھا
وهو يقول بابي شبيه بالنبي ﷺ ليس شبيه بعلي وعلي يضحك
اور فرما رہے تھے کہ میرے باپؓ فدا ہوں کہ (یہ) نبی اکرم ﷺ کے زیادہ مشابہ ہیں اور علیؓ کے زیادہ مشابہ نہیں ہیں اور علیؓ ہنس رہے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

لیس شبیہ بعلی: یہ آپس کے مزاح سے ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ آپس میں انس، محبت رکھتے تھے۔

(۲۴۱) حدثنا يحيى بن معين وصدقة قال انا محمد بن جعفر عن شعبة
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ نے انہوں نے کہا کہ خبر دی ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے
عن واقد بن محمد بن محمد عن ابيه عن ابن عمر قال
وہ واقد بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ
قال ابوبكر ارقبوا محمدا في اهل بيته
حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ (کے حقوق کی) حفاظت کرو ان کے اہل بیت کے حق میں

یہ حدیث باب مناقب قرابة رسول اللہ ﷺ میں قریب ہی گزر چکی ہے۔

(۲۴۲) حدثنا ابراهيم بن موسى انا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن انس
بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمیں ہشام بن یوسف نے انہوں نے معمرؓ سے انہوں نے زہریؓ سے انسؓ سے
قال لم يكن احد اشبه بالنبي ﷺ من الحسن بن علي
انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے زیادہ مشابہ حضرت حسن بن علیؓ سے (بڑھ کر) کوئی (بھی) نہیں تھا
☆ وقال عبدالرزاق انا معمر عن الزهري اخبرني انس
اور عبد الرزاق نے کہا کہ معمرؓ کے واسطے سے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت انسؓ نے خبر دی

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال عبدالرزاق: یہ تعلق ہے۔ اس سے غرض یہ بتانا ہے کہ ابن شہاب زہری کا حضرت انسؓ سے سماع ثابت ہے۔

(۲۴۳) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبه عن محمد بن ابی یعقوب بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے سمعت ابن ابی نعم سمعت عبد اللہ بن عمر و سالہ رجل عن المحرم کہا میں نے ابن ابی نعم کو سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ ان سے کسی آدمی نے عزم کے بارے میں سنا کہ کیا قال شعبه احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألون عن قتل الذباب شعبہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ وہ آدمی جو کبھی قتل کرتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ عراق والے کبھی قتل کے بارے میں سوال کرتے ہیں وقد قتلوا ابن بنت رسول الله ﷺ وقال النبي ﷺ هما ريحا نتاى من الدنيا اور تحقیق انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ریحانِ نقای:..... یعنی حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

ترمذی میں روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اپنے پاس بلا تے انہیں سو گھتے اور اپنے ساتھ ملا لیتے تھے ۲

(५२)

باب مناقب بلال بن رباح مولى ابی بکرؓ

یہ باب ہے حضرت بلال بن رباح مولیٰ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

مناقب بلال بن رباح

نام بلال ہے والد کا نام رباح والدہ کا نام حمامہ ہے جو کہ بنی حنظل قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ قدیم الاسلام میں مکہ مکرمہ میں غلاموں میں سے سب سے پہلے انہوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے سخت تکالیف برداشت کیں۔ ابتداء میں ایک کافر کے غلام تھے امیہ بن خلف جو مسلمانوں کو سخت ترین دشمن تھا۔ آپ کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت پتی ریت پر لٹا کر سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیتا، رات کو زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگاتے جاتے، اگلے دن پھر زنجی حالت میں گرم زمین پر ڈالا جاتا کہ بے قرار ہو کر اسلام سے پھر جاویں، مگر آپ اس حالت

میں بھی احد، احد پکارتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پانچ اوقیہ میں خرید کر آپ کو آزاد کیا۔ مؤذن رسول ہوئے سفر و حضر میں اذان کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی، بدر اور اس کے بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے، اللہ کی قدرت امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کے ہاتھوں بدر کی لڑائی میں جہنم واصل ہوا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ رہنا ان کے لئے دشوار ہو گیا، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اصرار پر ٹھہرے اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ان کی اجازت سے شام کی طرف جہاد میں مشغول ہو گئے۔ ایک عرصہ تک مدینہ لوٹ کر نہیں آئے ایک مرتبہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال یہ کیا ظلم ہے ہمارے پاس کبھی نہیں آئے، آنکھ کھلنے پر ندامت ہوئی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، حضرات حسنین کریمین کی فرمائش پر اذان دی لوگوں کو حضور ﷺ کا زمانہ یاد آ گیا ہر آنکھ اشک بار ہو گئی۔ چند روز قیام کے بعد واپس لوٹ گئے ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں دمشق شہر میں وصال ہوا۔

❁ وقال النبی ﷺ سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنة اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آپ کے جوتوں کی آواز اپنے سامنے جنت میں سنی

یہ تعلق اس حدیث کا حصہ ہے جو صلوۃ اللیل میں گزر چکی ہے۔

(۲۴۴) حدثنا ابو نعیم ثنا عبدالعزیز بن ابی سلمۃ عن محمد بن المنکدر انا جابر بن عبد اللہ قال بیان کیا ہم سے ابو نعیم نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے وہ محمد بن منکدر سے کہا خبر دی ہمیں جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کان عمر یقول ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلالؓ کو آزاد کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت بلالؓ پر سید (بمعنی سردار) کا لفظ استعمال کیا ہے اس میں ان کے لئے منقبت عظیمہ ہے۔

سوال:..... اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلالؓ، حضرت عمرؓ سے افضل ہیں جب کہ ایسا نہیں؟
جواب:..... آپ نے تو اضعافاً ایسے فرمایا اور نہ حضرت عمرؓ افضل ہیں۔

(۲۴۵) حدثنا ابن نمیر عن محمد بن عبید ثنا اسمعیل عن قیس بیان کیا ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے محمد بن عبید سے کہا بیان کیا ہم سے اسمعیل نے انہوں نے قیس سے روایت کیا ہے ان بلالا قال لابی بکر ان کنت انما اشتريت لی نفسک فامسکنی کہ حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا کہ اگر تو آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو آپ مجھے روک رکھیں

وان كنت انما اشتريتني لله فذعني وعمل الله
اوراگر آپ نے مجھے اللہ (کی رضا) کے لئے خریدا ہے تو مجھے چھوڑ دیں (آزاد فرمادیں) اور اللہ کی رضا حاصل فرمائیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة يمكن ان تؤخذ من قوله فذعني وعمل الله۔

ابن نمير:..... نام محمد بن نمیر ہے۔

عمل اللہ:..... ایک روایت میں فذعنی وعملی لله (مجھے چھوڑیے اجازت دیجئے میرا عمل اللہ کے لئے ہے) اور ولایت ابواسامہ میں ہے فذرني (ای فذعنی) اعمل لله ہے۔

حدیث کا پس منظر:..... آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت بلالؓ نے جہاد کی غرض سے مدینہ منورہ کو چھوڑنے کا ارادہ کیا تو خلیفہ اول متقی و حسن بلالؓ حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کو مسجد نبوی ﷺ میں اذان دینے کی غرض سے روکا۔ حضرت بلالؓ نے فرمایا میں آنحضرت ﷺ کے وصال کی وجہ سے آپ ﷺ کی جگہ خالی دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا اس لئے یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو مدینہ چھوڑنے سے روکا تو آپؓ نے کہا اگر آپؓ نے مجھے اپنی ذات کے لئے امیہ بن خلف سے خریدا تھا تو پھر مجھے اپنے پاس روکے رکھیں یعنی مدینہ میں رہنے کا حکم کریں اور اگر اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مجھے خریدا (پھر آزاد کر دیا) تو مجھے جانے دیجئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تجھے اللہ پاک کا واسطہ دیتا ہوں اور (امیر المؤمنین ہونے کی وجہ سے) میرا تمہارے اوپر حق بھی ہے لہذا آپ مدینہ میں رہیں مسجد نبوی ﷺ میں اذان دیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات تک مدینہ منورہ میں رہے بعد میں حضرت عمرؓ کی اجازت سے جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے شام گئے۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت بلالؓ نے فرمایا یا ربنا افضل عمل المؤمن الجہاد فاردت ان اربط فی سبیل اللہ

﴿۵۴﴾

باب مناقب ابن عباسؓ

یہ باب ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حالات

نام عبداللہ بن عباس، کنیت ابوالعباس۔ ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔

آنحضرت ﷺ کی دُعا:..... آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ ملایا (سینہ سے لگایا) اور پھر دُعا دی اللہم علمہ الكتاب (اے اللہ! ان کو قرآن کی سمجھ عطا فرما) آپ ﷺ کی دُعا قبول ہوئی۔ بڑے بڑے صحابہ کرام قرآن مجید کی تفسیر کے لئے آپ سے رجوع کیا کرتے تھے، آپ کو رئیس المفسرین کہا جاتا ہے۔

تاریخ وفات:..... ۶۸ھ کو طائف میں انتقال ہوا، آپ کی نماز جنازہ محمد بن حنفیہ نے پڑھائی، آپ کی قبر مبارک طائف شہر کے وسط میں ہے۔

امام بخاریؒ نے کتاب العلم میں بھی اسے ذکر کیا ہے باب قول النبی ﷺ اللہم علمہ الكتاب

(۲۴۶) حدثنا مسدد ثنا عبد الوارث سعن خالد عن عكرمة عن ابن عباس بيان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے قال ضمنی النبی ﷺ الی صدرہ وقال اللہم علمہ الحکمة کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے سینہ مبارک کے ساتھ لگایا اور فرمایا کہ اے اللہ! ان کو علم و حکمت کی تعلیم فرما دیجئے یہ حدیث کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور یہاں اس کو تین طرق سے ذکر کیا ہے (۱) مسدد (۲) ابی معمر (۳) موسیٰ بن اسمعیل۔

(۲۴۷) حدثنا ابو معمر ثنا عبد الوارث وقال اللہم علمہ الكتاب بیان کیا ہم سے ابو معمر نے کہا بیان کیا ہم سے عبد الوارث نے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! ان کو قرآن کی تعلیم نصیب فرمادیں ثنا موسیٰ ثنا وهيب عن خالد مثله قال البخاری والحکمة الاصابة فی غیر النبوة ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وهيب نے خالد سے اس کی مثل بیان کیا امام بخاریؒ نے فرمایا کہ حکمت زبان سے درست بات کرنا بغیر نبی ہونے کے

﴿تحقیق و تشریح﴾

اللہم علمہ الحکمة:..... بعض روایتوں میں ہے علمہ الكتاب اور بعض نے یہاں پر حکمت کی تفسیر ہی قرآن سے کی ہے۔

سوال:..... حکمت سے کیا مراد ہے؟

جواب:..... اس کی کئی مرادیں بیان کی گئی ہیں: (۱) بات میں درستگی (۲) اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ (۳) جس کے صحیح ہونے کی عقل شہادت دے (۴) بعض نے کہا کہ حکمت وہ نور ہے جو کہ الہام اور وسوسہ میں فرق کرتا ہے (۵) بعض نے کہا کہ حکمت صحیح اور جلدی جواب دینے کو کہتے ہیں۔ (۶) حضرت ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام مالکؒ سے پوچھا کہ حکمت کیا ہے؟ تو فرمایا کہ معرفة الدين وتفقه فيه والاتباع (۷) امام شافعیؒ فرماتے ہیں الحکمة سنة رسول الله ﷺ (۸) بعض نے کہا کہ حکمت حق اور باطل میں فیصلہ کرنے کو کہتے ہیں۔

(○○)

باب مناقب خالد بن الوليد

یہ باب ہے حضرت خالد بن ولیدؓ کے مناقب کے بیان میں

حضرت خالد بن ولیدؓ کے حالات

ان کا نام خالد بن ولید، کنیت ابوسلیمان لقب سیف اللہ، ان کی والدہ کا نام لبابۃ الصغریٰ ہے جو کہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کی بہن ہیں۔ ان کا نسب حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مرہ بن کعب میں جا کر ملتا ہے۔ صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کی درمیانی مدت میں اسلام لائے، بہت بڑے جنگجو تھے اسلام لانے کے بعد تمام لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر اپنے جوہر دکھائے اور رسول اللہ ﷺ کی زبانی ”سیف من سیوف اللہ“ کا لقب پایا۔ بعد میں مرتدین کو قتل کیا، بڑے بڑے شہروں کو فتح کیا۔ حمص مقام پر ۲۱ھ میں وفات پائی اور یہ شہر ملک شام کے قریب ہے، وفات سے کچھ دیر پہلے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں وقف کر دیئے۔

(۲۴۸) حدثنا احمد بن واقد ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن انس
بين کیا ہم سہمدين عقد نہ کھيلياں کیا ہم سے حمد بن زيد نے انہیں نے ايوب سے انہیں نے حميد بن ہلال سے انہیں نے حضرت انسؓ سے یہ ہے
ان النبي ﷺ نعي زيدا وجعفر ا وابن رواحة للناس قبل ان ياتيهم خبرهم
کہ نبی اکرم ﷺ نے زيد بن حارثہ جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر سنائی لوگوں کو ان کی خبر ان لوگوں کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی
فقال اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب
تو آپ ﷺ نے فرمایا پرچم اسلام زيد بن حارثہؓ نے تھام لیا تو وہ شہید کئے گئے پھر جعفر بن ابوطالبؓ نے تھام لیا تو وہ شہید ہو گئے
ثم اخذ ابن رواحة فاصيب وعيناہ قلتر فان حتى اخذ سيف من سيوف الله حتى فتح الله عليهم
پھر عبد اللہ بن رواحہؓ نے سنبال لیا تو وہ (بھی) شہید ہو گئے اس حال میں رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں حتی کہ اللہ
کی تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولیدؓ) نے پرچم اسلام تھام لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان (کفار) کے خلاف فتح عطايت فرمادی۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله حتى اخذ سيف من سيوف الله.

یہ حدیث کتاب الجنازہ میں ابی معمرؓ سے اور کتاب الجہاد میں یوسف بن یعقوبؓ سے اور علامات نبوت میں سلیمان بن حربؓ سے اور مغازی میں احمد بن واقدؓ سے امام بخاریؒ لائے ہیں۔

سیف من سیوف اللہ:..... مراد حضرت خالد بن ولیدؓ ہیں۔ حضور ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی تلوار قرار دیا، غزوہ موتہ میں یہ لقب ملا جیسا کہ حدیث الباب میں ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ میں دشمن کی فوج میں گھس جاتا کہ مجھے شہادت نصیب ہو جائے لیکن شہادت نصیب نہیں ہوئی، موت کے وقت فرمایا کہ ایک باشت جسم میں جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر تیر یا تلوار یا نیزے کا زخم نہ ہو، افسوس کہ میں اونٹ کی موت مر رہا ہوں۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس موقع پر لکھا ہے کہ حضرت خالدؓ ناحق شہادت کی تمنا کرتے رہے جب اللہ کے نبیؐ نے انہیں سیف اللہ کہہ دیا تو نہ کوئی توڑ سکتا تھا اور نہ ہی کوئی موڑ سکتا تھا اور ابن حبانؒ اور حاکمؒ عبد اللہ بن ابی اوفیؒ سے ایک حدیث لائے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا خالد کو تکلیف نہ دو وہ تو اللہ کی تلوار ہے اللہ پاک نے ان کو کفار پر مسلط کیا ہے!

﴿۵۶﴾

باب مناقب سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ

یہ باب حضرت سالم بن مولیٰ ابی حذیفہؓ کے مناقب کے بیان میں ہے

حضرت سالم بن معقلؓ کے حالات

نام:..... سالم بن معقل، کنیت ابو عبد اللہ۔ یہ ابو حذیفہ کے مولیٰ (غلام) اور محتبی ہیں، فارس کے رہنے والوں میں سے ہیں اور یہ فضلاء صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ ان کا شمار مہاجرین میں ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور ان کا انصار میں بھی شمار ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ابو حذیفہؓ کی بیوی انصاریہ کے غلام تھے اور قریش میں بھی ان کا شمار ہوتا ہے اور عجم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ اصطخر یا (عجم الفرس) ایران کے رہنے والے تھے بدر میں شریک ہوئے اور بعد کی جنگوں میں بھی شریک ہوئے۔ یہ قراء صحابہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے قباء میں مہاجرین (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے ان) کی امامت کرایا کرتے تھے۔ جنگ یمامہ میں ابو حذیفہؓ کے ساتھ شہید کئے گئے۔ شہادت کے وقت آپؐ کی عمر ۵۳ یا ۵۴ سال تھی۔

(۲۴۹) حدثنا سليمان بن حرب ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابراهيم عن مسروق

بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے

قال	ذکر	عبدالله	عند	عبدالله	بن	عمرو	فقال	ذاک	رجل
کہ	حضرت	عبدالله	بن	عمرو	کی	مجلس	میں	حضرت	عبدالله
بن	مسعود	کا	ذکر	کیا	گیا	تو	حضرت	عبدالله	بن
عمرو	نے	فرمایا	کہ	وہ	آدمی	ہیں			
لا	زال	احبہ	بعد	ما	سمعت	رسول	الله	ﷺ	يقول
استقرؤا	القرآن	من	اربعة	من	عبدالله	بن	مسعود	فبدأ	به
کہ	جب	میں	نے	رسول	ﷺ	کو	ذمات	سنا	کہ
قرآن	چار	آدمیوں	سے	پڑھا	کر	لو	عبدالله	بن	مسعود
کے	ام	گرامی	ساتھ	ابتداء	فرمائی	تو	میں	میشان	سے
عبت	کہتا	ہوں							
وسالم	مولی	ابی	حذیفہ	وابی	بن	کعب	ومعاذ	بن	جبل
قال	ولا	ادری							
اور	دوسرے	سالم	مولی	ابو	حذیفہ	اور	حضرت	ابی	بن
کعب	اور	حضرت	معاذ	بن	جبل	راوی	نے	کہا	کہ
مجھے	علم	نہیں	ہے						
بدأ	بابی	اور	بمعاذ	بن	جبل				
کہ	انہوں	نے	حضرت	ابی	بن	کعب	یا	حضرت	معاذ
بن	جبل	کے	ساتھ	ابتداء	فرمائی	(حضرت	عبدالله	بن	مسعود
کے	بعد	کس	کا	ذکر	فرمایا)				

﴿تحقیق و تشریح﴾

ذکر عبدالله:..... عبدالله بن مسعود کا ذکر کیا گیا یعنی مجلس میں ان کا نام آیا۔

استقرؤا القرآن من اربعة:..... حضور ﷺ نے چار صحابہ کا نام لیا کہ ان سے قرآن پاک پڑھو، سب سے پہلے عبدالله بن مسعود کا پھر سالم مولیٰ ابو حذیفہ، پھر ابی بن کعب، پھر معاذ بن جبل کا نام لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ پہلے ابی بن کعب کا نام لیا اور بعد میں معاذ کا یا اس کے الٹ۔

سوال:..... ان چار کا نام کیوں لیا؟

جواب (۱):..... الفاظ قرآن کے ضبط کرنے میں یہ سب سے بڑھے ہوئے (پیش پیش) تھے اور ادائے قرآن میں اتقن تھے اگرچہ اور حضرات بھی قرآن کے معنی کو زیادہ سمجھنے والے تھے۔

جواب (۲):..... یہ حضرات قرآن پاک پڑھانے کے لئے فارغ تھے جب کہ دوسرے حضرات دیگر کاموں میں مصروف تھے۔

﴿۵۷﴾

مناقب عبدالله بن مسعود

حضرت عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب کا تذکرہ

عبدالله بن مسعود کے مختصر حالات:

نام عبدالله بن مسعود، کنیت ابو عبد الرحمن، ان کے والد زمانہ جاہلیت میں وفات پا گئے تھے لیکن ان کی والدہ اسلام لائیں اور شرف صحابیت حاصل کیا۔ قدیم الاسلام ہیں رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں جانے سے قبل اسلام

لائے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے، رسول اللہ ﷺ کے راز دار، مسواک اور پانی کا برتن اٹھانے اور جوتے پہنانے والے اور غسل کے وقت پردہ کرنے والے اور جب حضور ﷺ سو جاتے تو جگانے والے تھے، کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر داخل ہوتے تھے حتیٰ کہ اجنبی لوگ آپ کو حضور ﷺ کے گھرانے کا فرد ہی شمار کرتے تھے۔ بدر اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت کی خوشخبری دی، حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کوفہ میں عہدہ قضاء کے والی ہوئے اور بیت المال بھی آپ کے سپرد ہوا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام تک آپ وہیں رہے پھر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ دونوں ہجرتوں میں شریک ہوئے۔ دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھیں۔ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہی وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک قول یہ ہے کہ کوفہ میں وفات پائی۔ آپؐ کی کل عمر ساٹھ (۶۰) سال سے کچھ زائد تھی۔

(۲۵۰) حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبه عن سليمان قال سمعت ابا وائل
بیان کیا ہم سے حفص بن عمر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابو اائل سے سنا
قال سمعت مسروقاً قال قال عبد الله بن عمرو ان رسول الله ﷺ لم يكن فاحشاً ولا متفحشاً
انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ فاحش متفحش نہیں تھے
وقال ان من احبكم الى احسنكم اخلاقاً وقال
اور فرمایا کہ تحقیق تم میں سے از روئے اخلاق و صاف حمیدہ سب سے زیادہ اچھا میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور فرمایا
استقروا القرآن من اربعة من عبدالله بن مسعود و سالم مولى ابى حذيفة و ابى بن كعب و معاذ بن جبل
کہ قرآن (کا علم) حاصل کرو تم چار سے یعنی عبداللہ بن مسعود اور سالم مولى ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے



(۲۵۱) حدثنا موسى عن ابي عوانة عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة قال دخلت الشام
بیان کیا ہم سے موسیٰ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے روایت کی کہ میں ملک شام گیا
فصليت ركعتين فقلت اللهم يسر لي جليسا صالحا فرايت بشيخا مقبلا
تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی کہ اے اللہ مجھے صالح الحاشیشیں نصیب فرما دیجئے۔ تو میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو (میری طرف) متوجہ تھے
فلما دنا قلت ارجو ان يكون استجاب قال من اين انت قلت
تو جب وہ (بزرگ) قریب آگئے تو میں نے کہا مجھے امید ہے کہ (میری دعا) قبول ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا
من اهل الكوفة قال افلم يكن فيكم صاحب النعلين والوسادة و المطهرة اولم يكن فيكم الذي اجبر من الشيطان
کہ کوفہ والوں سے ہوں انہوں نے فرمایا کہ پس تم میں جو تیریں، نکیہ اور لوٹے والا نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جن کو شیطان سے پناہ دی گئی

اولم یکن فیکم صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ کیف قرأ ابن ام عبد واللیل اذا یغشی فقرأت
کیا تم میں راز دار نہیں ہیں ایسا راز کہ اس کو ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا لیل اذا یغشی کو ابن ام عبد کیسے پڑھتے ہیں تو میں نے پڑھا
واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی والمذکر والانثی فقال اقرأنیہا النبی ﷺ
واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی والمذکر والانثی بغیر ما خلق کے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس سورت کو نبی اکرم ﷺ نے پڑھایا
فاه الی فی فما زال هؤلاء حتی کادوا یردوننی
اس حال میں کہ ان کا منہ مبارک میرے منہ کی طرف تھا۔ تو یہ لوگ ہمیشہ یہاں تک کہ قریب تھا کہ یہ لوگ مجھے رد کر دیتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

والحدیث مرفی باب مناقب عمار وحذیفہ من طریقین ومر الکلام فیہ ہناک۔

(۲۵۲) حدثنا سلیمان بن حرب ثنا شعبہ عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن یزید
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالحق سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے
قال سالنا حذیفہ عن رجل قریب السمۃ والہدی من النبی ﷺ حتی ناخذ عنہ
انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو کہ سیرت کے لحاظ سے قریب ہو نبی اکرم ﷺ کے تاکہ ہم اس سے حاصل کریں
قال ما اعلم احدا اقرب سمۃ وهدیا ودلا بالنبی ﷺ من ابن ام عبد
تو انہوں نے فرمایا کہ میں کسی شخص کو نہیں جانتا ہوں جو کہ سیرت خاصہ اور دیگر حالت کے لحاظ سے حضرت نبی اکرم ﷺ کے قریب ہو حضرت ابن ام عبد سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

سمۃ وهدیا ودلا:..... سمۃ اچھی ہیئت کو کہتے ہیں۔ ہدی بمعنی طریقہ اور مذہب۔ دلا، شامل اور عادات کو کہتے ہیں۔

(۲۵۳) حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحق ثنی ابی عن ابی اسحق
بیان کیا ہم سے محمد بن العلاء نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابوالحق نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ابوالحق سے کہا
ثنی الاسود بن یزید قال سمعت ابا موسیٰ الاشعری یقول قدمت انا واخی من الیمن
کہ مجھ سے بیان کیا اسود بن یزید نے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو فرماتے سنا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے
فمکثنا حینا مانری الا ان عبد اللہ بن مسعود رجل من اهل بیت النبی ﷺ
تو ہم کچھ عرصہ ٹھہرے تو ہم نہیں خیال کرتے تھے مگر اس بات کا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے ایک فرد ہیں
لما نری من دخوله ودخول امہ علی النبی ﷺ
جب اس کے ہم ان کی اور ان کی والدہ کی حضرت نبی اکرم ﷺ کے ہاں آمد و رفت کو (کثرت سے) دیکھتے تھے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة تؤخذ من قوله لما نرى الى آخره۔

امام بخاریؒ مغازی میں عبد اللہ بن محمدؒ سے اور امام مسلمؒ فضائل میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اور امام ترمذیؒ مناقب میں ابو کریبؒ سے اور امام نسائیؒ مناقب میں عبد اللہ بن عبد اللہؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

واخی:..... اور میرا بھائی۔ ابو موسیٰ کے دو بھائی تو بہت مشہور تھے (۱) ابو رھم (۲) ابو بردہ ان کا ایک تیسرا بھائی بھی بیان کیا جاتا ہے اس کا نام محمد ہے۔

مانری:..... اس میں ترکیبی اختلاف دو ہیں:

(۱) مکشاً کے فاعل سے حال ہے۔ (۲) حینا کی صفت ہے۔

لما نرى:..... لام تعلیلیہ اور ما مصدریہ ہے ای لاجل رؤیتنا دخول عبد اللہ بن مسعود الخ۔

﴿۵۸﴾

ذکر معاویہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

حالات حضرت معاویہؓ

نام معاویہ بن ابی سفیان بن صحر، کنیت ابو حظلہ بن حرب، اور ماں کا نام ہند بنت عتبہ۔ آپؓ فتح مکہ یا حدیبیہ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ جلیل القدر صحابی حضرت معاویہؓ اسلام کی ان چند گنی چنی ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کے احسانات سے امت مسلمہ سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ آپؓ ان چند کبار صحابہؓ میں سے ہیں جن کو سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں مسلسل حاضری اور حق تعالیٰ کی جانب سے نازل شدہ وحی کو لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق:..... اسلام لانے کے بعد آپؓ مستقلاً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لگے رہے اور آپؓ اس مقدس جماعت کے ایک رکن رکن تھے جسے آنحضرت ﷺ نے کتابت وحی کے لئے مامور فرمایا تھا۔ چنانچہ جو وحی آپؓ پر نازل ہوتی اسے قلمبند فرماتے اور جو خطوط و فرامین، سرکار دو جہاں کے دربار سے جاری ہوتے انہیں بھی تحریر فرماتے۔ وحی خداوندی لکھنے کی وجہ سے ہی آپؓ کو کا تب وحی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن حزمؒ لکھتے ہیں کہ! نبی کریم ﷺ کے کاتبین میں سب سے زیادہ حضرت زید بن ثابتؓ آپؓ کی خدمت میں حاضر رہے

اور اس کے بعد دوسرا درجہ حضرت معاویہؓ کا تھا۔ یہ دونوں حضرات دن رات آپ ﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور اس کے سوا کوئی کام نہ کرتے تھے۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں کتابت وحی کا کام جتنا نازک تھا اور اس کے لئے جس احساس ذمہ داری، امانت و دیانت اور علم و فہم کی ضرورت تھی وہ محتاج بیان نہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسلسل حاضری، کتابت وحی، امانت و دیانت، اور دیگر صفات محمودہ کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے متعدد بار آپ کے لئے دُعا فرمائی۔ حدیث کی مشہور کتاب جامع ترمذی میں ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے آپ کو دُعا دی اور فرمایا ”اللھم اجعلہ ہادیا مہدیا و اھدبہ“ اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادیتے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دیتے“ ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو دُعا دی اور فرمایا اللھم علم معاویۃ الکتب والحساب وقہ العذاب ”اے اللہ معاویہؓ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب جہنم سے بچا“ مشہور صحابی حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا! اللھم علمہ الکتاب و مکن لہ فی البلاد وقہ العذاب ”اے اللہ معاویہؓ کو کتاب سکھلا دے اور شہروں میں اس کے لئے ٹھکانا بنا دے اور اس کو عذاب سے بچالے“

نبی کریم ﷺ نے آپ کی امارت و خلافت کی اپنی حیات میں ہی پیشین گوئی فرمادی تھی اور اس کے لئے دُعا بھی فرمائی تھی جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ظاہر ہے نیز حضرت معاویہؓ خود بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی کریم ﷺ کے واسطے وضوء کا پانی لے کر گیا آپ نے پانی سے وضوء کیا اور وضوء کرنے کے بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا! اے معاویہ! اگر تمہارے سپرد امارت کی جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا“ اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا! ”جو شخص اچھا کام کرے اس کی طرف توجہ کر اور مہربانی کر اور جو کوئی برا کام کرے اس سے درگزر کر، حضرت معاویہؓ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں! مجھے آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کے بعد خیال لگا رہا کہ مجھے ضرور اس کام میں آزمایا جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان روایات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کو دربار نبوی میں کیا مرتبہ حاصل تھا؟ اور آپ ان سے کتنی محبت فرماتے تھے۔

نیز ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور حضرت معاویہؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا، تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا! اے معاویہ! تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم کے ساتھ مل رہا ہے، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا پیٹ آپ کے جسم مبارک کے ساتھ ملا ہوا ہے یہ سن کر آپ نے دُعا دی! اللھم املأہ علما

”اے اللہ! اس کو علم سے بھر دے“ جب آپ اسلام لے آئے تو آپ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا! یا رسول اللہ! میں اسلام لانے سے قبل مسلمانوں سے قتال کرتا تھا اب آپ مجھے حکم دیجئے کہ میں کفار سے لڑوں اور جہاد کروں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا! ضرور! جہاد کرو۔

چنانچہ اسلام لانے کے بعد آپ نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ مختلف غزوات میں شرکت کی اور کفار سے جہاد کیا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شرکت کی اور رسول کریم ﷺ نے آپ کو قبیلہ ہوازن کے مال غنیمت میں سے سواونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی۔ آپ کا ۲۲ رجب المرجب ۶۰ھ کو دمشق میں انتقال ہوا۔ نماز جنازہ حضرت ضحاک بن قیسؓ نے پڑھائی انتقال کے وقت عمر مبارک اٹھتر (۷۸) سال تھی

سوال:..... ذکر معاویہ کہا مناقب معاویہ یا فضیلت معاویہ نہیں کہا؟

جواب (۱):..... ذکر معاویہ سے مراد مناقب ہی ہیں کیونکہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فقہ اور محبت کی شہادت دے رہے ہیں اور یہ فصل کثیر پر دال ہے۔ ابن ابی عاصمؓ نے حضرت معاویہؓ کے مناقب میں مستقل ایک جز لکھا ہے۔

امام بخاریؒ نے منقبہ کی جگہ ذکر کالفظ خاص کر اسی باب میں نقل نہیں کیا بلکہ کئی بابوں میں نقل کیا ہے جیسے ذکر عباسؓ، ذکر طلحہؓ، ذکر اصحاب النبی ﷺ، ذکر اسامہؓ، ذکر مصعب بن عمیرؓ، ذکر جریرؓ، ذکر حذیفہؓ، ذکر ہندہؓ۔

جواب (۲):..... ذکر کالفظ مناقب سے عام ہے کہ ان احادیث میں مخصوصہ منقبہ کا ذکر نہیں ہے بلکہ عام ہیں۔

جواب (۳):..... تفننا ایسا کیا۔

(۲۵۴)	حدثنا الحسن بن بشر ثنا المعافى عن عثمان بن الاسود عن ابن ابى مليكة قال
	بيان کیا ہم سے حسن بن بشر نے کہا بیان کیا ہم سے معافی نے وہ عثمان بن اسود سے وہ ابن ابی ملیکہ سے کہ انہوں نے فرمایا
	اوتر معاوية بعد العشاء برکعة وعنده مولی لابن عباس فاتی ابن عباس
	کہ معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک وتر ادا فرمایا اور ان کے پاس ابن عباسؓ کے مولی تھے تو وہ ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے
قال	دعه فانه قد صعب رسول الله ﷺ
	تو انہوں نے فرمایا کہ تو ان کو چھوڑ کیونکہ تحقیق انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے (صحابی رسول ہیں)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة من حيث ان فيه ذكر معاوية وفيه دلالة ايضا على فضله من حيث انه صاحب النبی ﷺ

دعه:..... ای اترک القول والانکار علیہ۔

انه قد صعب النبی ﷺ: حاصل یہ ہے کہ وہ صحابی ہیں یہ عمل انہوں نے بغیر استناد کے نہیں کیا۔ اس باب

کی دوسری روایت میں ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اصاب انہ فقیہ، علامہ یحییٰ فرماتے ہیں کہ روی ابن ابی شیبہ عن حفص بن عمر عن الحسن قال اجمع المسلمون علی ان الوتر ثلاثة لا یسلم الا فی آخرهن حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ حاضرین کو حضرت معاویہؓ کے فعل پر وحشت کا ہونا اور انکار کرنا اور ان کے فعل کو بعید جاننا اور ابن عباسؓ کا اس کی تصویب کرنا، فقاہت اور صحابیت کے ساتھ یہ تمام چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وتر ایک رکعت متعارف نہ تھی۔

سوال طحاوی شریف میں لکھا ہے کہ جب مسائل نے سوال کیا تو ابن عباسؓ نے اسکے جواب میں فرمایا میں این تری اخذھا الحمار بظاہر اس سے حضرت معاویہؓ کی تغلیط اور توہین معلوم ہوتی ہے؟

جواب: طحاوی شریف کی روایت میں اختصار ہے اس میں مسائل کے سوال کا ذکر نہیں ہے اس لئے اس روایت سے مغالطہ ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت معاویہؓ کی تردید کر رہے ہیں حقیقت الامر میں حضرت ابن عباسؓ مسائل کے سوال کا جواب دے رہے ہیں جس نے سوال کیا تھا کہ حضرت معاویہؓ نے ایک رکعت پڑھی تو مسائل نے تعجب کا اظہار کیا اور اعتراضاً سوال کیا تو حضرت ابن عباسؓ نے مسائل کو مخاطب کر کے فرمایا اے گدھے تو سوال کرتا ہے تجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کہاں سے یہ سیکھا ہے؟ انہوں نے تو حضور ﷺ سے سیکھا ہے چنانچہ بخاری شریف کی روایت اسکی تائید کرتی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت معاویہؓ کی منقبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے سیکھا ہے اور وہ صحابی ہیں اور فقیہ ہیں۔

(۲۵۵)	حدثنا ابن ابی مریم ثنا نافع بن عمر ثنی ابن ابی ملیکہ قیل لابن عباس
بیان کیا ہمیں ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہمیں نافع بن عمر نے انہیں ابن ابی ملیکہ نے کہ حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا	
هل لك في امير المؤمنين معاوية فانه ما اوتر الا بواحدة	
آپ امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ کے بارے میں کچھ کہیں گے کیونکہ وہ نماز وتر نہیں ادا فرماتے مگر ایک رکعت	
قال	اصاب
انہ	فقیہ
انہوں نے فرمایا کہ درست کیا انہوں نے کیونکہ وہ فقیہ ہیں	

﴿تحقیق و تشریح﴾

اصاب: ای اصاب السنة یعنی سنت کے مطابق درست عمل کیا۔

انه فقیہ: ای ان معاویہؓ فقیہ یعنی عرف ابواب الفقہ ۲

(۲۵۶)	حدثنا عمرو بن عباس ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن ابی التیاح
بیان کیا	ہمیں عمرو بن عباس نے کہا کہ بیان کیا ہمیں محمد بن جعفر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے ابی تیاح سے

قال سمعت حمران بن ابان عن معاوية قال انکم لتصلون صلوة لقد صحبنا ﷺ فماريانه يصليهما				
کہا کہ میں نے حمران بن ابان کو سنا وہ معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ تم نماز پڑھتے ہو ان کی نماز کہ ہم نے حضور ﷺ کی صحبت پائی لیکن حضور ﷺ وضو نہیں پڑھتے تھے				
ولقد	نہی	عنہما	یعنی	الرکعتین
			بعد	العصر
اور البتہ تحقیق آپ ﷺ نے ان دو سے روکا یعنی عمر کے بعد دو رکعتوں سے				

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... روایت الباب میں حضرت معاویہؓ کا ذکر ہے اور باب کا عنوان بھی یہی ہے۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ باب لا یتحری الصلوٰۃ قبل غروب الشمس میں گزر چکی ہے۔

﴿۵۹﴾

مناقب فاطمة

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

حضرت فاطمہ افضل ہیں یا حضرت خدیجہ وعائشہ.....

امام مالکؒ سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کا ٹکڑا ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ٹکڑے سے کوئی افضل نہیں ہو سکتا۔ امام بکریؒ سے حضرت فاطمہؓ کی، حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ پر افضلیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک رائج یہی ہے کہ حضرت فاطمہؓ افضل ہیں پھر ان کی ماں حضرت خدیجہؓ پھر حضرت عائشہؓ۔ امام سیوطیؒ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں تین قول مروی ہیں:

(۱) حضرت فاطمہؓ افضل ہیں۔

(۲) حضرت فاطمہؓ اور حضرت آسیہؓ افضل النساء ہیں اور حضرت خدیجہ وعائشہؓ افضل الامہات ہیں۔

(۳) ان کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے۔

رائج یہی ہے کہ ان کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے اس لئے کہ اس مسئلہ میں کوئی قطعی دلیل موجود نہیں ہے اور ظنیات متعارض ہیں جو کہ عقائد کے لئے مفید نہیں کیونکہ عقائد کی بنیاد قطعیات پر مبنی ہوتی ہے۔ تمام اقوال کی تطبیق یہ ہے کہ افضل النساء ایک نوع ہے اور یہ سارے اس کے افراد ہیں کبھی کسی کا ذکر کر دیا اور کبھی کسی کا ذکر کر دیا۔ یا افضلیت کی جہات مختلف ہیں، حضرت فاطمہؓ کی افضلیت بضعة منہ کی وجہ سے ہے اور حضرت خدیجہؓ کی افضلیت قدم الاسلام کی وجہ سے ہے اور حضرت عائشہؓ کی افضلیت علم کی وجہ سے ہے۔

حالات حضرت فاطمہ:..... رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں، حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہیں اور غزوہ احد کے بعد پندرہ سال کی عمر میں ان کا نکاح خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا، اس وقت حضرت علیؓ کی عمر اکیس سال پانچ ماہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سیدۃ العالمین قرار دیا۔ ان کے بطن سے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت زینبؓ اور حضرت ام کلثومؓ پیدا ہوئے۔ ان کی زندگی میں حضرت علیؓ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا۔ حضرت علیؓ کی وہ اولاد جو کہ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے ہے ہمارے عرف میں ان کو سید کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا نسب مبارک انہی سے چلا، باقی تینوں بیٹیوں کی اولاد تو ہوئی لیکن نسل جاری نہ رہ سکی۔ اھ کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پائی۔ حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پڑھائی اور آپ کو آپ کی وصیت کے مطابق رات کو دفن کیا گیا۔ اور جن روایات میں آتا ہے صلی علی او عباس ان کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؓ یا حضرت عباسؓ نے جنازہ کی نماز پڑھی یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

وقال	النبي	فاطمه	سيدة	نساء	اهل	الجنة
اور	نبی کریم ﷺ	نے فرمایا	فاطمہ	جنت کی	عورتوں کی	سوار ہے

یہ تعلق ہے۔ امام بخاریؒ علامات النبوة میں اس کو موصولاً لائے ہیں۔

(۲۵۷)	حدثنا ابو الوليد ثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة
بیان کیا ہمیں ابو الولید نے کہا بیان کیا ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ مسور بن مخرمہ سے	
ان رسول الله ﷺ قال فاطمة بضعة مني فمن اغضبها فقد اغضبني	
یہ کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة في قوله فاطمة بضعة مني۔

(۲۵۸) حدثنا يحيى بن قزعة انا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة عن عائشة قالت
ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن قزعمہ نے کہا ہمیں خبر دی ابراہیم بن سعد نے وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ
دعا النبي ﷺ فاطمة ابنته في شكواه التي قبض فيها فساها بشئ
نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بلایا اپنی اس بیماری میں جس میں آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی تو آپ نے ان سے کہہ کر انہیں کے متعلق
فبكت ثم دعاها فساها فضحكت قالت فساها عن ذلك فقالت
تو وہ رونے لگ گئیں پھر ان کو بلایا تو ان سے سرگوشی کی وہ ہنس دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ

سارنی النبی ﷺ فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیہ
حضرت نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی فرمائی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ قبض کی جائے گی ان کی روح اس بیماری میں کہ جس میں وہ وفات دیئے گئے
فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیتہ اتبعہ فضحکت
تو میں رونے لگ گئی پھر انہوں نے سرگوشی فرمائی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ تحقیق میں ان کے اہل بیت میں سب سے پہلے ان کے پیچھے پہنچیں گی تو میں ہنس پڑی

﴿ ۶۰ ﴾

فضل عائشہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

حضرت عائشہ کے مختصر حالات

حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق، کنیت ام عبد اللہ، حضرت اسماء کے بیٹے کی طرف نسبت کرتے ہوئے ام عبد اللہ کہا جاتا ہے، ان کی ماں کا نام ام رومان ہے۔ ان کی ولادت ہجرت سے آٹھ سال پہلے زمانہ اسلام میں ہوئی اور جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ فقہ اور فصاحت میں بے مثال تھیں اکابر صحابہ آپ سے مسائل معلوم کرتے تھے۔ ایام عرب اور اشعار عرب کی خوب جاننے والی تھیں حتیٰ کہ بعض حضرات نے کہا کہ ربیع احکام شریعہ آپ سے منقول ہیں۔ احادیث میں بے شمار فضائل آپ کے بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل جبرائیل ایک ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر آئے اور فرمایا کہ یہ آپ کی زوجہ ہے۔ ہجرت سے دو سال قبل دوسرے قول کے مطابق تین سال قبل آپ ﷺ سے نکاح ہوا، مدینہ منورہ میں جنگ بدر سے واپسی پر ہجرت کے دوسرے سال آپ کی رخصتی ہوئی۔

(۲) وحی اس وقت بھی اترتی جب کہ آپ ﷺ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک لحاف میں ہوتے یہ خصوصیت کسی دوسری بیوی کو حاصل نہ تھی۔

(۳) آپ ﷺ بیت عائشہ میں ہی مدفون ہوئے۔

(۴) حضرت عائشہ کی گود میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

(۵) ان کے علاوہ حضور ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

(۶) آسمان سے اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت میں متعدد آیات مبارکہ اتاریں جو کہ اٹھارویں پارہ سورۃ نور کے دوسرے رکوع میں ہیں۔

(۷) دختر خلیفہ رسول اللہ ﷺ ہیں، صدیقہ ہیں اور ان میں سے ہیں جن کی مغفرت اور رزق کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں جب کہ مدینہ منورہ کا والی مروان تھا آپؐ نے وفات پائی اور آپ کا جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھایا اور انہیں ان کی وصیت کے مطابق رات کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپؐ سے ایک ہزار دس حدیثیں مروی ہیں!

سوال: یہاں پر فضل عائشہؓ کہا مناقب عائشہؓ نہیں کہا؟

جواب: روایت میں چونکہ فضل عائشہؓ کے الفاظ ہیں اسی مناسبت سے ترجمہ میں بھی وہ الفاظ ذکر کر دیئے۔

(۲۵۹) حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب
بيان کیا ہم سے یحییٰ بن کبیر نے انہوں نے کہا بیان کیا ہمیں لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے
قال ابو سلمة ان عائشة قالت قال رسول الله ﷺ يوما يا عائش
حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ اے عائشہؓ
هذا جبرئيل يقرئك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله و بركاتہ
یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں تو میں نے کہا وعليہ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
تروی مالا اری ترید رسول اللہ ﷺ
آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی وہ اس خطاب سے مراد حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کو لے رہی تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة من حيث ان سلام جبرائیل علیہا بدل علی ان لها فضلا عظیما۔

یاعائش: عائشہؓ مرخم ہے عائشہؓ کا۔ (شین کا ضمہ اور فتح دونوں جائز ہیں)

هذا جبرئيل يقرئك السلام: یہ جبرائیل ہیں آپؐ کو سلام کہتے ہیں۔

سوال: اس روایت میں ہے یاعائش هذا جبرائیل یقرئک السلام جب کہ حضرت خدیجہؓ کے بارے میں ہے ان النبی ﷺ قال لها ان جبرائیل یقرئک السلام من ربک تو بظاہر اس سے حضرت خدیجہؓ کی افضلیت معلوم ہوتی ہے؟

جواب: یہ فضیلت جزوی ہے اس سے کلی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔

(۲۶۰) حدثنا ادم ثنا شعبة ح وثنا عمرو انا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن ابی موسیٰ الاشعری
بیان کیا ہم سے آدم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے (ح) کہا بیان کیا ہمیں عمرو نے کہا خبر دی نہیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے وہ مرہ سے وہ ابوموسیٰ اشعریؓ سے

قال رسول الله كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء الا مريم بنت عمران
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے کامل بہت گزرے ہیں اور عورتوں میں سے مريم بنت عمران
واسية امرأة فرعون وفضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام
اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسا کہ تریڈ کی تمام کھانوں پر فضیلت ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله وفضل عائشة الى آخره۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں: (۱) آدم (۲) عمرو بن مرزوق عن شعبہ عن عمرو بن مرہ۔

یہ حدیث حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں باب قول اللہ تعالیٰ وضرب اللہ مثلا میں گزر چکی ہے۔

کمل من الرجال:..... بتکلیف اللمیم، لازمی معنی میں آتا ہے بمعنی کامل مرد بہت گزرے ہیں۔

الامریم بنت عمران وآسیة:..... اس حصر سے بعض نے ان کی نبوت پر استدلال کیا ہے کیونکہ کمال انسان نبوت سے ہوتا ہے اور دونوں کو حضور ﷺ نے کامل فرمایا ہے۔ علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ کمال کے ثبوت سے نبوت کا ثبوت لازم نہیں آتا، کمال کا معنی ہے کسی چیز کا انتہاء کو پہنچ جانا اب معنی ہوگا کہ عورتوں کے لحاظ سے جو فضائل ہیں ان کی انتہاء کو وہ دونوں پہنچ گئیں۔ ظاہر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں حضرت فاطمہؓ و دیگر ازواج مطہراتؓ سے افضل ہیں۔
(۱) بعض نے کہا ہے کہ یہ خبر حضور ﷺ کی دوسری ازواج مطہراتؓ کی فضیلت کے علم سے پہلے پر محمول ہے۔

(۲) فضیلت جزئی ہے اور ان کے اپنے زمانہ کے لحاظ سے ہے۔

فضل عائشة:..... جملہ مستقلہ سے ذکر کرنا دلالت کرتا ہے کہ خاص فضیلت مراد ہے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ کمالات علمیہ و عملیہ دونوں کی جامع ہیں۔

ثرید سے تشبیہ دی گئی اس لئے کہ ثرید عرب کے کھانوں میں سے افضل کھانا شمار کیا جاتا ہے، یہ گوشت اور روٹی سے مرکب ہوتا ہے۔ علامہ ابن تینؒ فرماتے ہیں کہ اس فضیلت کا مصداق کیا ہے؟ اگر عند اللہ ثواب کے لحاظ سے ہے تو اس پر کوئی مطلع نہیں ہو سکتا اور کثرت علم کا لحاظ کیا جائے تو لا محالہ حضرت عائشہؓ ہیں اور اگر شرافت کا لحاظ کیا جائے تو لا محالہ حضرت فاطمہؓ ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہر ایک کو فضیلت اضافی حاصل ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ فضیلت حضرت فاطمہؓ پر اجماع منعقد ہے اور اختلاف حضرت خدیجہ و عائشہؓ میں ہے۔

(۲۶۱) حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله ثني محمد بن جعفر عن عبدالله بن عبد الرحمن انه سمع انس بن مالك

بيان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا بیان کیا مجھے محمد بن جعفر نے عبداللہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا

يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام
اس فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر مثل ثرید کی فضیلت کے ہے تمام کھانوں پر

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الاطعمہ میں عمرو بن عونؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الفضائل میں تعنیؒ سے اور امام ترمذیؒ نے المناقب میں علی بن حجرؒ سے اور امام نسائیؒ نے الولیمہ میں اسحق بن ابراہیمؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے الاطعمہ میں حرملة بن کئیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
الثرید:..... اصل معنی ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی روٹی اور یہاں مراد وہ کھانا ہے جو گوشت و روٹی سے تیار کیا جائے۔

(۲۶۲) حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد ثنا ابن عون عن القاسم بن محمد
بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں عبد الوهاب بن عبد المجید نے کہا بیان کیا ہمیں ابن عونؒ نے قاسم بن محمد سے کہ
ان عائشة اشتكت فجاء ابن عباس فقال يا ام المؤمنين
تحقیق حضرت عائشہ بیمار ہو گئیں تو حضرت ابن عباسؓ (تیمارداری کے لئے) حاضر ہوئے پس کہا اے ام المؤمنین
تَقْدَمِينَ عَلَى فِرط صدق على رسول الله ﷺ وعلى ابى بكر
تو دو پیش رو اپنے آگے رکھتی ہے یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس حدیث میں ابن عباسؓ کے قول سے فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ ام المؤمنینؓ کو خطاب کر کے فرمایا کہ تو دو پیش رو اپنے آگے رکھتی ہے یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کے قطعی طور پر جنتی ہونے کا اعلان کیا۔ یاد رہے کہ آپؓ کے جنتی ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں یقیناً آپ جنتی ہیں۔

(۲۶۳) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن الحكم سمعت ابا وائل قال
بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے حکم سے کہا کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو وائلؓ نے فرمایا کہ
لما بعث على عمارا والحسن الى الكوفة ليستفرهم خطب عمار
علیؓ نے عمارؓ اور حسنؓ کو کوفہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ (حضرت علیؓ) ان سے مدد طلب کریں تو عمارؓ نے خطبہ ارشاد فرمایا
فقال انى لا علم انها زوجته فى الدنيا والاخرة
تو انہوں نے فرمایا کہ تحقیق میں یقیناً جانتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ حضرت رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں زوجہ مطہرہ ہیں

ولکن	اللہ	ابتلاکم	لتتبعونه	او	ایاها
لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارا امتحان لیا کہ تم ان (حضرت علیؑ) کی یا ان (حضرت عائشہؓ) کی اتباع کرتے ہو					

﴿تحقیق و تشریح﴾

ولکن اللہ ابتلاکم:..... یہ جنگ جمل کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب حضرت علیؑ اور حضرت عائشہؓ کی فوجیں بصرہ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں تو حضرت علیؑ نے کوفہ والوں سے امداد طلب کرنے کے لئے اپنے دو قاصد (حضرت عمارؓ، حضرت حسنؓ) کو کوفہ بھیجا، حضرت عمارؓ نے کوفہ پہنچ کر خطبہ ارشاد فرمایا، دوران خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے کوفہ والو! آج تمہاری آزمائش کا دن ہے ایک طرف حضرت علیؑ ہیں اور دوسری طرف حضرت عائشہؓ ہیں جو دنیا و آخرت میں پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رفیقہ ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ تم ان دونوں میں سے کس کی مدد کرتے ہو۔

لتتبعونہ:..... ضمیر حضرت علیؑ کی طرف راجع ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے مراد اس سے اطاعت امام میں حکم شرعی کا اتباع ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ حضرت علیؑ امام و خلیفہ ہیں اور امام کی اطاعت واجب ہے لہذا امام یعنی حضرت علیؑ کی اطاعت اللہ پاک کی اطاعت ہے، اے کوفہ والو! آج تمہارا امتحان ہے کہ امام وقت کی اطاعت کرتے ہو یا زوجہ رسول ﷺ حضرت عائشہؓ کی اطاعت کرتے ہو۔ حضرت عمارؓ کی تقریر و خطبہ کا مقصد کوفہ والوں کو حضرت علیؑ کی اعانت کے لئے ابھارنا تھا۔

سوال:..... کوفہ والوں نے حضرت علیؑ کی اعانت کی یا نہیں؟

جواب:..... چند گروہ حضرت علیؑ کی اعانت کے لئے نکلے۔

سوال:..... قرآن مجید میں ہے وَقَدْ رَفِیْ بِنُوْرٍ لِّکُنْ کہ ازواجِ مطہرات کو گھر رہنے کا حکم دیا گیا تو پھر حضرت عائشہؓ مدینہ منورہ چھوڑ کر بصرہ (عراق) کیوں تشریف لے گئیں اور پھر ایک جماعت کی سرپرستی بھی کرتی رہیں یہ تو آیت پاک کے خلاف ہے؟

جواب:..... آیت مبارکہ میں بغیر ضرورت کے باہر نکلنے سے منع کیا گیا ہے، حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ آیت کی تاویل کرتے تھے اور یہ حضرات اصلاح بین الناس کے لئے بصرہ گئے تھے۔

(۲۶۲) حدثنا عبید بن اسمعیل ثنا ابو اسامہ عن هشام عن ابیہ عن عائشة
ہم سے عبید بن اسمعیل نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے
انہا استعارت من اسماء قلادة فہلکت فارس ل رسول اللہ ﷺ ناسا من اصحابہ فی طلبہا
کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار مانگا وہ ہار گم ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش کے لئے بھیجا

فادرکتهم الصلوة فصلوا بغير وضوئه فلما اتوا النبی ﷺ شکوا ذلك الیه
 پھر نماز کا وقت آ پہنچا انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی جب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ کو اس کی شکایت کی
 فنزلت آية التیم قال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر قط
 تو آیت تم نازل ہوئی حضرت اسید بن حضیر نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو جزا بخیر عطا فرمائے بخدا آپ کو کبھی کوئی معاملہ پیش نہیں آیا
 الا جعل اللہ لک منه مخرجاً وجعل للمسلمین فیہ برکة
 مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دیا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی

﴿تحقیق و تشریح﴾

اسماء:..... حضرت عائشہؓ کی بہن، حضرت زبیر بن عوامؓ کی بیوی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

قلادة:..... ہار (جو گلے میں پہنا جاتا ہے)

فهلکت:..... اسی ضاعت (یعنی وہ ہار گم ہو گیا)

اسید بن حضیر:..... ہمزہ اور حاء کے ضمہ کے ساتھ ہے آپ مشہور انصاری صحابی ہیں۔

(۲۶۵) حدثنا عبید بن اسمعیل ثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیہ ان رسول اللہ
 بیان کیا ہمیں عبید بن اسمعیل نے کہا بیان کیا ہمیں ابو اسامہ نے ہشام سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ
 لما کان فی مرضہ جعل یدور فی نساءہ ویقول این انا غذا این انا غذا
 جب اپنی بیماری میں اپنی ازواج مطہراتؓ کے (گھروں) میں گھوم رہے تھے اور فرماتے تھے کہ کل میں کہاں ہوں گا کل میں کہاں ہوں گا
 حرصاً علی بیت عائشة قالت عائشة فلما کان یومی سکن
 حضرت عائشہؓ کے گھر کی خواہش فرماتے ہوئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب میرا دن آ گیا تو آپ ﷺ نے وہیں رہائش اختیار کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث بظاہر مرسل ہے لیکن درحقیقت موصول ہے۔

فی مرضہ:..... اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا۔

سکن: سوال:..... سکن سے کیا مراد ہے؟

جواب:..... یہاں سکن سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اطمینان محسوس فرمایا اور دیگر ازواج مطہراتؓ کی
 اجازت سے حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہی عارضی رہائش پذیر ہو گئے اور ایک ہفتہ تک حضرت عائشہؓ ہمارا داری
 کرتی رہیں اور ایک ہفتہ بعد اسی حجرہ مبارک میں دائمی سکون فرمایا۔

فائدہ:.....سکن کے تین معنی بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) حضور ﷺ جو یہ سوال کرتے تھے این انا غداً این انا غداً حضرت عائشہ کے حجرے میں پہنچ کر حضور ﷺ نے اطمینان محسوس کیا اور یہ سوال چھوڑ دیا۔

(۲) ازواج مطہرات نے جب اجازت دے دی تو وہیں سکونت اختیار کر لی۔

(۳) اسی حجرہ مبارکہ میں وفات پائی۔ علامہ ابن حجرؒ نے اس معنی کو غلط قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اس سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اسی دن وفات پائی حالانکہ آپ ﷺ حضرت عائشہ کے حجرہ میں ایک ہفتہ تک مقیم رہے۔

(۲۶۶) حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب ثنا حماد ثنا هشام عن ابیه قال قال الناس
بیان کیا ہمیں عبد اللہ بن عبد الوہاب نے کہا بیان کیا ہمیں حماد نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ
یتحرون بهداياهم يوم عائشة قالت عائشة فاجتمع صواحبی الی ام سلمة
اپنے ہدایا پیش کرنے کے لئے عائشہؓ کی باری کا ارادہ کرتے تھے عائشہؓ نے فرمایا کہ میری سونکیں حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں
فقلن یا ام سلمة واللہ ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة وانا نريد الخیر
تو انہوں نے کہا کہ اے ام سلمہؓ! تم بے شک لوگ اپنے ہدایا کے لئے یوم عائشہؓ کا انتخاب کرتے ہیں بے شک ہم بھی خیر چاہتی ہیں
كما تربده عائشة فمری رسول اللہ ﷺ ان يأمر الناس
جیسا کہ اس کو حضرت عائشہؓ چاہتی ہیں تو آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دیں کہ وہ صحابہ کرامؓ کو حکم فرمادیں کہ
ان يهدوا الیه حیثما کان او حیث مآدار قالت فذكرت ذلك ام سلمة للنبی ﷺ
وہ ان کو ہد یہ پیش کریں جہاں بھی وہ ہوں یا حیث مآدار کا جملہ فرمایا تو حضرت ام سلمہؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی
قالت فاعرض عني فلما عاد الی ذکرک له ذاک
انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا (توجہ نہ کی) تو جب دوبارہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے (پھر) ذکر کیا
فاعرض عني فلما کان فی الثالثة ذکرک له فقال
تو انہوں نے مجھ سے اعراض فرمایا تو جب تیسری مرتبہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے (پھر) ذکر کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ
یا ام سلمة لاتؤذینی فی عائشة فانه واللہ ما نزل علی الوحی وانا فی لحاف امرأة منکن غیرها
اے ام سلمہؓ تو مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچا تحقیق شان یہ ہے کہ واللہ مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی تم ازواج میں سے کسی زوجہ کے بسترے میں سوائے اس کے

﴿تحقیق و تشریح﴾

وانا فی لحاف امرأة منکن غیرها:..... حضرت عائشہؓ کا وحی کے لئے اختصاص کا سبب کپڑوں کی صفائی میں انتہائی مبالغہ ہے یا باپ کے مرتبے کی وجہ سے ہے۔

فائدہ:..... حضرت خدیجہؓ چونکہ پہلے ہی فوت ہو چکی تھیں اس لئے وہ منکن کے خطاب میں شامل ہی نہیں ہوئیں۔

(۶۱)

باب مناقب الانصار

یہ باب انصار کے مناقب کے بیان میں ہے

انصار اسلامی نام ہے۔ حضور ﷺ نے اوس اور خزرج اور ان کے حلیفوں کا یہ نام رکھا۔ اور انصار، ناصر کی جمع ہے جیسے صاحب اور اصحاب، دوسرا قول یہ ہے کہ نصیر کی جمع ہے جیسے شریف اور اشراف۔ اوس:..... اوس بن حارثہ کی طرف منسوب ہے۔

خزرج:..... خزرج بن حارثہ کی طرف منسوب ہے اوس اور خزرج دونوں قبیلہ بنت ارقم بن عمر بن ہفصہ کے بیٹے ہیں۔

والذین تبوءوا الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم
اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں، ان سے پہلے وہ محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر آئے ہیں ان کے پاس
ولا یجدون فی صدورهم حاجة مما اوتوا پارہ ۲۸ سورۃ حشر آیت ۹
اور نہیں پاتے اپنے دل میں تنگی اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

تبوءوا والدار:..... علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ یہ اہل مدینہ ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کو ٹھکانہ دیا اور ہر طرح سے مدد کی۔

سوال:..... تبوءوا الدار تو واضح ہے، والایمان کیسے ہوا؟

جواب:..... اسی کے مناسب فعل محذوف ہے۔ تقدیری عبارت تبوءوا الدار واعتقدوا الایمان۔

(۲۶۷) حلثنا موسیٰ بن اسمعیل قال حلثنی مہدی بن میمون قال حلثنا غیلان بن جریر قال قلت لانس
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے کہا کہ بیان کیا مجھے مہدی بن میمون نے کہا، میں غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے عرض کیا
ارایت اسم الانصار کنتم تسمون بہ ام سمّاکم اللہ قال
کہ آپ انصار کے نام کے متعلق مجھے خبر دیجئے کہ یہ نام آپ نے خود رکھا تھا یا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا نام (انصار) رکھا۔ انہوں نے فرمایا
بل سمّانا اللہ کنا ندخل علی انس فیحدّثنا بمناقب الانصار ومشاهدہم
بلکہ ہمارا نام اللہ تبارک و تعالیٰ نے رکھا، ہم انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہ ہمارے سامنے مناقب انصار اور ان کے کارنامے بیان فرماتے تھے
ویقبل علیّی او علی رجل من الازد فیقول فعل قومک یوم کذا وکذا، کذا وکذا
اور وہ (حضرت انسؓ) میری طرف یا فرمایا قبیلہ ازد کے آدمی کی طرف توجہ فرماتے تو کہتے کہ آپ کی قوم نے فلان دن ایسے کیا اور ایسے کیا ایسے کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ مغازی میں باب آخر ایام الجاہلیہ میں لائے ہیں، اور امام نسائیؒ نے کتاب التفسیر میں اہل بن ابراہیم سے اس کی تخریج فرمائی ہے۔

بل سمّانا:..... اللہ پاک نے ہمارا نام انصار رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَالْمُؤْمِنُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْغُزَرِيِّ وَالْأَنْصَارِ ۝

کنا ندخل علی انس:..... ہم حضرت انسؓ کے پاس بصرہ شہر میں داخل ہوتے یعنی جاتے تھے۔ اور رجل من الازد:..... شک راوی ہے کہ حضرت انسؓ میری طرف متوجہ ہوتے یا ازد قبیلہ کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوتے۔ ظاہر یہ ہے کہ رجل سے مراد خود غیلان ہی ہیں کیونکہ وہ ازد قبیلہ کے تھے۔

فعل قومک یوم کذا: سوال:..... قوم نے کون سا عمل کیا جس کے متعلق حضرت انسؓ فرما رہے ہیں و فعل قومک یوم کذا او کذا کذا و کذا۔

جواب:..... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں فعل قومک کذا ای یحکی ماکان من مآثرهم فی المغازی ونصر الاسلام ۲ مطلب یہ ہے کہ انصار کے جہاد میں کارنامے اور اسلام کی مدد کیلئے جو انہوں نے کوشش کی اس کو بیان کرتے تھے۔

(۲۶۸) حدثني عبيد بن اسمعيل قال حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت
بیان کیا مجھے عید بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہمیں ابو اسامہ نے هشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ
كان يوم بعثت يوما قدمه الله لرسوله ﷺ. فقدم رسول الله ﷺ
یہ بعثت ایسا دن تھا کہ پہلے آئے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے حضرت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے تو (جب) رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی
وقد افترق ملاهم وقتلت سرواتهم وجرجوا
اس حال میں کہ ان کی جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور ان کے سردار قتل کئے گئے اور پریشانی اور اضطراب میں ڈالے گئے
فقدمه الله لرسوله ﷺ في دخولهم في الاسلام
تو اللہ تعالیٰ نے اس (واقعہ) کو اپنے رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے مقدم فرمادیا ان کے دین اسلام میں داخل ہونے کے لئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یوم بعثت:..... یہ اوس اور خزرج کی لڑائی کا دن ہے۔ بعثت، اوس کے قلعہ کا نام ہے اس کے پاس لڑائی ہوئی اس وجہ سے اسے جنگ بعثت کہا گیا۔ یہ لڑائی ایک سو بیس سال تک جاری رہی یہاں تک کہ اسلام کی وجہ سے ان دونوں قبیلوں کی آپس میں محبت ہو گئی۔ یعنی اللہ پاک نے ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا۔

قتلت سروا تهم:..... مراد اشراف ہیں۔ ان کے سردار قتل کر دیئے گئے۔

جرجوا:..... بمعنی اضطراب و قلق۔ بعض کے نزدیک یہ حوج سے ہے بمعنی سیدہ کی تنگی۔ بعض کے نزدیک حوج سے ہے خرجوا بمعنی اپنے گھروں سے نکل گئے۔ اوس اور خرج کی لڑائی کی تفصیل کے لئے عمدۃ القاری ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۶۹) حدثنا ابو الوليد قال حدثنا شعبة عن ابي التياح قال سمعت انسا يقول
بيان کیا ہمیں ابو الولید نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے ابو التياح سے ابو التياح نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے سنا
قالت الانصار يوم فتح مكة واعطى قريشا والله ان هذا لهو العجب ان سيوفنا تقطر من دماء قريش
کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا اور قریش کو عطا کیا آپ نے اللہ کی قسم تحقیق یہ (واقعہ) عجیب ہے کہ تحقیق ہماری تلواریں خون قریش سے قطرے گر رہی ہیں
وغنائمنا ترد عليهم فبلغ النبي ﷺ فدعا الانصار فقال
اور ہماری غنیمتیں انہیں لوٹائی جا رہی ہیں تو یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو انہوں نے انصار کو بلایا تو آپ نے فرمایا کہ
ما الذي بلغني عنكم وكانوا لا يكذبون فقالوا هو الذي بلغك
مجھے آپ لوگوں کی طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟ اور وہ (انصار) جھوٹ نہیں بولتے تھے تو انہوں نے عرض کیا وہی بات جو آپ ﷺ کو پہنچی تھی
قال اولاً ترضون ان يرجع الناس بالغنائم الى بيوتهم
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ غنائم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں
وترجعون برسول الله ﷺ الى بيوتكم لو سلكت الانصار واديا او شعبا لسلكت وادى الانصار وادى شعبهم
اور تم رسول اللہ کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے البتہ میں بھی انصار کی وادی یا ان کی گھاٹی میں چلوں گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں بھی لائے ہیں، اور امام مسلمؒ نے الزکوٰۃ میں محمد بن ولیدؒ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

يوم فتح مكة:..... فتح مکہ والے سال اور آنحضرت ﷺ نے ۸ھ کو مکہ فتح کیا۔

وغنائمنا ترد عليهم:..... اور ہمارے غنائم مکہ والوں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں، اور مراد اس سے خنین کے غنائم ہیں اور یہ فتح مکہ سے دو ماہ بعد کا واقعہ ہے۔

ان سيوفنا تقطر من دماء قريش:..... بے شک ہماری تلواریں قریش کے خون سے آلودہ ہیں اور خون کے قطرے گر رہی ہیں، مراد اس سے یہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ لڑائیاں کرتے رہے۔

شعبا:..... (بکسر الشین و سکون العين) پہاڑی راستہ، اس کی جمع شعاب آتی ہے۔

مَا الَّذِي بَلَّغَنِي عَنْكُمْ: حضور ﷺ کو جو بات پہنچی انہوں نے اس کے بارے میں کہا کہ صحیح ہے لیکن ہمارے فقہاء اور رؤساء نے نہیں کہی بلکہ نو عمر جوانوں نے کہی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ غیبتیں لے جائیں اور تم مجھے لے جاؤ، اگر انصار ایک وادی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا۔

﴿۶۲﴾

باب قول النبی ﷺ لولا الهجرة لكنت من الانصار
حضرت نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ہوتا

قالہ	عبد اللہ	بن	زید	عن	النبی ﷺ
اس کو عبد اللہ بن زید نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا					

اس حدیث سے مقصود نصرت پر ابھارنا ہے۔

قالہ عبد اللہ بن زید الخ: عبد اللہ بن زید بن عاصم بن کعب ابو محمد انصاری مازنیؒ مراد ہیں۔ یہ تعلق ہے امام بخاریؒ نے مغازی، باب غزوة الطائف میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے موصولاً ذکر کیا ہے۔

(۲۷۰)	حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن زياد
بیان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے محمد بن زیاد سے	
عن ابی هريرة عن النبی ﷺ او قال ابو القاسم ﷺ لو ان الانصار سلكوا واديا او شعباً	
وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی اکرم ﷺ سے یا (فرمایا) ابو قاسمؓ نے فرمایا اگر تحقیق انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے	
لسلكت في وادي الانصار ولو لا الهجرة لكنت امراً من الانصار فقال ابو هريرة	
تو ضرور میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا سو ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ	
ما ظلم بابي وامی اوؤه ونصروه او كلمة اخرى	
آنحضرت نے مباغض نہیں فرمایا میرے والدین آپ ﷺ پر قربان ہوں انہوں نے ان کو ٹھکانا دیا اور مدد کی یا دوسرا کلمہ فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ نے	

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام نسائی نے المناقب میں محمد بن بشارؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

لولا الهجرة: یہ ایک حدیث کا حصہ ہے جو کہ غزوہ حنین کے بیان میں مذکور ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ہجرت کی فضیلت اور شرافت نہ ہوتی تو میں اپنے آپ کی نسبت انصار کی طرف کر لیتا۔

ماظلم بابی وامی: حضور ﷺ نے یہ بات مباغثہ کر کے نہیں کہی بلکہ انصار اسی کے قابل تھے۔
کلمۃ آخری: اووہ و نصروہ کے ساتھ و واسوہ بالمال کا جملہ ملا دیا، اس سے صحابہؓ کے ساتھ جو
مواسات اختیار کی وہی مراد ہے۔

﴿۶۳﴾

باب اخاء النبی ﷺ بین المهاجرین والانصار

یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کا مهاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کروانے کے بیان میں ہے

(۲۷۱) حدثنا اسمعيل بن عبد الله قال حدثني ابراهيم بن سعد عن ابيه عن جده قال
بيان کیا ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے کہا بیان کیا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے ہاٹ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ
لما قدموا المدينة اخى رسول الله ﷺ بين عبد الرحمن وسعد بن الربيع
جب وہ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن اور سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی
فقال لعبد الرحمن اني اكثر الانصار مالا فاقسم مالي نصفين
تو انہوں نے عبد الرحمن کو کہا بے شک میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں تو میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں
ولي امرأتان فانظر اعجبهما اليك فسمها لي اطلقها
اور میری دو بیویاں ہیں تو آپ ان دونوں میں سے زیادہ پسندیدہ کو دیکھ لیں تو اس کی مجھے تعین کر دیں میں اس کو طلاق دے دوں گا
فاذا انقضت عدتها فتزوجها قال بارك الله لك في اهلك ومالك
تو جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو اپنے مال اور اہل میں برکت عنایت فرماوے
اين سوقكم فدلوه على سوق بني قينقاع فما انقلب الا ومعه فضل من اقط وسمن
تمہارا بازار کدھر ہے تو انہوں نے بنو قینقاع بازار کا راستہ بتلا دیا۔ تو وہ واپس نہ آئے مگر ان کے ساتھ گھی اور پنیر کی زیادتی یعنی نفع تھا
ثم تابع الغلو ثم جاء يوما وبه اثر صفرة
پھر ہر روز صبح کے وقت بازار کی طرف چلے جاتے۔ پھر ایک دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان پر زرد رنگ کا نشان تھا
فقال النبی ﷺ مهيم قال تزوجت قال كم سقت اليها
تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے نکاح کر لیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کا کتنا مہر ادا کیا
قال نواة من ذهب او وزن نواة شك ابراهيم
عرض کیا کہ ایک گٹھلی سونے کی یا ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا شک کیا ابراہیم (راوی حدیث) نے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب البیوع، باب ماجاء فی قول اللہ تبارک وتعالیٰ فاذا قضیت الصلوة لآیت کے شروع میں گزر چکی ہے!

بنی قبیقاع:..... یہ یہود کا ایک قبیلہ ہے اور یہ بازار انہیں کی طرف منسوب ہے۔

مہیم:..... اسی ماہذا۔ یعنی خوشبو کا رنگ جو لگا ہوا تھا اس کے بارے میں سوال کیا۔ جواب میں کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے۔ اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا بے تکلف ہونا ثابت ہوا۔

نواة من ذهب:..... نواة یہ پانچ درہم کی مقدار وزن ہے۔

او وزن نواة:..... ابراہیم بن سعدؒ کو شک ہوا ہے کہ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کونسا جملہ استعمال کیا ہے؟ وزن نواة کہا یا نواة من ذهب کہا ہے۔

(۲۷۲) حدثنا قتیبہ قال حدثنا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس
بیان کیا ہمیں قتیبہ نے کہا کہ بیان کیا ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حمید سے وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں
انه قال قدم علينا عبدالرحمن بن عوف واخا رسول الله ﷺ بينه وبين سعد بن الربيع
انہوں نے کہا کہ عبدالرحمن بن عوفؓ ہمارے ہاں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سعدؓ کے درمیان اخوت قائم فرمادی
وكان كثير المال فقال سعد قد علمت الانصار اني من اكثرها مالا
اور وہ بہت مالدار تھے تو حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ تحقیق انصار کو یہ بات معلوم ہے کہ میں ان میں سے سب سے زیادہ مالدار ہوں
ساقسم مالي بيني وبينك شطرين ولي امرأتان فانظر اعجبهما اليك
عنقریب اپنا مال آپ اور اپنے درمیان دو حصوں میں تقسیم کروں گا اور میری دو بیویاں ہیں تو ان میں جو آپ کو پسند آئے وہ دیکھ لیں
فاطلقها حتى اذا حلت تزوجتها فقال عبدالرحمن بارك الله لك في اهلك
تو میں اس کو طلاق دے دوں گا حتیٰ کہ وہ عدت سے فارغ ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا باریک اللہ فی اهلك
فلم يرجع يومئذ حتى افضل شيئا من سمن واقط
تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بازار تشریف لے گئے تو اس وقت تک واپس نہ آئے جب تک کہ انہوں نے کچھ گھی اور پیاز نہ بچالیا یعنی نفع نہ کمالیا
فلم يلبث الا يسيرا حتى جاء رسول الله ﷺ وعليه وضوء من صفرة
تو وہ نہ بھرے مگر کچھ عرصہ حتیٰ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ ان پر زرد رنگ کا اثر تھا

فقال له رسول الله ﷺ مهيم قال تزوجت امرأة من الانصار
توان کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا ہے
فقال ما سقت فيها قال وزن نواة من ذهب
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کتنا مہر مقرر کیا آپ نے کہا گٹھلی کے وزن کے برابر سونا
او نواة من ذهب فقال اولم ولو بشاة
یا کہا گٹھلی سونے کی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ ولیہ کریں اگرچہ ایک بکری ہو

تحقیق و تشریح

اولم ولو بشاة:..... ولیہ کر اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ولیہ سنت ہے لیکن شاة (بکری) کی تعیین اس کے لئے ہے جو طاقت رکھے۔ لازمی طور پر بکری مراد نہیں ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے بعض ازواج پر دود جو اور بعض روایتوں میں ہے کہ بھجور اور ستوکا بھی ولیہ کیا۔

لو:..... کلمہ ”لو“ کبھی تقلیل کے لئے آتا ہے اور کبھی تکثیر کے لئے آتا ہے ولو بشاة مالدار کے لئے تقلیل کے لئے ہے اور غریب کے لئے تکثیر کے لئے ہے۔ اس زمانے کے لحاظ سے بکری کا ولیہ تکثیر پر محمول ہے۔ دوسری حدیث میں آتا ہے اتق النار ولو بشق تمرة یہاں پر کلمہ ”لو“ تقلیل کے لئے ہے۔

(۲۷۳) حدثنا الصلت بن محمد ابو همام قال سمعت المغيرة بن عبد الرحمن حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة
بیان کیا ہم کو صلت بن محمد ابو ہمام نے کہا کہ میں نے مغیرہ بن عبد الرحمن کو سنا کہا ہمیں ابو الزناد نے اعرج سے وہ حضرت ابو ہریرہ سے
قال قالت الانصار اقسام بيننا وبينهم النخل قال لا
انہوں نے فرمایا انصار صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ ﷺ ہمارے مہاجرین کے درمیان کھجور کے بنات تقسیم فرمادیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہوگا
قال تكفونا المؤنة و تشركونا في الامر قالوا سمعنا و اطعنا
انصار نے کہا کہ تم ہمیں مشقت سے کفایت کرو اور پھل میں تم ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ مہاجرین نے کہا ہمیں قبول ہے اور ہم اطاعت کریں گے

یہ حدیث مزارعت، باب اذا قال اكفنى مؤنة النخل میں گزر چکی ہے۔

﴿٦٤﴾

باب حب الانصار

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا تذکرہ

انصار ان کا علم ہے اور ان کی اولادوں پر ان کے خلفاء پر ان کے موالیٰ پر بھی اس کا اطلاق کیا گیا ہے اور

انصار کی مدد اور ایواء کفار عرب و عجم کی ان سے دشمنی کا سبب بنا اسی وجہ سے ان سے بغض اور دشمنی کرنے سے نبی ﷺ نے منع کیا اور محبت کرنے کی ترغیب دی۔

(۲۷۴) حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال اخبرني عدی بن ثابت قال سمعت البراء قال
بیان کیا ہمیں حجاج بن منهال نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا خبر دی مجھے عدی بن ثابت نے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا انہوں نے کہا
سمعت النبی ﷺ او قال قال النبی ﷺ الانصار لا یحبهم الا مؤمن
میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے سنا، یا کہا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انصار صحابہ کرام ان سے صرف مؤمن ہی محبت رکھتے ہیں
ولا یبغضهم الا منافق فمن احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله
اور ان سے صرف منافق ہی دشمنی رکھتے ہیں تو جو شخص ان کو محبوب دیکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے الایمان میں زہیر بن حربؒ سے اور امام ترمذیؒ نے المناقب میں محمد بن بشارؒ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں محمد بن ثنیؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے السنۃ میں علی بن محمدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ایۃ الایمان:..... آیت بمعنی علامت ہے یہ اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے مدینہ منورہ کو حضور ﷺ اور صحابہؓ کے لئے مستقر بنایا اس وجہ سے ان سے محبت رکھنا کمال ایمان کی نشانی ہوگی۔ اسی لئے ان کا بغض علامت نفاق قرار دیا۔

علامہ ابن تینؒ فرماتے ہیں کہ حب سے مراد تمام کی محبت ہے اور بغض سے مراد تمام کا بغض ہے۔ اس لئے کہ محبت اور بغض دین کی وجہ سے ہے اور اگر کسی نے بغض کے ساتھ بغض رکھا وہ اس میں شامل نہیں۔ کیونکہ یہ بغض کسی ذاتی عناد کی وجہ سے ہوگا دین کی بناء پر نہیں ہوگا۔ اس لئے کمال نفاق نہیں پایا جائے گا۔

(۲۷۵) حدثنا مسلم بن ابراهيم قال حدثنا شعبة عن عبدالرحمن بن عبدالله بن جبر
بیان کیا ہم کو مسلم بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن جبر سے (وہ)
عن انس بن مالک عن النبی ﷺ قال ایۃ الایمان حب الانصار وایۃ النفاق بغض الانصار
انس بن مالک سے وہ نبی اکرم ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی نشانی انصار صحابہ کرام کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض ہے

یہ حدیث کتاب الایمان، باب علامۃ الایمان حب الانصار میں گزر چکی ہے ۲

لا یحبہم الا مؤمن:..... مؤمنین میں ان کی محبت کا حصر علامت ہوگی ایمان کی۔ ایسے ہی ان کا بغض علامت ہوگی منافقین کی۔

﴿۶۵﴾

باب قول النبی ﷺ للانصار انتم احب الناس الى

حضرت نبی اکرم ﷺ کا فرمان انصار صحابہ کرام کے بارے میں کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو

(۲۷۶) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبدالوارث قال حدثنا عبدالعزيز عن انس

بیان کیا ہمیں ابو معمر نے کہا بیان کیا ہمیں عبدالوارث نے کہا بیان کیا ہمیں عبدالعزیز نے وہ انس سے کہ

قال رأى النبی ﷺ النساء والصبيان مقبلين

انس نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کی طرف منہ کر کے حاضر خدمت ہو رہے ہیں

قال حسبت انه قال من عرس فقام النبی ﷺ مُمَثِّلًا فقال

(راوی نے) کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ شادی کی محفل سے آئے تھے تو حضرت رسول اللہ ﷺ سیدھے کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ

اللهم انتم من احب الناس الي قالها ثلاث مرار

اے اللہ (میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کیونکہ) تم میرے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہو یہ تین مرتبہ فرمایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مُمَثِّلًا:..... منتصباً (کھڑے ہو گئے) یعنی تصویر بن کر کھڑے ہو گئے کہ بالکل حرکت نہیں کی۔

عرس:..... طعام الوليمة، مذکر و مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے!

اللهم انتم من احب الناس الي: سوال:..... اس کا تعارض ہے اس حدیث سے جس میں ہے کہ

حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا انت احب الناس الي؟

جواب:..... انصار کا احب الناس ہونا مجموعہ کے لحاظ سے ہے علی الانفراد نہیں لہذا اشکال وارد نہیں ہوگا۔

(۲۷۷) حدثنا يعقوب بن ابراهيم بن كثير قال حدثنا بهز بن اسد قال حدثنا شعبة قال اخبرني هشام بن زيد

بیان کیا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے کہا بیان کیا ہمیں بہز بن اسد نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا خبر دی مجھے هشام بن زید نے

قال سمعت انس بن مالك قال جاءت امرأة من الانصار الى رسول الله ﷺ ومعها صبي لها

کہا میں نے انس سے سنا کہ فرمایا انہوں نے ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا

فكلما رسول الله ﷺ فقال والذي نفسي بيده انكم احب الناس الي مرتين

تو اس عورت سے رسول اللہ ﷺ نے کلام فرمایا تو فرمایا کہ تم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو یہ جملہ دہ مرتبہ فرمایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاری کتاب النکاح میں بندار سے اور الذہور میں اسحاق سے لائے ہیں، امام مسلم نے الفضائل میں ابی موسیٰ سے اور امام نسائی نے المناقب میں ابی کریب سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

﴿۶۶﴾

باب اتباع الانصار

یہ باب ہے اتباع انصار کے بیان میں

(۲۷۸) حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عمرو سمعت ابا حمزة عن زيد بن ارقم			
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے انہوں نے عمرو سے کہا سنا میں نے ابو حمزہ کو وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ			
قالت الانصار يا رسول الله لكل نبي اتباع وانا قد اتبعناك فادع الله			
انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بے شک ہم نے آپ ﷺ کی اتباع کی ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں			
ان	يجعل	اتباعنا	منك
وہ ہمارے اتباع کو آپ ﷺ (کے طریقے والوں) میں سے فرمادیں تو آنحضرت ﷺ نے اس کی دعا فرمادی			
فمنيت	ذلك	الي	ابن ابى ليلي
تو میں نے یہ (بات) ابن ابی لیلیٰ سے کی تو انہوں نے فرمایا کہ تحقیق اس کا قول کیا زید نے			

﴿تحقیق و تشریح﴾

ان يجعل اتباعنا منك: دعا فرمادیں کہ ہمارے اتباع بھی آپ ﷺ کے طریقہ پر ہوں پس میں نے اس کو ابن ابی لیلیٰ کی طرف منسوب کیا۔ اس قول کا قائل عمرو بن مرہ ہے۔

اتباع: تبع کی جمع ہے اس سے مراد حلفاء اور موالیٰ ہیں کیونکہ وہ انصار کے اتباع ہیں انصار نہیں ہیں۔
فدعا به: آنحضرت ﷺ نے سائل کے سوال کے مطابق دعا کی۔

فمنيت: ای رفعتہ ونقلتہ۔

ابن ابی لیلیٰ: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ مراد ہیں۔

(۲۷۹) حدثنا ادم قال حدثنا شعبه حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت ابا حمزة رجلا من الانصار قال بیان کیا ہمیں ادم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا بیان کیا ہمیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اباحزہ کو سنا جو کہ انصار کے ایک مرد ہیں کہا انہوں نے کہ قالت الانصار ان لكل قوم اتباعا وانا قد اتبعناک فادع الله ان يجعل اتباعنا منا کہا انصار نے کہ ہر قوم کے لئے تابعین ہوتے ہیں اور بے شک ہم نے آپ کی اتباع کی پس دعا کیجئے اللہ پاک ہم میں سے ہمارے اتباع بنادے قال النبی ﷺ اللهم اجعل اتباعهم منهم قال عمرو فذكرته لابن ابی لیلیٰ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان کے تابعین ان سے بنادے، عمرو بن مرہ نے کہا میں نے یہ بات ابن ابی لیلیٰ کو ذکر کی قال قد زعم ذاک زید قال شعبه اظنه زید بن ارقم اس نے کہا تحقیق اس کا گمان کیا زید نے، شعبہ نے کہا میرا خیال ہے کہ زید سے مراد زید بن ارقم ہیں

رجلا من الانصار:..... اباحزہ کا بیان یا بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

قال قد زعم ذاک زید:..... ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ زید نے یہی کہا ہے اور شعبہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ زید سے مراد زید بن ارقم ہیں اور اس سے مقصود سند کا اتصال بیان کرنا ہے۔

﴿۶۷﴾

﴿باب فضل دور الانصار﴾

انصاری قبیلوں کی فضیلت کا بیان

دور جمع دار کی ہے بمعنی رہائشی گھر۔ یہاں اس سے قبال مراد ہیں جہاں کوئی قبیلہ رہتا ہے اس کو دار کہتے ہیں اس کے ٹھہرنے والوں کو کبھی مجاز اُدار سے تعبیر کر دیتے ہیں۔ دار کا حقیقی معنی گھر ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اہل ترک لنا عقیل من دار، دار سے مراد منزل اور گھر ہے قبیلہ نہیں۔

(۲۸۰) حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبه قال سمعت قتادة عن انس بن مالك بيان کیا مجھے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ انس بن مالک سے عن ابی اسید قال قال النبی ﷺ خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج اور وہ ابو اسید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار کے قبیلوں میں سے سب سے افضل قبیلہ بنو نجار پھر بنو عبد الاشهل ہے پھر بنو حارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خیر فقال سعد ما اری النبی ﷺ پھر بنو ساعدہ ہے اور انصاری قبال میں خیر ہے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ میں نہیں دیکھتا ہوں حضرت نبی اکرم ﷺ کو

الا	قد	فضل	علینا	فقیل	قد	فضلکم	علی	کثیر
مگر تحقیق انہوں نے ہم پر فضیلت دی ہے تو کہا گیا کہ بیشک آنحضرت ﷺ نے تمہیں بہت سے قبائل پر فضیلت دی ہے								
❁ وقال عبد الصمد حلثنا شعبة حلثنا قتادة سمعت انس قال ابو اسيد عن النبی ﷺ بهلنا وقال سعد بن عبادة								
اور کہا عبد الصمد نے بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا بیان کیا ہمیں قتادہ نے کہ میں نے انس کو سنا کہ روایت کیا ابو اسید نے نبی کریم ﷺ سے یہ اور کہا سعد بن عبادة								

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

ابو اسید:..... نام مالک بن ربیعہ ساعدی ہے۔

امام بخاری مناقب میں بھی اس حدیث کو لائے ہیں، امام مسلم نے فضائل میں، امام ترمذی نے مناقب میں اور امام نسائی نے بھی مناقب میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

خیر ذور الانصار بنو النجار:..... بنو نجار سے مراد خزرج ہیں اور انصار کے قبائل میں سے خیر قبیلہ نجاریہ ہے۔ بنو نجار ای دار بنی نجار۔ سبقت کا سبب یا تو سبقت الی الاسلام ہے یا سبقت اعلیٰ کلمۃ اللہ کی مساعی کی وجہ سے ہے یہاں قبائل میں خیریت مجموعہ کے لحاظ سے ہے ورنہ بنو ساعدہ کے بعض افراد بنو نجار سے ترجیح پاتے ہیں۔

سوال:..... بعض روایات میں بنو نجار کی تقدیم ہے اور بعض میں بنو عبد الاشہل کی؟

جواب:..... حضرت انسؓ کی روایت بنو نجار کی تقدیم میں کوئی اختلاف نہیں رکھتی۔ بنو نجار حضور ﷺ کے ماموں ہیں عبد المطلب کی والدہ انہیں میں سے ہیں جب مدینہ منورہ آئے ہیں تو انہی کے پاس اترے ان کو دوسروں پر زیادتی حاصل ہے۔ حضرت انسؓ بھی انہی میں سے ہیں اس لئے انہوں نے ان کے فضائل یاد کرنے میں توجہ دی۔

فی کل ذور الانصار خیر:..... خیر اسم تفضیل کے معنی سے خالی کیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ سب کو فضیلت حاصل ہے۔

فقال سعدؓ:..... حضرت سعد بن عبادہؓ کا تعلق بنو ساعدہ سے ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی تو انہیں کہا گیا کہ تمہیں بھی تو بہت ساروں پر فضیلت دی ہے۔ جن کا یہاں ذکر نہیں ہے تفصیلی روایات میں ان کا ذکر بھی موجود ہے۔

سوال:..... پہلی اور آخری حدیث بتلاتی ہے کہ قبائل انصار میں تعارض ہے اور درمیان والی حدیث بتلاتی ہے کہ ان میں تساوی ہے؟

جواب:..... کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ تساوی نفس وجود فضیلت میں ہے اور تفاوت درجات میں ہے۔

مااری: بفتح الهمزة وبضمها اگر ہمزہ کے فتح کے ساتھ ہو تو پھر یہ الرویہ سے ہوگا اور اگر ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ ہو تو پھر بمعنی الظن (گمان) ہوگا۔

وقال عبدالصمد: عبدالصمد بن سعید الثوری البصری مراد ہیں اور یہ تعلیق ہے۔ سعد بن عبادہ کے مناقب میں اسٹی عن عبدالصمد کی سند سے اس کو موصولاً لائے ہیں۔

بہذا: مشارالہ کا مصداق الحدیث ہے، ای بہذا الحدیث۔

وقال سعد بن عبادہ: یہاں سے یہ بتلا رہے ہیں کہ سعد سے مراد کوئی اور سعد نہیں بلکہ سعد بن عبادہ ہی ہیں!

(۲۸۱) حدثنا سعد بن حفص قال حدثنا شيبان عن يحيى قال ابو سلمة اخبرني ابو اسيد بيان کیا ہمیں سعد بن حفص نے کہا بیان کیا ہمیں شیبان نے وہ یحییٰ سے کہا ابو سلمہ نے کہ مجھے حضرت ابو اسیدؓ نے خبر دی انہ سمع النبی ﷺ يقول خير الانصار اوقال خير دور الانصار بنو النجار وبنو عبد الاشهل وبنو الحارث وبنو ساعدة انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ خیر الانصار یا خیر دور الانصار فرمایا قبیلہ بنو نجار اور بنو عبد الاشہل اور بنو حارث اور بنو ساعدہ ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

سعد بن حفص: مراد سعد بن حفص طلحی کوئی ہیں۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الادب میں ابی قبیصہؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الفصائل میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں عمرو بن علیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۲۸۲) حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان قال حدثني عمرو بن يحيى عن عباس بن سهل بيان کیا ہم کو خالد بن مخلد نے کہا بیان کیا ہمیں سلیمان نے کہا بیان کیا مجھے عمرو بن یحییٰ نے عباس بن سہل سے عن ابی حمید عن النبی ﷺ قال ان خير دور الانصار دار بنی النجار ثم عبد الاشهل وہ ابو حمیدؒ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ بے شک قبائل انصار میں سے بہتر قبیلہ بنو نجار پھر عبد الاشہل ثم دار بنی الحارث ثم بنی ساعدة وفي كل دور الانصار خير فلحقنا سعد بن عبادہ فقال ابو اسيد پھر قبیلہ بنو حارث پھر بنو ساعدہ ہیں اور انصار کے سب قبائل میں خیر ہے پھر ہمیں سعد بن عبادہؒ ملے تو ابو اسیدؒ نے کہا کہ الم تو ان نبی اللہ خیر الانصار فجعلنا اخيرا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم ﷺ نے انصار کی فضیلت بیان فرمائی تو ہمیں انہوں نے سب سے آخر میں رکھا فادرک سعد النبی ﷺ فقال يا رسول الله خير دور الانصار تو حضرت سعد بن عبادہؒ نبی اکرم ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ قبائل انصار کی فضیلت بیان کی گئی

فَجُعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أُولَئِكَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ
اور ہمیں آخر میں رکھا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ تم پسندیدہ قبائل میں سے ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

ابو حمید:..... ساعدی مدنی انصاری مراد ہیں۔

اور یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ باب خرص التمر میں گزر چکی ہے۔ ۱۔

فلحقنا:..... جمع متکلم ماضی معروف ہے، قائل ابو حمید ساعدی ہیں۔ سعد بن عبادہ فلحقنا کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اگر فلحقنا ماضی واحد مذکر کا صیغہ مانا جائے تو نا ضمیر مفعول ہوگی اور سعد بن عبادہ مرفوع ہوگا جو کہ لاحق کا فاعل ہوگا۔ ۲۔

﴿۶۸﴾

باب قول النبی ﷺ للانصار اصبروا حتی تلقونی علی الحوض

یہ باب ہے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بیان میں جو انہوں نے انصار کو فرمایا کہ تم صبر کرو حتیٰ کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو

قالہ عبد اللہ بن زید عن النبی ﷺ
یہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حتی تلقونی علی الحوض:..... اس میں بشارت ہے جنتی ہونے کی۔ صاحب رحمت ہونے کی اور حوض کوثر پر پہنچنے کی۔

قالہ عبد اللہ بن زید:..... سوال:..... ضمیر کا مرجع کیا ہے؟

جواب:..... ترجمۃ الباب والی عبارت (حدیث) ہے اور یہ تعلق ہے امام بخاریؒ نے غزوہ خنین میں اس حدیث کو مکمل طور پر بیان کیا ہے جو مغازی میں آرہی ہے۔

(۲۸۳) حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس بن مالک

بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا وہ حضرت انسؓ بن مالک سے

عن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار قال یا رسول اللہ الا تستعملنی وہ اسید بن حضیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انصار میں سے کسی آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں فرماتے کما استعملت فلانا قال ستلقون بعدی اثرہ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض جیسا کہ آپ نے فلاں کو عامل مقرر فرمایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے اوپر ترجیح کو دیکھو گے تو تم صبر کرنا حتی کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے کتاب الفتن میں محمد بن عرعرہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے، امام مسلمؒ نے المغازی میں ابو موسیٰؓ سے اور امام ترمذیؒ نے الفتن میں محمود بن غیلانؒ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں محمد بن عبد الاعلیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الا تستعملنی کما استعملت فلانا:..... کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں کرتے جیسا کہ آپ نے فلاں کو عامل مقرر کیا ہے، یعنی حضور ﷺ سے ترجیح کا سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کسی کو ترجیح نہیں دیتا بلکہ میرے بعد تم پر ترجیح دی جائے گی پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض پر مل لو۔ یعنی حضور ﷺ نے صبر کی تلقین کی۔ ستلقون بعدی اثرہ:..... یعنی عہدے اور دنیا داری میں ترجیح دیں گے تو تم ایسے موقع پر صبر کرنا۔

(۲۸۴) حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال ثنا شعبه عن هشام بن محمد بن بشار قال حدثنا غندر عن حدیث بیان کی کہا ہمیں غندر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعبہ نے ہشام سے حدیث بیان کی سمعت انس بن مالک يقول قال النبی ﷺ للانصار انکم ستلقون بعدی اثرہ کہا میں نے انس بن مالک کو فرماتے سنا کہ حضور ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے اوپر ترجیح کو دیکھو گے میرے بعد فاصبروا حتی تلقونی وموعداکم الحوض تو تم صبر کرنا حتی کہ تم مجھ سے ملاقات کر لو اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض کوثر ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

وموعداکم:..... تمہارے وعدہ کا وقت اور جگہ حوض کوثر ہے۔ ایک طریق میں یہ الفاظ نہیں ہیں اس طریق میں ہیں۔ علامہ یحییٰ نے دونوں طریق ذکر کئے ہیں پہلے طریق میں ہے حضرت انسؓ حضرت اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں اور دوسرے طریق میں ہے کہ انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا اے اس طریق میں اسیدؓ کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۸۵) حدثني عبد الله بن محمد قال حدثنا سفین عن یحییٰ بن سعید سمع انس بن مالک حین بیان کیا ہمیں عبد اللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہمیں سفیان نے وہ یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا کہ انس بن مالکؓ سے اس وقت سنا جبکہ وہ

خرج	معه	الی	الولید	قال	دعا	النبي ﷺ	الانصار
حضرت انسؓ کے ساتھ ولید بن عبد الملک بن مروان کی ملاقات کے لئے گیا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار کو بلایا							
الی	ان	يقطع	لهم	البحرين	فقالوا	لا	الا ان تقطع
تا کہ ان کو بحرین کی زمین کا ٹکڑا عنایت فرمادیں تو انہوں نے عرض کیا نہیں مگر زمین کا ٹکڑا اس کی مثل ہمارے بھائیوں یعنی مہاجرین کو عنایت فرمادیں							
قال	اما	لا	فاصبروا	حتى	تلقوني	فانه	ستصيكم
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم لینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو پھر صبر کرو حتیٰ کہ مجھے خوش کوثر ملو کیونکہ غم قریب تمہیں ترجیح پہنچے گی میرے بعد							
						اثرة	بعدي

﴿تحقیق و تشریح﴾

حين خرج الى الوليد: یحییٰ بن سعیدؒ موقع کو بیان کر رہے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کس وقت سنی۔ حضرت انسؓ بصرہ کی طرف گئے جب حجاج نے ان کو تکالیف دیں اور حضرت انسؓ نے ولید بن عبد الملک کے پاس حجاج کی شکایت کی تو ولید نے یہ حدیث سنائی کہ حضور ﷺ نے بحرین کا علاقہ قطع کے طور پر دینے کے لئے انصار کو بلایا، انصار نے عرض کیا کہ ہم اس وقت لیں گے جب کہ آپ ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی دیں۔

سوال: بحرین بحر کا تثنیہ ہے بمعنی دو دریا یہاں یہی معنی مراد ہے یا کوئی اور؟

جواب: ایک شہر کا نام ہے ساحل ہند پر واقع ہے۔

قال اما لا فاصبروا: اما، میں ان شرطیہ ہے اور ما زائدہ ہے اور لا نافیہ ہے اور فعل محذوف ہے تقدیری عبارت ہے انکم لا تفعلون۔

﴿۶۹﴾

باب دعا النبي ﷺ اصلح الانصار والمهاجرة

یہ باب ہے حضرت نبی اکرم ﷺ کی دعا اصلح الانصار والمهاجرة کے بیان میں

حدثنا ادم	قال	حدثنا	شعبة	قال	حدثنا	ابو	اياس	عن	انس	بن	مالك
بیان کیا ہمیں ادم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا بیان کیا ہمیں ابو ایاس نے وہ حضرت انسؓ بن مالک سے کہ											
قال	قال	رسول	الله	ﷺ	لا	اعيش	الا	عيش	الاخرة	فاصلح	الانصار
کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! انہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی پس عزت دے تو انصار اور مہاجرین کو اور قتادہ سے انس کے واسطے سے											

عن	النبي ﷺ	مثله	وقال	فاغفر	الانصار
نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت فرماتے ہیں لیکن اصلح کی بجائے فاغفر الانصار کے الفاظ نقل فرماتے ہیں					

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الرقاق میں بندارؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے المغازی میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے الرقاق میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
وعن قتادة:..... اسناد اول پر اس کا عطف ہے۔

(۲۸۷) حدثنا آدم حدثنا شعبه عن حميد الطويل سمعت انس بن مالك
بيان کیا ہمیں آدم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے حمید طویل سے کہا تا میں نے انس بن مالکؓ سے
قال كانت الانصار يوم الخندق تقول نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا ابدا
کہا انہوں نے کہ انصار غزوہ احزاب کے دن کہہ رہے تھے کہ ہم نے محمد کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے
فاجابهم اللهم لا عيش الا عيش الآخرة ☆ فاکرم الانصار والمهاجرة
آنحضرت ﷺ نے ان کو جواب دیا: اے اللہ! انہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی پس عزت دے تو انصار اور مہاجرین کو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے۔

امام نسائیؒ نے المناقب میں احمد بن سلیمانؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یہ حدیث شعبہؒ نے تین شیوخ سے نقل کی ہے ایک میں ہے فاصلح۔ دوسری میں ہے فاغفر اور تیسری میں ہے فاکرم۔ ان میں معنا کوئی تعارض نہیں ہے مگر چونکہ حضور ﷺ میں شان بلاغت کمال درجے کی ہے اس لئے تین مختلف موقعوں پر مختلف الفاظ استعمال کیے: (۱) موقع عمل اسکے لئے اصلح کا لفظ استعمال کیا (۲) نمرہ فی الدنیا تو اس کے لئے اکرم کا لفظ استعمال کیا (۳) نمرہ فی الآخرة تو اسکے لئے فاغفر کا لفظ استعمال کیا۔
حاصل یہ ہے کہ تین موقعوں کے لئے تین مختلف الفاظ کا استعمال کیا۔

(۲۸۸) حدثنا محمد بن عبيد الله قال حدثنا محمد بن ابي حازم عن ابيه عن سهل
بیان کیا ہمیں محمد بن عبید اللہ نے کہا بیان کیا ہمیں محمد بن ابی حازم نے اپنے باپ سے وہ حضرت سهلؓ سے

قال جاءنا رسول الله ﷺ ونحن نحفر الخندق ونقل التراب على اكتادنا
 کہا کہ ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے
 فقال رسول الله اللهم لا عيش الا عيش الآخرة ☆ فاغفر للمهاجرين والانصار
 پس اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی پس بخش دے تو انصار اور مہاجرین کو۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

ابی حازم:..... نام سلمہ بن دینار سہل بن سعد بن مالک انصاری ساعدی۔
 امام بخاری مغازی میں اس حدیث کو تنبیہ سے لائے ہیں اور امام مسلم نے مغازی میں قعنبی سے اور امام
 نسائی نے مناقب و رفاق میں تنبیہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
 علی اکتادنا:..... اکتاد جمع کند کی ہے اور کند کہتے ہیں کندھے کو۔ کشمہینی کی روایت میں اکتادنا
 ہے اور یہ کبد کی جمع ہے اور اس کی توجیہ یہ ہوگی کہ ہم اپنے پہلوؤں پر مٹی اٹھا رہے تھے جو جگر کے قریب ہیں۔

﴿۷۰﴾

باب ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة

یہ باب ہے ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة کے بیان میں

یہ آیت مبارکہ ایک انصاری صحابی کے قصہ میں نازل ہوئی اس لحاظ سے باب کا تعلق انصار کے ساتھ
 ہو گیا، حدیث الباب میں آیت کے شان نزول کا بیان ہے۔
 خصاصة:..... بمعنی فقر و حاجت اور یؤثرون، ایثار سے ہے اور ایثار کہتے ہیں کہ اپنی ضرورت پر دوسرے کی
 ضرورت کو ترجیح دینا۔ صحابہ کی شان بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنی ضرورت پر محتاجوں کی ضرورت کو ترجیح دیتے تھے اور باوجود
 بھوکے ہونے کے بھوکوں کو کھلاتے تھے۔

(۲۸۹) حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الله بن داود عن فضيل بن غزوان عن ابي حازم عن ابي هريرة
 بیان کیا ہمیں مسدد نے کہا بیان کیا ہمیں عبد اللہ بن داؤد نے فضیل بن غزوان سے وہ ابی حازم سے اور وہ ابو ہریرہ سے کہ
 ان رجلا اتى النبی ﷺ فبعث الى نساہ
 تحقیق ایک آدمی حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف بھیجا

فقلن ما معنا الا الماء فقال رسول الله ﷺ من يضم
تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون اس آدمی کو اپنے ساتھ لیجائے گا
او یضیف هذا فقال رجل من الانصار انا فانطلق به الى امراته فقال
یا فرمایا اس کی مہمانی کرنے کا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں تو وہ انصاری ان کو لیکر اپنی بیوی کے پاس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ
اکرمی ضیف رسول الله ﷺ فقالت ما عندنا الا قوت صبيان فقال هیتی طعامک
رسول اللہ ﷺ کے مہمان کا اکرام کرو۔ تو بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس صرف بچوں کا کھانا ہے تو اس نے کہا کہ اپنا کھانا تیار کر
واصبحی سراجک ونومی صبیانک اذا ارادوا عشاء فهیأت طعامها واصبحت سراجها
اور درست کر تو اپنے چراغ کو اور اپنے بچوں کو سلا دے جب وہ رات کے کھانے کا تقاضا کریں تو اس نے کھانا تیار کر لیا اور چراغ روشن کر دیا
ونومت صبیانها ثم قامت کانها تصلح سراجها فاطفأته فجعللا یریانه انهما یا کلان
اور اپنے بچوں کو سلا یا پھر وہ کھڑی ہوئی گویا کہ چراغ کو درست کر رہی ہو تو اس نے اس کو بجا دیا۔ تو وہ دونوں اس مہمان کو دکھا رہے تھے گویا کہ وہ دکھا رہے ہیں
فباتا طاوین فلما اصبح غدا الى رسول الله ﷺ فقال
سو انہوں نے بھوکے رات گزاری تو جب صبح کے وقت حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا
ضحک الله الليلة اوعجب من فعالکما فانزل الله
رات کو اللہ تعالیٰ خوش ہوئے یا فرمایا کہ خوش ہوئے تمہارے کام سے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی
ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون
ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب التفسیر میں یعقوب بن ابراہیمؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے اطعمہ میں اور امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ نے کتاب التفسیر میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
ان رجلا:..... یہ رجل انصاری تھا، بعض نے کہا کہ اس سے ابو طلحہ زید بن سہل مراد ہیں اور بعض نے ثابت بن قیسؒ کا نام لیا ہے۔

ما معنا الا الماء:..... یعنی ہمارے پاس صرف پانی ہے۔ عرب میں رواج تھا کہ مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے چونکہ کھانا تھوڑا تھا۔ اگر وہ ساتھ کھاتے تو مہمان بھوکا رہ جاتا، اگر نہ کھاتے تو مہمان انکار کر دیتا اس لئے انہوں

نے حیلہ کیا کہ چراغِ بجا دیا اور یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی ساتھ کھا رہے ہیں لیکن انہوں نے کھایا نہیں بلکہ وہ بھوکے رہے۔
فجعلاً یریانہ : سوال :..... جب اندھیرا تھا تو پھر وہ کیسے دکھا رہے تھے کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں؟
جواب :..... منہ میں لقمہ چبانے اور گھمانے کی آواز پیدا کر رہے تھے جس سے معلوم ہوتا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔
ضحک ، عجب :..... یہ رضاء سے کنایہ ہے کہ اللہ پاک تمہارے فعل سے راضی ہو گیا۔
فعال :..... فعلِ حسن کو کہتے ہیں۔

شان نزول :..... اس آیت کا ایک شانِ نزول تو وہی ہے جو حدیث الباب میں ہے اور دوسرا شانِ نزول سری والا واقعہ بتایا جاتا ہے کہ ایک سری سات گروں میں گھومتی رہی یہاں تک اسی گھر واپس آئی جہاں سے بھیجی گئی تھی!

﴿۷۱﴾

باب قول النبی ﷺ اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسینہم
 یہ باب ہے حضرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان ان (انصار رضی اللہ عنہ) کے نیک کاروں کی نیکی قبول کرو اور ان کے خطا کاروں کی بدی خطا سے درگزر کرو کے بیان میں

(۲۹۰) حدثني محمد بن يحيى ابو علي قال حدثنا شاذان اخو عبدان قال حدثنا ابي قال اخبرنا شعبة بن الحجاج			
بیان کیا مجھ کو محمد بن یحییٰ ابو علیؒ نے کہا بیان کیا ہم کو شاذان عبدان کے بھائی نے کہا بیان کیا ہمیں میرے باپ نے کہا خبر دی ہمیں شعبہ بن حجاج نے			
عن هشام بن زيد قال سمعت انس بن مالك يقول مر ابو بكر والعباس بمجلس من مجالس الانصار			
وہ ہشام بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ابو بکر و عباسؓ کا گزر انصار کی مجالس میں سے ایک مجلس میں ہوا			
وهم يكون فقال ما يكيكم قالوا ذكرنا مجلس النبي ﷺ منا			
اس حال میں کہ وہ رو رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ کون سی ایسی چیز ہے جو تمہیں راز رہی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی مجلس کو یاد کیا اپنے درمیان			
فدخل	علی	النبي ﷺ	فاخبره بذلك
پھر حضرت ابو بکرؓ حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کو اس واقعہ کی خبر دی			
قال	فخرج	النبي ﷺ	وقد عصب على راسه حاشية برد
حضرت انسؓ نے کہا کہ پھر حضرت نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور تحقیق اپنے سر مبارک چادر کے کنارے کی پٹی سے باندھ رکھا تھا			

قال فصعد المنبر ولم يصعده بعد ذلك اليوم فحمد الله واثنى عليه
 انہوں نے کہا پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس دن کے بعد پھر منبر شریف پر تشریف فرما نہ ہوئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی
 ثم قال اوصيكم بالانصار فانهم كرشى وعيتى وقد قضاوا الذی علیہم
 پھر فرمایا کہ میں تم لوگوں کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے رشتہ دار اور سینے میں پورے تحقیق انہوں نے ادا کر دیا اس کو جو ان پر واجب تھا
 وبقي الذی لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم
 سو باقی رہ گیا وہ جو ان کیلئے (بدلہ) ہے سو تم ان کے نیکو کاروں کی نیکی کو قبول کرو اور ان کے خطا کاروں کی خطا سے درگزر کرو

﴿تحقیق و تشریح﴾

وہم یبکون :..... وہ اس وجہ سے رورہے تھے کہ اگر حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو ہم حضور ﷺ کی مجلس سے محروم رہیں گے۔

کرشی :..... کرش انسان کے معدہ کو کہتے ہیں، مراد اس سے چھوٹے بچے اور عیال ہوتے ہیں۔
 عیبتی :..... عیہ چیزے کی وہ ذنبیل جس میں کپڑے وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ کرش اور عیہ سے حضور ﷺ نے استعارہ کے طور پر مراد لیا کہ یہ میرے بھٹانہ یعنی صاحب سر اور صاحب امانت ہیں جو ان کا حق تھا۔ انہوں نے پورا کر دیا اس میں اشارہ ہے لیلۃ العقبة کی بیعت کی طرف کہ رسول خدا کو ٹھکانہ دیں گے جنت کے بدلے میں انہوں نے اس بیعت کو پورا کر دیا اور جو باقی رہ گیا جو ان کے لئے ہے، اس لئے ان کے محسن کی قدر کرو اور ان کے مہم سے تجاوز کرو۔

(۲۹۱) حدثنا احمد بن يعقوب قال حدثنا ابن الغسيل قال سمعت عكرمة يقول سمعت ابن عباس
 بیان کیا ہمیں احمد بن یعقوب نے کہا بیان کیا ہمیں غسیل کے بیٹے نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا کہ میں نے سنا ابن عباس سے
 يقول خرج رسول الله ﷺ وعليه ملحفة منعظا بها على منكبيه وعليه عصابة دسما
 وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہاہر تشریف لائے اور ان پر چادر تھی اس حال میں کہ وہ اپنے کندھوں پر لپیٹے ہوئے تھے اور ان پر سیاہ رنگ کی پٹی تھی
 حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فان الناس يكثرون
 حتی کہ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا حمد و ثناء کے بعد اے لوگو سو تحقیق لوگ بہت ہو جائیں گے
 ويقل الانصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي منكم امرا
 اور انصار کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ مثل نمک کے ہو جائیں گے کھانے میں۔ تو تم میں سے جو شخص حاکم بنے ایسے معاملہ کا کہ
 يضر فيه احدا او ينفعه فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم
 جس میں وہ کسی کو ضرر پہنچا سکتا ہے یا کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو چاہیے کہ وہ ان کے نیکوں کی نیکی کو قبول کرے اور ان کے خطا کاروں کی خطا سے درگزر کرے

تحقیق و تشریح

ابن غسیل:..... عبدالرحمن بن سلیمان بن عبداللہ بن حظلہ غسیل ملائکہ مراد ہیں۔

یہ حدیث کتاب صلوٰۃ الجمعة باب من قال فی الخطبة بعد النشاء اما بعد میں گزر چکی ہے۔

خرج رسول اللہ ﷺ:..... اللہ کے رسول ﷺ گھر سے مسجد کی طرف تشریف لائے۔

وعلیہ:..... واو حال یہ ہے۔ منعطفاً:..... حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ملحفة:..... اوڑھنی جس کو آپ ﷺ نے کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

عليه عصابة دسماء:..... عصابة سے مراد ہے عمامہ یا عصابة سے مراد وہ پٹی ہے جس سے سر باندھا جاتا

ہے۔ دسماء کا معنی ہے تیل کے رنگ والا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ پٹی خالص سیاہ تھی۔ اور بعض نے کہا کہ پسینے سے یا

خوشبو سے وہ پٹی سیاہ ہو گئی تھی۔ علامہ داؤدی نے فرمایا کہ الدسماء کا معنی ہے الوسخة من العرق والغبار ۲

ان الناس يكثران ويقل الانصار:..... دوسرے لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہوں گے۔ اشارہ

ہے اس بات کی طرف کہ عرب و عجم کے قبیلے اسلام میں داخل ہوں گے تو انصار ان کے مقابلے میں تھوڑے ہوں گے۔

(۲۹۲) حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة

بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا

عن انس بن مالک عن النبي ﷺ قال الانصار كرشى وعيتى والناس سيكثرون

وہ انس بن مالک سے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا انصار میرے دل اور سینے ہیں اور لوگ بہت ہو جائیں گے

ويقلون واقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم

اور وہ (انصار رضی اللہ عنہم) کم ہو جائیں گے ان کے نیک لوگوں کی نیکی کو قبول کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو

امام مسلم نے الفضائل میں ابو موسیٰ سے اور امام ترمذی نے المناقب میں بندار سے اور امام نسائی نے حرمی

بن عمارہ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

۷۲

باب مناقب سعد بن معاذ

یہ باب ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

حضرت سعد بن معاذؓ کے مختصر حالات

سعد بن معاذؓ ان کی والدہ کا نام ہے کبشہ بنت رافع اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ انصاری، اوی ہیں۔ بیت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے درمیان حضرت مصعب بن عمیرؓ کی دعوت پر اسلام لائے اور دعوت و تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور بنو عبد الاشہل سے فرمایا میرے لئے تمہارے ساتھ کلام کرنا حرام ہے۔ حتیٰ کہ تم اسلام لے آؤ! پس عبد الاشہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا یہ لوگوں میں از روئے برکت کے اسلام میں بہت بڑی عظمت والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سید الانصار کا لقب عطا فرمایا۔ اکابر صحابہؓ میں سے ہیں، بدر میں شریک ہوئے، احد میں حضور ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ حبان بن عرقہ نے آپؓ کو تیر مارا جو غزوہ خندق میں انہیں رگ اکل پر لگا ایک ماہ تک خون بند نہ ہوا۔ اور اسی کے سبب سے بنو قریظہ کے فیصلے کے چند دن بعد ۵ھ میں وفات ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی موت کے وقت فرمایا اھتز العرش لموت سعد بن معاذؓ۔ آپؓ جنت البقیع میں دفن کئے گئے، آپؓ کی کل عمر ۳۷ سال ہوئی، آپؓ کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی اور آپؓ کی قبر مبارک سے خوشبو مہکتی رہی ۲

بنو قریظہ کے متعلق حضرت سعدؓ کا فیصلہ:..... آپؓ نے فرمایا کہ میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے لڑکے لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بیوی بچوں کو قید کر لیا جائے چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔

(۲۹۳) حدیثی محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبہ عن ابی اسحق قال بیان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے وہ ابواسحق سے انہوں نے کہا سمعت البراء یقول اھدیت للنبی ﷺ حلة حریر فجعل اصحابہ یمسونها میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے ریشمی حلہ ہدیہ پیش کیا گیا تو صحابہ کرامؓ اس کو چھونے لگے و یعجبون من لینھا قال اتعجبون من لین هذه لمنادیل سعد بن معاذ خیر منها اور تعجب کر رہے تھے اس کی نرمی پر تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی سے حیران ہو رہے ہو سعد بن معاذؓ کے رد مال اس سے بہتر ہیں
اولین رواہ قتادة والزهری سمعا انسا عن النبی ﷺ
یا فرمایا اس سے زیادہ نرم ہیں اس کو روایت کیا قتادہ اور زہری نے سنا انہوں نے انسؓ سے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابو موسیٰ وغیرہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اهدیت للنبی ﷺ حلة حریر:..... سوال:..... یہ جوڑا کس نے ہدیہ کیا تھا؟

جواب:..... اکید و دہ سے ہدیہ کیا تھا۔

فائدہ:..... کتاب الہدیہ، باب قبول الہدیۃ من المشرکین میں حدیث انسؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشرک تھا اور مشرک سے ہدیہ لینا جائز ہے۔

يعجبون من لينها:..... کسی نے ریشی جوڑے کا ہدیہ دیا تو صحابہؓ اس کو چھو کر دیکھتے تھے اور اس کی نرمی سے تعجب کرتے تھے بعض روایات میں ہے کہ صحابہؓ یہ بھی کہتے تھے کہ یہ آسمانوں سے اتارا گیا ہے کیونکہ انہوں نے اس جیسا نرم و ملائم کپڑا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سعدؓ کے رومال اس سے بھی زیادہ نرم ہیں۔ علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ حضرت سعدؓ کی تخصیص اس لئے کی کہ وہ اس جیسے کپڑوں کو پسند کرتے تھے یا اس وجہ سے کہ اس کپڑے کو چھو کر دیکھنے والے صحابہؓ انصار تھے۔

رواہ قتادة والزہری:..... یہ دو تعلیقیں ہیں، حضرت قتادہؓ کی روایت کو امام بخاریؒ الہبہ میں اور امام زہریؒ کی روایت کو لباس میں موصول لائے ہیں۔

(۲۹۴) حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا الفضل بن مساور ختن ابی عوانة قال حدثنا ابو عوانة
بیان کیا ہم کو محمد بن مثنی نے کہا بیان کیا ہمیں فضل بن مساور ابو عوانہ کے داماد نے کہا بیان کیا ہمیں ابو عوانہ نے
عن الاعمش عن ابی سفین عن جابر سمعت النبی ﷺ يقول اهتز العرش لموت سعد بن معاذ
وہ اعمش سے اور وہ ابوسفیان سے وہ جابر سے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ خوش ہوا عرش سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے
وعن الاعمش حدثنا ابو صالح عن جابر عن النبی ﷺ مثله
اور اعمش سے روایت ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوصالح نے جابر سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے تھے
فقال رجل لجابر فان البراء يقول اهتز السرير فقال انه كان بين هذين الحيين
پس ایک شخص نے جابر سے کہا کہ تحقیق براءؓ فرماتے تھے اهتز السرير تو انہوں نے فرمایا کہ تحقیق ان دونوں قبیلوں کے درمیان
ضغائن سمعت النبی ﷺ يقول اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ
عداوت تھی میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ

﴿تحقیق و تشریح﴾

اهتز العرش لموت سعد بن معاذ:..... حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذؓ کی موت کے وقت عرش ہل گیا یہ کنایہ ہے خوشی سے جو ان کی روح کے آسمانوں پر آنے کی وجہ سے ہوئی۔

حقیقت ہے یا مجاز ہے۔ رائج یہی ہے کہ یہ حقیقت پر محمول ہے بعض نے کہا کہ مجاز پر محمول ہے اور عرش سے مراد اہل عرش ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ عرش سے مراد عرش الرحمن اور سریر (چارپائی) دونوں ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چارپائی کو جس پر حضرت سعدؓ اٹھائے گئے ان کے مرتبے کا الہام کیا ہو اور حضرت سعدؓ کا مقام و مرتبہ بتلایا ہو اور چارپائی اہل معرفت ہوگئی، پس اس نے خوشی میں حرکت کی جیسا کہ وہ لکڑی کا منبر جس پر رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے وہ اہل معرفت ہوا اور فراق میں رویا۔ ممکن ہے کہ عرش دو ہوں، دونوں بے ہوں، ایک جس پر عرش الرحمن ہے اور دوسرا جس پر حضرت سعدؓ کو رکھا گیا پس دونوں بے ہوں۔

بعض نے کہا کہ امتیاز سرور اور خوشی کا نام ہے ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو الہام کیا ہو حضرت سعدؓ کے مرتبے کا تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا ہو۔ بعض نے کہا کہ عرش سے مراد ملائکہ حاملین عرش ہیں اور عرش کی طرف نسبت مجاز ہے۔

خُتْنُ: وهو كل من كان من قبل المرأة مثل الاخ والاب واما العامة فختن الرجل عندهم زوج ابنته!

ابو عوانہ: وضح يشكري مراد ہیں۔

وعن الاعمش: اس کا عطف مذکورہ بالا اسناد پر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس روایت کو ابو عوانہؒ نے سلیمان عن الاعمش سے روایت کیا ہے۔ امام بخاریؒ یہاں وعن الاعمش کہہ کر سند ثانی کو بیان کرتے ہیں۔

مثله: ای مثل حدیث ابی سفیان عن جابر۔

فقال رجل لجابر بن البراء: ایک شخص نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ حضرت براءؓ تو فرماتے ہیں کہ چارپائی مل گئی نہ کہ عرش الرحمن۔ تو حضرت جابرؓ نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں کا آپس میں حسد تھا اور حضرت سعدؓ اوس سے تھے اور حضرت براءؓ خزرج سے تھے۔

فائدہ: علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہ حضرت براءؓ خزرجی ہیں یہ خطا فحش ہے بلکہ حضرت براءؓ بھی اوسی ہیں۔ موجودہ خزرج یہ اوس کے مقابل نہیں تھے بلکہ ان میں اتحاد تھا یعنی ان میں حسد اسلام سے پہلے تھا اب نہیں ہے۔ حضرت براءؓ کی طرف سے عذر: حضرت براءؓ نے حضرت سعدؓ کے فضل کو چھپانے اور گھٹانے کا قصد نہیں کیا بلکہ انہوں نے ایسے ہی سمجھا تھا جیسا کہ بیان کیا یعنی تعصب کی وجہ سے نہیں کہا۔ بہر حال بین ہذین الحیین ضغائن کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ حضرت براءؓ بھی حضرت سعدؓ کی طرح اوسی ہیں۔

(۲۹۵) حدثنا محمد بن عروعة قال حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابى امامة بن سهل بن حنيف بيان کیا ہم کو محمد بن عروہ نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے وہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے عن ابى سعيد الخدرى ان اناسا نزلوا على حكم سعد بن معاذ فارسل اليه وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق لوگ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اتارے تو آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا فجاء على حمار فلما بلغ قريبا من المسجد قال النبي ﷺ خيركم او سيدكم فقال تو وہ دراز گوش پر سوار ہو کر آئے تو جب وہ مسجد کے قریب پہنچے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خیر کم یا سید کم تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا سعد ان هولاء نزلوا على حكمك قال فاني احكم فيهم ان تقتل مقاتلتهم کماے سعد یہ لوگ آپ کے حکم پر اتارنے پر انہی ہوئے ہیں حضرت سعد نے کہا سو میں حکم کرتا ہوں کمان کے قتل کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے وتسبي ذراريهم قال حكمت بحكم الله او بحكم الملك اور ان کے بیوی بچوں کو قید کر لیا جائے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کے حکم کے ساتھ یا فرمایا بحکم الملک فیصلہ کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجہاد، باب اذا نزل العدو على حكم رجل میں گزر چکی ہے۔
ان انا سا نزلوا:..... مراد بنو قریظہ ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد کے فیصلے اور ان کی رائے پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے رضا کا اعلان کیا۔

قربى من المسجد:..... حضور ﷺ نے ان کو مسجد میں بلایا، اس مسجد سے مراد وہ مسجد ہے جو کہ بنو قریظہ کے محاصرے کے وقت نماز کے لئے بنائی گئی تھی مسجد نبویؐ مراد نہیں۔

خيركم او سيدكم:..... اگر خطاب انصار کو ہے تو ظاہر ہے کہ آپؐ سید الانصار ہیں اور اگر مجلس میں ان سے بہتر کوئی موجود ہے تو پھر سرداری سے مراد سیادت خاصہ ہے اور وہ ان کا بنو قریظہ کے فیصلہ میں حکم (فتح الحاء) ہونا ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ قوموا الی سید کم۔

عالم، بزرگ اور سردار کی آمد پر کھڑے ہونے کا حکم:..... جمہور نے اس سے استدلال کیا ہے کہ اہل فضل کی آمد پر قیام جائز ہے۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ آنے والے کے لئے قیام مستحب ہے یہ منہی عنہ نہیں وہ قیام جو منہی عنہ ہے وہ یہ ہے کہ سردار بیٹھا ہو اور دوسرے اس کے بیٹھے رہنے تک کھڑے رہیں۔ علماء کو چاہئے کہ کسی عالم، قادی، بزرگ، اہل فضل کے لئے کھڑے ہوں کسی عام آدمی کے لئے نہیں۔

نزلو اعلیٰ حکمک:..... بنو قریظ پچیس دن کے محاصرے کے بعد ان کے فیصلے پر راضی ہوئے ان کے دلوں میں رعب متسکن ہوا۔ یہ شوال ۵ھ کا واقعہ ہے۔

بحکم الملک:..... اگر ملک (بکسر اللام) ہے تو مراد اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور اگر ملک (فتح اللام ہے) تو مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں جو کہ وحی لائے۔

﴿۷۳﴾

باب منقبة اسید بن حضیر و عباد بن بشر
یہ باب ہے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی منقبت کے بیان میں

حالات حضرت اسید بن حضیر

اسید بن حضیر انصاری اوسی ہیں، کنیت ابو یحییٰ ہے، بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے اور لیلۃ العقبہ کے نقیبوں میں سے ہیں بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے، احد میں جب کہ لوگ منتشر ہو گئے آپ ثابت قدم رہے۔ ۲۰ھ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے خود آپ کے جنازے کو اٹھایا اور آپ کو قبر میں اتارا۔ آپ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

حالات حضرت عباد بن بشر

عباد بن بشر انصاری اوسی ہیں۔ حضرت سعد بن معاذؓ کے اسلام لانے سے پہلے مدینہ منورہ میں اسلام لائے۔ بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ جو جماعت کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے گئی تھی اس میں شامل تھے، فضلاء صحابہ میں سے تھے یوم یمامہ کو شہید کئے گئے ان کی عمر ۲۵ سال تھی۔

(۲۹۶) حدثنا علی بن مسلم قال حدثنا حبان قال حدثنا همام قال اخبرنا قتادة
بیان کیا ہم کو علی بن مسلم نے کہا کہ بیان کیا ہمیں حبان نے کہا بیان کیا ہمیں ہمام نے کہا خبر دی ہمیں قتادہ نے
عن انس ان رجلیین خرجا من عند النبی ﷺ فی لیلۃ مظلمة
کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ تحقیق دو حضرات حضرت نبی کریم ﷺ کی مجلس سے سخت اندھیری رات میں گئے
واذا نور بین یدیہما حتی تفرقا ففرق النور معہما
تو اچانک ایک نور ان دونوں کے آگے آگے رہا حتیٰ کہ وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو نور بھی دو ٹکڑے ہو گیا ان کے ساتھ

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

رجلین خرچا: دو آدمی (صحابی) آنحضرت ﷺ کے پاس سے اٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے تو اچانک ان کے آگے روشنی رہی جب وہ اپنے گھروں کی طرف الگ الگ ہو کر جانے لگے تو وہ نور بھی ٹکڑے ہو کر ان دونوں کے آگے آگے رہا یہاں تک کہ وہ دونوں اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو گئے۔

سوال: دونوں مردوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: (۱) حضرت اسید بن خضیر (۲) حضرت عباد بن بشر

معمر کی روایت سے حضرت اسید بن خضیر کا نام معلوم ہوتا ہے اور حماد کی روایت بتا رہی ہے کہ اسید کے ساتھ دوسرے صحابی حضرت عباد بن بشر تھے۔

سوال: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی روشنی آگے آگے تھی جو بعد میں تقسیم ہوئی اور مستدرک حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی لائٹیاں روشن ہوئیں بظاہر تعارض ہے؟

جواب: یہ بعد واقعہ پر محمول ہے۔

✽ وقال معمر عن ثابت عن انس ان اسيد بن خضير ورجلا من الانصار
اور معمر نے ثابت کے واسطے سے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے شک اسید بن خضیر اور انصار کا ایک مرد
✽ وقال حماد اخبرنا ثابت عن انس قال كان اسيد وعباد بن بشر عند النبي ﷺ
اور حماد نے کہا خبر دی ہمیں ثابت نے حضرت انسؓ سے کہا انسؓ نے کہ اسید اور عباد بن بشرؓ نبی ﷺ کے پاس تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال معمر: یہ تعلق ہے عبدالرزاقؒ اپنے مصنف میں اس کو موصولاً لائے ہیں۔

وقال حماد: یہ بھی تعلق ہے احمدؒ اور حاکم نے اس کو موصولاً بیان کیا ہے۔

﴿۷۴﴾

باب مناقب معاذ بن جبلؓ

حضرت معاذ بن جبلؓ کے مناقب کے بیان میں

حالات: نام معاذ بن جبل، کنیت ابو عبد الرحمن ہے انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں جو ستر حضرات

شریک ہوئے ان میں شامل تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور عبدالرحمن بن مسعود کے درمیان مواخات قائم کی۔ بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں قرآن پاک یاد کر لیا تھا رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا۔

آپ ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ منورہ لوٹ آئے پھر شام کی طرف جہاد کے لئے تشریف لے گئے، اور بعض نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد آپ کو شام کا والی بنا کر بھیجا تھا آپ نے طاعون عمواس میں اردن کے نواح میں وفات پائی اور آپ کی قبر غور مقام پر ہے جو کہ شرقی جانب کا ایک جنگل ہے۔

(۲۹۷) حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن عمرو بن ابراهيم عن مسروق
بيان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبة نے عمرو سے وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے
عن عبد الله بن عمرو قال سمعت النبي ﷺ يقول استقروا القرآن من اربعة
وہ عبد اللہ بن عمروؓ سے کہہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن چار حضرات سے حاصل کرو
من ابن مسعود وسالم مولى ابي حذيفة وابي ومعاذ بن جبل
ابن مسعود سے اور سالم سے (جو) ابو حذیفہ کے غلام ہیں اور ابی سے اور معاذ بن جبلؓ سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

عمواس:..... ایک بستی کا نام ہے رملہ اور بیت المقدس کے درمیان۔ طاعون کی نسبت اس بستی کی طرف کی گئی کہ اس کی ابتداء اس بستی سے ہوئی تھی اور یہ طاعون ۱۸ ہجری میں واقع ہوا۔

﴿۷۵﴾

باب منقبة سعد بن عبادہ

یہ باب ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت کے بیان میں

حالات:..... نام سعد بن عبادہ، کنیت ابو ثابت، انصاری، خزرجی ہیں۔ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں، یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے، انصار کے سردار ذی وجاہت، ذی ریاست تھے، ان کی قوم ان کی عظمت کی معترف تھی۔ تمام مشاہد میں انصار کا جھنڈا اٹھانے والے تھے، حضور ﷺ کے وصال کے بعد بنو سقیفہ میں جب لوگ جمع ہوئے تو یہ بھی امیدوار خلافت ہو کر آئے تھے مگر کسی نے ان کی طرف توجہ نہ دی، بیعت سے تحلف کی وجہ سے شام تشریف لے گئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت ۱۵ھ میں ”حوران“ مقام میں وفات پائی ان کی موت کے بارے کسی کو علم نہ ہوا حتیٰ کہ کسی

نے یہ شعر پڑھے۔ نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ ☆ ورمینا بسهمین ولم نخط فؤادہ
اور بعض لوگوں نے کہا کہ انہیں جنوں نے قتل کیا ہے۔

☆ وقالت عائشة وكان قبل ذلك رجلا صالحا
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور وہ (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اس (واقعہ) سے پہلے صالح مرد تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

وكان قبل ذلك رجلا صالحا: یعنی واقعہ اٹک سے پہلے۔

سوال: حضرت عائشہؓ نے یہ کس وقت کہا؟

جواب: جب سعد بن عبادہؓ اور اسید بن حنیفہؓ کے درمیان مقالہ ہوا تو حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ اس مقالہ سے پہلے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب وہ صالح نہیں۔

(۲۹۸) حدثنا اسحق حدثنا عبد الصمد حدثنا شعبه حدثنا قتادة قال سمعت انس بن مالك
بیان کیا ہم کو اسحق نے کہ بیان کیا ہم کو عبد الصمد نے کہ بیان کیا ہم کو شعبہ نے کہ بیان کیا ہمیں قتادہ نے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا
قال ابو اسيد قال رسول الله ﷺ خير دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج
اسیدؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے قبائل میں سے سب سے بہتر بنو نجار پھر بنو عبد الاشهل پھر بنو حارث بن خزرج
ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير فقال سعد بن عبادۃ وكان ذا قدم في الاسلام
پھر بنو ساعدہ اور انصار کے تمام قبائل میں خیر ہے تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے فرمایا اور وہ قدیم الاسلام تھے کہ
ارى رسول الله ﷺ قد فضل علينا فقيل له قد فضلكم على ناس كثير
میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر فضیلت دی ہے تو ان کو کہا گیا آنحضرت ﷺ نے دوسرے بہت سے لوگوں پر تمہیں فضیلت دی ہے

﴿۷۶﴾

باب مناقب ابی بن کعب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

حالات: ابی بن کعب انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ابو منذر کی کنیت سے پکارا۔
اور حضرت عمرؓ نے ابو طفیل کی کنیت سے پکارا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں سید الانصار کہا، اور حضرت عمرؓ نے انہیں
سید المسلمین کہا۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ کاتین وحی میں سے ہیں، ان چھ حضرات میں سے ایک ہیں

جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ان فقہاء میں سے ہیں جو کہ حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی لوگوں کو مسائل بتلایا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے کلام اللہ کے بڑے قاری تھے، حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اقرأہم بکتاب اللہ بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ ۳۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ابی بن کعب ان صحابہ میں سے ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں تراویح کے لئے امام مقرر کیا۔ آپ وہ خوش قسمت صحابی ہیں جن کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ چار صحابہ سے قرآن پڑھو اور سیکھو۔ حضرت ابی بن کعب کا نام بھی لیا جیسا کہ حدیث الباب میں ہے۔

(۲۹۹) حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبہ عن عمرو بن امرؤ عن ابراهیم بیان کیا ہم کو ابو الولید نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے عن مسروق قال ذکر عبد اللہ بن مسعود عند عبد اللہ بن عمرو فقال کہا انہوں نے کہ عبد اللہ بن عمروؓ کی مجلس مبارک میں عبد اللہ بن مسعودؓ کا ذکر خیر کیا گیا تو عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا ذاک رجل لا ازال احبه سمعت النبی ﷺ يقول خذوا القرآن من اربعة عبد اللہ وہ آدمی ہیں کہ میں ان سے ہمیشہ محبت کر رہا ہوں میں نے جب سے سنا ہی ﷺ سے کہ وہ فرما رہے تھے کہ قرآن پڑھو ان چار سے من عبد اللہ بن مسعود فبدأ به وسالم مولی ابی حذیفہ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب عبد اللہ بن مسعود سے پس ابتداء عبد اللہ سے کی اور سالم جو ابو حذیفہ کے غلام ہیں اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے



(۳۰۰) حلثی محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال سمعت شعبہ سمعت قتادہ عن انس بن مالک بیان کیا مجھ سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا کہ میں نے شعبہ سے سنا وہ قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے قال قال النبی ﷺ لا بی ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا فرمایا کہ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعبؓ کو فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے آپ کو لم یکن الذین کفروا سنانے کا حکم فرمایا قال وسمانی قال قال نعم فبکی ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام ذکر فرمایا تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تو وہ ابی بن کعبؓ رونے لگ گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ کتاب التفسیر میں غندرؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الصلوٰۃ میں اور الفضائل میں ابو موسیٰؒ اور غندرؒ سے اور امام ترمذیؒ نے المناقب میں بندار سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں محمد بن عبد الاعلیٰؒ سے

اور تفسیر میں ابراہیم بن حسنؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

سوال:..... سورۃ بینہ سنانے میں کیا راز و حکمت ہے؟

جواب:..... والحکمة فی امرہ بالقراءة علیہ ھی انه یتعلم ابی الفاظہ وکیفیۃ ادائہ ومواضع الوقوف فکانت القراءة علیہ لتعلیمہ لا یتعلم منه۔

قال وسمانی اللہ:..... حضرت ابیؒ نے فرمایا کہ کیا اللہ پاک نے صراحت کے ساتھ میرا نام لیا ہے؟

جیسا کہ علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ ایک روایت میں اللہ سمانی لک (ہمزہ استفہام کے ساتھ) آیا ہے۔

لم یکن الذین کفروا:..... علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ خاص کی گئی اس لئے کہ یہ سورۃ حاوی ہے متعدد

مضامین پر، توحید، رسالت، اخلاص، صحف، کتب منزلہ، ذکر، صلوٰۃ، زکوٰۃ، معاد، بیان اہل جنت والنار وغیرہ۔ علامہ

کرمائیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پر قرأت کی حکمت یہ ہے کہ وہ آداب اور الفاظ کی کیفیت اور مواضع وقوف سیکھ لیں۔

قال سمانی قال نعم فبکی:..... خوشی کا روٹا تھا یا عجزی کا، دونوں احتمال ہیں۔

(۷۷)

باب مناقب زید بن ثابت

یہ باب ہے حضرت زید بن ثابتؓ کے مناقب کے بیان میں

(۳۰۱) حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا یحییٰ قال حدثنا شعبۃ عن قتادۃ
بیان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں یحییٰ نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے وہ قتادہ سے
عن انس جمع القرآن علی عهد النبی ﷺ اربعۃ کلہم من الانصار
کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں چار حضرات نے قرآن جمع فرمایا وہ چاروں انصاریؓ تھے
ابی ومعاذ بن جبل وابو زید وزید بن ثابت قلت لانس من ابو زید قال أحد عمومتی
ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو زید، زید بن ثابتؓ میں (قتادہ) نے انسؓ سے عرض کی کہ ابو زید کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میرے چچوں میں سے ایک ہیں

تحقیق و تشریح

امام مسلم الفضائل میں ابو موسیٰ وغیرہ سے اور امام نسائی المناقب میں محمد بن یحییٰؒ سے اور فضائل قرآن

میں اسحاق بن ابراہیمؒ وغیرہ سے لائے ہیں۔

اربعۃ کلہم من الانصار:..... انصار کی مناسبت سے چار کو ذکر کیا یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ کسی نے

جمع نہیں کیا بہت سارے صحابہ سے حفظ ثابت ہے مثلاً یمامہ کے ستر شہداء، خلفاء راشدین، وغیرہ! لک۔
ابو زید:..... نام اوس ہے۔ یحییٰ بن معینؒ نے ان کا نام ثابت بن زید بن مالک اُصطلی بتایا ہے۔ علامہ طبرانی نے سعد بن عبید بتایا ہے۔

حالات حضرت زید بن ثابتؓ

انصاری خزرجی ہیں، کنیت ابو خاربہ ہے۔ ابوسعید قرآن مجید کو لکھنے والوں میں سے ایک ہیں، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ سال کی تھی، آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ صدیق اکبر کے دور خلافت میں جمع قرآن کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ کل مرویات ۹۲ ہیں اور ۳۵ ہجری میں وفات پائی۔

اوس اور خزرج کا باہمی تقاضا:..... استیعاب کتاب میں ہے کہ اوس کے لوگوں نے کہا ہماری شان تم سے زیادہ ہے۔ حضرت حظلہ (خسیل ملائکہ) ہمارے ہیں۔ حضرت عاصمؓ ہمارے ہیں۔ (شہد کی مکھیوں نے جن کی حفاظت کی)۔ حضرت سعد ہمارے ہیں (جس کی موت پر عرش الہی حرکت میں آیا) اور حضرت خزیمہ ہمارے ہیں (آنحضرت ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا) خزرج نے جواب دیا ہماری شان زیادہ ہے قرآن مجید کو جمع کرنے کی سعادت و شرف حاصل کرنے والے چاروں اشخاص ہمارے ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں قرآن اکٹھا کیا ہے۔

﴿۷۸﴾

مناقب ابی طلحة

یہ باب ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

(۳۰۲) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز عن انس قال
بیان کیا ہمیں ابو معمر نے کہا بیان کیا ہمیں عبد الوارث نے کہا بیان کیا ہمیں عبد العزیز نے کہا انس سے مروی ہے کہا انہوں نے
لما كان يوم احد انهزم الناس عن النبي ﷺ و ابو طلحة بين يدي النبي ﷺ محبوب عليه بحجة له
جب غزوہ احد والے دن صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کے قریب سے اہم اہم بکھر گئے اور ابو طلحہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ڈھال بنے ہوئے تھے اپنی ڈھال کے ساتھ
و كان ابو طلحة رجلا راميا شديدا القد يكسر يومئذ قوسين او ثلثة و كان الرجل يمر معه الجعبة من النبل
اور ابو طلحہ ماہر تیر انداز سخت کمان کھینچنے والے تھے تحقیق انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑی تھیں اور ایک آدمی تیروں کا ترکش لیکر گزر رہا تھا

فیقول انشرها لابی طلحة فاشرف النبی ﷺ ينظر الى القوم
تو آنحضرت ﷺ اس کو فرما رہے تھے کہ تو یہ ابو طلحہ کو دے دے۔ تو نبی اکرم ﷺ اونچا ہو کر قوم (کفار) کو دیکھنے لگے
فیقول ابو طلحة يابى الله بابى انت وامى لا تشرف يصيبك سهم من سهام القوم
تو ابو طلحہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ نہ جمائیں دشمن کے تیروں میں سے کوئی تیر آپ ﷺ کو نہ لگ جائے
نحری دون نحرک ولقد رأیت عائشة بنت ابی بکر وام سلیم وانهما لمשמرتان
میرا سینہ آپ ﷺ کے سینے کے آگے ہوا اور تحقیق میں نے عائشہ بنت ابوبکر صدیق اور ام سلیم کو دیکھا اس حال میں کہ وہ دونوں اپنے کپڑوں کو سینے ہوئے تھیں
ارى خدَمَ سوقهما تنقزان القرب على متونهما تفرغانه فى افواه القوم
کہ میں ان کی پٹلیوں کے زیور کو دیکھ رہا تھا وہ مشکیزوں کو بھر کر اپنی پشتوں پر اٹھا کر لاری تھیں لوگوں کے منہ میں ڈال رہیں تھیں
ثم ترجعان فتملانها ثم تجيئان فتنفرغانها فى افواه القوم ولقد وقع السيف من يد ابى طلحة اما مرتين واما ثلثا
پھر واپس پلٹ جاتیں پھر بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور تحقیق حضرت ابو طلحہ کے دست مبارک سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مَجُوبٌ عَلَيْهِ بِحُجَّةٍ:..... اپنی ڈھال کے ساتھ حضور ﷺ پر ڈھال بنے ہوئے تھے۔

رَامِيَا شَدِيدًا لِقَدِّ:..... یعنی کمان کو سخت کھینچنے والے تیر انداز۔

جَعْبَةٌ مِنَ النَّبْلِ:..... تیروں کا تھیلا۔

نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ:..... یعنی میرا سینہ آپ کے سینہ کے لئے ڈھال ہے۔

مَشْمَرَتَانِ:..... یعنی پانچے اوپر اٹھانے والی تھیں۔

تَنْقِزَانِ الْقَرَبِ عَلَى مَتُونِهِمَا:..... ہلاتی تھیں مشکیزوں کو اپنی پشتوں پر یعنی چلتی تھیں یعنی جنگ احد میں

صحابہ کرام کو پانی پلانے کے لئے مشکیزے پشتوں پر لے کر بھرتی تھیں۔

﴿۷۹﴾

باب مناقب عبد الله بن سلام

یہ باب ہے حضرت عبد اللہ بن سلام کے مناقب کے بیان میں

(۳۰۳) حدثنا عبد الله بن يوسف قال سمعت مالكا يحدث عن ابى النضر مولى عمر بن عبيد الله

بیان کیا ہم کو عبد اللہ بن یوسف نے کہا کہ میں نے مالک سے سنا وہ ابو نضر سے بیان کرتے ہیں جو کہ عمر بن عبد اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کہ

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه قال ماسمعت النبی ﷺ يقول لاحد يمشی علی الارض	عمر بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد گرامی سے کہا انہوں نے کہ میں نے کبھی کسی شخص کے لئے جو زمین پر چل رہا ہوئی اگر ﷺ کی لسان مبارک سے نہیں سنا
انه من اهل الجنة الا لعبد الله بن سلام قال وفيه نزلت هذه الآية وشهد شاهد من بنی اسرائیل الاية	کہ وہ اہل جنت میں سے ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لئے انہوں نے فرمایا کہ انہی کے لئے یہ آیت وشہد شاہد من بنی اسرائیل نازل ہوئی
قال لا ادری قال مالک الاية اوفی الحديث	انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ مالک نے الات کہا یعنی اپنی طرف سے زیادتی کی ہے یا کہ حدیث میں تھا کہ اس کو روایت کر دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مختصر حالات

آپؐ کا اسلامی نام عبد اللہ ہے اور جاہلیت میں آپ کا نام حصین تھا، آپؐ حضرت یوسف بن یعقوبؑ کی اولاد سے ہیں، آنحضرت ﷺ کے رُخ انور پر جب نظر پڑی تو کہا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا، آپؐ سچے ہیں اس کے بعد کلمہ پڑھا، حضرت معاویہؓ کے دورِ خلافت میں ۴۳ھ کو مدینہ میں انتقال ہوا۔

قال لا ادري:..... عبد اللہ بن یوسف جو مالک سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ مالکؒ نے الایہ کہا تھا یا یہ لفظ حدیث میں پہلے سے مذکور تھا؟

(۳۰۴) حدیثی عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ازہر السمان عن ابن عون عن محمد عن قیس بن عبادۃ بیان کیا مجھے عبد اللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہمیں ازہر السمان نے وہ ابن عون سے وہ محمد سے وہ حضرت قیس بن عبادۃ سے قال كنت جالسا فی مسجد المدینة فدخل رجل علی وجهه اثر الخشوع فقالوا کہا انہوں نے کہ میں بیٹھا ہوا تھا مدینہ کی مسجد میں پس داخل ہوا ایک شخص اس کے چہرے پر خشوع کا اثر تھا پس لوگوں نے کہا هذا رجل من اهل الجنة فصلی رکعتین تجوز فیہما ثم خرج وتبعته یہ شخص اہل جنت سے ہے پھر انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی ان میں تخفیف کی پھر وہ باہر تشریف لے گئے اور میں ان کے پیچھے گیا فقلت انک حين دخلت المسجد قالوا هذا رجل من اهل الجنة قال واللہ تو میں نے عرض کیا کہ تحقیق جب آپ مسجد میں تشریف لائے تھے تو لوگوں نے کہا یہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ما ينبغي لاحد ان يقول ما لا يعلم وسأحدثک لم ذاک کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسی بات کہے جس کا علم نہ ہو اور میں ابھی آپ سے بیان کروں گا کہ وہ کیوں ہے؟

روایا علی عہد النبی ﷺ فقصصتها علیہ

کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں خواب دیکھا تو میں نے اس کو آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا

ورایت کاننی فی روضة ذکر من سعتها وخضرتها ووسطها عمود من حديد اور میں نے دیکھا گویا کہ میں ایک باغ میں ہوں انہوں نے اس کی وسعت اور ہریالی کا ذکر فرمایا اور کہا اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون تھا کہ اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروة فقيل لی ارقہ اس کا نچلا حصہ زمین اور اس کا اوپر والا حصہ آسمان میں تھا۔ اس کے اوپر والے کنارہ میں ایک کڑا تھا تو مجھے کہا گیا کہ اوپر چڑھو قلت لا استطیع فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقت میں نے کہا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تو میرے پاس ایک خادم آیا تو اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے تاکہ میں اوپر چڑھ جاؤں حتی کنت فی اعلاہا فاخذت بالعروة فقيل لی استمسک فاستیقظت وانھا لفی یدی حتی کہ میں اس کے پورے کنارے میں تھا تو میں نے کڑے کو پکڑ لیا پھر مجھے کہا گیا کہ مغربی سے پکڑ لو میں بیدار ہو گیا اس محل میں کہ وہ میرے ہاتھ میں تھا فقصصتها علی النبی ﷺ قال تلک الروضة الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام تو میں نے اس کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ذکر کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روضہ سے مراد اسلام ہے اور وہ عمود عمود اسلام ہے وتلک العروة عروة الوثقى فانت علی الاسلام حتی تموت وذلک الرجل عبد اللہ بن سلام اور وہ عروة عروة الوثقی ہے تو آپ مرتے دم تک اسلام پر رہیں گے۔ اور وہ شخصیت حضرت عبد اللہ بن سلام ہیں وقال لی خلیفہ حدثنا معاذ حدثنا ابن عون عن محمد حدثنا قیس بن عباد عن ابن سلام وقال وصیف مکان منصف کہا مجھے غلیفہ نے بیان کیا میں نے معاذ نے کہا بیان کیا میں ابن عون نے وہ محمد سے کہا بیان کیا میں قیس بن عباد نے وہ ابن سلام سے اور کہا منصف کی جگہ وصیف

﴿تحقیق وتشریح﴾

اس حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں، پانچویں قیس بن عباد ہیں، امام بخاری کتاب التفسیر میں عبد اللہ بن محمد سے لائے ہیں اور امام مسلم نے فضائل میں عبد اللہ بن سلام سے اس کی تخریج کی ہے۔
فاتانی منصف:..... منصف بکسر المیم وسکون النون بمعنی خادم۔
وقال لی خلیفہ:..... امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک ہیں۔
قال وصیف:..... عبد اللہ بن سلام نے منصف (خادم) کی جگہ لفظ وصیف کہا۔ منصف اور وصیف دونوں کا معنی ایک ہی ہے یعنی خادم۔
ما ینبغی لاحد یقول ما لا یعلم:..... حضرت عبد اللہ بن سلام کی طرف سے یہ انکار تو اذعاج ہے۔

(۳۰۵) حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبہ عن سعید بن ابی بردة عن ابیہ بیان کیا ہمیں سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے وہ سعید بن ابی بردہ سے وہ اپنے والد گرامی کے واسطے سے روایت فرماتے ہیں کہ

البت المدينة فلقیت عبدالله بن سلام فقال الا تجی فاطمک سوياً وتمراً
 میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام کی زیارت کی تو انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نہیں آتے کہ میں آپ کو کھجور اور ستوتکھاؤں
 وتدخل فی بیت ثم قال انک بارض الربا بها فاش
 اور داخل ہوں آپ گھر میں پھر انہوں نے ازراہ نصیحت فرمایا کہ تحقیق آپ ایسی زمین میں ہیں کہ جس میں سود بہت زیادہ ہے
 اذا کان لک علی رجل حق فاهدی الیک حمل تبن او حمل شعیر او حمل قن
 تو جب آپ کا کسی پر کوئی حق ہو تو وہ آپ کو بطور ہدیہ کے ایک تنکے کے برابر یا ایک جو کے برابر یا گھاس کے (ایک تنکے کے) برابر بھی پیش کرے
 فلا تاخذہ فانہ ربا ولم یذکر النضر وابدواؤد و وھب عن شعبة البیت
 تو آپ ہرگز نہ لیا کریں کیونکہ وہ ربا ہے۔ اور نضر اور ابدواؤد اور وھب نے شعبہ کے واسطے سے اپنی روایتوں میں البیت کا ذکر نہیں کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... ترجمۃ الباب سے مطابقت دو وجہ سے ہے۔
 ۱: آنحضرت ﷺ کے آپ کے گھر میں آنے اور داخل ہونے کی وجہ سے آپ کے لئے منقبت عظیم اور بہت
 بڑی فضیلت ہے۔
 ۲: قرض طلب کرنے والے سے ہدیہ قبول نہ کرنا انتہائی تقویٰ کی دلیل ہے اس میں بھی عبداللہ بن سلام کے
 لئے بہت بڑی فضیلت ہے۔

حمل تبن:..... (بکسر الحاء) توڑی کا بھار۔ حمل شعیر:..... جو کا بھار،

حمل قن:..... چارے کا بھار۔ حمل اس بوجھ کو کہتے ہیں جو کہ اونٹ پر لدا ہوا ہو۔

سوال:..... اس حدیث کا عبداللہ بن سلام کی فضیلت میں کیا دخل ہے؟

جواب:..... عبداللہ بن سلام کو یہ عزت حاصل ہو گئی کہ ان کے گھر میں حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے۔
 فانہ ربا:..... قرض خواہ سے ہدیہ لینا یہ عرف کی وجہ سے سود بن جائے گا اور اگر ہدیہ دینے کی شرط لگادی ہے تو اس
 کی حرمت ظاہر ہے۔

تدخل فی بیت:..... آپ عظیم الشان گھر میں داخل ہوں، بیت کی تعین تعظیم کے لئے ہے، بیت میں عظمت
 آئی ہے وہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی وجہ سے آئی ہے کہ عبداللہ بن سلام کے گھر آپ ﷺ تشریف لائے تھے۔
 ابو بردہ:..... نام حامر بن ابی موسیٰ اشعری قاضی الکوفہ ہیں۔ آپ کا انتقال ایک سو تین (۱۰۳)ھ میں ہوا۔



﴿۸۰﴾

باب تزویج النبی ﷺ خدیجہ وفضلہا

یہ باب ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حضرت نبی اکرم ﷺ کا نکاح اور ان کی فضیلت کے بیان میں

حضرت خدیجہ الکبریٰ کے مختصر حالات

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کی سب سے بہترین عورت حضرت خدیجہؓ ہیں۔ آپ کا نام خدیجہ بنت خویلد۔ زمانہ جاہلیت میں ان کو الطاہرہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آپ کی عمر جب چالیس سال ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کیا، نکاح کے وقت جناب نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک پچیس (۲۵) سال تھی اور آپ کی عمر چالیس (۴۰) سال تھی۔ آنحضرت ﷺ سے نکاح کے بعد آپ کے طعن مبارک سے چار بیٹیاں (۱) زینبؓ (۲) رقیہؓ (۳) ام کلثومؓ (۴) فاطمہؓ اور تین بیٹے (۱) قاسمؓ (۲) طاہرؓ (۳) طیبؓ پیدا ہوئے۔ آپ کا ہجرت سے چلہ پانچ سال قبل انتقال ہوا اور آپ کو حجون (مکہ المکرمہ جنت المعلیٰ) میں آپ کو دفن کیا گیا۔

(۳۰۶) حدثنا محمد قال اخبرنا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه قال سمعت عبد الله بن جعفر
بیان کیا ہمیں محمد نے (کہا) خبر دی ہمیں عبیدہ نے هشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے کہا میں نے حضرت عبد اللہ بن جعفر سے سنا
قال سمعت عليا يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول
وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے سنا کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا
(ح) حدثني صدقة قال اخبرنا عبدة عن هشام عن ابيه قال سمعت
(تحویل) کہا بیان کیا مجھے صدقہ نے کہا خبر دی ہمیں عبیدہ نے هشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ عروہ سے کہا کہ میں نے سنا
عبد الله بن جعفر عن علي عن النبي ﷺ قال
حضرت عبد اللہ بن جعفر کو وہ حضرت علیؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے
قال خير نسائها مريم وخير نسائها خديجة
کہ (اپنے وقت کی) عورتوں میں سب سے زیادہ افضل مریم بنت عمران ہیں اور (اس امت کی) عورتوں میں سے افضل خدیجہؓ ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں (۱) محمد بن سلام البخاری (۲) صدقہ بن الفضل المروزی۔ اول میں سماع کی تصریح ہے اور ثانی میں عن کے ساتھ مذکور ہے۔

(۳۰۷)	حدثنا سعيد بن عفير قال حدثنا الليث قال كتب الى هشام عن ابيه
بیان کیا ہمیں سعید بن عفیر نے کہا بیان کیا ہمیں لیث نے کہا لکھا میری طرف ہشام نے اپنے باپ کے واسطے سے	
عن عائشة قالت ما غرت على امرأة للنبي ﷺ ما غرت على خديجة	
وہ حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی پر (اتنی) غیرت نہیں کھائی جتنی کہ حضرت خدیجہؓ پر	
هلكت قبل ان يتزوجني لما كنت اسمعه يذكرها	
وہ مجھ سے نکاح کرنے سے پہلے اللہ کو پیاری ہو گئیں بوجہ اس کے کہ میں آنحضرت ﷺ سے انکا ذکر خیر (ہمش) سنتی رہتی تھی	
وامره الله ان يبشرها بيت من قصب وان كان ليذبح الشاة	
اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا کہ ان کو موتیوں والے محل کی خوشخبری سنا دیں اور تحقیق وہ بھی بکری ذبح فرماتے	
فيهدى في خلائها منها ما يسهن	
تو ان کی سہیلیوں کو ہد یہ بھیجتے اس قدر کہ وہ ان کو کافی ہو تا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة -

سوال:..... حضرت عائشہؓ نے حضرت خدیجہؓ پر اس قدر غیرت کا اظہار کیوں فرمایا؟

جواب:..... عورت شوہر کا ہر ناز برداشت کر سکتی ہے لیکن شوہر کے دل میں کسی دوسری عورت کی محبت برداشت نہیں کر سکتی غیرت کھاتی اور دکھاتی ہے۔ یہ عورت کی فطرت اور طبیعت ہے اس لئے فرمایا لہذا قابل اشکال نہیں۔

سوال:..... حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا تو ہجرت سے پہلے انتقال ہو گیا اور حضرت عائشہؓ ہجرت کے بعد آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں، دونوں کو تو آپ ﷺ نے یک وقت اپنے حرم میں اکٹھا ہی نہیں فرمایا تو پھر حضرت عائشہؓ کس چیز پر غیرت کھا اور دکھا رہی ہیں؟

جواب:..... آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت خدیجہؓ کا ذکر خیر فرماتے تھے اور کثرت ذکر، کثرت محبت کی دلیل ہوا کرتی ہے اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی بیویوں میں سے کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی حضرت خدیجہؓ پر غیرت کھائی ہے۔

سوال:..... حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد حضرت عائشہؓ کا اظہار غیرت تعجب خیز ہے ایسا کیوں فرمایا؟

جواب:..... حضرت عائشہؓ نے اپنے اس قول سے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر وہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتیں تو میری غیرت اس سے بھی زیادہ ہوتی۔

سوال: اللہ پاک نے حضرت عائشہؓ کو بڑا مقام عطا فرمایا تھا تو پھر انہوں نے یہ جملہ کیوں فرمایا؟ آپ تو بڑے حوصلہ کی مالک، صابرہ اور شاکرہ، زاہدہ و متقیہ اور صدیقہ کائنات تھیں۔

جواب: یہ ایک امر طبعی ہے اور امور طبعیہ روحانی بلندی کے باوجود ساتھ رہا کرتے ہیں اس سے ان کے مقام رفیع کے بارے میں کوئی اشکال نہیں ہوتا۔

قصب: قال النووی المراد به قصب اللؤلؤ المجوف

سوال: یہ تو کوئی اتنی بڑی خوشخبری نہیں ہر منی کو اس سے بڑی جگہ اور مکانات اور کمرے ملیں گے تو پھر اس جملہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس بیت سے مراد وہ بیت ہے جو عام قاعدہ کے مطابق ملنے والی جنت سے بطور مزید انعام و اکرام کے ہوگا۔

(۳۰۸) حدثنا قتیبہ بن سعید قال حدثنا حمید بن عبد الرحمن عن هشام بن عروة عن ابيه
بیان کیا ہمیں قتیبہ بن سعید نے کہا بیان کیا ہمیں حمید بن عبد الرحمن نے وہ هشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے
عن عائشة قالت ما غرت علي امرأة ما غرت علي خديجة
وہ حضرت عائشہؓ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر غیرت نہیں کھائی مثل اس کے کہ میں نے حضرت خدیجہؓ پر غیرت کھائی
من كثرة ذكر رسول الله ﷺ اياها قالت وتزوجني بعدها بثلاث سنين
رسول اللہ ﷺ کے ان کا کثرت سے ذکر کرنے کی وجہ سے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ان کے تین سال بعد نکاح کیا
وامره ربه او جبرئيل ان يبشرها ببیت فی الجنة من قصب
اور رسول اللہ ﷺ کو ان کے رب تعالیٰ نے یا فرمایا جبرائیل نے (شک راوی) ان کو موتیوں والے گل کی خوشخبری دینے کا (بھی) حکم فرمایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث حضرت عائشہؓ کا ایک طریق اور گزرا یہ دوسرا طریق ہے۔

تزوجنی بعدها: حضرت عائشہؓ سے نکاح تو حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے ڈیڑھ سال بعد ہوا لیکن رخصتی اور زفاف تین سال بعد ہوا۔ یہاں تزوج سے مراد رخصتی اور دخول ہے۔

او جبرئیل: یہ شک راوی ہے۔

(۳۰۹) حدثني عمر بن محمد بن حسن قال حدثنا ابي قال حدثنا حفص عن هشام عن ابيه
بیان کیا مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے کہا بیان کیا ہمیں میرے باپ نے کہا بیان کیا ہمیں حفص نے هشام سے انہوں نے اپنے باپ سے

عن عائشة قالت ما غرت علی احد من نساء النبی ﷺ ما غرت علی خدیجة
 وہ حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی عورتوں میں کسی عورت پر غیرت نہیں کھائی مثل اس کے کہ میں نے حضرت خدیجہؓ پر غیرت کھائی
 وما رایتها ولكن كان النبی ﷺ یكثر ذکرها وربما ذبح الشاة
 اور میں نے ان کو دیکھا (بھی) نہیں اور لیکن حضرت نبی کریم ﷺ ان کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے اور بہت دفعہ وہ بکری ذبح کرتے
 ثم یقطعها اعضاء ثم یبعثها فی صدائق خدیجة فریما قلت له کانه لم یکن فی الدنیا امرأة
 پھر اس کو اعضاء کے لحاظ سے ٹکڑے ٹکڑے فرماتے پھر خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے تو میں بہت دفعہ عرض کرتی گویا کہ دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے
 الا خدیجة فیقول انها كانت وكانت وكان لی منها ولد
 خدیجہؓ کے سوا تو آنحضرت ﷺ فرماتے کہ وہ ایسی تھی اور ایسی تھی (اگلی صفات وفضائل کا ذکر فرماتے) اور اس سے میری اولاد (بھی) ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث عائشہؓ کا دوسرا طریق ہے۔ امام مسلمؒ فضل خدیجہؓ میں سہل بن عثمان سے اور امام ترمذیؒ البر
 میں ابی ہاشم رفاعیؒ سے لائے ہیں۔

وما رأيتها:..... یعنی نبی پاک ﷺ کے حرم اور نکاح میں نہیں دیکھا مطلق روایت کی نفی نہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے
 انتقال کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی اور دونوں ازواج کا مولد و مسکن مکہ تھا نیز آنحضرت ﷺ اور ابو بکرؓ کی
 آمد و رفت ایک دوسرے کے پاس کثرت سے تھی اس لئے ممکن ہے آنحضرت ﷺ کے حرم میں آنے سے پہلے
 حضرت عائشہؓ نے حضرت خدیجہؓ کو دیکھا ہو اس لئے مطلق روایت کی نفی مراد نہیں!

كانت وكانت:..... مراد یہ ہے کہ وہ صاحب فضائل وخصائل تھیں۔ روزہ رکھنے والی تھیں۔ قیام کرنے والی
 تھیں۔ احسان کرنے والی تھیں اور میری اس سے اولاد بھی تھی، اس سے معلوم ہوا کہ رفیقہ حیات کو اس کی وفات کے
 بعد اچھے طریقہ سے یاد رکھنا چاہئے۔

(۳۱۰) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن اسمعيل قال قلت لعبد الله بن ابي اوفى
 بیان کیا ہمیں مسدد نے کہا بیان کیا ہمیں یحییٰ نے وہ اسمعیل سے کہا انہوں نے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے عرض کیا
 بشر النبی ﷺ خدیجة قال نعم بیت من قصب لا صخب فيه ولا نصب
 کیا نبی اکرم ﷺ نے خدیجہؓ کو بشارت دی انہوں نے کہا ہاں موتیوں کے محل کی کہ نہ اس میں شور ہوگا اور نہ کوئی پریشانی

﴿تحقیق و تشریح﴾

صخب:..... صا اور خاء کے فتح کے ساتھ بمعنی الصوت المختلط المرتفع یعنی شور۔

نصب: نون اور صاد کے فتح کے ساتھ بمعنی مشقت اور تھکان۔

بيت من نصب: وہ موتی جو اندر سے خلا والا ہو اور وسعت والا اونچے محل کی طرح ہو۔

(۳۱۱) حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا محمد بن فضيل عن عمارة عن ابى زرعة عن ابى هريرة
بيان کیا ہمیں قتیبہ بن سعید نے کہا بیان کیا ہمیں محمد بن فضیل نے عمارہ سے انہوں نے ابی زرعة سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ
قال اتى جبرئيل النبي ﷺ فقال يا رسول الله هذه خديجة قد اتت معها انا
انہوں نے فرمایا جبرائیل نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہؓ تحقیق آ رہی ہیں ان کے پاس برتن ہے کہ
فيه ادام او طعام او شراب فاذا هي اتتك فاقرا عليها السلام من ربها ومنى
جس میں سالن ہے یا فرمایا کھانا یا فرمایا پینے کی کوئی چیز ہے تو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کو ان کے رب تعالیٰ اور میری طرف سے سلام کہنا
وبشرها بيت في الجنة من نصب لاصحاب فيه ولا نصب
اور ان کو جنت میں ایسے محل کی بشارت دینا کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ پریشانی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو التوحید میں بھی لائے ہیں، امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابی بکر وغیرہ سے اس کی تخریج فرمائی ہے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں عمرو بن علی سے تخریج کی ہے۔

یہ حدیث مر اسل صحابہ میں سے ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ راوی حدیث نے حضرت خدیجہؓ کو نہیں پایا،

اتى جبرئيل النبي ﷺ: حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس آئے۔

سوال: حضرت محمد ﷺ کہاں تشریف فرما تھے جب جبرئیل تشریف لائے؟

جواب: علامہ طبرانیؒ کے نزدیک جبرئیل کی تشریف آوری کے وقت آنحضرت ﷺ غار حراء میں تھے

فاقرأ عليها السلام من ربها: حضرت خدیجہؓ کو اللہ پاک کا اور میرا (جبرئیل کا) سلام کہہ

دیجئے، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے دونوں کے سلام پہنچائے۔

سوال: حضرت خدیجہؓ نے سلام کا جواب کس طرح دیا؟

جواب: حضرت خدیجہؓ نے جواب میں فرمایا ان اللہ ہو السلام وعلی جبرئیل السلام وعلیک یا

رسول اللہ السلام ورحمة الله وبركاته ۲

☆ وقال اسماعیل بن خلیل اخبرنا علی بن مسهر عن هشام عن ابيه عن عائشة
اور کہا اسماعیل بن خلیل نے خبر دی ہمیں علی بن مسهر نے وہ هشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
قالت استاذنت حالة بنت خويلد اذ اخت خديجة علي رسول الله ﷺ
انہوں نے کہا کہ ہالہ بنت خویلد خدیجہ کی بہن نے رسول اللہ ﷺ سے (اندر آنے) کی اجازت طلب کی
فعرف استئذان خديجة فارتاع لذلك فقال اللهم حالة
آنحضرت ﷺ نے خدیجہ کے اجازت طلب کرنے کو یاد کیا اور اس کی وجہ سے طبیعت میں تغیر آیا تو فرمایا کیا یہ ہالہ ہے
قالت فغرت فقلت ما تذكر من عبوز من عبايز قریش
انہوں نے کہا کہ میں نے غیرت کی پس کہا کہ آپ کیا تذکرہ کرتے ہیں قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی کا
حمراء الشدقين هلكت في الدمر قد ابد لك الله خيرا منها
جو کہ سرخ جڑوں والی ہے زمانہ پہلے فوت ہو گئی بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بدلے میں دی اس سے بہتر

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال: کیا یہ مستقل حدیث ہے یا حدیث ثقیبہ الخ کا حصہ اور کڑا ہے؟
جواب: حافظ مڑی نے اس کو مستقل حدیث قرار دیا ہے، علامہ عینی فرماتے ہیں صورۃ التعلیق فی
النسخ کلھا، صورۃ تعلیق ہے۔
سوال: ترجمۃ الباب سے مناسبت نظر نہیں آتی جب کہ مطابقت ضروری ہے؟
جواب: حضرت خدیجہ کی یاد سے طبیعت میں تغیر کا آنا حضرت خدیجہ کی منقبت و عظمت پر دال ہے لہذا
مناسبت پائی گئی۔

فعرف استئذان خديجة: کیونکہ حضرت ہالہ کی آواز حضرت خدیجہ کی آواز کے مشابہ تھی اسی وجہ
سے حضرت خدیجہ کی یاد سے حضور ﷺ کی طبیعت میں تغیر آیا اور بعض روایات میں فارتاح ہے بمعنی سرور، تو اب معنی
ہوگا کہ حضرت خدیجہ کی یاد سے حضور ﷺ کی طبیعت میں خوشی آئی اور فرمانے لگے کہ کیا ہالہ ہے؟
حمراء الشدقين: سرخ جڑوں والی یہ کنایہ ہے دانتوں کے گر جانے سے۔
قد ابد لك الله خيرا منها: یعنی بوڑھی کے بدلے میں آپ ﷺ کو نوعمر بیوی اللہ نے عطا کی ہے۔
حضور ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی جب کہ احمد اور طبرانی میں ہے کہ آپ ﷺ ناراض ہوئے تو حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ میں نے کہا کہ آج کے بعد حضرت خدیجہ کو اچھے کلمات سے یاد کیا کروں گی۔

﴿۸۱﴾

باب ذکر جریر بن عبد اللہ البجلی

یہ باب ہے حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے بیان میں

حضرت جریرؓ کے حالات:

نام، جریر بن عبد اللہ بن جابر، کنیت ابو عمر و بجیلہ بنت صعب بن سعد کی طرف نسبت کے لحاظ سے آپ کو بجلی کہا جاتا ہے۔ پہلے آپ کوفہ میں رہے پھر قرقر میں اور آپ انتہائی خوبصورت تھے اور آپ کے حسن کے بارے میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حسن و جمال کی وجہ سے اس امت کے یوسف ہیں۔

آپ کے اسلام لانے کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ نو (۹) یا دس (۱۰) ہ میں کہ جس سال مختلف علاقوں سے کثرت سے وفد آئے اسی سال تشریف لائے، جب آپ آنحضرت ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے چادر بچھائی اور اکرام کیا پھر فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا احترام و اکرام کیا کرو۔ آپؐ نے ۵۱ھ میں وفات پائی اور آپ کا مدفن قرقر میں ہے۔

(۳۱۲) حدثنا اسحاق الواسطی قال حدثنا خالد عن بيان عن قيس قال سمعته يقول قال جرير بن عبد الله قال	
بيان كما هم اسحاق واسطی نے کہا بیان کیا ہمیں خالد نے وہ بیان ہے انہوں نے قیس سے کہا کہ میں نے قیس کو فرماتے سنا انہوں نے کہا کہ جریر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ	
ما حجبني رسول الله ﷺ منذ اسلمت ولا رأني الا ضحك	
مجھے اسلام لانے کے بعد کبھی رسول اللہ ﷺ نے (اپنے گھر) میں (داخل ہونے سے) نہیں روکا اور ہمیشہ مجھے دیکھ کر مسکرا دیتے	
وعن قيس عن جرير بن عبد الله قال كان في الجاهلية بيت يقال له ذوالخلصة	
اور قیس جریر بن عبد اللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ (زمانہ) جاہلیت میں ایک گھر تھا جس کو ذوالخلصہ کہا جاتا تھا	
وكان يقال له الكعبة اليمانية والكعبة الشامية فقال لي رسول الله ﷺ هل انت مريجي من ذى الخلصة	
اور اسے کعبہ یمانیہ (بھی) کہا جاتا تھا اور کعبہ شامیہ تو مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا آپ مجھ ذوالخلصہ سے راحت پہنچا سکتے ہیں	
قال فنفرت اليه في خمسين ومائة فارس من احمس قال فكسرنا وقتلنا من وجدنا عنده	
انہوں نے کہا کہ میں احمس کے ڈیڑھ سو گھوڑ سواروں کو لیکر اس کی طرف گیا (انہوں نے کہا) سو ہم نے توڑ دیا اور وہاں جن کو پایا قتل کر دیا	
فاتيناه فاخبرناه فدعانا ولا حمس	
تو ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان کو واقعہ بتلایا تو انہوں نے ہمارے اور احمس قبیلہ کے لئے دعائیں فرمائیں	

﴿تحقیق و تشریح﴾

ولاحمس:..... قبیلہ کا نام ہے اور یہ احس بن غوث کی طرف منسوب ہے۔ یہ حدیث کتاب الجہاد، باب البشارة فی الفتوح میں گزر چکی ہے۔

ذوالخلفہ:..... یمن میں ایک گھر تھا جس میں بہت سے بت تھے اور اس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ حالانکہ کعبہ تو کعبہ شامیہ ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں ہے یہ مطلب نہیں کہ کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ دونوں اسی کے نام ہیں، کبھی بغیر واؤ کے بھی آتا ہے تو معنی و مطلب یہ ہو گا یہ دو لفظ ہیں ان میں سے ایک، ایک جگہ کے لئے اور دوسرا دوسری جگہ کے لئے ہے، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ یہاں شامیہ کا لفظ راویوں کا تسامح ہے اس کو حذف کرنا ہی بہتر ہے، لیکن علامہ کرمائی نے قاضی عیاضؒ کی بات سے اتفاق نہیں کیا۔

﴿۸۲﴾

باب ذکر حذیفہ بن الیمان العبسی

یہ باب ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بیان میں

حالات حضرت حذیفہ بن یمان:.....

یمان لقب ہے، ان کے والد کا نام حیل یا حسل ہے، آپؓ رازدار نبوت (ﷺ) تھے، منافقوں کے نام آنحضرت ﷺ نے صرف حضرت حذیفہؓ کو ہی بتائے تھے، حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا امیر مقرر کیا۔ کوفہ میں رہے، حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چالیس دن بعد ۳۶ھ میں ان کا انتقال ہوا، علامہ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ دمشق میں آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت حذیفہؓ نے جنگ نہادند میں شرکت کی اور امیر لشکر کی شہادت کے بعد جنڈا آپؓ نے لیا اور ہمدان، رے اور دینور کی فتح آپؓ کے ہاتھوں ہوئی۔

(۳۱۳) حدیثی اسمعیل بن خلیل قال اخبرنا سلمة بن رجاء عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة
بیان کیا مجھ سے اسمعیل بن خلیل نے کہا خبر دی ہمیں سلمہ بن رجاء نے هشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہ
قالت لما كان يوم احد هزم المشركون هزيمة بينة فصاح ابليس اى عباد الله اخراكم
انہوں نے فرمایا کہ جب یوم احد تھا تو مشرکین تمہاری شکست کھا گئے تو ابلیس نے لوہی آواز سے پکارا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کی خبر لو
فرجعت اولاهم على اخراهم فاجتلدت اخراهم فنظر حذيفة
تو ان کے آگے والے اپنے پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے تو آگے والوں نے اپنے پیچھے والوں کے ساتھ قتال شروع کر دیا تو حذیفہؓ نے دیکھا کہ

فاذا هو بابیه فنادی ای عباد اللہ ابی ابی فقالت فوالله ما احتجزوا
وہ اچانک اپنے والد کے پاس کھڑے ہیں تو انہوں نے پکارا اے اللہ کے بندو یہ میرے والد ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا سو اللہ کی قسم کہ وہ نہ دے
حتی قتلوه فقال حذیفہ غفر اللہ لکم قال ابی
حتی کہ انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو حذیفہؓ نے فرمایا کہ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور انہوں نے (ہشام) نے کہا کہ میرے باپ (عروہ) نے کہا کہ
فواللہ ما زالت فی حذیفہ منها بقیۃ خیر حتی لقی اللہ
سو اللہ کی قسم حذیفہؓ کے دل میں ہمیشہ اس (بقیہ) سے نیکی باقی رہی حتی کہ اللہ کو پیارے ہو گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

عباد اللہ اخراکم:..... یعنی وہ گروہ جو تم سے پیچھے ہے اس کو قتل کرو۔ ابلیس نے یہ مسلمانوں کو خطاب کیا مغالطہ دینے کے لئے تاکہ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جائیں تو آگے جانے والا جو گروہ تھا انہوں نے پیچھے والوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اس گمان سے کہ وہ مشرک ہیں چنانچہ مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں ہی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ گئے اور یہ بھی احتمال ہے کہ خطاب کفار کو، واد حضرت یمانؓ جو کہ حضرت حذیفہؓ کے والد تھے ان کے بارے میں مسلمانوں نے گمان کیا کہ وہ لشکر کفار سے ہیں تو مسلمانوں نے انہیں قتل کرنے کا ارادہ کر لیا اور حضرت حذیفہؓ بلند آواز سے کہتے رہے کہ یہ میرے والد ہیں مسلمان ہیں ان کو قتل نہ کرو مگر دوسرے حضرات نہ رکنے یہاں تک کہ انہیں شہید کر دیا۔

ابی ابی:..... ای هذا ابی هذا ابی، یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں، مسلمانوں کو ان کے قتل سے روک رہے تھے انہوں نے ان کی نہیں سنی اس کو قتل کر دیا انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہ بھی مشرکین میں سے ہیں۔

بقیۃ خیر:..... (۱) اس بات کا غم باقی رہا کہ میرے باپ کو مسلمانوں نے قتل کیا۔

(۲) قاتل کے لئے دعا خیر کرتے رہے۔

قال ابی:..... ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم حضرت حذیفہؓ کے دل میں ہمیشہ اس واقعہ کا غم باقی رہا کہ میرے باپ کو مسلمانوں نے قتل کر دیا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ انتقال ہونے تک قاتل کے لئے دعا خیر کرتے رہے۔



﴿۸۳﴾

باب ذکر ہند بنت عتبہ بن ربیعہ

یہ باب ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کے ذکر کے بارے میں ہے

ہند:..... منصرف اور غیر منصرف دونوں احتمال ہیں۔ آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی ہیں۔

اسلام:..... فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئیں۔

انتقال:..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔

☆ وقال عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن الزهري حدثني عروة ان عائشة
لو عبدان نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے خبری کہا کہ ہمیں یونس نے زہری سے خبری کہلین کیا مجھے عروہ نے بشک حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ
قالت جاءت هند بنت عتبة قالت يا رسول الله ما كان علي ظهر الارض من اهل خباء احب
ہند بنت عتبہؓ آئیں تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ زمین کی پشت پر کوئی ایسا گھر نہیں تھا کہ زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک
الي ان يذلوا من اهل خبائك ثم ما اصبح اليوم على ظهر الارض اهل خباء احب الي ان يعزوا
ان کا ذلیل ہونا آپ ﷺ کے گھرانے سے پھر آج نہیں ہے روئے زمین پر کوئی گھر ان ایسا کہ زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک ان کا عزت والا ہونا
من اهل خبائك قال وايضا والذي نفسي بيده
آپ ﷺ کے گھرانے سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی یہی پسند کرتا ہوں
قالت يا رسول الله ان ابا سفين رجل مسيك فهل علي حرج
انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) ابوسفیانؓ بہت زیادہ روک کر خرچ کرنے والے ہیں کیا مجھ پر کوئی حرج ہے
ان اطعم من الذي له عيانا قال لا اراه الا بالمعروف
کہ میں کھاؤں اس کے مل سے چے عیال کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہی میں خیال کرتا ہوں مگر قصد کے مطابق اگر بقدر حاجت خرچ کیا جائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

عبدان:..... عبد اللہ بن عثمان مروزی کا لقب ہے۔

امام بخاریؒ نفقات میں محمد بن مقاتلؒ سے اور ایمان اور نذور میں یحییٰ بن کثیرؒ سے لائے ہیں۔

سوال:..... یہ تعلق ہے یا موصلاً ہے؟

جواب:..... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ اس کو تعلیقاً لائے ہیں۔ علامہ بیہقی نے عبدانؒ سے اس کو موصولاً بیان کیا ہے۔ مستخرج کتاب میں ابو نعیمؒ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ اس کو یہاں موصولاً لائے ہیں۔
خباء:..... وہ گھر جو اون یا سوت کا ہو پھر یہ مطلق خیمہ پر بولا جانے لگا۔

رجل مسیک:..... میم کے کسرہ اور سین کی شد کے ساتھ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ روک کر خرچ کرنے والے۔
فہل علی حرج:..... حضرت ہندؓ یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ میں اپنے شوہر کا مال ان کی اجازت کے بغیر اپنے بچوں پر خرچ کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قاعدہ اور ضابطہ اور ضرورت کے مطابق بچوں پر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچے تو دونوں کے مشترک ہیں لہذا آپ ابو سفیان کا مال ان کی اولاد پر ان کی اجازت کے بغیر خرچ کر لیا کریں۔

﴿۸۴﴾

باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل
یہ باب ہے حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ کی حدیث کے بیان میں

حضرت زید بن عمرو بن نفیل کے مختصر حالات

عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کے والد حضرت زید بن عمرو بن نفیل، عمر بن الخطابؓ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ بڑے موحّد تھے، بتوں اور شرک سے بڑی نفرت تھی۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں زید کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا یہ کیسے شخص ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں قبلہ کھڑے منہ کر کے عبادت کرتے اور کہتے تھے میرا رب وہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور میرا دین بھی دین ابراہیم ہی ہے اور سجدہ کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک امت ہے جس کے ایک فرد یہ بھی تھے۔ ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ان کو جنت میں دامن گھسیٹے دیکھا ہے۔

سوال:..... اس باب کو امام بخاریؒ نے اس کتاب میں کس لئے ذکر فرمایا؟

جواب:..... بعثت سے قبل آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہوئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی شان بیان کی ہے اور ان کو موحّد بتایا ہے اس لئے امام بخاریؒ نے اس کو یہاں ذکر فرمایا۔

سوال:..... ان کو صحابی کہا جاسکتا ہے؟

جواب:..... علامہ ذہبیؒ وغیرہ نے ان کو صحابی بتایا ہے اور صاحب توضیحؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کا میلان بھی اسی طرف ہے۔

(۳۱۳) حدثنی محمد بن ابی بکر قال حدثنا فضیل بن سلیمان قال حدثنا موسیٰ
بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی بکر نے کہا بیان کیا ہمیں فضیل بن سلیمان نے کہا بیان کیا ہمیں موسیٰ نے
قال حدثنا سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر
کہا بیان کیا ہمیں سالم بن عبد اللہ نے (انہوں نے) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے
ان النبی ﷺ لقی زید بن عمرو بن نفیل باسفل بلد ح قبل ان ينزل علی النبی ﷺ الوحي
تحقیق نبی کریم ﷺ نے زید بن عمرو بن نفیل سے بلد ح شہر کے شبی علاقہ میں ملاقات کی نبی کریم ﷺ پر وحی مبارک کے نزول سے پہلے
فقدمت الی النبی ﷺ سفرة فابی ان یا کل منها ثم قال زید انی لست اکل
تو نبی کریم ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو زید بن عمروؓ نے کھانے سے انکار کیا پھر زید بن عمروؓ نے کہا تحقیق میں وہ نہیں کھاتا ہوں
مما تذبحون علی انصابکم ولا اکل الا ما ذکر اسم اللہ علیہ وان زید بن عمرو کان یغیب علی قریش
جو تم اپنے بتوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا ہوں مگر وہ کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور تحقیق زید بن عمروؓ قریش پر عیب لگاتے تھے
ذبايحهم ويقول الشاة خلقها الله وانزل لها من السماء الماء وانبت
ان ذبیحوں کی وجہ سے اور فرماتے کہ بکری کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور اسی ذات نے اس کے لئے آسمان سے پانی اتارا اور اسی ذات نے لگایا
لها من الارض ثم تذبحونها علی غیر اسم اللہ انکارا لذلك و اعظاما له
اس کے لئے زمین سے تم اس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو (یہاں تک کہ اس فعل کے انکار کے لئے اہل فعل کے عظیم ہونے کیلئے کہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو الذبائح میں معلى بن اسد سے لائے ہیں اور امام نسائی نے المناقب میں احمد بن سلیمان سے تخریج فرمائی ہے۔

محمد بن ابی بکر: محمد بن ابوبکر بن علی بن عطاء بن مقدم ہیں جو مقدوی بصری مشہور ہیں۔
 سفرة: کھانا ہر کھانا مراد نہیں بلکہ وہ کھانا جو مسافر کے لئے تیار کیا جائے اور اس کے سامنے رکھا جائے۔
 فابی: زید نے اس کھانا کھانے سے اعراض کیا جس کو آنحضرت ﷺ نے بھی کھانے سے احترام فرمایا تھا نہ کھانے کی وجہ یہ تھی درحقیقت وہ کھانا قریش کے لئے دسترخوان پر سجایا گیا تھا اور گوشت وغیرہ جو اس کھانے میں شامل تھا اسے بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا تھا۔

☆ قال موسیٰ حدثنی سالم بن عبد اللہ ولا اعلمہ الا یحدث به عن ابن عمر
 کہا موسیٰ نے کہ بیان کیا مجھ سے سالم بن عبد اللہؓ نے اور انہیں جانتا ہوں میں مگر یہ کہ وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہ

ابن زید بن عمرو بن نفیل خرج الى الشام يسال عن الدين ويتبعه
تحقیق زید بن عمرو بن نفیل شام کے لئے تشریف لے گئے اس حال میں کہ وہ دین (حق) کو تلاش کر رہے تھے اس کی پیروی کرنا چاہتے تھے
فلقی عالما من اليهود فساله عن دينهم فقال انى لعلى ان ادين دينكم
تو وہ یہود کے ایک عالم کو ملے تو ان سے ان کے دین کے بارے میں معلوم کیا تو کہا تحقیق ہو سکتا ہے کہ میں تمہارا دین اختیار کر لوں
فاخبرنى فقال لا تكون على ديننا حتى تاخذ بنصيبك من غضب الله
تو آپ مجھ سے خبر دیں۔ تو اس نے کہا کہ تو ہمارے دین پر نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب سے اپنا حصہ وصول نہ کر لے
قال زید ما افر الا من غضب الله ولا احمل من غضب الله شيئا ابدا
زید نے کہا میں نہیں ڈرتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور میں کبھی اللہ تعالیٰ کے غضب کو ذرہ برابر بھی برداشت نہیں کر سکتا
وانا استطيعه فهل تدلنى على غيره قال ما اعلمه
اور کیا میں اس کو برداشت کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں پھر کہا آپ اپنے علاوہ کسی اور کی طرف ہمتی کریں گے اس نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا ہوں
الا ان تكون حنيفا قال زید وما الحنيف قال دين ابراهيم لم يكن يهوديا ولا نصرانيا
مگر یہ کہ آپ دین حنیف اختیار کر لیں زید نے کہا کہ حنیف کیا ہے اس نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین وہ نہ یہودی نہ نصرانی
ولا يعبد الا الله فخرج زید فلقي عالما من النصارى فذكر مثله
اور نہ ہی وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتے تھے۔ تو زید چل دیئے تو وہ نصاریٰ کے ایک عالم کے پاس گئے تو اس نے بھی ویسے ہی کہا
فقال لن تكون على ديننا حتى تاخذ بنصيبك من لعنة الله قال ما افر
اس نے کہا کہ آپ ہمارے دین پر نہیں آ سکتے حتیٰ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی لعنت سے اپنا حصہ وصول کر لیں انہوں نے کہا کہ نہیں بھائی گناہوں میں
الا من لعنة الله ولا احمل من لعنة الله ولا من غضبه شيئا ابدا وانا استطيع
مگر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہی سے اور میں اللہ تعالیٰ کی لعنت نہ اس کے غضب سے ذرہ برداشت کر سکتا ہوں بلکہ کیا میں اس کی استطاعت بھی رکھتا ہوں
فهل تدلنى على غيره قال ما اعلمه الا ان تكون حنيفا قال وما الحنيف
کیا آپ اس کے علاوہ کسی اور دین کی ہمتی کریں گے اس نے کہا میں نہیں جانتا ہوں مگر یہ کہ آپ حنیف لے لو جائیں انہوں نے کہا حنیف کیا ہے
قال دين ابراهيم لم يكن يهوديا ولا نصرانيا ولا يعبد الا الله فلما راي زید قولهم في ابراهيم
اس نے کہ دین ابراہیمی کہ نہ یہودی نہ نصرانی بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے جب زید نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اس کی گفتگو کبھی
خرج فلما برز رفع يديه قال اللهم انى اشهد انى على دين ابراهيم
تو وہ چل دیئے جب وہ نکل آئے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا کہ اے اللہ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں



☆ وقال الليث كتب الى هشام عن ابيه عن اسماء بنت ابى بكر قالت
 اور ليث نے کہا کہ ہشام نے اپنے والد گرامی کے واسطے سے میری طرف لکھا وہ اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ
 رأيت زيد بن عمرو بن نفيل قائما مسندا ظهره الى الكعبة يقول يا معاشر قريش والله
 میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنی پیٹھ کے ساتھ کعبہ کو یک لگا کر کھڑے کھڑے تھے اگر وہ قریش اللہ تعالیٰ کی قسم
 ما منكم على دين ابراهيم غيرى وكان يحيى المؤودة يقول
 تم میں سے کوئی (بھی) میرے علاوہ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ رہ کر کوئی جانے والی بچیوں کو بچا لیتے تھے اور کہتے تھے
 للرجل اذا اراد ان يقتل ابنه لا تقتلها انا اكفيكها مؤنتها فياخذها
 اس آدمی کو جو اپنی بیٹی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ تو اس کو قتل نہ کر اس کی موت کا میں ذمہ دار ہوں اور وہ زیدؓ اس (بچی) کو لے لیتے تھے
 فاذا ترعرعت قال لابيها ان شئت دفعتها اليك وان شئت كفيتك مؤنتها
 پس جب بچہ جوان ہو جاتی تو اس کے والد گرامی کو کہتے اگر تو چاہے تو اس کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور اگر تو چاہے تو اس کے خراجت کی میں کفالت کر لوں گا

﴿٨٥﴾

باب بنیان الکعبہ

یہ باب ہے کعبہ کی تعمیر کے بیان میں

(۳۱۵) حدثنا محمود قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرني ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار
 ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی
 سمع جابر بن عبد الله قال لما بنيت الكعبة ذهب النبي ﷺ وعباس ينقلان الحجارة
 انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ اور عباسؓ اس کے لئے پتھر لا رہے تھے
 فقال عباس للنبي ﷺ اجعل ازارك على رقبتك يفيك من الحجارة فخر الى الارض
 عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا اپنا تہبند گردن پر رکھ لو بچائے گا آپ کو پتھر کی خراش لگنے سے پس آپ زمین پر گر پڑے
 وطمحت عيناه الى السماء ثم افاق فقال ازاری ازاری فشد عليه ازاره
 اور آپ کی نظر آسمان پر گڑ گئی جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرا تہبند لاؤ میرا تہبند لاؤ پھر آپ کا تہبند آپ پر باندھا گیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث مراسل صحابہؓ میں سے ہے کتاب الجہاد ، باب فضل مکہ و میناںہا میں گزر چکی ہے۔
 یہاں پر کعبۃ اللہ کی وہ تعمیر مراد ہے جو کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بعثت سے پہلے کی۔ امام زہریؒ

﴿۸۶﴾

باب ایام الجاهلیۃ

یہ باب ہے دور جاہلیہ کے بیان میں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

ایام الجاہلیۃ:..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور ﷺ تک کا زمانہ مراد ہے جسے کثرت جہالت کی وجہ سے ایام الجاہلیہ کہا جاتا ہے اور یا حراہ حضور ﷺ کی پیدائش سے لے کر بعثت تک کا زمانہ ہے۔ اس پر علامہ عینی نے اعتراض کیا ہے اور پہلے قول کو زیادہ درست اور صحیح قرار دیا ہے۔

(۳۱۷) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال هشام حدثني ابي	ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی
عن عائشة قالت كان عاشوراء يوم تصومه قريش في الجاهلية وكان النبي ﷺ يصومه	وہ عائشہ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عاشوراء کا روزہ قریش زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے بھی اسے باقی رکھا تھا
فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما نزل رمضان	آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ آئے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا پس جب رمضان فرض ہوا
كان من شاء صامه ومن شاء لا يصومه	(تو اس کے بعد حکم اس طرح باقی رہا کہ) جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور اگر کوئی چاہے نہ رکھے تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... تصومہ قریش فی الجاہلیۃ کے جملہ سے ہے۔ اور یہ حدیث کتاب الصوم، باب الصیام عاشوراء میں گزر چکی ہے۔

عاشوراء:..... محرم الحرام کا دسواں دن مراد ہے۔ مؤطا میں امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ صوم یوم عاشوراء رمضان کی فرضیت سے پہلے واجب تھا، صیام رمضان کی فرضیت نے اس کو منسوخ کر دیا اب صوم یوم عاشوراء کے بارے میں اختیار ہے چاہے کوئی رکھے یا نہ رکھے۔

(۳۱۸) حدثنا مسلم قال حدثنا وهيب حدثنا ابن طاووس عن ابيه	ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے
---	---

عن ابن عباس قال كانوا يرون ان العمرة في اشهر الحج من الفجور في الا رض
 وه ابن عباس ؓ سے کہ انہوں نے فرمایا لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے
 وكانوا يسمون المحرم صفر ويقولون اذا برأ الدبر وعفا الاثر حلت العمرة لمن اعتمر
 وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہونے لگے اور نشانات قدم مٹ چکیں پھر عمرہ کرنے والوں کا عمرہ جائز ہوتا ہے
 قال فقدم رسول الله ﷺ واصحابه رابعة مهلين بالحج وامرهم
 انہوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے اور صحابہ کو حکم دیا
 النبي ﷺ ان يجعلوها عمرة قالوا يا رسول الله ائى الحل قال الحل كله
 آنحضرت ﷺ نے کہ اپنے حج کے احرام کو عمرے کا بنالیں صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہوں گی

﴿تحقیق و تشریح﴾

لوگ جاہلیت میں اشہر حج میں عمرہ کو افجر الفجور جانتے تھے اور محرم کو صفر قرار دیتے تھے حرمت میں اور
 ذوالحجہ کو محرم تک مؤخر کر دیتے تھے اور کہتے تھے۔ اذا برأ الدبر وعفا الاثر حلت العمرة لمن اعتمر۔
 اذا برأ الدبر: اس کے دو معنی ہیں (۱) حاجیوں کے نشانات قدم مٹ جائیں (۲) اونٹوں کی پشتوں پر جو زخم
 ہوں وہ تندرست ہو جائیں۔

وعفا الاثر:..... زخموں کے نشان مٹ جائیں۔

حلت العمرة لمن اعتمر:..... تو عمرہ حلال ہو جائے گا اس شخص کے لئے جو کہ عمرہ کرے۔ حاصل یہ کہ
 حج کے نشانات جب ختم ہو جائیں تو عمرہ کیا جاسکتا ہے۔

رابعة مهلين:..... رابعہ سے مراد ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ ہے یا چوتھے دن کی رات مراد ہے۔ مهلين یعنی تلبیہ
 کہنے والے تھے۔

قال ائى الحل:..... کون سی چیزیں حلال ہوں گی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام وہ چیزیں جو احرام سے حرام
 ہوگئی تھیں حلال ہو جائیں گی حتیٰ کہ جماع بھی حلال ہو جائے گا۔

(۳۱۹) حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفين قال كان عمرو يقول حدثنا
 ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ عمرو بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی
 سعيد بن المسيب عن ابيه عن جده قال جاء سيل في الجاهلية
 سعید بن مسیب نے وہ اپنے والد سے ان کے دادا کے واسطے سے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سیلاب آیا تھا کہ

فكسا ما بين الجبلين قال سفين ويقول ان هذا الحديث له شان
دوہں پہاڑوں کے درمیان سب کچھ اس کے اندر چھپ گیا تھا سفیان نے بیان کیا کہ (عمر بن دینار) بیان کرتے تھے کہ اس حدیث کے لئے شان ہے

تحقیق و تشریح

مطابقہ للترجمة في قوله في الجاهلية۔

عن ابيه عن جده:..... ابيه سے مراد سائب ہیں اور جده کا مصداق حضرت حزن ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا انت سہل تو انہوں نے کہا حزن نام میں نے نہیں رکھا بلکہ میرے باپ نے رکھا ہے لہذا نام تبدیل نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیبؒ نے فرمایا حزنوۃ ہمارے (گھر) میں آج تک موجود ہے۔

في الجاهلية:..... اسلام سے پہلے یہ واقعہ (سیلاب) پیش آیا۔

فكسا ما بين الجبلين:..... ڈھانچ لیا اس سیلاب نے مکہ مکرمہ کے دو پہاڑوں کو یعنی سیلاب بہت بڑا تھا۔

ان هذا الحديث له شان:..... یعنی غرو کہتے تھے کہ اس حدیث کے لئے طویل قصہ ہے۔

سوال:..... اس میں کیا حکمت ہے کہ طوفان نوح کے موقع پر بیت اللہ کو آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا اور غرق ہونے سے بچایا گیا اور اس سیلاب میں غرق ہو گیا؟

جواب:..... طوفان نوح کا جو سیلاب تھا وہ عذاب تھا اس لئے بیت اللہ کو بچایا گیا اور یہ سیلاب عذاب نہیں تھا۔

(۳۲۰) حدثنا ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانة عن بيان ابى بشر عن قيس بن ابى حازم قال

ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابو عوانہ نے حدیث بیان کی وہ ابو بشر سے وہ قیس بن ابی حازم سے انہوں نے بیان کیا کہ

دخل ابو بكر على امرأة من احمس يقال لها زينب فرأها لا تكلم فقال ما لها لا تكلم

ابو بکر اُمس قبیلہ کی ایک خاتون کے پاس گئے اس کا نام زینب تھا آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں دریافت فرمایا کیا بات ہے یہ بات کیوں نہیں کرتی؟

قالوا حجت مصمتة فقال لها تكلمي فان هذا لا يحل هذا من عمل الجاهلية

لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کے ساتھ حج کر رہی ہیں ابو بکرؓ نے ان سے فرمایا بات کرو اس طرح حج کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو جاہلیت کا طریقہ ہے

فتكلمت فقالت من انت قال امرء من المهاجرين قالت اى المهاجرين

چنانچہ انہوں نے بات کی اور پوچھا آپ کون ہیں؟ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں مهاجرین کا ایک فرد ہوں اس نے پوچھا کہ مهاجرین کس قبیلہ سے

قال من قريش قال من اى قريش انت قال انك لسنول

آپ نے فرمایا قریش سے انہوں نے پوچھا قریش کے کس خانوادہ سے؟ ابو بکرؓ نے اس پر فرمایا تمہارا سوال بہت کرخی کی عادی معلوم ہوتا ہو

انا ابو بكر قالت ما بقاؤنا على هذا الامر الصالح الذى جاء الله به بعد الجاهلية

میں ابو بکرؓ ہوں اس کے بعد اس نے پوچھا جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم مسلمان کب تک قائم رہیں گے؟

قال	بقاؤکم	علیہ	ما	استقامت	بکم	اِمتکم	قالت	وما	الائمة
آپ	نے فرمایا	اس پر تمہارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمہارے ائمہ اس پر قائم رہیں گے اس نے پوچھا ائمہ کے کہتے ہیں؟							
قال	اما	کان	لقومک	رؤس	واشراف	یا مرونہم	فیطیعونہم		
آپ	نے فرمایا	کیا تمہاری قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے جو انہیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ اس کی اطاعت کرتے تھے							
قالت	بلی	فہم	اولنک	علی	الناس				
اس عورت	نے کہا کہ	تھے آپ	نے فرمایا	ائمہ کا معاملہ بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا					

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله هذا من عمل الجاهلیة۔

من احسن:..... علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ احسن بخیلہ قبیلہ سے ہے اور روایت کرنے والی کا نام زینب بنت مہاجر ہے اور بعض روایات میں بنت جابر ہے اور بعض روایات میں بنت عوف ہے۔ علامہ عینیؒ نے ان میں تطبیق یہ دی ہے کہ مہاجر اس کا باپ ہے اور جابر جدا قرب ہے اور عوف جدا بعد ہے مجاز اُن کی طرف نسبت کر دی گئی۔

اور علامہ ابن تینؒ نے فرمایا کہ احسن یہ قریش سے ہے۔ اس قول کو علامہ عینیؒ نے مستبعد قرار دیا ہے۔

حجت مصتة:..... خاموشی سے حج کر رہی تھی، اس عورت نے نذرمانی تھی کہ میں حج کروں گی اور کلام نہیں کروں گی۔ اس میں جاہلیت والوں کے ساتھ مشابہت ہے۔

سوال:..... خاموشی کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب:..... حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام نے چپ سادھ لی تھی یعنی چپ کا روزہ رکھا تھا۔

سوال:..... آج کل خاموش رہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:..... ابن ابی الدنیا سے مرسل مروی ہے ایسر العبادة الصمت، زیادہ آسان عبادت خاموشی ہے حدیث پاک من صمت نجا سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔

سوال:..... قرآنی آیت اور احادیث مبارکہ سے تو خاموشی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے تو ہر وقت خاموشی بہتر ہے؟ یا بولنا بھی چاہیے؟

جواب:..... اس مسئلہ کو آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں حل فرمایا ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے املاء الخير خير من السکوت۔

سوال:..... حضرت صدیق اکبرؓ نے اجنبیہ سے بلا ضرورت گفتگو کیوں فرمائی ہے؟

جواب:..... یہاں پر تنبیہ کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وہ جاہلیت کا عمل کر رہی تھی۔

انک لسؤل:..... ای کثیر السوال۔

هذا الامر الصالح:..... مراد دین اسلام اور اس کے قوانین ہیں۔

(۳۲۱) حدثني فروق بن ابی المغراء قال اخبرنا علی بن مسهر عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت
مجھ سے فروق بن ابی مغراء نے حدیث بیان کی کہا ہمیں علی بن مسہر نے خبر دی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے انہوں نے کہا
اسلمت امرأة سوداء لبعض العرب وكان لها خفش في المسجد قالت
ایک حبشی خاتون جو کسی عرب کی باندی تھیں اسلام لائی اور مسجد میں ان کے رہنے کے لئے تھوڑی سی جگہ دیدی گئی۔ بیان کیا کہ
فكانت تأتينا فتحدث عندنا فاذا فرغت من حديثها قالت ويوم الو شاح من تعاجيب ربنا
وہ ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں، ہمارے پاس باتیں کرتی لیکن جب گفتگو سے فارغ ہو جاتیں تو کہتی اور ہلا وطنی بھی ہمارے بس کی عجائبات میں سے ہے
إلا انه من بلدة الكفر انجاني فلما اكثرت لها عائشة ومايو م الو شاح
کہاں نے کفر کے شہر سے مجھے نجات دی تھی انہوں نے جب یہ شعر کی مرتبہ پڑھا تو عائشہ نے ان سے دریافت فرمایا کہ ہلا وطنی کا کیا قصہ ہے؟
قالت خرجت جويرة لبعض اهلي وعليها وشاح من ادم فسقط منها فانحطت عليه الحديد
اس نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرانے کی ایک لڑکی چڑے کا ایک مرصع ہار پہن کر گئی اور کہیں گم کر آئی قدرۃ ایک چیل کی اس پر نظر پڑی
وهي تحسبه لحما فاخذت فاتهموني به فعذبوني حتى بلغ من امري انهم طلبوا في قبلي
اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھا لے گئی گھروالوں نے مجھ اس کے لئے جہم کیا اور مجھے سزائیں دینی شروع کیں اور یہاں تک کہ میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی
فبينما هم حولي وانا في كربى اذ اقبلت الحديد حتى وازت برؤسنا
ابھی وہ میرے چاروں طرف ہی تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی کہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے بالکل اوپر اڑنے لگی
ثم القته فاخذوه فقلت لهم هذا الذي اتهمتموني به وانا منه بريئة
پھر اس نے وہی ہلچل گھرا لیا گھروالوں نے اسے اٹھالیا تو میں نے ان سے کہا اس کے لئے تو تم مجھے الزام دیتے تھے حالانکہ میں اس سے بری تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... لوٹدی نے حدیث میں زمانہ جاہلیت میں دی جانے والی ایک کریمناک

مصیبت کا ذکر کیا ہے۔ اور ترجمہ الباب میں بھی زمانہ جاہلیت کا ذکر ہے۔ یہ حدیث ابواب المساجد، باب نوم

المرأة فی المسجد میں گزر چکی ہے۔

حفش فی المسجد:..... بکسر الحاء بمعنی تنگ چھوٹا کمرہ، مطلب یہ ہے کہ مسجد کے احاطے میں کوٹھڑی تھی۔

وشاح:..... بکسر الواو ہے اور اس کو اشاح بھی پڑھا جاتا ہے۔ وهو شئی ینسج عریضاً من ادم و ربما رصع بالجواهر والحرز وتشد المرأة بین عاتقها (ترجمہ) وہ ایک چیز ہے جو چڑے کی ادھوڑی سے بنائی جاتی ہے بسا اوقات اس کو جواہر اور حرز سے مرصع کیا جاتا ہے، اور عورت اس کو اپنے کندھے پر باندھتی ہے۔

تعاجیب ربنا:..... ایک روایت میں تباریح ربنا ہے۔ تعاجیب بمعنی عجائب۔ اس لفظ سے اس کا واحد کوئی نہیں اور اگر تباریح ہو تو یہ تبریح کی جمع ہوگی بمعنی شدت اور مشقت۔
الحدید:..... چھوٹی سی چیل یہ خُداة کی تصویر ہے۔

وازت:..... واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے بمعنی برابر آگئی یعنی ہمارے سروں کے اوپر اڑنے لگی۔

فاتھمونی بہ:..... گھر والوں نے مجھے اس کے لئے مہتم کیا کیونکہ انہیں اس طرح اس کے گم ہونے کا علم نہیں تھا۔

(۳۲۲)	حدثنا قتیبہ قال حدثنا اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر
ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے	
عن النبی ﷺ قال الا من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ	
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خبردار اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے	
فکانت قریش تحلف بابائہا فقال لا تحلفوا بابائکم	
قریش اپنے آباؤ اجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھایا کرو	

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... باپ، دادا کے نام کی قسمیں کھانا، اٹھانا افعال جاہلیت میں سے ہے۔
امام مسلم الايمان والنذر میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور امام نسائی بھی الايمان والنذر میں علی بن حجر سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

فکانت قریش تحلف بابائہا:..... قریش اپنے باپ دادا کے نام کی قسمیں کھایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔

سوال:..... اللہ پاک کے نام کی قسم کھانا کیسا ہے؟

جواب:..... بلا ضرورت شدیدہ اللہ کی قسم اٹھانا اعتبار رکھ دیتا ہے لہذا قسم کھانے سے از بس اجتناب کیا جائے۔

سوال:..... نبی، کعبہ، ملائکہ، امانت اور روح وغیرہ کی قسم کھانا کیسا ہے؟

جواب:..... مکروہ ہے ومن اشد کراهة الحلف بالامانة۔

سوال:..... اللہ نے قرآن مجید میں اپنی مخلوق کی قسمیں کھائیں ہیں مثلاً وَالَّذِينَ ۲ وَالْعَالَمِينَ ۳ وَالنَّاسِ ۴ وغیرہا جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی قسمیں کھاتا ہے تو ہمارے لئے بھی جائز ہونی چاہیے؟

جواب:..... مذکورہ بالا اشیاء کا شرف اور مرتبہ بتانے کے لئے اللہ پاک نے قسمیں کھائیں مخلوق کو خالق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

سوال:..... قریش کس طرح اور کن الفاظ سے قسمیں کھاتے تھے؟

جواب:..... قسم کھاتے وقت کہتے وہی الفعل هذا یا کہتے وحق ابی وغیرہ وغیرہ۔

سوال:..... شارع علیہ السلام سے باپ کی قسم کھانا ثابت ہے؟ ارشاد نبوی ﷺ ہے آپ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا افلح وابیہ ان صدق۔

جواب:..... یہ کلمات آپ ﷺ کی زبان مبارک پر جاری ہوئے ہیں ان سے قسم کا ارادہ نہیں کیا گیا یعنی یمین لغو پر محمول کیا جائیگا۔

سوال:..... قسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب (۱):..... (۱) یمین غموس، (۲) یمین منعقدہ، (۳) یمین لغو۔

جواب (۲):..... ابن عباسؓ فرماتے ہیں ” لان احلف بالله مائة مرة فائم خیر من ان احلف بغیرہ فابو“ میں غیر اللہ کی قسم کھاؤں، پوری کر دوں اس سے بہتر ہے کہ میں سو مرتبہ اللہ کی قسم کھاؤں اور اس کو پورا نہ کروں۔

(۳۲۳) حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني عمرو بن عبدالمعمر بن القاسم حدثه ان القاسم كان
يحيى بن سليمان نے ہمیں حدیث بیان کی کہ بیان کیا مجھے ابن وهب نے کہا خبر دی مجھے عمرو نے کہ عبدالمعمر بن القاسم نے ان کو حدیث بیان کی کہ عبدالمعمر بن القاسم
يمشي بين يدي الجنائز ولا يقوم لها ويخبر عن عائشة قالت كان اهل الجاهلية
جنازہ کے آگے چلتے تھے اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے تھے اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے خبر دیا کرتے کہ آپؐ فرماتی ہیں کہ جاہلیت والے
يقومون لها يقولون اذا راوها كنت في اهلك ما انت مرتين
جب جنازہ کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے تھے جب تو اپنے گھر میں تھی تو اختیار والی تھی اور اب تجھے کس چیز کا اختیار نہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

اہل الجاہلیہ کے لفظ کی وجہ سے ترجمۃ الباب سے مناسبت ہے۔

كان يمشى بين يدي الجنائز:.....

اختلاف..... جنازہ کے آگے چلنا شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے اور احناف کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔
سوال:..... حدیث الباب تو شوافع کی دلیل ہے؟

جواب:..... یہ قاسم کا عمل ہے، مرفوع روایت الجنائز متبوعۃ، اور حق المیت اتباع الجنائز کے خلاف ہے۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں ان میں ایک حق جنازہ (میت) کے پیچھے پیچھے چلنا ہے۔

كنت في اهلك ما انت مرتين:..... تقدیری عبارت! انت في اهلك الذي كنت فيه اي الذي انت فيه الان كنت۔ یہ خطاب میت کو ہے اس لئے کہ کفار دوبارہ زندہ ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے بلکہ وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ روح نکل کر پرندہ بن جاتی ہے یعنی اگر وہ اہل غیر سے ہوتا ہے تو اچھے پرندوں کی شکل بن جاتی ہے ورنہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ حضرت شیخ نے لامع الدراری میں لکھا ہے کہ جب تو اپنے گھر میں تھی تو اختیار والی تھی اور اب تجھے کس چیز کا اختیار نہیں۔

(۳۲۳) حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا عبدالرحمن قال حدثنا سفین عن ابی اسحق ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ ابو اسحاق سے عن عمرو بن میمون قال قال عمران المشرکین کانوا لا یفیضون من جمع حتی تشرق الشمس وہ عمرو بن میمون سے بیان کیا انہوں نے کہ عمر نے فرمایا مشرکین یعنی قریش (جج میں) سڑفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے یہاں تک کہ صبح پڑتی تھی علی ثبیر فخالقہم النبی ﷺ فافاض قبل ان تطلع الشمس ثبیر پہاڑی پر نبی کریم ﷺ نے ان کے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... ان المشرکین لا یفیضون ان کے جملہ سے ہے

یہ حدیث کتاب الحج، باب متی يدفع من جمع میں گزر چکی ہے۔

لا یفیضون:..... الافاضة سے مشتق ہے بمعنی لوٹنا واپس ہونا،

تشرق:..... اس کو دو طرح سے پڑھ سکتے ہیں (۱) بفتح التاء وضم الراء (۲) بضم التاء وکسر الراء۔

ثبیر:..... ث کے فتح اور ب کے کسرہ کے ساتھ ہے مکہ کے قریب ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے۔

(۳۲۵) حدثنا اسحق بن ابراهیم قال قلت لابی اسامة حدثکم یحیٰ بن المهلب

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ حضرات سے یحییٰ بن مہلب نے یہ حدیث بیان کی تھی۔

قال حدثنا حصين عن عكرمة وكاسا دهاقا قال ملائمتي متتابعة قال
 انہوں نے کہا کہ ہم سے حصین نے حدیث بیان کی وہ عکرمہ سے "وکسا دھاقا" کے متعلق فرمایا کہ بھرا جام جس کا دور مسلسل چلے عکرمہ نے بیان کیا
 وقال ابن عباس "سمعت ابي يقول في الجاهلية اسقنا كاسا دهاقا
 اور ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا وہ فرماتے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ "اسقنا کسا دھاقا"

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة في قوله في الجاهلية۔

وَكَاسًا دَهَاقًا:..... سورۃ نباء آخری پارہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عکرمہؓ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام) نے فرمایا کہ اس کا معنی بھرا جام جس کا دور مسلسل چلے

قال وقال:..... حضرت عکرمہؓ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اسناد مذکور کے ساتھ موصول ہے۔
 سمعت ابي:..... حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ کہتے تھے "اسقنا کسا دھاقا" (ہم کو بھرا ہوا جام پلا دے جس کا دور مسلسل چلے۔

فائدہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے دور جاہلیت نہیں دیکھا کیونکہ ان کی پیدائش ہی بعثت نبوی ﷺ کے دس سال بعد ہوئی ہے

(۳۲۶) حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفین عن عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال
 ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ہم سے سفین نے حدیث بیان کی عن عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة عن ابي هريرة نے بیان کیا کہ
 قال النبي ﷺ اصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد الا كل شي ما خلا الله
 نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سچا کلمہ (وہ ہے) جس کو شاعر نے کہا لبيد کا کلمہ ہے خبردار ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے
 باطل و کاد امیہ بن ابی الصلت ان یسلم
 باطل ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن حلت مسلمان ہو جاتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو الادب میں ابن بشار سے اور الرقاق میں محمد بن ثنیٰ سے لائے ہیں، اور امام مسلمؒ نے الشعر میں محمد بن صیام سے اور امام ترمذیؒ نے الاستیذان میں علی بن حجر سے اور شمائل میں محمد بن بشار سے اور امام ابن ماجہ نے ادب میں محمد بن صیام سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اصدق كلمة:..... ممکن ہے کہ اس کا مصداق وہ جو شعر ذکر کیا ہے وہی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ قصیدہ مراد ہو

جس میں یہ شعر مذکور ہے۔

باطل:..... ای غیر ثابت۔

لبید کے حالات:..... لبید شعراء جاہلیت میں سے تھا بعد میں مسلمان ہو گیا اور اسلام لانے کے بعد انہوں نے شعر نہیں کہے۔ لبید کا شجرہ نسب اس طرح ہے ابن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب، ان کا شمار شعراء مخضرمین میں ہوتا ہے، وفد کلاب میں آپ ﷺ کے پاس آیا۔

زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں شریف تھا حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ۴۰ سال عمر یا کرکوفہ میں وفات پائی بعض نے ان کی کل (۱۵۷) ایک سو ستاون سال بتائی ہے۔

امیہ بن ابی الصلت:..... یہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتا تھا اور بعثت پر یقین رکھتا تھا اور اس نے اسلام کا زمانہ پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

امیہ کا شجرہ نسب:..... ابن ابی صلت عبداللہ بن ابی ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن ثقیب۔ اسلام سے پہلے دمشق آیا ہے، ابو الفراج نے کہا ”لما بعث رسول اللہ ﷺ اخذ امیہ ابنیہ و ہرب بہما الی الیمن ثم عاد الی الطائف و مات فی السنة الثانیة من الهجرة“ ۲

(۳۲۷) حدثنا اسماعیل قال حدثنی اخی عن سلیمان عن یحییٰ بن سعید
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی (کہا) کہ ہم سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی وہ سلیمان سے وہ یحییٰ بن سعید سے
عن عبدالرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت کان لابی بکر غلام یخروج له الخراج
وہ عبدالرحمن بن قاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انہیں کچھ محصول دیا کرتا تھا
وکان ابو بکر یا کل من خراجہ فجاء یوما بشئ فاکل منه ابو بکر فقال له الغلام تدری
اور ابو بکرؓ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کرتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور ابو بکرؓ نے بھی اسے استعمال کر لیا پھر اس نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے
ما هذا فقال ابو بکر وما هو قال کنت تکھنث لانسان فی الجاہلیة وما أحسن الکھانة
یہ کیا چیز ہے؟ آپؓ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کھانت کی تھی حالانکہ مجھے کھانت نہیں آتی تھی
الا انی خدعته فلقینى فاعطانی بذلک فلهذا الذی اکلت منه
میں نے تو صرف اسے دھوکہ دیا تھا لیکن وہ مجھے مل گیا اور اس نے یہ چیز مجھے دے دی ہے جواب آپؓ تاول بھی فرما چکے ہیں

فادخل	ابوبکر	يده	فقاء	كل	شي	في	بطنه
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ داخل کیا (یہ سنتے ہی اپنے منہ میں ڈالا) اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال ڈالیں							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة في قوله تكهنت لانسان في الجاهلية۔

تَكَهَّنْتُ:..... واحد متكلم باب تفعل سے ہے اس کا مادہ کھانہ ہے کھانت کا معنی ”وہو اخبار عما سیکون من غیر دلیل شرعی۔

يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَجُ:..... یعنی ان سے ایک مقدار طے کی ہوئی تھی وہ اس سے روزانہ لیتے تھے۔
فقاء كل شي:..... چونکہ حلوان الکاهن منع کی گئی ہے اور اس سے حاصل شدہ مال حرام ہے اس لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قے کر دی۔

(۳۲۸) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله اخبرني نافع عن ابن عمر قال
هم سمسدو نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ عید اللہ سے کہا مجھے نافع نے خبر دی وہ ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ
كان اهل الجاهلية يتبايعون لحوم الجوزور الى حبل الحبله قال و حبل الحبله
زمانہ جاہلیت کے لوگ حبل الحبلہ تک اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ
ان تنتج الناقة ما في بطنها ثم تحمل الذي نتجت فنهاهم النبي ﷺ عن ذلك
کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے تو زائیدہ بچہ (بڑھ کر) حاملہ ہو پھر بچہ جنے۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرح کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب البیوع، باب بیع الغرر و حبل الحبلہ میں گزر چکی ہے۔
حبل الحبلہ:..... صورت اس کی یہ ہوگی کہ جو حمل ابھی پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے پھر وہ بچہ حاملہ ہو پھر وہ بچہ جنے تو اس کی بیج کی جائے۔ حضور ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کیونکہ میعاد مجہول ہے۔

(۳۲۹) حدثنا ابو النعمان قال حدثنا مهدي قال حدثنا غيلان بن جريز كذا قال انس بن مالك
ہم سے ابو نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مہدی نے حدیث بیان کی کہا میں غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس آتے تھے
قال فيحدثنا عن الانصار وكان يقول لي فعل قومك كذا وكذا يوم كذا وكذا
اور آپ ہم کو انصار کے متعلق بیان کیا کرتے تھے پھر مجھ سے فرماتے تھے کہ تمہاری قوم نے فلاں موقع پر یہ کارنامہ انجام دیا فلاں موقع پر یہ کارنامہ انجام دیا

وہل	قومک	کذا	وکذا	یوم	کذا	وکذا
اور تمہاری قوم نے فلاں دن فلاں کارنامہ انجام دیا فلاں دن فلاں کارنامہ انجام دیا						

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام نسائی نے التفسیر میں اسحاق بن ابراہیم سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
ترجمہ الباب سے مطابقت:..... وکان یقول لی فعل قومک کذا وکذا، ممکن ہے کہ
ایام جاہلیہ کے قصے بیان کرتے ہوں اس لئے ایام جاہلیہ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔

﴿۸۷﴾

القسامة فی الجاهلیة

زمانہ جاہلیت میں قسامہ

﴿تحقیق و تشریح﴾

بعض نسخوں میں یہ ترجمہ الباب ہے اور بعض میں نہیں ہے اور یہ باب بھی ایام الجاہلیہ کے تابع ہی ہے۔
قسامہ اسم ہے بمعنی قسم کے۔ بعض نے کہا کہ یہ مصدر ہے کبھی اس جماعت پر بولا جاتا ہے جو قسمیں کھاتے ہیں۔
قسامۃ کی تعریف شرعی:..... ہو عبارة عن ایمان یقسم بها اولیاء الدم علی استحقاق دم صاحبهم او یقسم بها اهل المحلة المتهمون علی نفی القتل وعندنا یقسم اهل المحلة یتخیرهم الولی یحلفون بالله ما قتلنا ولا علمنا قاتله بالحديث المشهور البینه علی المدعی والیمین علی من انکر۔

یہ قسامۃ جاہلیت میں تھی حضور ﷺ نے بھی اس کو باقی رکھا۔

(۳۳۰) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث حدثنا قطن ابو الهيثم قال حدثنا ابو يزيد المدني عن عكرمة

بن ممر عن ابو عمر عن حدیث بیان کی کہا ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہا ہم سے قطن ابو الہیثم نے کہا ہم سے ابو یزید مدنی نے وہ عکرمہ سے

عن ابن عباس قال ان اول قسامة كانت فی الجاهلیة لفینابی ہاشم کان رجل من بنی ہاشم

وہ ابن عباس سے بیان کیا جاہلیت میں سب سے پہلا قسامہ ہمارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہوا تھا بنو ہاشم کے ایک شخص کو

استاجرہ رجل من قریش من فخذ اخری فانطلق معه فی ابلہ فمر رجل به من بنی ہاشم

قریش کی کسی دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدوری پر رکھا تھا ہاشمی مزدور اپنے تاجر کے اونٹوں کے قافلہ کے ساتھ چلا اس مزدور کے پاس سے ایک دوسرا ہاشمی شخص گزرا

قد انقطعت عروة جوالقه فقال اغثنی بعقل اشد به عروة جوالقی لا تنفر الا بل
 اس کی پوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے مزدور بھائی سے کہا مجھے کوئی ری دے دو جس سے میں اپنی پوری کا منہ باندھ لوں اور میرا اونٹ بھی نہ بھاگ سکے
 فاعطاه عقلا فشد به عروة جوالقه فلما نزلوا عقلت الابل
 اس نے ایک ری اسے دے دی اور اس نے اپنی پوری کا منہ اس سے باندھ لیا پھر جب انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو تمام اونٹ باندھے
 الا بعیرا واحدا فقال الذی استاجرہ ما شان هذا البعیر لم یعقل من بین الابل
 لیکن ایک اونٹ کھلا رہا جس نے ہاشمی کو مزدوری پر اپنے ساتھ رکھا تھا اس نے پوچھا اس اونٹ کا کیا قصہ ہے یا اونٹوں کے ساتھ کیوں نہیں باندھا گیا
 قال لیس له عقال قال فاین عقاله قال فحذفه بعصا کان فیہا اجله
 مزدور نے کہا کہ اس کی ری موجود نہیں ہے مالک نے پوچھا کہاں ہے اس کی ری؟ بیان کیا یہ کہ کراٹھی سے اسے لٹا دیا میں اس مزدور کی موت مقدس تھی
 فمر به رجل من اهل الیمن فقال اتشهد الموسم قال ما اشهد وزبما شہدته
 وہاں سے ایک یمنی شخص گذرا تھا ہاشمی مزدور نے پوچھا کیا حج کے لئے اس سال مکہ میں جاؤ گے اس نے کہا کہ ابھی ارادہ تو نہیں ہے لیکن میں جاتا رہتا ہوں
 قال هل انت مبلغ عنی رسالة مرة من الدهر قال نعم قال فکنت اذا انت شہدت الموسم فناد
 اس مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو، کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے کہا کہ ہاں پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا کہ جب بھی تم حج کے لئے جاؤ تو پکارنا
 یا آل قریش فاذا اجابوک فناد یاال بنی ہاشم فان اجابوک فسل عن ابی طالب
 اے آل قریش! جب وہ تمہارے پاس جمع ہو جائیں تو پکارنا اے بنی ہاشم! جب وہ تمہارے پاس آجائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا
 فاخبرہ ان فلا نا قتلنی فی عقال ومات المستاجر فلما قدم الذی استاجرہ اتاہ ابو طالب
 اور انہیں بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک ری کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اس وصیت کے بعد مزدور مر گیا، پھر جب اس کا مستاجر مکہ آیا تو ابو طالب کے یہاں بھی آ گیا
 فقال ما فعل صاحبنا قال مرض
 جناب ابو طالب نے دریافت کیا ہمارے قبیلہ کے جس شخص کو تم مزدوری پر لے گئے تھے اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا
 فاحسنت القیام علیہ فولیت دفنه قال قد کان اهل ذاک منک فمکت حینا
 میں نے تیمارداری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی پس میں نے اسے دفن کر دیا، ابو طالب نے کہا کہ تم سے اسی کی توقع تھی کچھ دنوں بعد
 ثم ان الرجل الذی اوصی الیہ ان یبلغ عنہ وافی الموسم فقال یا آل قریش قالوا ہذہ قریش
 وہی جسے ہاشمی مزدور نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا اور آواز دی اے آل قریش! لوگوں نے بتایا کہ یہاں ہیں قریش
 قال یاال بنی ہاشم قالوا ہذہ بنو ہاشم قال این ابو طالب قالوا ہذا ابو طالب قال
 اس نے آواز دی اے آل بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں بنی ہاشم، اس نے پوچھا ابو طالب کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ابو طالب ہیں تو اس نے کہا کہ

امرنی فلان ان ابلغک رسالتہ ان فلانا قتله فی عقل فاتاہ ابو طالب
 فلاں شخص نے ایک پیغام مجھے پہنچانے کے لئے کہا تھا کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا اب جناب ابوطالب اس مستاجر کے یہاں آئے
 قال اختر منا احدی ثلث ان شئت ان تؤدی مائة من الابل فانک قتلت صاحبنا
 اور کہا کہ ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز پسند کر لو، اگر تم چاہو تو سواون دیت میں دے دو کیونکہ تم نے ہمارے قبیلہ کے آدمی کو قتل کیا ہے
 وان شئت حلف خمسون من قومک انک لم تقتله فان ابیت قتلناک به
 اور اگر تم چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس افراد تم کھالیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا اگر تم اس پر تیار نہیں ہو گے تو ہم تمہیں اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے
 فاتى قومه فقالوا نحلف فاته امرأة من بنی هاشم کانت تحت رجل منهم
 وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس کے لئے تیز ہو گئے کہ ہم تم کھالیں گے پھر بنو ہاشم کی ایک عورت ابوطالب کے پاس آئی جو اس قبیلہ کے ایک شخص سے بیاہی ہوئی تھی
 قد ولدت له فقالت يا ابا طالب احب ان تجیز ابني هذا برجل من الخمسين
 اور اپنے اس شوہر سے اس کے ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا اے ابوطالب اگر مہربانی کریں اور میرے اس لڑکے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف کر دیں
 ولا تصبر يمينه حيث تصبر الأيمان ففعل فاتاه رجل منهم فقال يا ابا طالب
 اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں اس سے وہاں قسم نہ لیں، جناب ابوطالب نے اسے معاف کر دیا، اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور کہا اے ابوطالب
 اردت خمسين رجلا ان يحلفوا مکان مائة من الابل يصيب كل رجل بعير ان هذان بعيران فاقبلهما عني
 آپ نے سواونوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی اس طرح ہر شخص پر دواون پڑتے ہیں یہ دواون میری طرف سے آپ قبول کیجئے
 ولا تصبر يمينی حيث تصبر الايمان فقبلهما وجاء ثمانية واربعون
 اور مجھے اس مقام پر قسم کے لئے مجبور نہ کیجئے جہاں قسم لی جاتی ہے جناب ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا اس کے بعد بقیہ اڑتالیس شخص آئے
 فحلفوا قال ابن عباس فوالذی نفسی بیده ما حال الحول ومن الثمانية واربعين عين تطرف
 اور انہوں نے قسم کھائی ابن عباس نے بیان کیا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو پورا سال نہیں گزرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی موت کی گھاٹ اتر آئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

امام نسائی نے القسامة میں محمد بن یحییٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

أَوَّلُ قَسَامَةٍ: یہ خواجہ ابوطالب کے حکم سے سب سے پہلے قسامت عمل میں لائی گئی۔

أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الدِّيَةَ: دیت میں سواون دینے کا طریقہ کس نے سب سے پہلے ایجاد کیا اس میں اختلاف

ہے۔ (۱) عبدالمطلب (۲) نصر بن کنانہ۔

کان رجل من بنی ہاشم:..... رجل سے مراد عمرو بن علقمہ بن المطلب بن عبد مناف ہے۔

استاجرہ رجل من قریش: سوال:..... قریشی مرد کا نام کیا ہے؟

جواب:..... خدا ش بن عبد اللہ بن ابی قیس العامری!

عروۃ جوالقہ:..... اس کی پوری کا بندھن (دھاگہ وغیرہ) ٹوٹ گیا تھا جو الق (بضم الجیم و کسر اللام) چمڑے اور

کپڑے وغیرہ کا برتن، اس کی جمع جوالیق آتی ہے، یاد رہے یہ فارسی لفظ ہے اور معرب ہے اصل اس کی کوال ہے۔

اغثنی:..... الاغاثہ سے امر کا صیغہ ہے نون وقایہ ہے اور یاء متکلم ہے معنی ہوگا میری مدد کیجئے۔

بعقال:..... عین کے کسرہ کیساتھ ہے بمعنی رسی۔

فحزفہ:..... پس اس نے اس کو مارا، تقدیر عبارت اس طرح ہے ”فاعطیتہ فحزفہ“ معنی ہوگا پس میں نے

اس کو دیا پس اس نے اس کو مارا۔

کان فیہا اجلہ:..... اس (مار) میں اس کی موت تھی یعنی مارنے سے وہ مر گیا۔

الموسم:..... حج کے ایام، حج کے اوقات۔

قتلنی فی عقال:..... مجھے اسی کی وجہ سے مارا۔

وافی الموسم:..... حج کے دنوں میں وہ آیا۔

فاتتہ امرأۃ من بنی ہاشم:..... اس (ابوطالب) کے پاس بنو ہاشم کی ایک عورت آئی۔ اس کا نام

زینب بنت علقمہ ہے اور یہ مقتول کی بہن ہیں، عبد العزیز بن ابی قیس العامری کے نکاح میں تھی اس (مقتول) سے اس

کا ایک بچہ بھی ہوا جس کا نام حویطب ہے۔ اور حویطب زمانہ دراز تک زندہ رہا اور اس کو شرف صحابیت بھی حاصل

ہے بخاری شریف کتاب الاحکام میں ان سے ایک حدیث بھی آئے گی۔

ان تجیز ابنی هذا:..... ترجمہ اس کا یہ ہے میرے اس لڑکے کو معاف کر دیں مطلب یہ ہے کہ اس سے قسم نہ

لیں، تجیر کو زاء اور راء دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ معنی دونوں صورتوں میں الگ الگ ہوگا۔

حيث تصبر الايمان:..... جہاں قسمیں لی جاتی ہیں۔

سوال:..... کہاں قسمیں لی جاتی ہیں؟

جواب:..... رکن اور مقام کے درمیان یعنی بیت اللہ کے بالکل قریب قسمیں لی جاتی تھیں؟

فحلفوا:..... ابن کلبی نے یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں ”حلفوا عند الرکن ان خدا شاہری ء من دم المقتول

عین تطرف:..... عین کا معنی آنکھ تطرف بمعنی متحرک۔ جملہ کا معنی ہوگا رکن یمانی (بیت اللہ کے ایک کونہ کی جانب) کے پاس ان سے قسمیں لی جاتیں، بے شک (قسم کھالینے کے بعد) قاتل مقتول کے خون سے ایک پلک جھپکنے میں بری ہو جایا کرتا تھا اور جھوٹی قسمیں کھانے والے سب مر گئے۔ علامہ فاکہی نے ابن ابی کحیح عن ابیہ کے طریق (سند) سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے بیت اللہ کے پاس جھوٹی قسمیں کھائیں پھر وہاں نکل کر ایک چٹان کے نیچے آ کر بیٹھے تو وہ چٹان ان پر آ گری۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ ایسے کیا جاتا تھا تا کہ وہ ظلم سے باز آ جائیں کیونکہ مرنے کے بعد جی اٹھنے کو تو وہ نہیں مانا کرتے تھے۔

ولا تصبر یمنہ حیث تصبر الایمان:..... نہ مؤکد کی جائے اس کی قسم۔ جہاں پر قسمیں مؤکد کی جاتی ہیں یعنی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان۔

(۳۳۱) حدثنی عبید بن اسمعیل قال حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیہ عن عائشةؓ قالت
 مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا
 کان یوم بعثت یوم قدمہ اللہ عزوجل لرسولہ ﷺ قدم رسول اللہ ﷺ وقد افترق ملاہم وقتلت سرواتہم
 بعثت کی لڑائی اللہ نے آپ ﷺ سے پہلے برپا کر دی تھی آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں کا شیرازہ بکھر چکا تھا ان کے سردار مارے جا چکے تھے
 وجرحوا قدمہ اللہ لرسولہ فی دخولہم فی الاسلام
 اور زخمی ہو چکے تھے اللہ نے اس لڑائی کو اس لئے پہلے برپا کیا تھا کہ مدینہ والے بہولت اسلام میں داخل ہو جائیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث مناقب انصار میں گزر چکی ہے۔

یوم بُعث:..... بُعث ایک جگہ کا نام ہے جہاں پر اوس اور خزرج میں لڑائی ہوئی، حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے اس میں کفار کے بڑے بڑے اشراف مارے گئے۔

قدمہ اللہ عزوجل لرسولہ:..... یعنی رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ کرایا لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے لئے اس لئے کہ اگر ان کے اشراف زندہ ہوتے تو اپنی ریاست، سرداری کی وجہ سے حضور ﷺ کی پیروی سے انکار کرتے گویا کہ یہ لڑائی ان کے لئے خیر کا مقدمہ تھی۔

وقال ابن وہب اخبرنا عمرو عن بکیر بن الاشج ان کُریتا مولیٰ ابن عباس حدثہ
 اور ابن وہب نے بیان کیا کہ "ہمیں عمرو نے خبر دی انیس بکیر بن اشج نے بے شک ابن عباس کے مولیٰ کرب نے ان سے حدیث بیان کی

ان ابن عباسؓ قال ليس السعي بطن الوادي بين الصفا والمروة سنة
 کہ ابن عباسؓ نے فرمایا سنی سنت نہیں ہے صفا اور مروہ کی بطن وادی میں
 اما كان اهل الجاهلية يسعونها و يقولون لا نجيز البطحاء الا شداً
 یہاں جاہلیت کے دور میں لوگ تیزی سے دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نہیں گذریں گے اس وادی سے مگر دوڑ کر

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ تعلق ہے ابو نعیم نے مستخرج میں حرمہ بن یحییٰ کے طریق سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

ليس السعي بين الصفا والمروة سنة سوال: سنی تو ارکان حج میں سے ہے اور
 حضور ﷺ کا طریقہ ہے حضرت ابن عباسؓ نے یہ کیسے کہا کہ یہ سنت نہیں ہے؟

جواب: اس سنی سے مراد لغوی سنی ہے کہ درمیان میں جو دوڑا جاتا ہے یہ دوڑا سنت نہیں بلکہ مستحب ہے۔
 عامۃ الفقہاء اس کو مستحب مانتے ہیں لیکن حضرت ابن عباسؓ اس کا بھی انکار کرتے ہیں جیسا کہ طواف کے پہلے تین
 چکروں میں وہ رمل کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کے انکار کا جواب:

علامہ عینیؒ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے اراد ابن عباس ان شدة السعي ليس بسنة "ولا يريد

بذلك نفى سنية السعي المجرد"

فائدہ: سنی فرض ہے یا واجب، سنت ہے یا مستحب؟ اس میں اختلاف ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ اور امام احمدؒ کے
 نزدیک فرض ہے ارکان حج میں سے ہے۔ احناف کے نزدیک واجب ہے۔

حدیث الباب کا جواب: ابن عباسؓ نے شدت سنی کا انکار کیا، نفس سنی کا نہیں۔

سوال: یہ اختلاف، حج یا عمرہ کی سنی میں ہے یا مطلق سنی میں ہے؟

جواب: سنی کا تعلق حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ ہوتا ہے جو بات ہو رہی ہے وہ حج کی سنی کی ہے۔

سوال: سنی کی ابتداء کب سے ہوئی؟

جواب: حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے، آپ اپنے بیٹے اسماعیلؑ کے لئے پانی تلاش کرنے نکلی تھیں اور صفا اور
 مروہ کے درمیان وادی میں بچہ نظر نہ آنے کی وجہ سے دوڑی تھی یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ حاجی اور عامر کو حکم دیا
 کہ جب تک وہ سنی نہیں کریں گے اس وقت تک ان کا حج اور عمرہ قبول نہیں ہوگا۔

سوال: وہ عورت تھیں تو آج بھی عورتوں کو وہاں دوڑنا چاہیے مرد کیوں دوڑتے ہیں؟

جواب (۱):..... حضرت ہاجرہ کا دوڑنا اتنا مقبول ہوا کہ تمام عورتوں کی طرف سے کفایت کر گیا۔ پس اب مردوں کے ذمہ دوڑنا رہ گیا۔

جواب (۲):..... حضرت ہاجرہ دوڑتے وقت اکیلی تھیں وہاں کوئی مونس و غم خوار نہ تھا، لہذا دوڑے وقت ستر کے کسی حصہ کے کھلنے کی صورت میں کسی کی نظر پڑنے کا اندیشہ بھی نہ تھا اور آج تو لاکھوں مرد و عورتیں اکٹھی سعی کر رہے ہوتے ہیں اور عورتوں کے دوڑنے کی صورت میں ان کے ستر کے کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے عورت کو سعی کا حکم نہیں دیا گیا۔

(۳۳۲) حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي قال حدثنا سفين قال انا مطرف سمعت ابا السفر
هم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابو سفر سے سنا
يقول سمعت ابن عباس يقول يا ايها الناس اسمعوا مني ما اقول لكم واسمعوني ما تقولون
وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! میری باتیں سنو کہ میں کیا بیان کرتا ہوں اور وہ مجھے سناؤ جو تم کہتے ہو
ولا تذهبوا فتقولوا قال ابن عباس من طاف بالبيت فليطف من وراء الحجر
اور تم لوگ یہاں سے اٹھ کر نہ چلے جاؤ اور پھر کہنے لگو! ابن عباسؓ نے یوں کہا جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ حجر کے پیچھے سے طواف کرے
ولا تقولوا الحطيم فان الرجل في الجاهلية كان يحلف فيلقى سوطه او نعله او قوسه
اور اسے حطیم نہ کہا کرو کیونکہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم کھاتا تو اپنا کوڑا، جوتا یا کمان یہاں ڈال جایا کرتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

واسمعونی:..... ”ای اعیدو الی قولی“ یعنی میری بات مجھ پر لوٹاؤ تاکہ میں جان لوں کہ تم نے میری بات کو محفوظ کر لیا ہے، انہوں نے خیال کیا کہ شاید صحیح مطلب نہ سمجھیں اور غلط بیان کریں۔ اس لئے ان کو سنانے کا فرمایا۔
من وراء الحجر ولا تقولوا الحطيم:..... یعنی جاہلیت کی عادت تھی کہ جب وہ قسم اٹھاتے تو کوڑا، جوتا، قوس (کمان)، حجر میں پھینکتے تاکہ یہ سمجھا جائے کہ انہوں نے یہ قسم پختہ کی ہے۔ اس پھینکنے کی وجہ سے حجر کو حطیم کہتے ہیں۔ بعض لوگ حطیم کہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی دیوار بیت اللہ کی تعمیر کے وقت مقف نہیں کی گئی۔

حطیم کی وجہ تسمیہ:..... (۱) حلال سرمایہ کی کمی وجہ سے یہ حصہ بیت اللہ سے الگ الگ رکھا گیا اس پر چھت نہیں ڈالی گئی اس لئے اس کو حطیم کہتے ہیں۔ (۲) بیر کعبہ کا نام حطیم ہے۔ (۳) حطیم میں دعا کے وقت لوگ ایک دوسرے کو پیچھے دھکیلتے ہیں اس لئے حطیم کہا جاتا ہے۔

سوطه، اونعله، او قوسه:..... او تنولج کے لئے ہے تقدیری عبارت یہ ہے یلقى فی الحطیم!

(۳۳۳) حدثنا نعيم بن حماد نا هشيم عن حصين عن عمرو بن ميمون قال رأيت في الجاهلية
 ہم سے نعيم بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے هشیم نے حدیث بیان کی وہ حصین سے وہ عمرو بن ميمون سے انہوں نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں، میں نے
 قردة اجتمع عليها قردة قد زنت فرجموها فرجمتها معهم
 ایک بندر دیکھا بہت سے بندر اس پر جمع ہو گئے تھے اس نے زنا کیا تھا اس لئے سب نے اسے رجم کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے پتھر مارے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

قردة:..... اس کی جمع قروود اور قردة آتی ہے۔ بمعنی بندر۔

قد زنت فرجموها:..... علامہ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ زنا کی نسبت غیر مکلف کی طرف اور اس پر حد جاری کرنا یہ اہل علم کے نزدیک صحیح نہیں اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو ممکن ہے کہ یہ بندروں کی شکل میں جن ہوں۔ اس لئے کہ عبادات جنوں اور انسانوں میں مشترک ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ حکایت بخاری شریف کے بعض نسخوں میں نہیں ہے! علامہ ابن تین اور علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ شاید وہ بندر ہوں جو سخی کئے گئے تھے تو ان میں حکم باقی رہا۔ لیکن اس پر نقض وارد ہوتا ہے کہ جو سخی کیا جائے اس کی نسل نہیں جاری ہوتی۔

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے، جو خلاف عقل اور فکر ہوا، اس کو موضوع کہہ دینا چاہئے خواہ وہ صحیح حدیث ہی ہو جیسا کہ حدیث الباب چونکہ یہ عقل میں نہیں آتی کہ کیسے بندروں نے بندری کو رجم کیا یہ تو انسانوں کا کام ہے حیوانوں کا نہیں۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بات مہمل ہے کیونکہ اس زمانے میں بندروں سے ایسے افعال ثابت ہیں جو کہ ان کی سمجھ پر دلالت کرتے ہیں اور قصے ان کے مشہور ہیں۔ ہر سمجھ والا اس سے تعجب کرتا ہے۔ امریکہ والوں نے بندروں کی زبان کو بھی محفوظ کیا ہے، تو رجم میں کیا بعید ہے، اللہ تعالیٰ نے جب ان میں شعور پیدا کیا ہے تو کوئی چیز مانع نہیں۔

اشکال:..... اجمع مفرد ہے جب کہ اس کا فاعل قردة جمع ہے اور جماعت ہے اور ایسے ہی فرجموها میں ضمیر مرفوع مذکور ہے اور معهم میں ضمیر مذکور ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

جواب:..... اجمع میں فعل کو مذکر لانا تو فعل اور فاعل کے درمیان فصل کے وقوع کی وجہ سے ہے اور فرجموها اور معهم میں ضمیر کو مذکر لانا تغلیب اہمذکر علی المؤنث کی بناء پر ہے چونکہ رجم کرنے والے قردة کے ساتھ راوی بھی شریک تھے

(۳۳۳) حدثنا علي بن عبد الله قال نا سفين عن عبيد الله سمع ابن عباس قال خلال من خلال الجاهلية
 ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفین نے حدیث بیان کی وہ عبيد اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے سنا تھا کہ جاہلیت میں سے ہے

الطعن فی الانساب و النیاحۃ ونسی الثالثة قال سفین ویقولون انها الاستسقاء بالانواء

نسب کے معاملہ میں طعن ذی بنو نوحہ کرنا تیسری کے متعلق بھول گئے تھے سفیان (بن عیینہ) نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری عدت متداول سے بارش مانگتا تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

تین چیزیں جاہلیت کی عادات میں سے ہیں۔ (۱) نسب میں طعن کرنا (۲) نوحہ کرنا (۳) تیسری کے بارے میں، سفیان فرماتے ہیں کہ وہ استسقاء بالانواء ہے۔

استسقاء:..... کا معنی بارش کا طلب کرنا۔

بالانواء:..... نوحہ کی جمع ہے چاند کی منزل کو کہتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے ”مطرنا بنو کذا و سقینا بنو کذا“۔

﴿۸۸﴾

باب مبعث النبی ﷺ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بیان میں

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی

بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

﴿تحقیق و تشریح﴾

ابن سعد نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ نسب بیان کرتے تو معد بن عدنان سے تجاوز نہ کرتے۔

مسئلہ:..... حضور ﷺ کا نسب مبارک تین پشتوں تک یاد کرنا فرض ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ

میرے نزدیک مبالغہ ہے۔ ہاں اتنی مقدار ضروری ہے جس سے معرفت تامہ حاصل ہو جائے۔ حضرت شاہ صاحبؒ

فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تعریف کے لئے نسب بیان کرنا اس وقت ضروری ہے جب کہ کوئی آدمی معروف نہ ہو وہ

نہ پہچانا جائے مگر باپوں سے۔ اگر وہ معروف ہے اور اس کو ہر شخص جانتا ہو تو اس کا نام ذکر کر دینا کافی ہے، بیان نسب کی

ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود اولیٰ یہ ہے کہ تین یا چار اجداد تک یاد کرے اور اگر کل نام حفظ کر لے تو اچھا فائدہ۔ (بہت اچھا، پھر بہت عمدہ ہے)

امام بخاریؒ نے آپ کے اجداد عدنان تک بیان کئے ہیں اس لئے کہ عدنان سے اوپر نسب آصف بن برخیا نے لکھا ہے جو کہ ارمیاء یا سلیمان کے وزیر تھے انہوں نے کتب بنی اسرائیل سے لیا یہ نقول اسلامیہ میں سے نہیں۔ یہ بھی کہا ہے کہ عدنان سے اسماعیل تک آباء کا سلسلہ قطع نہیں۔ عالمگیرؒ نے علماء کو حکم کیا کہ حضور ﷺ کا نسب عدنان سے اوپر آدم تک ضبط کریں اور اس کا نام مقبول رکھا، اس میں ایک اور فائدہ بھی ہے کہ اس میں تنبیہ ہے ہر مشہور آدمی کے ساتھ اتصال کی کہ اتصال ہونا چاہئے۔ لیکن عدنان وہ شخص ہیں جس پر تاریخ نے اعتماد کیا ہے، تو تاریخ کا کیا مقام ہے؟ جو سراسر افواہوں پر مبنی ہے۔ مؤرخین کے جو گمانات ہیں ان کی کوئی سند نہیں پہلے سے یہ بات گذر چکی ہے کہ یمن کا دادا قحطان تھا جو کہ عدنان کا معاصر تھا۔ اور بخت نصر سے بارہا لڑا لیکن مقابلہ نہ کر سکا اور یمن میں جا کر پناہ لی اور وہیں ٹھہر گیا۔

آنحضرت ﷺ سے آدم علیہ السلام تک شجرہ نسب:..... عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یارب بن شحب بن جبث بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارح (اذر بن ناحور بن ساروح بن راعو بن قارح بن عمیر بن مشاح بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام بن لاکم بن متوشلح بن اخنوخ) (اور یس علیہ السلام) بن یرد بن مصلح بن قینان بن انوش بن شیش بن آدم علیہ السلام۔

فائدہ:..... امام بخاریؒ نے آپ ﷺ کا نسب نامہ عدنان تک ذکر فرمایا ہے عدنان سے حضرت آدم علیہ السلام تک ذکر نہیں کیا، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ عدنان تک آپ کا نسب نامہ متفق علیہ ہے اور اسکے علاوہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔
والدہ کی طرف سے نسب شریف:..... آمنہ بنت وہب عبد مناف بن زہرہ بن کلاب، کلاب سے آگے طرفین (ماں باپ) سے نسب شریف ایک ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کے والد عبداللہ کا مختصر تعارف:..... آنحضرت ﷺ کی ولادت سے ایک دو ماہ قبل آپ کا انتقال ہوا۔ مدینہ منورہ میں دار النابغہ میں انتقال ہوا اور دار الحارث بن ابراہیم میں دفن ہوئے، وفات کے وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی۔

عبدالمطلب کا تعارف:..... کنیت ابوطالب۔ آنحضرت ﷺ جب آٹھ سال کے ہوئے تو ان کا انتقال ہوا۔ حجون (مکہ المکرمہ جنت المعلیٰ) میں آپ کو دفن کیا گیا، کل عمر کے بارے میں تین قول ہیں (۱) ۸۰ سال (۲) ۱۱۰ سال (۳) ۱۲۰ سال ۲

فائدہ: آنحضرت ﷺ کا اکثر ادھیال جون میں مدون ہے سعودی حکومت نے ان کے گرد چار دیواری بنادی ہے۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ کی قبر مبارک بھی اسی چار دیواری میں نمایاں ہے اکثر حجاج کرام اور عامرین حضرات جنت المعلیٰ قبرستان میں جب تشریف لے جاتے ہیں تو ان خاص قبروں پر حاضری کو سعادت سمجھتے ہیں اور ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کرتے ہیں اور آنسو بہا کر دل چمکاتے ہیں۔

(۳۳۵) حدثنا احمد بن ابی رجاء قال نا النضر عن هشام عن عكرمة عن ابن عباس قال
ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے نضر نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے انہوں نے بیان کیا کہ
انزل علی رسول اللہ ﷺ وهو ابن اربعین فمکث بمکہ ثلاث عشرة سنة
جب رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں پہنچے آپ ﷺ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا
ثم امر با لهجرة فها جر الى المدينة فمکث بها عشر سنين ثم توفي ﷺ
پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا اور پھر آپ نے وفات فرمائی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

ابی رجاء: نام، عبد اللہ بن ایوب حنفی ہروی، ۲۳۲ھ کو ہرات افغانستان میں وفات پائی۔
 وہو ابن اربعین: جب آپ ﷺ کی عمر چالیس برس ہوئی تو آپ ﷺ پر وحی کا سلسلہ شروع ہوا اور وحی کے انوارات کی بارش ۲۳ سال تک جاری رہی، نزول وحی کے بعد تیرہ سال تک مکہ المکرمہ میں رہے اور پھر اللہ پاک کے حکم سے مدینہ منورہ چلے گئے۔ جب آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال ہوئی تو اللہ پاک نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔
 نزول قرآن کی ابتداء: مکہ المکرمہ میں منی کے قریب ایک پہاڑ ہے جس کو آج کل جبل نور کہتے ہیں اس کی چوٹی پر ایک غار ہے جس کو غار حراء کہا جاتا ہے، آپ وہاں جا کر اللہ اللہ کرتے اور اللہ پاک کی یکسوئی کے ساتھ عبادت کرتے اسی چوٹی پر بروز جمعہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ (تینوں قول ہیں) رمضان المبارک آپ کے پاس حضرت جبریل امین آئے اور سب سے پہلی وحی لائے۔ اور وہ وحی سورہ علق ۱ کی ابتدائی پانچ آیات ہیں۔



﴿۸۹﴾

باب ذکر ما لقی النبی ﷺ واصحابہ من المشرکین بمکہ
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کے بیان میں

(۳۳۶) حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفین ثنا بیان واسمعیل قالا سمعنا قیسا
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بیان اور اسماعیل نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم نے قیس سے سنا
یقول سمعت خبابا یقول اتیت النبی ﷺ وهو
وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے خبابؓ سے سنا آپؐ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو آپؐ
متوسد برده وهو فی ظل الکعبہ وقد لقینا من المشرکین شدة فقلت
کعبہ کے سائے تلے چادر مبارک پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے مشرکین مکہ سے ہمیں انتہائی شدید تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا میں نے عرض کیا
الا تدعو الله فقلعد وهو محمر وجهه فقال
یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر آنحضور ﷺ سیدھے بیٹھ گئے اس حال میں کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا
لقد کان من قبلکم لیمشط بمشاط الحديد ما دون عظامه من لحم او عصب ما یصرفه ذلک عن دینہ
تم سے پہلی امتوں میں لوہے کی کنگھی کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گزار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا
ویو ضع المنشار علی مفروق رأسه فیشق باثنین ما یصرفه ذلک عن دینہ ولیتمن الله هذا الامر
اور کسی کے سر پر آدھار کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی کمال تک پہنچائے گا
حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضر موت ما یخاف الا الله زاد بیان والذنب علی غنمه
کہ ایک سواری صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا بیانؓ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ سواری بھڑپے کے اپنی بکریوں پر

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... ”لقد لقینا من المشرکین شدة“ کے جملہ سے ہے۔

الحمیدی:..... نام عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ۔ اجداد میں سے ایک کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو حمیدی کہا جاتا ہے۔ جیسے امام شافعیؒ کو اجداد میں سے ایک کی طرف نسبت کے لحاظ سے شافعی کہا جاتا ہے ورنہ ان کا اصل نام محمد بن ادریس ہے۔

زاد بیان:..... بیانؓ، بن بشر اُمی معلم کوئی مراد ہیں۔

خَبَابَا:..... (بُحَّ الحَاءِ وتشديد الباءِ الموحدة الاولى) ابنِ ارشد ہیں۔ اور یہ حدیث اسی جلد میں علامات نبوت میں گزر چکی ہے اس کی تشریح وہاں دیکھ لی جائے۔

زاد بیانؒ والذنب علی غنمہ : والذنب علی غنمہ کا اضافہ بیانؒ کی روایت میں ہے، اسماعیلؒ کی روایت میں نہیں۔

(۳۳۷) حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن أبي اسحق عن الاسود عن عبد الله قال
 هم من سليمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہ انہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحق سے وہ اسود سے وہ عبد اللہ سے عبد اللہ نے کہا کہ
 قرأ النبي ﷺ النجم فسجد فما بقي احد الا سجد الا رجل رأيتہ
 نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم پڑھی اور سجدہ کیا اس وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ
 اخذ كفا من حصا فر فعد فسجد عليه وقال هذا يكفيني فلقد رأيتہ بعد قتل كا فرا بالله
 اپنے ہاتھ میں اس نے ٹکڑیاں اٹھا کر اس پر اپنا سر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے میں نے پھر اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... الارجلہ کے جملہ سے ہے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی مخالفت کی ہے آپ ﷺ کیساتھ جبدہ نہیں کیا۔

النجم:..... سورة النجم مراد ہے جو قرآن کے (۲۷) ستائیسویں پارے میں ہے۔

سوال:..... اس وقت آپ کہاں تشریف فرما تھے۔

جواب:..... مکہ مکرمہ میں تھے۔

الارجلأ:..... اس سے مراد امیہ بن خلف ہے بعض نے کہا کہ ولید بن مغیرہ مراد ہے۔

یہ حدیث سجود القرآن کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(۳۳۸) حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون
 جھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابو اسحاق سے عمرو بن ميمون سے
 عن عبد الله قال بينا النبي ﷺ ساجد و حوله ناس من قريش جاء
 وہ عبد اللہ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کی حالت میں تھے قریش کے کچھ افراد وہیں قریب میں موجود تھے اتنے میں
 عقبہ بن ابی معیط بسلا جزور فلقظه علي ظهر النبي ﷺ فلم يرفع رأسه
 عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اونچھڑی لایا اور حضور اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا

فجأت فاطمة فاخذته من ظهره ودعت علي من صنع فقال النبي ﷺ
پھر فاطمہؑ میں اور گندگی کو پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بددعا دی آنحضرت ﷺ نے بھی ان کے بارے میں بددعا کی
اللهم عليك الملاء من قريش ابا جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة وامية بن خلف او ابى بن خلف
اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف
شعبة الشاک فرأيتهم قتلوا يوم بدر فالفوا فی بیر
شک راوی حدیث شعبہ کو تھا پھر میں نے دیکھا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر یہ سب قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا
غير امية او ابى تقطعت او صاله فلم يلق فی البیر
سوا امیہ یا ابی کے کہ اس کا ایک ایک جوڑا الگ کر دیا گیا تھا اس لئے کنویں میں نہیں پھینکا جاسکا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمہ الباب کے دو جزء ہیں۔ (۱) آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچانا (۲) صحابہ کو ازیتیں دینا۔ پہلے جزء سے

مطابقت ظاہر ہے۔

غندر: نام محمد بن جعفر۔

یہ حدیث کتاب الوضوء کے آخر میں باب ”اذالقی علی ظهر المصلی قدرا او حیفة“ میں گزر

چکی ہے۔

سلا جزور: وہ جلد جس میں پچہ ہوتا ہے مراد جانور کی پچہ دانی ہے۔

اللهم عليك الملاء: سوال: حضور ﷺ تو بددعا نہیں کرتے تھے اور یہاں بددعا کر رہے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ اپنی ذات کی تکلیف کی وجہ سے بددعا نہیں کرتے تھے لیکن جب اللہ کے احکام کی حرمت

توڑی جاتی تھی تو اشد غضبا (بہت زیادہ غصہ) ہوتے تھے۔

(۳۳۹) حدثني عثمان بن ابي شيبة قال حدثنا جرير عن منصور حدثني سعيد بن جبیر
مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم نے جریر نے حدیث بیان وہ منصور سے کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی
او قال حدثني الحكم عن سعيد بن جبیر قال امرني عبد الرحمن بن ابيز قال مثل ابن عباس
یا کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی وہ سعید بن جبیر سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی زب نے کہا کہ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا
عن هاتين الايتين ما امرهما ولا تقتلوا النفس التي حرم الله ومن يقتل مؤمنا متعمدا
ان دو آیتوں کے متعلق کہ ان میں مطابقت کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے ولا تقتلوا النفس التي حرم الله اور ومن يقتل مؤمنا متعمدا

فسألت ابن عباس فقال لما انزلت التي في الفرقان قال مشركوا اهل مكة فقد قتلنا نفس
ہیں ابن عباس سے میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب سورۃ الفرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا کہ ہم نے تو ان جانوں کا بھی قتل کیا ہے
التي حرم الله ودعونا مع الله الله اخر وقد اتينا الفواحش
جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا اور ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور فواحش کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے
فانزل الله الا من تاب وامن الآية فهذه لاولئك وامالتي في النساء
اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ اَلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ يَآيَتِ اَن كَ تَحَقُّقِ وَتَشْرِيحِ
الرجل اذا عرف الاسلام وشرائع الاسلام في معرفت کے بعد کسی کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے
اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شریع اسلام کی معرفت کے بعد کسی کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے
فذكرته لمجاهد فقال الا من تاب وامن
میں نے ابن عباس کے اس ارشاد کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو توبہ کر لیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... قال مشركوا اهل مكة قتلنا النفس الخ کے جملہ سے ہے۔ امام بخاری اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی لائے ہیں اور امام مسلم نے کتاب کے آخر میں محمد بن ثنیٰ سے اور امام ابو داؤد نے الفتن میں یوسف بن موسیٰ سے اور امام نسائی نے التفسیر میں اور الحارثیہ میں محمد بن ثنیٰ سے خرّج فرمائی ہے۔ او قال:..... یا منصورؓ نے کہا، مطلب اس کا یہ ہے جریر کہتے ہیں کہ منصور نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بلا واسطہ بیان کی یا بواسطہ حکم کے۔

حضرت ابن عباسؓ سے دو آیتوں کی تفسیر پوچھی گئی وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ! اور دوسری وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَدِّيًا جَزَاءُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ سورت فرقان میں استثناء بعد میں ذکر کیا گیا ہے اَلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ۚ سورت نساء میں استثناء ذکر نہیں کیا گیا ان میں فرق کیا ہے؟ تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورۃ فرقان جب نازل ہوئی تو مشرکوں نے کہا کہ ہم نے قتل بھی کیا ہے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا اور بے حیائی کے کام بھی کئے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اَلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا نازل فرمائی۔ یعنی یہ آیتیں مشرکوں کے لئے ہیں اور سورت نساء میں جو ہے کہ ایک شخص جب اسلام پہچان کر مسلمان ہو جاتا ہے پھر قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے اس کی توبہ قبول نہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کی کلام کا حاصل یہ ہے کہ پہلی آیت سورۃ فرقان والی کافروں کے بارے میں ہے اور دوسری

آیت سورۃ نساء والی یہ مسلمانوں کے بارے میں ہے ان کا نظریہ تھا کہ مؤمن کو عداوت قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور جمہور کہتے ہیں کہ یہ مخصوص ہے اس شخص کے لئے جو توبہ نہ کرے۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وَلَیْسَ لَکُمْ عَلَی الْکَافِرِیْنَ کَلْبٌ ۚ کے یا یہ آیت مستحیل (حلال سمجھنے والے) پر محمول ہے یا مراد خلود سے ملک طویل ہے کیونکہ دلائل واضح ہیں کہ گنہگار مسلمان ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ یا پھر تغلیظ اور تحذیر من القتل پر محمول ہے۔

سوال: کا فر کی توبہ اور مسلمان کی توبہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: کا فر جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو قطعی معافی ہوتی ہے کیونکہ وہ توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہے اور اسلام سارے گناہ مٹا دیتا ہے ”ان الاسلام یهدم ما کان قبلہ“۔ اور مسلمان جو توبہ کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے چاہے تو اس کو عذاب دے اور چاہے تو اس کو معاف کر دے۔

فائدہ: حضرت ابن عباسؓ کی اس رائے کو جمہور نے قبول نہیں کیا حتیٰ کہ ان کے تلمیذ رشید مجاہدؒ نے بھی کہا کہ الامن ندم کا استثناء یہاں بھی ہے۔

علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ عیاشؒ اور ابن اسحاقؒ دونوں کہتے ہیں عبد اللہ بن عمرو ابن عاصؒ اور عبدہ اور محمد بن عمرو عمرو بن العاصؒ کہتے ہیں۔

فد کرتہ لمجاہد: اس کا مطلب یہ ہے کہ عبد الرحمن بن ابی لہٰی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث مجاہد بن جبر کے سامنے سنائی تو انہوں نے فرمایا ”الامن ندم“

(۳۴۰) حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا الولید بن مسلم حدثنی الاوزاعی قال حدثنی یحییٰ بن ابی کثیر
ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی (کہا) مجھے اوزاعی نے حدیث بیان کی (کہا) مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی
عن محمد بن ابراہیم التیمی قال حدثنی عروۃ بن الزبیر قال سألت ابن عمرو بن العاصؒ
وہ محمد بن ابراہیم تمیمی سے انہوں نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمرو بن عاصؒ سے پوچھا
اخبرنی باشد شی صناعۃ المشرکون بالنبی ﷺ قال بیانا النبی ﷺ یصلی فی حجر الکعبۃ
مجھے مشرکین کے سب سے سخت معاملے کے متعلق بتائیے جو مشرکین نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا تھا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھتے تھے
اذ قبل عقبۃ بن ابی معیط فوضع ثوبہ فی عنقه فخنقه خنقا شديداً فاقبل ابو بکر
کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنا کپڑا حضور اکرم ﷺ کی گردن مبارک میں پھنسا کر زور سے آپ کا گلا گھونٹنے لگا اتنے میں ابو بکر آگے
حتیٰ اخذ بمنکیبہ ودفعہ عن النبی ﷺ قال اتقتلون رجلاً
اور انہوں نے اس (بد بخت) کا کندھا پکڑ کر آنحضرت ﷺ کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لئے مار ڈالتا جا چکے ہو کہ

ان يقول ربي الله الآية تابعه ابن اسحق حدثني يحيى بن عروة عن عروة
 وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اس کی متابعت کی ہے ابن اسحق نے کہا مجھے یحییٰ بن عروہ نے عروہ کے واسطے سے حدیث بیان کی
 ﴿قلت لعبدالله بن عمرو﴾ وقال عبدة عن هشام عن ابيه قيل لعمر بن العاص
 میں نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اور عبیدہ نے بیان کیا وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے کہ عمرو بن عاصؓ سے پوچھا گیا
 ﴿وقال محمد بن عمرو عن ابي سلمة حدثني عمرو بن العاص﴾
 اور محمد بن عمرو نے بیان کیا وہ ابو سلمہ سے کہ مجھ سے عمرو بن عاصؓ نے حدیث بیان کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

عیاش:..... عین کے فتح اور یاء کی تشدید کیساتھ ہے عیاش بن ولید رقام بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

یہ حدیث مناقب ابی بکرؓ میں گزر چکی ہے اس کی تشریح وہاں دیکھ لی جائے۔

تعارض:..... اخیر نبیؐ باشد شی صنعہ المشرکون بالنبیؐ ” مجھے مشرکین کے سخت معاملہ کے متعلق
 بتائیے جو مشرکین نے نبی پاکؐ کے ساتھ کیا تھا۔ تو ابن عمرو بن عاص نے عقبہ بن ابی معیط والی زیادتی بتائی کہ اس
 بد بخت نے سب سے بڑی زیادتی کی اور تکلیف پہنچائی جب کہ حدیث عائشہؓ میں ہے کہ خود آنحضرتؐ نے آپؐ کو
 بتایا ہے ” وکان اشد مالقیۃ من قومک “ الخ طائف والا قصہ سنایا کہ بنو ثقیف نے آپؐ پر بڑا ظلم کیا
 بڑی زیادتی کی بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے؟

رفع تعارض:..... ابن عمرو بن العاص کو طائف والے واقعہ کا علم نہیں ہوا ہوگا۔

تابعہ ابن اسحاق:..... عیاش بن ولیدؓ کا متابع محمدؓ بن اسحاق ہے اس متابعت کو احمدؒ نے اپنی مسند
 میں ابراہیم بن سعد کے طریق سے تخریج کیا ہے۔

وقال عبدة عن هشام الخ:..... یہ تعلق ہے ابو عبد الرحمنؓ نے اپنی کتاب میں ہناد سے اس کو مسند بیان کیا ہے۔

وقال محمد بن عمرو الخ:..... یہ تعلق ہے امام بخاریؒ نے غلط افعال العباد میں اس کو ذکر کیا ہے جو بعد
 میں آئے گا۔

تعلیق کا مقصد:..... علامہ کرمانی نے فرمایا کہ ان تعلیقات سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ عیاش اور ابن
 اسحق دونوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کہا ہے اور عبیدہ اور محمد بن عمروؓ ان دونوں نے عمرو بن عاصؓ کہا ہے عبد اللہ نہیں
 کہا، یعنی عیاش اور ابن اسحق عبد اللہ کا لفظ بیان کرتے ہیں جب کہ عبیدہ اور محمد بن عمرو عبد اللہ کا لفظ بیان نہیں کرتے۔

﴿۹۰﴾

باب اسلام ابی بکر الصديقؓ

یہ باب ہے ابو بکر صدیقؓ کے اسلام کے بیان میں

(۳۴۱) حدثني عبد الله بن حماد الأملی قال حدثني يحيى بن معين قال حدثنا اسمعيل بن مجالد
 جھ سے عبد اللہ بن حماد آملی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی
 عن بيان عن وبرة عن همام بن الحارث قال قال عمار بن ياسر رأيت
 وہ بیان سے وہ وبرة سے وہ ہمام بن حارث سے انہوں نے بیان کیا کہ عمار بن یاسرؓ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے
 رسول الله ﷺ وما معه الا خمسة اعدا وامرأتان وابوبكر
 رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں بھی کہ جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ پانچ غلام، دو عورتیں اور ابو بکر صدیقؓ کے سوا اور کوئی نہیں تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا آغاز اسلام میں اسلام قبول کرنا ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ حدیث مناقب ابی بکر میں بھی گزر چکی ہے اس کی تفصیل وہاں دیکھ لی جائے۔
 خمسة اعدا:..... حضرت بلالؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت عامرؓ، حضرت ابولقیہؓ، حضرت عبید بن زیدؓ۔
 سوال:..... اگر کوئی کہے کہ حضرت علیؓ کا اسلام لانا ان سے پہلے تھا اور حضرت عمار (۳۰) سے زائد آدمیوں کے بعد اسلام لائے؟
 جواب:..... اس طرح دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہاں کوئی نہیں تھا۔ اور ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے اسلام لانے سے پہلے کی روایت کو ذکر کیا ہو۔

فائدہ:..... ابو الحسن اشعریؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہمیشہ آپ ﷺ کی رضا میں رہے اس کی مراد میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کوئی حالت کفر باللہ کی ثابت نہیں ہوئی جیسا کہ غیروں سے ثابت ہوئی۔

﴿۹۱﴾

باب اسلام سعدؓ

یہ باب ہے سعد بن ابی وقاصؓ کے اسلام کے بیان میں

(۳۴۲) حدثني سلق اخبرنا ابو اسامة قال حدثنا هاشم قال سمعت سعيد بن المسيب
 مجھ سے سلق نے حدیث بیان کی کیا ہمیں ابو اسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا

قال سمعت ابا اسحق سعد بن ابی وقاص يقول ما اسلم احد
 کہا کہ میں نے ابو اسحق سعد بن ابی وقاص سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نہیں اسلام لایا کوئی
 الا فی اليوم الذی اسلمت فیہ ولقد مکثت سبعة ايام وانی لثلت الاسلام
 مگر اس دن میں کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں اور میں داخل ہونے والے تیسرے فرد کی حیثیت سے سات دن تک رہا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... حدیث مناقب سعد میں گزر چکی ہے۔
 ما اسلم احد الا فی اليوم:..... علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ ان سے پہلے تو کثیر لوگ اسلام لائے تھے حضرت
 ابو بکرؓ حضرت خدیجہؓ حضرت علیؓ حضرت زید بن حارثہؓ وغیرہ۔ ممکن ہے کہ جس دن یہ مسلمان ہوئے ہوں اسی دن کے
 آخر میں یہ اسلام لائے ہوں۔

وَإِنِّي لَثُلْتُ الْإِسْلَامَ:.....

سوال:..... یہ ثلث الاسلام کیسے ہوئے حالانکہ ان سے پہلے دو سے زائد مسلمان ہو چکے تھے؟
 جواب:..... ہو سکتا ہے کہ یہ بالغ مردوں کے اعتبار سے کہا ہو۔

﴿٩٢﴾

باب ذکر الجن

یہ باب ہے جنوں کے ذکر کے بیان میں

وقول الله تعالى قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
 اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو بغور سنا

﴿تحقیق و تشریح﴾

بدء الخلق کے شروع میں جنوں کے متعلق تفصیل سے بحث گزر چکی ہے لہذا اس جلد کے شروع میں دیکھ لی جائے۔
 یہاں پر اس بات کو بتلانا ہے کہ جو جن رسول اللہ ﷺ کو ملے ہیں ان کو فضیلت ہے ان جنوں پر جو نہیں ملے۔
 آیت کا شان نزول:..... آپ ﷺ صبح کی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے متعدد جن وہاں سے گذرے
 قرآن کی آواز پر فریفتہ ہو کر سچے دل سے ایمان لائے، اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی کے ذریعہ
 ان کے ایمان لانے کی خبر دی۔

سوال:..... کتنے اور کہاں کے رہنے والے جن تھے؟

جواب:..... ۹ تھے، نصیبین کے رہنے والے تھے۔ سورۃ احقاف کے آخر میں اس کی تفصیل دیکھ لی جائے۔

سوال:..... آپ کس جگہ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے؟

جواب:..... طائف سے واپسی پر مقام نخلہ میں صبح کی نماز میں۔

سوال:..... جنوں کو کتنی بار تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے؟

جواب:..... ۶ بار ۲

(۳۴۳) حدثنا عبید اللہ بن سعید قال حدثنا ابو اسامہ قال حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن				
ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی وہ معن بن عبد الرحمن سے				
قال	سمعت	ابی	قال	سألت مسروقاً
کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ				
من اذن النبی ﷺ بالجن لیلة استمعوا القرآن فقال حدثنی ابوبکر				
نبی کریم ﷺ کو اطلاع کس نے دی تھی جس رات جنوں نے قرآن مجید سنا تھا مسروق نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد				
یعنی	عبد اللہ	انہ	اذنت	بہم شجرة
یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ کو جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی				

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

اذنت بہم شجرة:..... درخت نے اطلاع کی کہ جن قرآن سنتے ہیں۔

سوال:..... کونسا درخت تھا اور کہاں تھا؟

جواب:..... درخت کا نام سرہ یعنی کیکر کا درخت تھا، مکہ میں مسجد رابیہ سے تھوڑا آگے جنت المعلیٰ کی طرف مسجد جن سے تھوڑا سے پہلے ایک مسجد بنی ہوئی ہے اسی درخت کی نسبت سے اس کا نام مسجد شجرہ ہے۔

سوال:..... درخت نے کس طرح اطلاع دی ہے؟

جواب:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے جنوں کو بولتے ہوئے سنا کہ وہ آنحضرت ﷺ کو کہہ رہے تھے کہ آپ ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی کون دیتا ہے وہاں قریب ایک درخت تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت میرے پیغمبر ہونے کی اطلاع اور گواہی دے تو کیا ایمان لاؤ گے جنوں نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے درخت کو

بلایا اور وہ آیا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی ٹہنیوں (تہ وغیرہ) کو چلتے دیکھا (وہ آپ ﷺ کے قریب آیا) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو میرے نبی ہونے کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے بول کر کہا ”اشہد انک رسول اللہ“ (میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں) (سبحان اللہ کتنا عظیم پیغمبر ہے جن کی رسالت کی گواہی کبھی پتھر دے رہے ہیں کبھی صب (گوہ) دے رہی ہے، کبھی درخت دے رہے ہیں، کبھی جن دے رہے ہیں)

سوال:..... روای حضرت عبداللہ بن مسعودؓ والا واقعہ تو اس سے مختلف ہے کیونکہ اس میں ہے جب آپ ﷺ جنوں کو تبلیغ کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو پیچھے دائرہ میں بٹھا کر گئے ہیں تو انہوں نے جنوں کا کلام کیسے سن لیا اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ کر چلتا کیسے دیکھا؟

جواب:..... لیلۃ الجن کا واقعہ متعدد بار پیش آیا ہے آپ کا سوال تو تب ہو سکتا ہے جب واقعہ ایک بار پیش آیا ہو لہذا سوال درست نہیں۔

سوال:..... حدیث الباب سورۃ جن کی ابتدائی آیات کے معارض ہے۔ حدیث الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوں کی آمد کی اطلاع درخت نے دی ہے جب کہ یہ اطلاع تو خود اللہ پاک نے وحی کے ذریعہ دی ہے تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب:..... درخت کی طرف آمد کی اطلاع کی نسبت مجازی طور پر ہے۔

سوال:..... عراق کے علاقہ سے نو (۹) یا سات (۷) جن مکہ کے قریب سیر سپانے کے لئے آئے تھے یا ان کو ان کے گرو (بڑے شیطان) نے بھیجا تھا؟

جواب:..... بڑے گروہ نے اس وقت بھیجا تھا جب ان کی آسمان پر آمد و رفت بند کر دی گئی، واللہ اعلم یا ممکن ہے اپنے کسی کام کے سلسلہ میں آئے ہوں۔

سوال:..... جنوں کی خوراک کیا ہے؟ کھاتے بھی ہیں یا نہیں؟

جواب:..... ان کے خوراک کے بارے میں اختلاف ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں جنوں کے کھانے پینے کے متعلق تین اقوال ہیں (۱) جمیع الجن لا یاکلون ولا یشربون وهذا قول ساقط (۲) صنف منهم یاکلون ویشربون وصنف منهم یاکلون ولا یشربون (۳) ان جمیع الجن یاکلون ویشربون لظاهر الاحادیث الصحیحہ وعمومہا ۲

(۳۴۴) حدثنا موسیٰ بن اسمعیل قال حدثنا عمرو بن یحییٰ بن سعید قال اخبرنی جدی

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی

عن ابی ہریرۃؓ انه کان یحمل مع النبی ﷺ اداوۃ لوضوءہ وحاجتہ فبینما هو یتبعہ بها فقال
اور وہ ابو ہریرہؓ سے کہ آپ ﷺ کی وضو اور قضاء حاجت کے لئے برتن لئے ہوئے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا
من هذا فقال انا ابو ہریرۃ فقال ابغی احجارا استنفض بها ولا تاتنی بعظم ولا بروثۃ فاتیتہ باحجار
کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ میں ابو ہریرہؓ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ استنجاء کے لئے چند پتھر تلاش کر لاؤ اور میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا پھر میں پتھر لے کر حاضر ہوا
احملہا فی طرف ثوبی حتی وضعت الی جنبہ ثم انصرفت حتی اذا فرغ
میں انہیں کپڑے کے ایک کنارے میں رکھے ہوئے تھا اور لا کر آنحضرت ﷺ کے قریب اسے رکھ دیا اور وہاں سے واپس چلا آیا آنحضرت ﷺ جب فارغ ہو گئے
مشیت فقلت ما بال العظم والروثۃ قال
تو میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ہڈی اور لید کے لانے سے آنحضرت ﷺ نے منع کیوں فرمایا تھا؟ فرمایا کہ
هما من طعام الجن وانه اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسا لونی الزاد
وہ جنوں کی خوراک ہیں میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے تو انہوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق پوچھا
فدعوت اللہ لهم ان لا یمروا بعظم ولا بروثۃ الا وجدوا علیہا طعاما
میں نے ان کے لئے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ہڈی یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لئے کھانے کی چیز بن جائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

نصیبین:..... یہ شام اور عراق کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ صاحب جلالینؒ نے یمن کا علاقہ بتایا ہے۔

﴿٩٣﴾

باب اسلام ابی ذرؓ

یہ باب ہے ابو ذرؓ کے اسلام کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

نام:..... مجتذب بن جنادہ بن سفیان۔

ماں کا نام:..... رملہ بنت الوقیعہ۔

وفات:..... حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مدینہ کے قریب ربذہ نامی بستی میں ۳۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۳۴۵) حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا عبدالرحمن بن مہدی قال حدثنا المشی عن ابی جمرۃ

ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے مشی نے حدیث بیان کی وہ ابو جمرہ سے

عن ابن عباسؓ قال لما بلغ اباذر مبعث النبی ﷺ قال لایخیه
 وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوذرؓ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے متعلق معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا
 اربک الیٰ هذا الوادی فاعلم لی علم هذا الرجل الذی یزعم انه نبی
 وادی مکہ کے لئے سواری تیار کر لو میرے لئے معلومات حاصل کر کے لاؤ اس شخص کے بارے میں جو نبی ہونے کا دعویٰ دار ہے
 یاتیه الخبر من السماء واسمع من قوله ثم انتنی فانطلق الاخ
 اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے اس کی باتوں کو خود غور سے سنا اور پھر میرے پاس آنا ان کا بھائی وہاں سے چلا
 حتیٰ قدمه وسمع من قوله ثم رجع الیٰ ابی ذر فقال له رأیتہ یامر بمکارم اخلاق
 اور کہ حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کی احادیث خود سنیں پھر واپس ہو کر انہوں نے ابوذرؓ کو بتایا کہ میں نے انہیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق کی تلقین کرتے ہیں
 وکلاما ما هو بالشعر فقال ماشفیتنی مما اردت
 اور میں نے ان سے جو کلام سنا ہے وہ شعر نہیں ہے اس پر ابوذرؓ نے کہا جس مقصد کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا مجھے اس سلسلہ میں پوری طرح تشفی نہیں ہوئی
 فتزود وحمل شنة له فیها ماء حتیٰ قدم مكة فاتنی المسجد فالتمس النبی ﷺ
 چنانچہ انہوں نے خود زحمت سفر باندھا پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ آئے مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم ﷺ کو تلاش کیا
 ولا یعرفه وكره ان یسأل عنه حتیٰ ادرکه بعض اللیل اضطجع
 ابوذرؓ آنحضرت ﷺ کو پہچانتے نہیں تھو کہ کسی سے آنحضرت ﷺ کے متعلق پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے تھا ایک رات کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے
 فراه علیٰ فعرف انه غریب فلما راه تبعه فلم یسأل واحد منهما صاحبه عن شی
 علیؓ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے ابوذرؓ آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق نہیں پوچھا
 حتیٰ اصبح ثم احتمل قریبته و زاده الیٰ المسجد وظل ذلک الیوم ولا یراه النبی ﷺ
 جب صبح ہوئی تو ابوذرؓ نے پھر اپنا مشکیزہ اور زحمت سفر اٹھایا اور مسجد الحرام میں آگئے یہ دن بھی یونہی گزر گیا اور آپ نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے
 حتیٰ امسئ فعاد الیٰ مضجعه فمر به علیٰ فقال اما نال للرجل ان یعلم منزله
 شام ہوئی تو لوٹ آئے اپنے سونے کی جگہ کی طرف کہ علیؓ پھر وہاں سے گزرے اور سمجھ گئے کہ ابھی یہ شخص اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکا
 فاقامہ فلذهب به معه لا یسأل واحد منهما صاحبه عن شیء حتیٰ اذا کان یوم الثالث فعاد علیٰ مثل ذلک
 آپ انہیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے لہذا آج بھی کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہیں پوچھا تیسرا دن جب ہوا اور علیؓ نے ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا
 فاقام معه ثم قال الا تحدثنی ما الذی اقدمک قال ان اعطیتنی عهدا ومیثقا
 تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آپ کے آنے کا باعث کیا ہے ابوذرؓ نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کر لیں کہ

لترشدنی	فعلت	فعل	فاخبرہ	قال
میری راہنمائی کریں گے تو میں آپ سے سب کچھ بتا دوں علیؑ نے وعدہ کر لیا تو آپ نے انہیں صورت حال کی اطلاع دی علیؑ نے فرمایا کہ				
فانہ حق وهو رسول اللہ فاذا اصبح فاتبعنی فانی ان رأیت شیاً				
بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے رسول ہیں ﷺ پس صبح کو آپ میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلیں اگر میں نے کوئی ایسی بات محسوس کی				
اخاف علیک فمت کانی اریق الماء فان مضیت فاتبعنی				
جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ ہوتا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا گویا مجھے پیشاب کرنا ہے اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچھے آ جائیں				
حتیٰ تدخل	مدخلی	فعل		
یہاں تک کہ جس گھر میں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہو جائیں انہوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا				
فَانْطَلَقَ یَقْفُوہُ حتیٰ دخل علی النبی ﷺ ودخل معه فسمع من قوله واسلم مکانہ فقال له النبی ﷺ				
تو آنکھ علیؑ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے آنحضرت ﷺ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لائے پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا				
ارجع الی قومک فاخبرهم حتیٰ یأتیک امری قال والذی				
اب اپنی قوم میں واپس جاؤ اور انہیں میرے متعلق بتاؤ تا آنکہ جب ہمارے ظہور اور غلبہ کا علم ہو جائے ابوذرؓ نے عرض کی اس ذات کی قسم				
نفسی بیدہ لا صرخن بہا بین ظہرانہم فخرج حتیٰ				
جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان قریشیوں کے مجمع میں بانگ دہل کمرے تو حید و رسالت کا اعلان کروں گا پس نکلے یہاں تک کہ				
اتی المسجد فنا دی باعلیٰ صوته اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ثم قام القوم				
آپ مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر لوگ کھڑے ہو گئے				
فضربوہ حتیٰ اضجعوہ واتی العباس فاکب علیہ قال ویلکم الستم تعلمون				
اور اتنا مارا کہ آپ گر پڑے اتنے میں عباسؓ آئے اور ابوذرؓ کے اوپر اپنے آپ کو ڈال کر قریش سے فرمایا افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ				
انہ من غفار وان طریق تجارکم الی الشام فانقذہ منہم				
یہ شخص قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے اسی طرح ان سے آپ کو بچالیا				
ثم عاد من الغد لملہا فضربوہ وثاروا الیہ فاکب العباس علیہ				
پھر ابوذرؓ دوسرے دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا قوم بری طرح آپ پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے عباسؓ ان پر گر پڑے (اور بچالیا)				

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث مناقب قریش، باب قصۃ زمزم میں گذر چکی ہے۔

فقال ما شفیتنی:..... یعنی تو ایسا جواب نہیں لایا جو مجھے شفاء دے۔

هَذَا الْوَادِي: مکتہ المکرمہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَتَوَضَّعُوا لَهُ وَلَا تَمْسُوهُ أَيْدِيكُمْ ۚ هَٰذَا الرَّجُلُ: ہذا سے اشارہ محسوس بصر کی طرف ہوتا ہے لیکن کبھی حاضر فی الذہن کے لحاظ سے بھی ذکر کر دیا جاتا ہے جیسے کتابوں کے خطبوں میں ہوتا ہے اما بعد فہذا یہاں بھی اشارہ حاضر فی الذہن کی طرف ہوتا ہے۔ ہذا لرجل میں بھی حاضر فی الذہن کی طرف اشارہ ہے اور مراد حضور ﷺ کی ذات ہے۔

اما نال للرجل: ای اما آن: ابھی تک یہ شخص (اپنی منزل مقصود تک) نہیں پہنچ سکا۔

تعارض: روایت الباب میں ہے ”کانی اریق السماء“ (گویا میں پانی بہا رہا ہوں یعنی پیشاب کر رہا ہوں) اور ابوتیبہ کی روایت ہے ”کانی اصلح نعلی“ (گویا میں جوئی درست کر رہا ہوں) دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟ جواب: ہو سکتا ہے حضرت علیؑ نے دونوں باتیں ارشاد فرمائی ہوں۔

یققوه: ای یتبعہ (میں) حضرت علیؑ کے پیچھے چلا۔

ودخل معه: ابوذرؓ حضرت علیؑ کے ساتھ اس مکان میں داخل ہوئے جہاں آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ سے ملاقات کی اور آپ ﷺ کے ارشادات سنے۔

تعارض: روایت الباب میں ہے کہ حضرت علیؑ حضرت ابوذرؓ کو کسی گھر (غالباً دار ارقم تھا) میں لے گئے اور آنحضرت ﷺ سے ملاقات کرائی جب کہ عبداللہ بن صامت کی روایت میں ہے کہ ابوذرؓ آنحضرت ﷺ سے اس وقت ملے جب آپ ﷺ اور ابو بکر صدیقؓ رات کو بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو بظاہر دونوں روایتوں میں تعارض ہے؟ جواب: اولاً حضرت علیؑ نے ملاقات کرائی اور ثانیاً دوران طواف ملاقات ہوئی لہذا کوئی تعارض نہیں۔

ارجع الی قومک فاخبرہم حتی یاتیک امری: اپنی قوم کے پاس واپس چلا جا یہاں تک کہ میرا پیغام (دین) تیرے پاس آجائے یعنی عام ہو جائے اور روایت قتیبہؒ میں ہے ”اکتم هذا الامر وارجع الی قومک فاذا یبلغک ظہور نافا قبل“ اس کلمہ کو پڑھنے کو (فی الحال) چھپالے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ جا جب تیرے پاس ہمارے ظہور (غلبہ) کی اطلاع پہنچے تو پھر واپس آ جا۔ بظاہر دونوں روایتوں میں تعارض ہے؟

جواب: پہلی روایت میں اخبار کا حکم عزیمت پر اور دوسری روایت میں کتمان کا امر شفقت اور رخصت پر محمول ہے۔ لا صرخن بہا: (قریش کے مجمع میں) بباغک دھل یعنی شور مچا کر کلمہ کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے ٹھوک بجا کر اعلان کیا جس پر انہیں مصائب کا سامنا کرنا پڑا ایک روایت میں ”لا صرحن بہا“ (ہاں کیساتھ) بھی آیا ہے۔ وکرہ ان یسال: کسی سے پوچھنا ناپسند کیا تا کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آجائے۔

﴿ ۹۴ ﴾

اسلام سعید بن زید

سعید بن زیدؓ کا اسلام

(۳۴۶) حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا سفين عن اسمعيل عن قيس
هم سے قتيبة بن سعيد نے حدیث بیان کی (کہا) کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ اسمعیل سے وہ قیس سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ
قال سمعت سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل في مسجد الكوفة يقول والله لقد رأيتني وان عمر
میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب عمرؓ نے
لموثقي على الا سلام قبل ان يسلم عمر ولو ان احدا ارفض
اسلام لانے سے پہلے مجھے اس وجہ سے باندھ رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟ اور اگر احد پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے
للذي صنعت بعثمان لكان
بوجہ اس تکلیف دہ معاملہ کے جو تم لوگوں نے عثمانؓ کے ساتھ کیا تو اسے ایسا ہی ہونا چاہئے تھا

﴿ تحقیق و تشریح ﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... یہ کہ حضرت سعیدؓ اپنے اسلام کا قصہ خود بیان کرتے ہیں اس پر پہنچنے والی تکالیف بھی بیان کرتے ہیں امام بخاریؒ اس حدیث کا باب ”من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر“ میں اعادہ کریں گے۔

فائدہ:..... حضرت سعیدؓ کے حالات اسی جلد میں گذر چکے ہیں۔

ولو ان أحد ارفض:..... غرض یہ ہے کہ پہلے دین کے مخالفین بھی مسلمانوں کو خیر پر رغبت دیتے تھے اور اس زمانے میں دین کے موافقین بھی صحابہؓ کے ساتھ تکلیف دہ معاملہ کرتے ہیں یعنی عمرؓ باوجود مخالف ہونے اور کفر میں سخت ہونے کے انہوں نے صرف مجھے باندھنے پر اکتفاء کیا قتل نہیں کیا اور تم باوجود مسلمان ہونے کے حضرت عثمانؓ کو قتل کرتے ہو۔

﴿ ۹۵ ﴾

باب اسلام عمر بن الخطابؓ

یہ باب ہے عمر بن خطابؓ کے اسلام کے بیان میں

(۳۴۷) حدثنا محمد بن كثير قال اخبرنا سفين عن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی وہ اسمعیل بن ابی خالد سے وہ قیس بن ابی حازم سے

عن عبد الله بن مسعود قال ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر
وہ عبد اللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عمرؓ کے اسلام کے بعد ہم ہمیشہ غالب رہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

حضرت عمرؓ کے رعب، داب، کھڑکا، ڈر کی وجہ سے مشرکین اور منافقین جلدی سے مسلمانوں کے قریب نہیں آتے تھے اس پر عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ عمرؓ کے اسلام سے ہمیں بڑی تقویت ملی ہے اور ہم ہمیشہ غالب رہے۔

(۳۴۸) حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمر بن محمد
ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی
قال فاخبرني جدی زيد بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال بينما هو في الدار خائفاً
کہا مجھے میرے دادا زید بن عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی وہ اپنے والد سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عمرؓ خوفزدہ ہو کر گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
اذ جاءه العاص بن وائل السهمي ابو عمرو عليه حلة حبرة وقميص مكفوف بحريز وهو من بني سهم
عاص بن وائل سہمی اندر آیا دھاری دار جوڑا اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا اس کا تعلق قبیلہ بنو سہم سے تھا
وهم حلفاؤنا في الجاهلية فقال له ما بالك قال زعم قومك انهم سيقتلوني
جو زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے عاص نے عمرؓ سے کہا کیا بات ہے؟ عمرؓ نے فرمایا کہ تمہاری قوم میرے قتل پر تلی بیٹھی ہے
ان اسلمت قال لا سبيل اليك بعد ان قالها امنت
کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اس نے کہا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جب اس نے امنت کہہ دیا ہے
فخرج العاص فلقى الناس قد سال بهم الوادي فقال اين تريدون فقالوا نريد
اس کے بعد عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی میں انسانوں کا سمندر موجیں مار رہا ہے اس نے پوچھا کدھر کا رخ ہے انہوں نے کہا ہم ارادہ کرتے ہیں
هذا ابن الخطاب الذي صبا قال لا سبيل اليه فكثر الناس
اس ابن خطاب کی طرف جو بے دین ہو گیا ہے عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ سنتے ہی لوگ واپس ہو گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... هذا ابن الخطاب الذي صبا اس عمر کی طرف جارہے ہیں جو
پرانا دین چھوڑ چکا ہے نئے دین میں داخل ہو گیا ہے۔

في الدار خائفاً:..... عمر اسلام لانے کے بعد گھر میں خوفزدہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے کہ کہیں قوم مجھے اسلام لانے
کی وجہ سے قتل نہ کر دے۔

سوال:..... حضرت عمر کا گھر مکہ کی کس گلی میں کس پہاڑی پر تھا؟

جواب:..... مسجد حرام کے دروازہ باب العمرہ اور باب القہد کے سامنے فندق التوحید کے پیچھے ایک بہت بڑا پہاڑ ہے (جس کی اب تراش خراش جاری ہے شاید دو چار سال بعد یہ بھی نظر نہ آئے) اس پر حضرت عمرؓ کا مکان تھا۔ واللہ اعلم یا ممکن ہے کہ یہ ان کی ملکیت کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہو گھر کسی اور طرف ہو۔

سوال:..... حضرت عمرؓ تو بڑے جری اور عبقری انسان تھے اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے پہلی نماز ان کی جرأت اور بہادری کی وجہ سے اعلانیہ کعبہ کے سایہ میں ادا فرمائی ہے۔ اعلانیہ ہجرت بھی کی ہے آپؐ کی تو بہادری کی مثالیں دی جاتی ہیں تو ایسا بہادر انسان قوم سے خوفزدہ ہو کر کیسے گھر میں جا کر بیٹھا ہے؟

جواب:..... یہ ایک طبعی امر ہے آنحضرت ﷺ بھی تین روز غار ثور میں چھپے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ پاک نے فرمایا ”لَا تَخَفْ سَتُعِيدُهَا سَيِّدُهَا الْأَوَّلَى“ افرمایا ہے، حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بھی نبی نے فرمایا ”لَا تَخَفْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا“ ۲ حضرت لوط علیہ السلام کو بھی فرشتوں نے کہا قَالُوا يَلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ نَبْجِلَكَ الْآيَةَ ۳ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی فرشتوں نے کہا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَالِمٍ ۴

ابو عمرو:..... عاص کی کنیت ہے ان کا بیٹا عمرو بن عاص مشہور و معروف صحابی ہو گزرا ہے۔

حلفاء نا:..... حلیف کی جمع ہے اور یہ حلف (قسم اٹھانا) سے ماخوذ ہے۔ بمعنی ایک دوسرے سے تعاون اور اتفاق پر معاہدہ اور معاقدہ کرنا ہے۔

امن:..... بفتح الهمزة و کسر المیم و سکون النون ہے الامان سے ماخوذ، مشتق ہے میرا خوف زائل اور ختم ہو گیا۔ عاص کی تسلی کی وجہ سے خوف کا زائل ہونا اس لئے تھا کہ عاص کی قوم بڑی قدر کرتی اور ان کی بات کو مانتی تھی۔ اصلی کی روایت میں امنف ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں یہ خطا اور غلطی ہے ۵ بفتح التاء بھی غلط ہے۔

سوال:..... امنف کس باب سے ہے اور کیا صیغہ ہے؟

جواب:..... باب سمع، یسمع، صیغہ واحد متکلم ہے۔

قد سال بهم الوادی:..... وادی مکہ میں انسانوں کا سمندر موجیں مار رہا ہے یعنی حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی وجہ سے ایک عجیب سی لہر دوڑی، لوگ جمع ہو گئے کہ عمرؓ کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے باپ دادے کے دین کو چھوڑا اور نئے دین (دین اسلام) کو قبول کر لیا ہے لہذا اس کو قتل کر دیں گے۔

۱ (پارہ ۱۶ سورۃ طہ آیت ۲۱) ۲ (پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۳۰) ۳ (پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت ۸۱) ۴ (پارہ ۱۴ سورۃ حجر آیت ۵۳)

۵ (عمدة القاری ص ۱۷۷)

قال بینما هو فی الدار:..... حضرت عمرؓ اسلام لانے کے بعد اپنے گھر میں خوف زدہ تھے کہ عاص بن وائل آئے اور ان پر یہی جوڑا تھا اور ریشم کی کف لگی ہوئی قمیص تھی او وہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تیری قوم دعویٰ کرتی ہے کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو وہ مجھے قتل کر دیں گے تو انہوں نے کہا کہ وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکتے جب اس نے یہ بات کی تو ہمارا خوف زائل ہو گیا کیونکہ عاص اپنی قوم میں مطاع (سردار) تھا بعد میں عاص باہر نکلے تو دیکھا کہ وادی لوگوں سے بھری پڑی ہے تو اس نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ کرتے ہو تو لوگوں نے کہا کہ ہم ابن خطاب کا ارادہ کرتے ہیں جو بے دین ہو گیا ہے تو عاص نے کہا کہ ”لا سبیل علیہ“ (اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا) تو سب لوگ واپس چلے گئے اور حضرت عمرؓ سے رعب زائل ہو گیا۔

(۳۳۹) حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفین قال عمرو بن دینار سمعته قال ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی (کہا) کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ قال عبد اللہ بن عمر ”لما اسلم عمر اجتمع الناس عند دارہ وقالوا صبا عمر وانا غلام عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا جب عمرؓ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہو گیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا فوق ظهر بیٹی فجاء رجل علیہ قباء من دیاج فقال فصبا عمر اور اس وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیہ ریشم کی قبا پہنے ہوئے اس شخص نے لوگوں سے کہا ٹھیک ہے عمر بے دین ہو گیا فما ذاک فاننا له جار قال فرأيت الناس تصدعوا عنه فقلت من هذا قالوا العاص بن وائل لیکن یہ کیا ہے؟ میں اسے پہلے سے پہلے چکا ہل دن عمرؓ نے بیان کیا میں نے دیکھا کہ مجمع اس وقت چٹ گیا میں نے پوچھا لیکن تم انہوں نے کہا عاص بن وائل (کسی)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله اسلم عمر الخ۔

وانا غلام:..... میں اس وقت بچہ تھا عمر پانچ سال تھی جیسا کہ ایک روایت میں پانچ سال کی تصریح بھی ہے۔
فوق ظهر بیٹی:..... اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا باپ کے گھر کو مجازاً اپنا گھر کہا یا مایہ دل کے اعتبار سے کہا۔
فقلت من هذا قالوا العاص بن وائل:..... میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا قباء پوش شخص عاص بن وائل ہے۔

اشکال:..... گذشتہ حدیث اور اس حدیث میں بظاہر تعارض ہے پہلی حدیث میں ہے کہ عاص بن وائل جب آئے ”وعلیہ حلۃ حبرۃ وقميص مکفوف بحریر“ دھاری دار جوڑا اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا جب کہ اس حدیث میں ہے ”فجاء رجل علیہ قباء من دیاج“ ایک شخص ریشم کی قبا پہنے ہوئے آیا۔ شخص ایک

قال بينما انا يوما في السوق اذ جاء تنى اعر ف فيها الفرع فقالت	فخص مذکور نے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جدیہ میرے پاس آئی میں نے محسوس کیا کہ وہ گھبرائی ہوئی ہے پھر اس نے کہا
الم تر الجن وابلاسها وياسها من بعد انكاسها	کیا تو نے نہیں دیکھا جنوں کو اور ان کے حیران ہونے کو اور ان کے مایوس ہونے کو بعد ان کے آسمانوں سے روک دیئے جانے کے
ولحقها بالقلاص و احلاسها قال عمر صدق بينما انا نائم عند ا لهتهم	اور بعد ان کے لائق ہونے کے ساتھ اونٹوں کے اور ان کے ٹانگوں (یعنی جنگلوں کی رہائش) عمرؓ نے فرمایا تم نے سچ کہا ایک مرتبہ میں ان کے بتوں کے قریب سویا ہوا تھا
اذ جاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ لم اسمع صارخا قط اشد صوتا منه	ایک شخص ایک بچھڑالایا اور بت پر اسے ذبح کر دیا اس پر کسی چیخنے والے نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ میں نے ایسی شدید چیخ کبھی نہیں سنی تھی
يقول يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا انت	اس نے کہا اے جلیح! کامیابی کی طرف لے جانے والا ایک امر ظاہر ہونے والا ہے ایک فصیح شخص کہے گا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
فوثب القوم قلت لا ابرح حتى اعلم ما وراء هذا ثم نادى	تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے میں نے کہا اب میں یہ معلوم کئے بغیر نہ رہوں گا کہ اس کے پیچھے کیا پزیر ہے اتنے میں پھر وہی آواز آئی
يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله	اے جلیح! کامیابی کی طرف لے جانے والا امر ظاہر ہونے والا ہے ایک فصیح شخص کہے گا نہیں کوئی معبود مگر اللہ عزوجل
فقمتم فما نشبنا ان قيل هذا نبى	اور میں بھی کھڑا ہو گیا کچھ ہی دن گزرے تھے کہ کہا جانے لگا نبی مبعوث ہو گئے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... اس حدیث میں جو واقعہ اور قصہ مذکور ہے عمرؓ کے اسلام لانے کا سبب بنا اس لئے اس کو اس باب میں لائے ہیں۔

اذمر به رجل جمیل:..... اچانک آپ کے (حضرت عمرؓ) سامنے سے ایک خوبصورت شخص گذرا اس کا نام سواد بن قارب دوسی تھا۔

قال ما سمعت عمر لشيء قط:..... حضرت ابن عمرؓ بتلاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو جب بھی سنا کہ میرا ظن ایسے ہے تو جیسا گمان کرتے تھے ویسے ہی ہوا یعنی ان کا گمان درست ثابت ہوتا تھا۔ ایک موقع پر آپ بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت آدمی گذرا حضرت عمرؓ نے فرمایا اس وقت میرا ظن خطا کرتا ہے یعنی کوئی رائے طے نہیں ہو سکتی یا یہ اپنی

جاہلیت کے دین پر ہے یا یہ مسلمان ہے اور کاہن تھا اور ابھی کہانت پر باقی ہے۔ اس مرد کو بلا و چنانچہ بلایا گیا تو حضرت عمرؓ نے جو پہلے بات کہی تھی اسی کو دہرایا، وہ جو آدمی تھا اس نے کہا کہ میں نے اس جیسا کبھی منظر نہیں دیکھا کہ مسلمان کے ساتھ اس قسم کی کلام کا استقبال کیا گیا ہو تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے ضرور بتلائے گا تو اس نے تسلیم کیا کہ وہ جاہلیت میں کاہن تھا۔

کاہن کی تعریف: ”هو الذي يتعاطى الاخبار المغيبة و يخبر بها“

الم تر الجن و ابلا سہا: کیا نہیں دیکھا تو نے جنوں کو اور ان کے دہشت زدہ ہونے کو اور ان کے مایوس ہو جانے کو، بعد اس انقلاب کے اور ان کے لاحق ہو جانے کے اونٹنیوں کو اور ان کے اوپر کے ٹائٹوں کے۔ اس کلام سے اس جن کی غرض یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ظہور ہو جائے گا اور جن عرب کے تابع ہو جائیں گے اور دین میں اس کے ساتھ مل جائیں گے اس لئے کہ وہ جن و انس کے رسول ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تیری جدیہ نے سچ کہا میں ان کے معبودوں کے پاس سونے والا تھا اچانک ایک شخص بچھڑے کو لایا اور اس کو ذبح کیا ایک آواز دینے والے بنے آواز لگائی ایسی سخت آواز میں نے کبھی نہیں سنی۔

یا جلیح: علامہ عینیؒ نے اس کا معنی لکھا ہے الواقع الکاشف بالعداوة۔

امر نجیح: کامیاب نجیح نون کے فتح اور جیم کے کسرہ کے ساتھ التجاح سے مشتق ہے بمعنی حاجتوں میں کامیاب۔ رجل فصیح فصاحت والا شخص کہتا ہے ”لا اله الا الله“ پس میں اٹھ گیا زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ نبی کریم ﷺ ظاہر ہوئے اور میں نے سن لیا کہ یہ نبی ہیں۔

وابلا سہا: ما قبل پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ بمعنی حیرت و دہشت۔

ویا سہا: یہ رجاء (امید) کی ضد ہے۔

انکاسہا: انقلاب علی الراس۔

بالقلاص: قاف کے کسرہ کیساتھ قلوں کی جمع ہے بمعنی جوان اونٹنی، مراد اونٹنیوں والے۔

احلاسہا: ہمزہ کے فتح کے ساتھ جلس کی جمع ہے ”و هو كساء رقيق بوضع تحت البردة رعاية لظہر الدواب“ (چوپاء، اونٹ وغیرہ کی کمر کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے کمر پر باریک چادر ڈالنا) **رجل فصیح:** فصاحت والا شخص۔ ایک روایت میں رجل فصیح۔ (لا اله الا الله) کی آواز لگانے والے شخص۔ **لا اله الا الله:** ایک روایت میں ”لا اله الا انت“ بھی آیا ہے جیسا کہ روایت الباب میں بھی آیا ہے۔

نشیئنا: بمعنی ”مکنا“ ہم تھوڑا عرصہ ٹھہرے یعنی مختصر سا زمانہ گزرا تھا کہ آنحضرت ﷺ کلمہ توحید کی دعوت لے کر تشریف لائے ”لا الہ الا اللہ“ کی ایسی آواز لگائی کہ کچا اور پکا گھراس کی گونج سے مستفید ہوا۔ ہر گھر میں یہ صدا پہنچی اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق پہنچ کر رہے گی اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آخری پیغمبر کی لگائی ہوئی صدا سے میں آگاہ و آشنا نہیں۔

حضرت عمرؓ کا اسلام لانا اور اپنی بہن فاطمہ اور اپنے بہنوئی سعید بن زید کو باندھنا حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب ایک دن تلواریں گلے میں لٹکائے ہوئے (گھر سے باہر) نکلے راستے میں بنی زہرہ (قبیلہ) کا ایک شخص ملا اس نے پوچھا عمر کہاں کا ارادہ ہے؟ عمر نے جواب دیا محمد ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اس شخص نے کہا بنی ہاشم اور بنی زہرہ کے (انتقام) سے اپنے آپ کو کیسے بچاؤ گے، عمر نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ بھی بے دین ہو گئے اور اپنا آبائی دین بھی چھوڑ چکے ہیں، بنی زہرہ کے شخص نے کہا میں تمہیں اس سے عجیب خبر نہ بتاؤں، عمر نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا تیری بہن اور تیرا بہنوئی بھی صابی (بے دین) ہو گئے ہیں حضرت عمرؓ سیدھے اپنی بہن اور بہنوئی کے گھر گئے، ان کے پاس خبابؓ بن ارت بیٹھے انہیں قرآن پڑھا رہے تھے اور وہ سورۃ طہ کی تلاوت کر رہے تھے عمرؓ نے کہا یہ کیا چیز ہے جس کو میں تمہارے پاس سن رہا ہوں، لگتا ایسے ہے کہ تم دونوں بے دین ہو گئے ہو، حضرت سعیدؓ نے فرمایا عمر تمہارے دین کے علاوہ اگر یہ دین حق ہو تو پھر؟ یہ سننا تھا کہ عمر نے حضرت سعیدؓ پر حملہ کر دیا۔ بہن اپنے شوہر کو چھڑانے آئی تو اس کو بھی پاؤں اور ہاتھوں سے مارا۔ (الحی (غمرہ)

(۳۵۱) حدثنا محمد بن المنثري قال حدثنا يحيى قال حدثنا اسمعيل قال حدثنا قيس
هم من محمد بن ثني الحديث بيان في هم من يحيى في الحديث بيان في هم من اسمعيل في الحديث بيان في
قال سمعت سعيد بن زيد يقول للقوم لقد رأيتني موثقى عمر على الاسلام انا واخوته
كهاكم من سعيد بن زيد من انهم من المسلمين كخاطب كره فرماياك وقت فاك عمر جب اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے مجھے اور اپنی بہن کو اس لئے باندھ دیا تھا
وما اسلم ولوان احدا انقض لما صنعت بعثمان لكان محقوقا ان ينقض
کہ ہم اسلام کیوں لائے تم نے جو کچھ عثمانؓ کے ساتھ معاملہ کیا ہے اگر اس پر احد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث سعید بن زید کے اسلام لانے کے واقعہ میں گزر چکی ہے اس کی تشریح وہیں ملاحظہ فرمائیے۔



﴿۹۶﴾

باب انشقاق القمر یہ باب ہے شق قمر کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ بہت بڑے معجزات میں سے ہے، تمام انبیاء کے معجزات زمین سے آسمانوں کی طرف متجاوز نہیں ہوئے مگر یہ معجزہ آسمانوں پر ظاہر ہوا اور قرآن نے بھی اس کو بیان کیا **فَقَرَّبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ** ۱۔
سوال:..... فلاسفہ تو فلکیات میں خرق اور انتقام کو قبول نہیں کرتے؟
جواب:..... یہ اس کی مخلوق ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۳۵۲) حدثني عبد الله بن عبد الوهاب قال نا بشر بن المفضل قال حدثنا سعيد بن ابى عروبة
مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی
عن قتادة عن انس بن مالك " ان اهل مكة سألوا رسول الله ﷺ ان يرهم اية
وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک سے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ کا مطالبہ کیا
فأراهم القمر شقتين حتى رأوا حراء بينهما
تو آنحضرت ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھادیئے حتیٰ کہ انہوں نے دیکھا حراء پہاڑ ان دونوں کے درمیان تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث مر اسل صحابہ میں سے ہے کیونکہ راوی حدیث حضرت انسؓ نے اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اور سوال اہل مکہ نے کیا تھا حضرت انسؓ کو آپ ﷺ کی صحبت کا شرف مدینہ منورہ میں حاصل ہوا اور یہ حدیث باب سوال المشرکین ان یرہم النبی ﷺ اية فاراهم انشقاق القمر " میں گزر چکی ہے۔
شقتین:..... دو ٹکڑے۔ مصنفہ عبدالرزاق میں شقتین کی بجائے موتین ہے اور اس کا معنی بھی دو ٹکڑے ہوتا ہے اور جنہوں نے موتین سے انشقاق قمر کا تعدد سمجھا ہے یہ ان کا وہم ہے۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ مرآت سے کبھی افعال مراد ہوتے ہیں اور کبھی اعیان مراد لئے جاتے ہیں اور یہاں بھی موتین سے مراد اعیان ہیں افعال نہیں۔ اور شعبہ کی روایت میں فروقتین کا لفظ آیا ہے۔

(۳۵۳) حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابراهيم عن ابی معمر عن عبد الله قال
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی وہ ابو حمزہ سے وہ اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ ابو معمر سے وہ عبد اللہ سے کہ عبد اللہ نے کہا
انشق القمر ونحن مع النبی ﷺ بمنی فقال اشهدوا
جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے تو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منی کے میدان میں موجود تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا
وذهبت فرقة نحو الجبل ❀ وقال ابو الضحی عن مسروق عن عبد الله انشق بمكة
چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کی طرف چلا گیا تھا اور ابو الضحی نے بیان کیا وہ مسروق سے وہ عبد اللہ سے کہ شق ثمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا
وتابعه محمد بن مسلم عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله
اور اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے وہ ابو معمر سے وہ عبد اللہ سے

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

عبدان، نام عبد اللہ۔ یہ حدیث بھی سوال المشرکین الخ میں گزر چکی ہے۔

ذهبت فرقة نحو الجبل:..... جبل سے مراد جبل حراء ہے یعنی ایک ٹکڑا اپنی جگہ رہا دوسرا ٹکڑا حراء کی جانب چلا گیا۔ گویا کہ حراء پہاڑ دو ٹکڑوں کے درمیان ہوا۔

تعارض:..... روایت انسؓ میں ہے کہ مکہ والوں نے معجزہ مانگا آپ نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر دکھایا، جب کہ روایت عبد اللہ بن مسعودؓ میں ہے کہ یہ واقعہ منیٰ کا ہے مکہ کا نہیں۔ روایت میں صراحت کے ساتھ ہے انشق القمر و نحن مع النبی ﷺ بمنی الخ دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے۔

جواب:..... منیٰ بھی اطراف مکہ ہی میں ہے۔

تعارض:..... روایت ابن ابی نجیحؓ میں ہے ”زأيت القمر منشقا شقتين شقة على ابی قیس وشقة على السويد وهي ناحية خارج مكة عندها جبل“ اور روایت الباب (روایت انسؓ) میں ہے ”حتى رأوا حراء بينهما“ ان دونوں میں بھی بظاہر تعارض ہے۔

جواب (۱):..... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہ تعدد واقعہ پر محمول ہے۔

جواب (۲):..... روایت ابن ابی نجیحؓ میں ابی قیس کا لفظ بعض راویوں کی اپنی تعبیر و تفسیر ہے۔

جواب (۳):..... باب اسلام، صفا، مروہ والی جانب اگر کوئی شخص بیٹھایا کھڑا ہوا اور جبل نور، غار حراء کی طرف منہ کرے تو سامنے جبل ابی قیس ہے، حراء، جبل ابی قیس کے پیچھے ہے۔ حراء کے استواء میں اگر چاند یا چاند کا ٹکڑا موجود

ہو تو باب السلام، صفا، مردہ پر کھڑے ہونے والے کو ایسے نظر آئے گا جیسے جبل ابی قیس پر ہے حالانکہ وہ حراء (جبل نور) پر ہی ہوگا، ممکن ہے کہ دیکھنے والے نے حراء پر موجود چاند سے ٹکڑے کو جبل ابی قیس پر سمجھ لیا ہو۔

وقال ابو الصخى الخ: یہ تعلیق ہے ابو داؤد طیالسی نے ابی عوانہ سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا عطف ابراہیم پر ہو کیونکہ ابوالضحیٰ اعمشؒ کے استاذوں میں سے ہے۔

ابوالضحیٰ: ان کا نام مسلم بن صبیح ہے۔
عبداللہ: عبداللہ بن مسعودؓ مراد ہیں۔

تابعہ محمد بن مسلم (ؓ)..... محمد بن مسلم نے ابراہیمؒ عن ابی معمرؒ کی متابعت کی ہے۔ اور اس متابعت کو عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں موصولاً ذکر کیا ہے۔ ۱۔

۳۵۴) حدثنا عثمان بن صالح قال حدثنا بكر بن مضر قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك
 بن عثمان بن صالح عن حديث بيان بن أبي عمير عن جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك عن
 عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس ان القمير انشق على زمان رسول الله ﷺ
 وہ عبيد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے وہ عبد اللہ بن عباس سے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں شق قمر کا معجزہ ہوا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث باب سؤال المشرکین الزم میں گزر چکی ہے۔ اور یہ حدیث مراہیل صحابہ میں سے ہے اس لئے کہ ابن عباس ثقی قمر کے وقت دو تین سالہ بچے تھے۔

۳۵۵) حدثنا	عمر بن	حفص	حدثنا	ابی	حدثنا	الاعمش
ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی						
حدثنا	ابراہیم	عن	ابی	معمر	عن	عبد اللہ قال انشق القمر
(کہا) ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی وہ ابو عمر سے وہ عبداللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے						

تحقیق و تشریح

ہجرت کا لغوی معنی چھوڑنا اور اصطلاحی معنی "الانتقال من دار الکفر الی دار الاسلام" حدیث پاک

میں ہے ”المہاجر من ہجر الخطایا والذنوب“ (مہاجر وہ ہے جو چھوٹے، بڑے گناہ چھوڑ دے گا)

❁ **وقالت عائشة ؓ قال النبي ﷺ** اريت دار هجرتكم ذات نخل بين لا بتين فهاجر

اور عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں وہ پھر علیہ میدانوں کے درمیان پس ہجرت کی

من هاجر قبل الملينة ورجع علمة من كان هاجر بارض الحبشة الى الملينة فيه عن ابى موسى واسماء عن النبي صلى الله عليه وآله

جنہوں نے ہجرت کی مدد کی طرف بلکہ جو مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے اس باب میں ابو موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما کی روایات نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ تعلق ہے۔ باب الهجرة الى المدينة میں موصولاً مطولاً آرہی ہے۔

”قبل المدينة بكسر القاف بمعنى (جانب، جهة، طرف)

فیہ:..... اس باب میں حضرت ابو موسیٰ کی روایت ہے اور حضرت اسماءؓ کی روایت ہے۔ روایت ابو موسیٰ (عبداللہ بن قیس) اشعری۔ اسی باب کے آخر میں مسند متصل آ رہی ہے۔ روایت اسماء بنت عمیس خثعمیہ۔ ان کی روایت کتاب المغازی، غزوہ خیبر میں آئے گی۔

حضرت اسماءؓ کا مختصر تعارف:..... میمونہؓ بنت حارث زوجہ پیغمبر ﷺ کی ہمیشہ رہیں۔ سب سے پہلے جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں ان کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ موتہ میں جب حضرت جعفر شہید ہوئے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے ان سے نکاح کیا ہے آپ کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ نے ان سے نکاح کیا۔ اُرَیث دار ہجر تکم:..... میں دکھایا گیا تمہاری ہجرت کا گھر کھجوروں والی جگہ۔ اُرَیث، "واحد متکلم بحث ماضی مجہول ہے۔"

بین لابتین:..... لابتہ سے مراد حرہ ہے یعنی سیاہ پتھروں والی جگہ۔ بعض نے کہا کہ لابتہ کا معنی ہے جہت۔

(٣٥٦) حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي قال حدثنا هشام قال أخبرنا معمر عن الزهري قال حدثنا عروة بن الزبير

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں معمر بن خزدادہ ہری سے کہا کہ ہم سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی

ان عبيد الله بن عدي بن الخيار اخبره ان المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث قالاه

انہیں عبید اللہ بن عدی بن خیلہ نے خبر دی انہیں مسور بن خرمہ اور عبدالرحمن بن مسور میں عبدالغوث نے کہا ان دونوں حضرات نے عبید اللہ بن عدی بن خیلہ سے کہا

مايمنعك ان تكلم خالك عثمان في اخيه الوليد بن عقبة وكان اكثر الناس فيما فعل به

آپ اپنے ماموں عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا ہے

قال عبيد الله فانتصب لعثمان حين خرج الى الصلوة فقلت له ان لي اليك حاجة وهي نصيحة
عبيد الله نے بیان کیا چنانچہ جب عثمان نماز پڑھنے نکلے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی اور آپ کو ایک خیر خواہانہ مشورہ دینا تھا
فقال ايها المرء اعوذ بالله منك فانصرف فلما قضيت الصلوة جلست
اس پر انہوں نے فرمایا تم سے تو میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں وہاں سے واپس چلا آیا پس جب میں نماز سے فارغ ہوا تو بیٹھا
الى المسور والي ابن عبد يغوث فحدثتهما بالذي قلت لعثمان وقال لي
مسور وابن عبد يغوث کی خدمت میں اور عثمان سے جو کچھ میں نے کہا تھا اور انہوں نے اس کا جو جواب مجھے دیا تھا سب میں نے بیان کر دیا
فقالا قد قضيت الذي كان عليك فينما انا جالس معهما اذ جاءني رسول عثمان فقالا لي
ان حضرات نے فرمایا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے ابھی میں اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان کا قاصد آیا ان دونوں نے مجھے کہا کہ تحقیق
قد ابتلاك الله فانطلقت حتى دخلت عليه فقال ما نصيحتك التي ذكرت انفا
اللہ تعالیٰ نے تجھے امتحان میں ڈال دیا ہے پس میں چلا کہ عثمان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا تم ابھی جس خیر خواہی کا ذکر کر رہے تھے وہ کیا تھی
قال فشهدت ثم قلت ان الله بعث محمدا وانزل عليه الكتاب وكنت
انہوں نے کہا کہ میں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی آپ ان لوگوں میں سے تھے
ممن استجاب الله ورسوله وامنت به وهاجرت الهجرتين الا وليين وصحبت رسول الله ﷺ
جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو آغوشِ رحمت میں لے لیا تھا آپ آغوشِ رحمت میں لائے گئے ہوں ہجرت میں کیں آپ صل اللہ علیہ وسلم کی محبت سے فیضیاب ہوئے
ورأيت هديه وقد اكثر الناس في شان الوليد بن عتبة فحق عليك ان تقيم عليه الحد
اور آغوشِ رحمت میں کودیکھا ہے ولید بن عتبہ کے بارے میں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگا اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس پر حد قائم کریں
فقال لي يا ابن اخي ادركت رسول الله قال قلت لا ولكن قد خلس الي من علمه
عثمان نے فرمایا میرے بھائی کے صاحبزادے! کیا تم نے بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں لیکن آغوشِ رحمت کا علم اس طرح حاصل کیا
ما خلس الي العذراء في سترها فقال فتشهد عثمان فقال ان الله قد بعث محمدا بالحق
جیسے کنواری لڑکی اپنی پردے میں ہوتی ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر عثمان نے بھی کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا بلاشبہ اللہ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا
وانزل عليه الكتب وكنت ممن استجاب الله ورسوله
اور آپ پر اپنی کتاب نازل کی اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا تھا
وامنت بما بعث به محمد وهاجرت الهجرتين الا وليين كما قلت وصحبت رسول الله ﷺ
آغوشِ رحمت میں کودیکھا ہے جس شریعت کو لے کر مبعوث ہوئے تھے میں اس پر ایمان لایا اور جیسا کہ تم نے کہا میں نے دونوں ہجرت میں کیں میں حضور ﷺ کی محبت سے بھی فیضیاب ہوا

و بايعته	ووالله	ما عصيته	ولا	غششته	حتى	توفاه	الله
اور میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور اللہ کی قسم میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی میں نے آپ سے دھوکا کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی							
ثم استخلف	الله	ابا بكر	فوالله	ما	عصيته	ولا غششته	
پھر ابو بکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی							
ثم استخلف عمر	فوالله	ما عصيته	ولا	غششته	حتى	توفاه	الله
ان کے بعد عمرؓ خلیفہ منتخب ہوئے میں نے ان کی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی خیانت کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی اس کے بعد میں خلیفہ منتخب ہوا							
افليس لي عليكم من الحق مثل الذي كان لي عليهم قال بلي قال فما هذه الاحاديث							
کیا اب میرا تم لوگوں پر وہی حق نہیں ہے جو ان حضرات کا مجھ پر تھا عبید نے عرض کی یقیناً آپ کا حق ہے پھر آپ نے فرمایا پھر ان باتوں کی کیا حقیقت ہے							
التي تبغني عنكم فاما ما ذكرت من شان الوليد بن عقبة فسنأخذ فيه ان شاء الله							
جو تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس معاملے میں اس کی گرفت							
بالحق قال فجلد اوليد اربعين جلدة وامر عليا ان يجلده وكان هو يجلده							
حق کے ساتھ کریں گے بیان کیا کہ آخر کار ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے لگوائے اور علیؓ کو حکم دیا کہ کوڑے لگائیں علیؓ ہی کوڑے لگایا کرتے تھے							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة في قوله عثمان وهاجرت الهجرتين۔

اور یہ حدیث مناقب عثمان میں گزر چکی ہے اس کی تشریح وہیں ملاحظہ فرمائیے (مرتب)

هاجرت الهجرتين الاوليين:..... مراد ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ ہے۔ اسی سے روایت ترجمہ کے

مطابق ہے اولین اس لئے کہا کہ جن صحابہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ ان میں بھی شریک تھے ”ما يمنعک

ان تکلم خالك“ آپ اپنے ماموں عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے

ولید کی غلطیوں پر عثمانؓ کی طرف سے گرفت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا۔

يا ابن اخي:..... سہو ہے دراصل یا ابن اختی ہے عرب کے تمام محاورہ کے لحاظ سے یا ابن اختی یا ابن عمی کہا جاتا ہے

تو پھر کوئی سہو نہیں!

فجلد الوليد اربعين جلدة:..... ولید کو چالیس کوڑے لگائے (لگوائے)۔

تعارض:..... مناقب عثمان میں گزرا ہے کہ ولید کو اسی کوڑے لگائے (لگوائے) ۲

جواب (۱):..... عدد کی تخصیص زائد کی نفی پر دلالت نہیں کرتی۔

جواب نمبر (۲): بعض علماء فرماتے ہیں دومنہ والا کوڑا تھا جس نے دو طرفوں کا اعتبار کیا اس نے اسی بتائے اور جس نے ایک کا اعتبار کیا اس نے چالیس بتائے۔

وقال یونس وابن اخی الزهری عن الزهری افلیس لی علیکم من الحق مثل الذی کان لہم اور یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ”کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تھا یہ تعلق ہے امام بخاریؒ نے مناقب عثمانؓ میں اس کو موصولاً ذکر کیا۔

وابن اخی الزهری الخ: یہ بھی تعلق ہے قاسم بن اصغ نے اپنے مصنف میں اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔ ابن اخی الزهری: نام، محمد بن عبد اللہ بن مسلم۔ الزهری: نام، محمد بن مسلم۔

وقال یونس وابن اخی الزهری: یہ دو تعلیقات ہیں

سوال: ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ نے جب ہجرت الی الحبشہ کی ہے تو کس کے نکاح میں تھیں؟

جواب: ام حبیبہؓ عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ اور ام سلمہؓ (ہند) ابو سلمہ بن عبد الاسد کے نکاح میں تھیں۔ ام حبیبہؓ کا نام رملہ بنت ابی سفیان ہے، ان کے انتقال کے بعد یہ دونوں خوش نصیب عورتیں آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آئیں اور امہات المؤمنین والمؤمنات کہلائیں۔

(۳۵۷) حدثنی محمد بن الحسن قال حدثنا یحییٰ عن ہشام قال حدثنی ابی مجہ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمدی نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی عن عائشہ ان ام حبیبہ وام سلمة ذکرتا کنیسة رأینہا بالحیثۃ فیہا تصاویر وہ عائشہ سے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہؓ نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں فذکرتا للنبی ﷺ فقال ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کے سامنے بھی کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تیک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیمة تو اس کی قبر پر وہ لوگ مسجد بنالیتے اور گزرجوں میں اس کی تصویر رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت: ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے حبشہ کی ہجرت میں ایک گرجا گھر دیکھا اس کا ذکر کیا ہے۔

کنیسیہ:..... معبد نصاریٰ کو کنیسیہ کہتے ہیں۔

رأینہا:..... مافوق الواحد کا اعتبار کرتے ہوئے (رأین) صیغہ جمع کالائے۔

(۳۵۸) حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفین قال حدثنا اسحق بن السعيد السعیدی عن ابیه
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے
عن ام خالد بنت خالد قالت قلمت من ارض الحبشة وانا جویریة فکسانی رسول اللہ ﷺ خمیصہ لها اعلام
وہ ام خالد بنت خالد سے انہوں نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی، مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دھاری دار کپڑا عنایت فرمایا
فجعل رسول اللہ ﷺ یمسح الاعلام بیدہ ویقول سناہ سناہ قال الحمیدی یعنی حسن حسن
اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، سناہ سناہ۔ حمیدی نے بیان کیا یعنی حسن، حسن، (بمعنی عمدہ، عمدہ)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله قدمت من ارض الحبشة۔

الحمیدی: نام عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ۔ یہ حدیث کتاب الجہاد، باب من تکلم بالفارسیة والرطانة میں گزر چکی ہے۔

سناہ سناہ:..... یہ حبشی زبان کا کلمہ ہے بمعنی حسن حسن یعنی کیا ہی عمدہ ہے۔

خمیصہ:..... خاء کے فتح اور میم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی ثوب خز او صوف معلم۔

(۳۵۹) حدثنا يحيى بن حماد قال حدثنا ابو عوانة عن سليمان عن ابراهيم عن علقمة
ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے
عن عبد الله قال كنا نسلم على النبي ﷺ وهو يصلي فيرد علينا فلما رجعنا
وہ عبداللہ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم نماز پڑھتے تو ہم آپ ﷺ کو سلام کرتے اور آپ ﷺ جواب عنایت فرماتے لیکن جب ہم واپس ہوئے
من عند النجاشي سلمنا عليه فلم يرد علينا قلنا يا رسول الله
نجاشی کے ملک سے اور ہم نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ
انا كنا نسلم عليك فترد علينا قال ان في الصلوة شغلا
ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ جواب دیتے تھے؟ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے
فقلت لابراهيم كيف تصنع انت قال ارد في نفسي
(سلیمان عمارت نے بیان کیا) میں نے ابراہیم سے پوچھا ایسے موقع پر آپ کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں دل میں جواب دیتا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة في قوله فلما رجعنا من عند النجاشي۔

یہ حدیث باب لا یرد السلام فی الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

من عند النجاشي:..... نجاشی شاہ حبشہ کا لقب ہے نام اس کا اصمہ ہے یہ حضور ﷺ پر غائبانہ ایمان لایا۔ حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی اور فارس (ایوان) کے بادشاہ کو کسری اور روم (اٹلی) کے بادشاہ کو قیصر کہا جاتا ہے۔

ان فی الصلوٰۃ شغلا:..... ای شغلا عظیما کیونکہ اس میں مناجات رب ہے اور استغراق عبودیت ہے اور یہ کنایہ ہے حرمتِ تکلم سے چونکہ ردِ سلام بھی کلام ہے، اول اسلام میں کلام فی الصلوٰۃ جائز تھی بعد میں منسوخ ہو گئی۔ علامہ طبریؒ فرماتے ہیں کہ تنوین تغیر تنوین کے لئے ہے۔ یعنی اس میں قرأت قرآن ہے تسبیح ہے، دُعا ہے یہ کلام کے لئے محل نہیں۔ یا تنوین تعظیم کے لئے ہے اس سے مراد مناجات مع اللہ اور استغراق فی العبودیت ہے لہذا یہ نماز کسی اور اشتغال کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی۔

(۳۶۰) حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة حدثنا بريد بن عبدالله عن ابي بردة عن ابي موسى
هم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے بريد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے
قال بلغنا مخرج النبي ﷺ ونحن باليمن فركبنا سفينة فالتقنا سفينة الى النجاشي بالحبيشة
کہ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے خروجِ مکی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پھر ہم کشتی میں سوار ہوئے لیکن ہوانے ہماری کشتی کا رخ نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف کر دیا
فوافقنا جعفر بن ابی طالب فاقمنا معه حتى قدمنا
ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالب سے ہوئی (جو ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم ان کے ساتھ وہاں ٹھہرے پھر (مدینہ) کا رخ کیا
فوافقنا النبي ﷺ حين افتتح خيبر فقال النبي ﷺ لكم انتم يا اهل السفينة هجرتان
اور آپ ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خيبر فتح کر چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اے کشتی والو! دو ہجرتیں کی ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة في قوله فالتقنا سفينة الى النجاشي بالحبيشة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الخمس اور المغازی میں لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابو کریب وغیرہ سے تخریج فرمائی ہے۔

المخرج:..... میم کے فتح کے ساتھ صدر میم ہے بمعنی خروج نکلتا یعنی آپ ﷺ مکہ المکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

حين افتتح خيبر:..... جس وقت خيبر فتح ہوا۔ فتح خيبر سات (۷ھ) کو ہوا ہے۔

ہجرتان:..... (۱) کشتی والو تمہارے لئے دو ہجرتیں ہیں (۱) ہجرت من مکة الى الحبشة (۲) ہجرت من الحبشة الى المدينة۔

﴿۹۸﴾

باب موت النجاشی

یہ باب ہے نجاشی کی وفات کے بیان میں

نجاشی ۷ھ میں فوت ہوا فتح مکہ سے پہلے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ ان کی نعش مبارک سامنے اٹھائی گئی (سامنے دکھائی گئی) گویا کہ یہ غائبانہ جنازہ نہ ہوا۔ روایت میں آتا ہے کہ صحابہؓ نے فرمایا کہ کان الجنازة بین ایدینا۔ علامہ ابن عبدالبرؒ نے روایت نقل کی ہے مانحسب الجنازة الابین یدیدہ۔ ابو عوانہؒ نے روایت نقل کی ہے نحن لانری الا ان الجنازة قد امنا۔

سوال:..... اس کو یہاں ذکر کرنے میں کیا راز ہے؟

جواب:..... چونکہ مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور حبشہ اور نجاشی کا ذکر آیا طرد اللباب اس کو بھی یہاں ذکر کر دیا۔

(۳۶۱) حدثنا ابو الربیع اخبرنا ابن عیینة عن ابن جریج عن عطاء عن جابر قال
ہم سے ربیع کے والد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابن عیینہ نے خبر دی وہ ابن جریج سے وہ عطاء سے وہ جابر سے انہوں نے فرمایا
قال النبی ﷺ حین مات النجاشی مات الیوم رجل صالح فقوموا فصلوا علی اخیکم اصحمة
جس دن نجاشی کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا آج ایک مرد صالح دنیا سے اٹھ گیا، اٹھو اور اپنے بھائی احمہ کی نماز جنازہ پڑھو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة من حيث انه ﷺ اخبر بموته واحدہم بالصلوة علیہ۔

(۳۶۲) حدثنا عبد الاعلی بن حماد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا سعید
ہم سے عبد الاعلی بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سعید نے حدیث بیان کی
قال حدثنا قتادة ان عطاء حدثهم عن جابر بن عبد الله الانصاری ان نبی اللہ ﷺ
کہا ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے عطاء نے بیان کیا وہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے کہ آپ ﷺ نے

صلی علی النجاشی فصفا ورائہ فکنت فی الصف الثانی او الثالث
نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اور ہم صف باندھ کر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے، میں دوسری یا تیسری صف میں تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... واضح ہے اور یہ حدیث الجنائز باب من صف صفین او ثلاثة
علی الجنازة میں گزر چکی ہے۔

(۳۶۳) حدثنی عبد اللہ بن ابی شیبہ قال حدثنا یزید عن سلیم بن حیان قال حدثنا سعید بن میناء
مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یزید نے حدیث بیان کی وہ سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی
عن جابر بن عبد اللہ ان النبی ﷺ صلی علی اصحمة النجاشی فکبر اربعا تابعه عبد الصمد
وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے اصحمة النجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور آپ نے چار مرتبہ تکبیر کی اس کی متابعت عبد الصمد نے کی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... واضح اور ظاہر ہے یہ حدیث ”کتاب الجنائز ، باب التکبیر
علی الجنازة اربعا“ ۲ میں گزر چکی ہے۔
فکبر اربعا:..... یہ روایت دلیل ہے کہ تکبیرات جنازہ چار ہیں اسی سے جمہور علماء نے استدلال کیا ہے، ائمہ اربعہ کا
بھی یہی مذہب ہے۔

اصحمة:..... جسٹہ کے بادشاہ نجاشی کا نام ہے اس کا معنی عطیہ ہے۔

تابعه:..... یزید بن حارون کی عبد الصمد نے متابعت کی ہے۔

(۳۶۴) حدثنا زہیر بن حرب قال حدثنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابی عن صالح
ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی (کہا) خبر دی ہمیں میرے والد نے وہ صالح سے
عن ابن شہاب قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وابن المسیب ان ابا ہريرة اخبرهما
وہ ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابن مسیب نے حدیث بیان کی، کہ انہیں ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ
ان رسول اللہ ﷺ نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فیہ وقال استغفر والاخیکم
تفتق رسول اللہ ﷺ نے جسٹہ کے بادشاہ نجاشی کی اطلاع دی کہ جس دن کا قتل ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی مغفرت کے لئے دعا کرو
وعن صالح عن ابن شہاب قال حدثنی سعید بن المسیب ان ابا ہريرة اخبرهم ان رسول اللہ ﷺ
اور صالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا تھا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا انہیں ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

صف بهم فی المصلی فصلی علیہ وکبر علیہ اربعاً
مصلیٰ میں صحابہ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان کی نمازہ جناز پڑھی۔ آپ ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

والحديث مضى في الجنائز في باب الصلوة على الجنائز بالمصلی والمسجد

﴿۹۹﴾

باب تقاسم المشركين على النبي ﷺ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کے خلاف مشرکین کے عہد و پیمان کے بیان میں

(۳۶۵) حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله قال حدثني ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب
هم من عبدالعزيز بن عبدالله في حديث بيان في، كما قال محمد بن ابراهيم بن سعد في حديث بيان في ابن شهاب
عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ حين اراد حيناً
وه ابو سلمة بن عبد الرحمن من، وه ابو هريرة من انهم في، كما قال محمد بن ابراهيم بن سعد في حديث بيان في ابن شهاب
منزلنا غدا ان شاء الله بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر
ان شاء الله كل همارا قيام خيف بني كنانة في، وه ابو هريرة من انهم في، كما قال محمد بن ابراهيم بن سعد في حديث بيان في ابن شهاب

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة في قوله حيث تقاسموا على الكفر۔

یہ حدیث باب نزول النبی ﷺ بمکہ میں گذر چکی ہے۔

حنینا:..... مراد اس سے غزوہ حنین ہے اور خیف بنی کنانہ سے مراد وادی مہصب ہے۔

تقاسموا علی الکفر:..... علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ تقاسم علی الکفر کا معنی ہے بنو ہاشم، عبدالمطلب اور
حضور ﷺ کو مکہ مکرمہ سے اس وادی کی طرف نکال دینا جو کہ خیف بنی کنانہ کے نام سے مشہور ہے اور اس مقام میں
ایک صحیفہ لکھا گیا تھا جس کے اندر طرح طرح کی باطل باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کیڑا بھیج دیا جس نے
اس کے اندر لکھی ہوئی کفریہ باتوں کو کھالیا اور ذکر اللہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرائیلؑ نے حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی
اور حضور ﷺ نے یہ اطلاع اپنے چچا ابوطالب کو دی اور ابوطالب نے یہ خبر ان مشرکوں کو حضور ﷺ کی طرف سے پہنچائی
تو انہوں نے اس صحیفہ کو ایسے ہی پایا جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ ابن سعدؒ نے اس قصہ کو طبقات میں اس طرح ذکر

کیا ہے کہ جب قریش کو نجاشی کا فعل یعنی حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کے اکرام کی خبر پہنچی تو وہ سخت غصہ میں آ گئے اور حضور ﷺ کے قتل پر ارادہ کر لیا اور ایک عہد نامہ بنی ہاشم کے خلاف لکھا اس میں لکھا تھا کہ ان سے نہ نکاح کرو اور نہ بیع و شراء کرو اور نہ میل جول رکھو۔ منصور بن عکرمہ جس نے صحیفہ لکھا تھا اس کا ہاتھ شل ہو گیا تھا یہ صحیفہ انہوں نے کعبہ کے درمیان لٹکایا اور بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔ یہ یکم محرم الحرام ۷ نبوی کا واقعہ ہے اور بنو عبدالمطلب شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے اور ابوہلب قریش کی طرف نکلا اور ان کو بنی ہاشم و بنو مطلب کے خلاف برا بھانتہ کیا اور ان کے ہر طریقے سے تعاون کو ختم کر دیا اور وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب صرف موسم حج میں ہی اس وادی سے نکلتے تھے یہاں تک کہ ان کو بہت مشقت پہنچی اس حالت میں تین سال تک رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے صحیفہ میں ظلم و جور کی باتوں کو کیڑے (دیمک) کے کھالینے کی خبر دی اور بتلایا کہ ذکر اللہ کی باتیں نہیں کھائیں۔

حضور ﷺ نے ابوطالب کو بتلایا اور انہوں نے قریش کو بتلایا اور کہا کہ یہ خبر میرے بھتیجے نے دی ہے اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے صحیفے پر کیڑا مسلط کر دیا ہے جس نے جور و ظلم کی باتیں کھالی ہیں اور ذکر اللہ کو باقی رکھا ہے اگر میرا بھتیجا سچا ہے تو تم اپنی بڑی رائے سے نکل جاؤ اور اگر جھوٹ ثابت ہو تو میں اسے تمہارے حوالے کر دوں گا تم اسے قتل کرو یا زندہ رکھو۔ اس پر قریش نے کہا کہ تو نے تو انصاف کی بات کی ہے جب دیکھا تو ایسے ہی تھا جیسا کہ حضور ﷺ نے بتلایا پس وہ اپنے کئے پر شرمندہ ہوئے تو ابوطالب نے کہا کہ کس لئے ہم انہیں محبوس اور قید رکھیں۔ تحقیق بات تو واضح ہو گئی پس قریش کے کچھ لوگوں نے ملامت کی اس پر جو کہ بنو ہاشم نے کیا تھا اور پھر بنو ہاشم اور بنو مطلب نے انہیں اپنے گھروں کی طرف نکلنے کا حکم کیا پس ان کا یہ نکلنا ۱۰ انبوی میں تھا۔

سوال:..... کس مقام پر کفار و مشرکین نے قسمیں کھائی تھیں آج کل اس جگہ کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب:..... خیف بنی کنانہ کے مقام پر جیسا کہ حدیث الباب میں ہے، آج کل اس جگہ مسجد خیف بنی ہوئی ہے جو کہ حمرات کے قریب ہے۔

﴿۱۰۰﴾

باب قصۃ ابی طالب

یہ باب ہے جناب ابوطالب کے واقعہ کے بیان میں

ابوطالب کی کہانی قرآن و سنت اور تاریخ کی زبانی :
نام، عبد مناف، آنحضرت ﷺ کے والد خواجہ عبد اللہ کے حقیقی بھائی ہیں حضرت عبدالمطلب نے وفات کے وقت وصیت کی تھی کہ محمد بن عبد اللہ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی کفالت کریں۔ چنانچہ خواجہ ابوطالب نے آنحضرت ﷺ

کی مکمل کفالت کی ہر مشکل وقت میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔

آنحضرت اپنے پیارے خدمتگار چچا ابوطالب کو ایمان و اسلام کی دعوت دیتے رہے حتیٰ کہ چچا کی وفات کے وقت بھی آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور درخواست کی کہ آپ ایک بار میرے سامنے (میرے کان میں سہی) کلمہ پڑھ لیں کل قیامت کے دن میں آپ کی سفارش کروں گا۔ حدیث الباب میں ہے کہ ابو جہل، عبد اللہ بن ابی امیہ، ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے ہادی، رہبر و رہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ کو دیکھ کر بول اٹھے کہ اے ابوطالب خیال کرنا کہ مرتے وقت باپ دادا کے دین کو نہ چھوڑنا (مکہ کی عورتیں طعنہ دیتی تھیں کہ موت کے ڈر سے آبائی دین چھوڑ دیا ہے) بلا آخر بغیر کلمہ پڑے اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ پاک نے قرآن مجید میں بتا دیا ”لَا تَقْهَرْ دِينَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ“۔ شعب ابی طالب (جس کو آج کل شعب ابی عامر کہتے ہیں) یہاں سرکارِ دو عالم ﷺ کو تین سال تک محبوس رکھا گیا خوبہ ابوطالب بھی ساتھ رہے۔ آنحضرت ﷺ کی عمر شریف جب انچاس (۳۹) سال آٹھ ماہ چند یوم ہوئی تو ابوطالب کا انتقال ہوا، روایت الباب میں ہے کہ ابوطالب ٹخنوں تک جہنم میں ہیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے کے حصے میں ہوتے۔

(۳۶۶) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثنا عبد الملك
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ سفیان سے کہا ہم سے عبد الملک نے حدیث بیان کی کہا
قال حدثنا عبد الله بن الحارث قال حدثنا العباس بن عبد المطلب قال للنبي ﷺ
کہا ہم سے عبد اللہ بن حارث نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عباس بن عبد المطلب نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ
ما اغنيت عن عمك فانه كان يعحوطك ويغضب لك قال
آپ اپنے چچا ابوطالب کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حفاظت و حمایت کرتے تھے اور آپ کے لئے لڑتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا
هو في ضحضاح من نار ولولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار
یہی وجہ ہے کہ وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة من حيث ان فيه بعض قصة ابي طالب۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الادب میں بھی لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الایمان میں محمد بن ابی بکر وغیرہ سے

اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فانه كان يعحوطك ويغضب لك:..... وہ تیری حفاظت کرتا تھا اور تیری وجہ سے جھگڑا کرتا تھا۔

هوفى ضخصاح من نار:..... جہنم کی دلدل میں ہوگا۔ ضخصاح مقابل ہے نار شدید کے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اس جیسی احادیث کی وجہ سے میں نے حکم لگایا ہے کہ کافر کی طاعات اور قربات معتبر ہیں۔ اس تفاوت کی کوئی وجہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ ان کے اعمال میں فرق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ان کے عذاب میں تفاوت ہے۔

سوال:..... قرآن میں آیا ہے فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا؟

جواب:..... کوئی بعید نہیں کہ عذاب میں تخفیف کی جائے اس کافر کے جو کہ قربات اور طاعات کا ارتکاب کرتا ہے بغیر وزن اعمال کے۔

درک:..... یہ دوزخ کی منزل کو کہتے ہیں اور درک اسفل سب سے نچلا درجہ ہے۔ درک نچلے درجے کو کہتے ہیں اور اس کے مقابلے میں درج اور درجہ اوپر والے درجہ کو کہتے ہیں۔

سوال:..... علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ کافروں کے اعمال تو ہباء منشور آہیں انہیں اپنے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں؟

جواب:..... خواجہ ابوطالبؒ کے لئے یہ نفع حضور ﷺ کی برکت سے ہے اور حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

(۳۶۷) حدثنا محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب
هم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی کہا میں معمر نے خبر دی وہ زہری سے وہ ابن مسیب سے
عن ابیه ان ابا طالب لما حضرته الوفاة دخل علیه النبی ﷺ وعنده ابو جهل
وہ اپنے والد سے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت وہاں ابو جہل بھی بیٹھا تھا
فقال ای عم قل لا اله الا الله كلمة احاج لك بها عند الله
آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا! کہہ لا اله الا الله ایک مرتبہ کہہ دیجئے، اللہ کی بارگاہ میں تیری بخشش کے لئے اک یہی دلیل میرے ہاتھ آجائے گی
فقال ابو جهل وعبد الله بن ابی امیة یا ابا طالب ترغب عن ملة عبدالمطلب فلم یزال یكلمها
اس پر ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ نے کہا۔ اے ابوطالب کیا عبدالمطلب کے دین سے تم بھر جاؤ گے! یہ دونوں اس پر یہی زور دیتے رہے
حتى قال اخر شیء کلمهم به علی ملة عبدالمطلب فقال النبی ﷺ
اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ
لَا سَتَغْفِرُونَ لَكَ مَا لَمْ أَنَّهُ عَنْكَ فَتَزِلْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ
میں اس وقت تک ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی مناسب نہیں نبی کے لئے

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
اور مسلمانوں کے لئے کہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں خواہ وہ قریبی عزیز کیوں نہ ہوں جب کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ
وہ دوزخی ہیں اور آیت نازل ہوئی بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے (بلکہ تمام تریہ دولت اللہ تعالیٰ پر موقوف ہے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

لما حضرته الوفاة:..... وفات قریب ہوئی یعنی وفات کی علامات ظاہر ہوئیں۔

کلمة:..... مراد اس سے لا الہ الا اللہ ہے۔ ایسے ہی جب حضور ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں فرمایا لعل اللہ اطلع علی اہل بدر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ تری اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی کلام میں وقوع پر محمول ہوتی ہے۔

فائدہ:..... تجلی اور علم یہ جدا جدا ہیں پہلا دوسرے کو سطر نہیں تجلی نام ہے صرف انکشاف کا، برابر ہے کہ علم حاصل ہو یا نہ ہو، اس لئے کہ تجلی علم اجمالی ہے اور علم تفصیلی ہوتا ہے۔

عرض اور علم میں فرق:..... عرض اور علم میں فرق ہے کہ فرشتوں پر جب پیش کیا تو عرض کا لفظ استعمال کیا چنانچہ فرمایا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ اور آدم کو جب کہا تو علم کا لفظ استعمال کیا چنانچہ فرمایا وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا کہا۔ معلوم ہوا کہ عرض اور چیز ہے، تعلیم اور چیز ہے۔

سوال:..... ابو جہل تو بدر کی لڑائی میں مردار ہوا مسلمان نہیں ہوا۔ ام سلمہؓ (امہات المؤمنین میں سے ہیں) کا بھائی عبد اللہ بن امیہ مسلمان ہوا یا نہیں؟

جواب:..... ابوطالب کو دین اسلام سے روکے والا بالا خر فتح مکہ والے سال یا اس سے قبل پیغمبر کے قدموں میں آگرا اور مشرف باسلام ہوا۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، (کہا) ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہ ابیہم سے ابن الہاد نے، وہ عبد اللہ بن خباب سے
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمَهُ فَقَالَ
وہ ابو سعید خدری سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ کی مجلس میں آپ ﷺ کے چچا کا تذکرہ ہو رہا تھا، تو آپ نے فرمایا
لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَجْعَلُ فِي ضَحَضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ
مکمل ہے کہ قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کام آجائے اور انہیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا

﴿تحقيق و تشریح﴾

امام مسلمؒ اس حدیث کو ایمان میں قبیۃ عن لیث سے لائے ہیں۔

ابن الہاد:..... یزید بن عبد اللہ بن اسامہ ابن الہادیشی۔

عبد اللہ بن خباب:..... تابعی انصاری ہیں۔

ابو سعید خدری:..... نام، سعید بن مالک بن سنان۔

علامہ عینیؒ کا تجزیہ:..... ”ہذا کلمہ ظاہر علی انہ مات علی غیر الاسلام !

لعلہ تنفع شفاعتی:..... شفاعت کا ذکر ”لعل“ کا لفظ کہہ کر کیا اور پہلے عذاب کا جزم یعنی یقین ہے۔

تطبیق:.....

۱: دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ جزا عذاب قبر میں تخفیف ہے اور لعل کے ذریعے حشر کے عذاب کا بیان ہے۔

۲: حضور ﷺ کے لئے آگ دکھائی گئی جس میں خواجہ ابوطالب ہوں گے اور یہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے اس لئے صیغہ ترجی کے ساتھ ذکر کیا۔

۳: نبی کی ترجی بھی یقین ہوتی ہے۔ اور یہ علماء کے درمیان معروف ہے کہ نبی ﷺ کی کلام کے درمیان جب لعل

آتا ہے تو یقین کے معنی میں ہوتا ہے بعض نے فرمایا کہ لعل کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو واجب کے معنی میں ہوتا ہے۔

یبلغ کعبیہ:..... پہنچے گی ان کے ٹخنوں تک، علامہ سہیلؒ نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے وہ کلمہ پڑھنے کے علاوہ

حضور ﷺ کی خدمت کرتے تھے پس خاص کر ان کے قدموں کو اس لئے عذاب ہوگا کہ وہ اپنی قوم کے دین پر پختہ رہے۔

(۳۶۹)	حدثنا	ابراہیم بن حمزہ	حدثنا	ابن ابی حازم	والدر اوردی
ہم سے	ابراہیم بن حمزہ	نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے	ابن ابی حازم	اور در اوردی	نے حدیث بیان کی
عن	یزید	بہذا	و	قال	تغلی منہ ام دماغہ
یزید کے واسطے سے	سابقہ حدیث کی طرح (البتہ اس روایت میں یہ ہے)	فرمایا کہ	ابوطالب کے دماغ کا بچہ اس سے کھولے گا		

﴿تحقیق و تشریح﴾

بہذا:..... ای بالحديث المذكور۔

ام دماغہ:..... اس کا بچہ، محمد بن اسحاق سے ایک روایت ہے ”اهون اهل النار عذابا من يتعل نعلین

من نار يغلی منہما دماغہ حتی یسبل علی قدمیہ ۳

﴿۱۰۱﴾

باب حدیث الاسراء

یہ باب ہے اسراء کے قصہ کے بیان میں

وقول الله تعالى سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی

﴿تحقیق و تشریح﴾

اسراء مشتق ہے سری بمعنی سیر اللیل بمعنی رات کو چلنا۔

اسراء اور معراج میں فرق:..... اسراء وہ چلنا ہے بیت المقدس کی طرف اور معراج چڑھنا ہے آسمانوں کی طرف۔ اسراء زمینی سفر ہے اور معراج آسمانی سفر ہے اور یہ دونوں سفر بیداری میں ہوئے۔ قرآن نے اسی کو سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا سے بیان کیا ہے۔ لیلہ کی تنگیز تفریق کے لئے ہے کہ رات کے بہت تھوڑے حصے میں سیر کرائی۔

شرعی حکم کے لحاظ سے اسراء قطعی ہے اور معراج ظنی ہے۔ اسراء کا منکر کافر ہے اور معراج کا منکر فاسق ہے۔ اسراء کا ثبوت قرآن سے ہے اور معراج کا ثبوت حدیث سے ہے۔ یہ سفر روحانی بھی ہوا اور منامی بھی ہوا لیکن جو اس وقت بحث میں ہے وہ جسمانی ہے بیداری کی حالت میں۔ منامی میں کوئی اختلاف نہیں۔

(۳۷۰) حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب حدثني
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے کہا مجھ سے حدیث بیان کی
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سمعت جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله ﷺ يقول لما كذبتني قريش
ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا تھا
قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن آياته وانا انظر اليه
تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا تھا اور اللہ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھو دیکھ کر

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... اس حدیث پاک میں معراج و اسراء کے ایک واقعہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
فی الحجر:..... حطیم کے اندر میزاب رحمت کے نیچے آپ ﷺ کھڑے تھے حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ

آنحضرت ﷺ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اسراء و معراج کا قصہ سنایا حضرت صدیق اکبرؓ نے فوراً تسلیم کر لیا لیکن مشرکین نے انکار کیا اور مذاق اڑایا اور آپ ﷺ سے بطور امتحان اور تصدیق دو سوال کئے (۱) قافلہ کے متعلق سوال کیا (۲) اگر آپ بیت المقدس گئے ہیں تو اس کی نشانیاں بتاؤ، دروازے، کھڑکیاں، روشن دان بتاؤ، مسلم شریف میں ہے آپ نے فرمایا مشرکین کے سوالات نے مجھے کرب و پریشانی میں مبتلا کر دیا (کیونکہ آپ ﷺ وہاں نماز و امامت کے لئے تشریف لے گئے، دروازے اور روشن دان گننے کے لئے نہیں جیسے آپ حضرات عزیز طلبہ مسجد میں نماز کے لئے تشریف لے جاتے ہیں دروازے اور کھڑکیاں گننے کیلئے نہیں) اللہ پاک نے اس کو اٹھا کر میری نظروں کے سامنے کر دیا میں مشرکین کو دروازے وغیرہ گن گن کر بتاتا رہا

سوال:..... یہ کیسے ممکن ہے کہ بیت المقدس پیغمبر کے سامنے کر دیا گیا ہو عقلاً محال ہے؟

جواب:..... (۱) پیغمبر کا ارشاد وحی خفی ہوا کرتا ہے۔ جہاں عقل کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے وحی کی ابتداء ہوتی ہے، عقل میں نہ آئے تو عقل کا علاج کرایا جائے۔ وحی کے انکار سے بچا جائے۔

جواب:..... (۲) آنحضرت ﷺ کے سامنے بیت المقدس کا ظاہر کر دیا جانا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے یہ ایک معجزہ ہے معجزہ وہی ہوتا ہے جو کسی انسان کے بس میں نہ ہو اللہ پاک کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں ایک پلک جھپکنے میں جو رب بلقیس کا تخت پہنچا سکتا ہے یہ بھی کر سکتا ہے۔ حبیب کبریا حضرت محمد ﷺ کی شان تو بہت اعلیٰ و ارفع ہے اللہ پاک نے نبی آخر الزمان کے غلام حضرت عمرؓ کو عراق کا نہاوند مقام قریب کر کے دکھا دیا تھا ۲

فائدہ:..... معراج و اسراء کا فرق اور تفصیلی قصہ الخیر الساری ۳ میں گزر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ کیا جائے۔

جلی اللہ لی بیت المقدس:..... اس میں دلیل ہے بعض مسجد کی بنیادیں اس وقت موجود تھیں مع اس کے، اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ سلطنت رومانیہ نے اس کو گرا دیا تھا اور اس کا کوئی نام و نشان نہیں چھوڑا تھا۔ اور نصاریٰ کے مؤرخین نے کہا کہ سلطنت رومانیہ اس وقت بت پرست تھی اور بیت المقدس کی لڑائیوں کے بعد وہ نصرانی ہوئے۔ حضرت شاہ انور شاہؒ فرماتے ہیں کہ اصل اشکال سے مولانا آل حسنؒ نے جواب دیا کہ مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتلایا اور میں ان پر اعتماد کرتا ہوں کہ جب وہ بیت المقدس کی سیاحت سے واپس ہوئے تو کہا کہ سلیمنؑ کی بنیاد کی دیواریں ابھی تک موجود ہیں یہ جو تاریخ میں ہے یہ مبالغہ ہے لیکن دیواریں ایسے ہی تھیں۔ جب اسلام آیا تو حضرت عمرؓ نے اس کو صاف کیا اور اصلی بنیادوں پر بنایا۔



﴿١٠٢﴾

باب المعراج

یہ باب معراج کے بیان میں ہے

(۳۷۱) حدثنا هذبة بن خالد حدثنا همام بن يحيى حدثنا قتادة عن انس بن مالك
هم سے مدیہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک سے
عن مالك بن صعصعة ان نبی الله ﷺ حدثهم عن ليلة اسرى به بينما انا فى الحطيم
وہ مالک بن صعصعہ سے نبی کریم ﷺ نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا، میں حطیم میں
وربما قال فى الحجر مضطجعا اذا اتانى ابي فَقَدْ قال وسمعتہ
بعض اوقات قتادہ نے حطیم کی بجائے حجر بیان کیا ہے لیٹا ہوا تھا میرے پاس جبرائیل آئے اس نے سینہ چاک کیا قتادہ نے بیان کیا میں نے انس سے سنا
يقول فَشَقُّ ما بين هذه الى هذه فقلت للجارود وهو الى جنبى ما يعنى به
وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا، میں نے جارود سے جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ انسؓ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی
قال من ثغرة نحره الى شعرته وسمعتہ يقول من قَصَبِهِ الى شعرته فاستخرج قلبى ثم اتيت بطست من ذهب
انہوں نے کہا کہ حلق سے ناف تک، میں نے انسؓ سے سنا آپ بیان فرما رہے تھے کہ سینے کے اوپر سے ناف تک پھر میرا دل نکالا اور سونے کا ایک طشت لایا گیا
مملوءة ايمانا فغسل قلبى ثم حشيتى ثم اعيدت ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابض
جو ایمان سے لبریز تھا اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا اس کے بعد جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا تھا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید!
فقال له الجارود هو البراق يا ابا حمزة قال انس نعم يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه
جارود نے انسؓ سے پوچھا، اے ابو حمزہ کہ وہ براق تھا؟ انسؓ نے فرمایا کہ ہاں، اس کا ہر قدم منجھائے نظر پر پڑتا تھا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) مجھے اس پر سوار کیا گیا
فانطلق بى جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح فقبل من هذا قال جبرئيل قبل ومن معك
اور جبرائیل مجھے لے کر چلے آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھلویا، پوچھا گیا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے
قال محمد قبل وقدارسل اليه قال نعم قبل مرحبا به فنعم المجيى جاء ففتح
آپ نے بتایا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا یا انیس بلائے لئے بھیجا گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا ہاں ہاں پر آواز آئی خوش آمدید کیا میں مبارک آنے والے ہیں جو آئے پس دروازہ کھل دیا گیا
فلما خلصت فاذا فيها ادم فقال هذا ابوك ادم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال
ب میں اندر آیا تو میں نے وہاں آدم کو دیکھا جبرائیل نے فرمایا کہ یہ آپ کے جد امجد آدم ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے آپ کو سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا

مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا
خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی، پھر جبرائیل اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے وہاں بھی دروازہ کھلویا آواز آئی کون صاحب ہیں
قال جبرئیل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل
بتایا کہ جبرائیل پوچھا گیا کیا آپ کے ساتھ اور کوئی بھی ہے؟ کہا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا آپ کو انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں پھر آواز آئی
مرحبا به فنعلم المجنى جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا المخالة
خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں جو آئے پس دروازہ کھول دیا گیا پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ موجود تھے دونوں حضرات خالدہ زہد بھائی ہیں
قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قال مرحبا
جبرائیل نے فرمایا کہ یہ عیسیٰ اور یحییٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل
صالح نبی اور صالح بھائی! یہاں سے مجھے جبرائیل تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلویا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب ملا جبرائیل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به
پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں جواب دیا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا ہاں ہاں پر آواز آئی خوش آمدید
فنعلم المجنى جاء به ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه
کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ جو آئے پھر دروازہ کھلا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف موجود تھے جبرائیل نے فرمایا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة
میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی، پھر جبرائیل مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے
فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
دروازہ کھلویا گیا اور پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا جبرائیل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ
قيل او قد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعلم المجنى جاء ففتح
پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انہیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ اب دروازہ کھلا
فلما خلصت الى ادریس قال هذا ادریس فسلم عليه فسلمت عليه فرد
جب میں ادریس کی خدمت میں پہنچا تو جبرائیل نے فرمایا کہ یہ ادریس ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا
ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل
اور فرمایا کہ خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی، پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے اور دروازہ کھلویا گیا، پوچھا گیا کون؟ جواب دیا کہ جبرائیل

قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم
 پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ، پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں
 قیل مرحبا به فنعم المجعی جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون
 آواز آئی خوش آمدید کیا یہی اچھے آنے والے ہیں وہ، جب میں اندر داخل ہوا تو اچانک ہارون تھے تو جبرائیل نے بتایا کہ یہ ہارون ہیں
 فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی
 انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی یہاں سے لے کر مجھے آگے چلے
 حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال
 اور چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوا پوچھا گیا کون صاحب؟ بتایا کہ جبرائیل آپ کے ساتھ کوئی دوسرے صاحب بھی ہیں؟ جواب دیا
 محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجعی جاء فلما خلصت
 کہ محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا پھر کہا انہیں خوش آمدید کیا یہی اچھے آنے والے ہیں وہ، میں جب وہاں حاضر ہوا
 فاذا موسى قال هذا موسى فسلمت علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح
 تو وہ موسیٰ تھے جبرائیل نے بتایا کہ یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی
 فلما تجاوزت بکی قیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما
 جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے، کسی نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں اس پر رورہا ہوں کہ یہ لڑکا (محمد ﷺ)
 بعث بعدی یدخل الجنة من اُمتہ اکثر من یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة
 میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا لیکن جنت میں اس کی امت کے افراد میری امت سے زیادہ داخل ہوں گے، پھر جبرائیل مجھے لے کر ساتویں آسمان پر گئے
 فاستفتح جبرئیل قیل من هذا قال جبرئیل قیل و من معک قال محمد قیل
 اور دروازہ کھلوا پوچھا گیا کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبرائیل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا
 وقد بعث الیه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجعی جاء فلما خلصت فاذا ابراهیم
 انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا ہاں، کہا کہ انہیں خوش آمدید، کیا یہی اچھے آنے والے ہیں وہ میں جب اندر گیا تو ابراہیم تھے
 قال هذا ابوک فسلم علیہ قال فسلمت علیہ فرد السلام قال مرحبا
 جبرائیل نے بتایا کہ یہ آپ کے چدا سجد ہیں انہیں سلام کیجئے فرمایا کہ میں نے آپ کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید
 بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرۃ المنتهی فاذا نبیھا مثل قلال هجر
 صالح بیٹے اور صالح نبی پھر سدرۃ المنتهی کی طرف لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام ہجر کے منکوں کی طرح تھے

واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرۃ المنتهى واذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان کی طرح، جبرائیل نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہی ہے جس نے وہاں چار بڑی بڑی نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری

فقلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فههران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات

ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيته باناء من خمر وانا من لبن وانا من عسل فاخذت اللبن پھر میرے سامنے بیت المعمور لایا گیا، وہاں میرے سامنے ایک برتن میں شراب، ایک میں دودھ، اور ایک میں شہد لایا گیا میں نے دودھ کا برتن لے لیا

فقال هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت على الصلوات خمسين صلوة كل يوم تو جبرائیل نے فرمایا کہ یہی فطرت ہے اور آپ اسی پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی، پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں

فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت قال امرت بخمسين صلوة كل يوم قال میں واپس ہوا اور موسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا کس چیز کا آپ کو حکم ہوا ہے؟ میں نے بتایا کہ روزانہ پچاس نمازوں کا، موسیٰ نے فرمایا کہ

ان امك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة بیشک آپ کی امت میں روزانہ پچاس نمازوں کی طاقت نہیں، اس سے پہلے میرا سابقہ لوگوں سے بڑچکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے

فارجع الي ربك فسله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا پس آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جائے دعا پائی امت پر تخفیف کے لئے عرض کیجئے چنانچہ میں اللہ کے حکم میں حاضر ہوا تو اس نماز میں کم کر دی گئیں

فرجعت الي موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الي موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا پھر جب میں واپس میں موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پھر وہی سوال کیا، میں دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اور اس نماز میں کم کر دی گئیں

فرجعت الي موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الي موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا پھر میں موسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس وقت بھی بارگاہ رب العزت میں اس نماز میں کم کر دیں پھر موسیٰ کے پاس سے گزرا

فقال مثله فرجعت فامرته بعشر صلوات كل يوم فرجعت انہوں نے اس مرتبہ بھی پہلی رائے کا اظہار کیا میں پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو مجھے روزانہ اس نمازوں کا حکم ہوا ہے میں واپس ہونے لگا

فقال مثله فرجعت فامرته بخمس صلوات كل يوم فرجعت الي موسى تو پھر آپ نے وہی کہا، اب بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو صرف پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا اب میں موسیٰ کے پاس واپس آیا تو

فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم آپ نے دریافت فرمایا اب کیا حکم ہوا میں نے بتایا کہ پانچ نمازیں روزانہ فرمایا کہ آپ کی امت استطاعت نہیں رکھتی روزانہ پانچ نمازوں کی

وانی قد جربت الناس قبلک وعلجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتنک
میرا سابقہ آپ سے پہلے لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے بڑا سخت تجربہ ہے آپ رب کے دربار میں حاضر ہو کر امت کی تخفیف کے لئے عرض کیجئے
قال سألت ربی حتی استحييت ولكنی ارضی واسلم
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت سے بہت سوال کر چکا اب شرم آتی ہے، اب میں اس پر راضی اور خوش ہوں،
قال فلما جاوزت نادى مناد امضیت فريضتی وخففت عن عبادى
آپ نے فرمایا پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو ندا آئی،، میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا،،

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں۔ اور سب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ امام مسلمؒ الایمان میں، موسیٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے تفسیر میں محمد بن بشرؒ سے اور امام نسائیؒ نے صلوٰۃ میں یعقوب بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

ربما قال فی الحجر:..... قاده کوشک ہوا ہے کہ حجر فرمایا ہے یا حطیم؟

مضطجعاً:..... حال ہونے سے منصوب ہے۔

تعارض:..... روایت الباب میں ہے مضطجعاً (حجر یعنی حطیم کے درمیان لیٹا ہوا تھا) ایک روایت میں ہے "بین النائم والیقظان" (سونے اور جاگنے کے درمیان درمیان تھا) جب کہ بخاری شریف میں شریک کی روایت میں ہے "فلما استيقظت" (پس جب میں بیدار ہوا) تینوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب نمبر (۱):..... واقعہ معراج میں تعدد مان لیا جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

جواب نمبر (۲):..... اگر واقعہ ایک ہی قرار دیا جائے تو جواب یہ ہے "مضطجعاً بین النائم والیقظان" میں کوئی تعارض نہیں۔

ایک اور تعارض:..... بدء الخلق کے شروع میں حدیث گزر چکی ہے اس میں ہے "بينا انا عند البيت" زہری عن انس عن ابی ذرؒ "میں ہے! فرج مقفہ بیتی وانا بمكة" واقدیؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے "انه اسرى به من شعب ابی طالب" طبرانی میں ام ہانیؒ سے مروی ہے "انه بات فی بیتها قالت ففقدته من الليل فقال ان جبريل عليه السلام اتاني" چاروں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:..... معراج والی رات ام ہانیؒ کے گھر میں ہی تھے اور وہ گھر شعب ابی طالب میں تھا رات گھر میں

گزارنے کی وجہ سے ام ہانی کے گھر کی نسبت اپنی طرف کر دی ہے فرشتہ گھر سے مسجد حرام (حطیم) میں لایا لانا کر شق صدر کیا گیا اس کے بعد وہاں سے براق پر بٹھایا گیا اور مسجد اقصیٰ لایا گیا پھر وہاں سے آسمانوں کا سفر کر لیا الخ

فقد قال وسمعتہ یقول شق:..... سینہ سے عانہ کے بالوں تک چیرا۔ قد بمعنی شق ماضی کا صیغہ ہے حضرت انسؓ بھی قد بولتے اکثر شق فرماتے تھے، قال کا فاعل قادم ہے اور مقول عنہ حضرت انسؓ ہیں۔

فقلت للجارود:..... قادمہ کہتے ہیں میں نے جارودؓ سے کہا جارود بن سبرہ ہڈی تابعی حضرت انسؓ کے شاگرد ہیں۔

فاستخرج قلبی:..... اس زمانے کے لحاظ سے یہ معجزہ تھا کہ لوگ اس وقت اس سے عاجز تھے لیکن اب یہ معجزہ نہیں رہا معجزہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) وقتی (۲) دائمی۔ معراج اور قرآن یہ دائمی معجزے ہیں کہ قیامت تک ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا اور شق صدر والا معجزہ وقتی تھا۔

ارسل الیہ:..... اس کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں:

(۱) کیا ان کو رسول بنایا گیا ہے۔

(۲) کیا ان کی طرف اوپر آنے کی دعوت بھیجی گئی ہے۔ یہ عام معنی ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی رسالت ملاء اعلیٰ میں مخفی نہیں تھی اس لئے پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح اس سوال کی بھی ضرورت نہیں تھی کہ ان کی طرف دعوت بھیجی گئی ہے بلکہ یہ سوال اظہارِ مسرت کے لئے ہے جیسا کہ کوئی عمرہ کر کے آئے اور معلوم ہو کہ عمرہ کر کے آیا ہے پھر بھی پوچھا جائے کہ کیا آپ عمرہ کر کے آئے ہیں تو یہ پوچھنا اظہارِ مسرت کے لئے ہوتا ہے۔

فسلم علیہ:..... سلام کا حکم دیا کیونکہ چلنے والا بیٹھنے والے پر سلام کرتا ہے اگرچہ چلنے والا بیٹھنے والے سے افضل ہو۔

فلما تجاوزت بکی:..... موسیٰ علیہ السلام کا رونا معاذ اللہ حسد کی وجہ سے نہیں تھا اس لئے کہ اس جہان میں تو عام آدمیوں میں بھی حسد نہیں ہوگا چہ جائیکہ انبیاء میں حسد ہو۔ بلکہ ان کا یہ رونا انفسوس کی وجہ سے ہوگا کہ ان سے اجر فوت ہوا جو کہ زیادہ اتباع کی وجہ سے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے یعنی کثرتِ رحمت امت کی وجہ سے روئے۔

سوال:..... انبیاء علیہم السلام کی رویت جو آسمانوں میں ہوئی وہ کیسے ہوئی جب کہ ان کے اجسام قبروں میں مستقر ہیں؟

جواب:..... روحمیں بصور اجساد متشکل ہو گئیں یا خود اجساد ہی اس رات حاضر کئے گئے تشریفاً و تکریماً۔

سدرة المنتہی:..... یہ ایک درخت کا نام ہے اس کو سدرة المنتہی اس لئے کہا جاتا ہے کہ جو اوپر سے اترتے ہیں وہ یہاں تک اترتے ہیں اور جو نیچے سے چڑھتے ہیں ان کی انتہاء بھی یہی ہے۔

مثل قلال ہجر:..... یہ تمثیل لوگوں کے فہم کے اندازے کے مطابق ہے اور یہ اپنی حقیقت پر نہیں ہے۔

البیت المعمور:..... آسمانوں میں اس کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے کعبہ کی زمین میں۔ یہ ایک بیت ملاء اعلیٰ میں بیت اللہ کے عین اوپر ہے ستر ہزار فرشتے روزانہ اس کا طواف کرتے ہیں۔

ہی الفطرة:..... فطرة سے مراد اسلام اور استقامت ہے۔

فارجع الی ربک:..... علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ یہ رجوع کرنا اس بناء پر تھا کہ حضور ﷺ اور موسیٰ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو واجب نہیں سمجھتے تھے اگر واجب سمجھتے تو مراجعت ہی نہ کرتے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حکم واجب ہی تھا اگر واجب نہ سمجھتے تو تخفیف کے سوال کی محتاجی ہی نہیں تھی۔ صحیح بھی یہ ہے، اس سے معلوم ہوا پہلے پچاس فرض کی گئیں پھر ہمارے رب نے اپنے بندوں پر رحم کیا اور پانچ تک منسوخ کر دیں۔

فائده:..... نسخ قبل العمل جائز ہے اور دلیل یہی حدیث ہے معتزلہ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ جائز نہیں۔

سألت ربی حتی استحييت:..... اس سے پہلے نہیں کہا کہ میں نے حیا کیا لیکن اب کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچ پانچ کی تخفیف ہو رہی تھی اب بھی اگر تخفیف چاہتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ پانچ بھی پڑھنا نہیں چاہیے۔

لكنی ارضی وأسلم:..... اس سے اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ اب بھی اگر واپس جاؤں تو مطلب یہ ہوگا کہ میں راضی نہیں ہوں اور تسلیم نہیں، اس لئے فرمایا کہ میں راضی ہوں اور میں نے تسلیم کیا۔ معلوم ہوا کہ مقام خلت (دوستی) رضاء تسلیم چاہتا ہے اور مقام تکلم ناز اور استعبار چاہتا ہے۔

والشجرة الملعونة فی القرآن:..... شجرہ ملعونہ کا معراج کے ساتھ اس لئے ذکر کیا کہ یہ بھی کافروں کے طعن کا سبب تھا جیسا کہ معراج۔

(۳۷۲) حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفین حدثنا عمرو عن عكرمة عن ابن عباس
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی وہ کرمہ سے ابن عباس سے
فی قوله تعالیٰ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ
اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا فرمایا کہ یہ عینی مشاہدہ تھا
اربھا رسول اللہ ﷺ لیلۃ اسری بہ الی بیت المقدس قال والشجرة الملعونة فی القرآن قال هی شجرة الزقوم
جو رسول اللہ کو اس رات دکھایا گیا، جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا اور قرآن میں جس ملعونہ درخت کا ذکر آیا وہ تو ہر کار درخت ہے

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ اس حدیث کو حمیدیؒ سے القدر اور التفسیر میں علی بن عبد اللہ سے لائے ہیں اور امام ترمذیؒ نے

التفسیر میں محمد بن یحییٰ سے اور امام نسائیؒ نے التفسیر میں محمد بن منصور سے تخریج فرمائی ہے۔

فتنۃ:..... آزمائش و امتحان۔

قال وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ شجرہ ملعونہ سے مراد زقوم کا درخت ہے زقوم کے درخت کے متعلق قرآن مجید میں اللہ پاک نے فرمایا ہے **إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ زُرُّوسُ الشَّيْطَانِ** ۱۔ کفار و مشرکین نے جس طرح اسراء اور معراج کا انکار کیا (کہ رات کے مختصر سے حصے میں اتنا لمبا سفر کیسے طے ہو سکتا ہے) اسی طرح مشرکین نے زقوم کے درخت کا انکار کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زقوم کا درخت جہنم کی آگ میں ہو اور اسے آگ نہ کھائے نہ جلائے ہم نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ نے واقعہ اسراء اور معراج کے ساتھ شجرہ ملعونہ کو اسی لئے ذکر فرمایا یہ بھی مشرکین کے طعن کا سبب تھا جیسے وہ معراج کو نہیں مانتے۔ ایسے ہی اس درخت کو نہیں مانتے۔ ابو جہل نے تو یہاں تک کہا کہ محمدؐ ہمیں زقوم کے درخت سے ڈراتا ہے (یہ جہنمیوں کی خوراک ہے مکھن اور کھجور لاؤ اور کھاؤ یہی زقوم ہے) ۲

ہی رؤیا عین اس سے معلوم ہوا کہ رؤیا بمعنی رویت کے ہے اس لئے کہ رؤیا نوم میں ہوتا ہے اور رویت یقظہ (بیداری) میں ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کا یہ سفر منامی نہیں تھا بلکہ بیداری کی حالت میں تھا بعض نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ سفر منامی تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو کہ یہ کہتے ہیں یہ سفر منامی تھا۔ قال ہی رؤیا عین اریہا رسول ﷺ لیلۃ اسری بہ الی بیت المقدس۔

﴿١٠٣﴾

باب وفود الانصار الی النبی ﷺ بمکة و بیعة العقبة

یہ باب ہے مکہ میں آپ ﷺ کے پاس انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

بیعة العقبة یہ بیعت جمرہ عقبہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے جو کہ منیٰ میں ایک گھاٹی ہے حضور ﷺ ہر موسم (ج کے ایام) میں قبائل سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ کندہ، بنی حنیفہ، بنی عامر بن صعصعہ وغیرہ قبائل کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ عقبہ کے پاس تھے کہ قبیلہ خزرج کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی تو حضور ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کر لیا۔ اگلے سال بارہ آدمی موسم حج میں انصار کے آئے ان میں سے ایک عبادہ بن صامتؓ بھی تھے عقبہ میں حضور ﷺ سے ملے اور بیعت کی اور یہ بیعت عقبہ اولیٰ کہلاتی ہے، اگلے سال ستر آدمی موسم حج میں آئے حضور ﷺ نے ان سے عقبہ کا وعدہ کیا، جب وہ جمع ہوئے تو ہر گروہ میں سے

نقیب بنائے، وہیں رات کو بیعت لی اور یہ بیعت، بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہے۔ جہاں یہ بیعت ہوئی اب وہاں ایک بہت پرانی طرز کی پرانی مسجد موجود ہے اور یہ حجرہ عقبہ سے چند گز کے فاصلہ پر ہے، مقفل ہونے کی وجہ سے صرف باہر سے اسے دیکھا جاسکتا ہے، اس کے آس پاس کے پہاڑ اور بعد میں بنائی جانے والی عمارتیں بھی گرا دی گئی ہیں۔

(۳۷۳) حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب وحدثنا احمد بن صالح
هم س جنى بن كير نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے اور ہمیں احمد بن صالح نے حدیث بیان کی
حدثنا عنبسة قال حدثنا يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عبدالرحمن بن عبدالله بن كعب بن مالك
ہم سے عنبسہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یونس نے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی
ان عبدالله بن كعب وكان قائد كعب حين عمى قال
بے شک عبداللہ بن کعب جب کعبؓ ٹاپینا ہو گئے تو آپ کعب کو لے کر چلتے آپ نے بیان کیا کہ
سمعت كعب بن مالك يحدث حين تخلف عن النبي ﷺ في غزوة تبوك بطوله
میں نے کعب بن مالک سے سنا آپ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے کا واقعہ بیان کرتے ہیں تفصیل کے ساتھ
قال ابن بكير في حديثه ولقد شهدت مع رسول الله ﷺ ليلة العقبة حين توائفنا على الاسلام
ابن کبیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور میں نبی کریم ﷺ کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام کی حمایت کا عہد کیا تھا
وما احبَّ انَّ لي بها مشهد بدر وان كانت بدر اذ كر في الناس منها
اور میرے نزدیک (ایلۃ عقبہ کی بیعت) بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چچا اس سے بھی زیادہ ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ولقد شهدت الخ-

امام بخاری اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں (۱) عن یحییٰ بن بُکیر (۲) عن احمد بن صالح

ابى جعفر المصرى عن عنبسة-

امام بخاریؒ اس حدیث کو الوصایا میں اور صفۃ النبی ﷺ میں اور المغازی میں دو جگہ اور التفسیر میں بھی

دو جگہ اور الاستیذان اور الاحکام میں بھی لائے ہیں۔

وما احب ان لی بها:..... حضرت کعبؓ فرماتے ہیں میرے نزدیک لیلۃ عقبہ بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی

زیادہ اہم ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ بیعت اول اسلام میں تھی اسی سے اسلام پھیلا اور اسی سے اسلام کی بنیاد پختہ ہوئی۔

اذکر:..... بمعنی مذکور، مراد مشہور ہے۔

کعب بن مالک کا تعارف:..... مشہور معروف جلیل القدر صحابی رسول ہیں بدر اور تبوک میں شریک نہ ہو

سکے۔ دیگر معرکوں میں شریک ہوئے، احد میں گیارہ (۱۱) زخم لگے۔ زبان اور ہاتھ سے جہاد کرے والے تین صحابہ میں سے ایک ہیں (۱) حضرت حسانؓ (۲) عبداللہ بن رواحہؓ (۳) کعب بن مالکؓ۔ کل مرویات ۱۸۰ ابصرہ میں ۵۲ھ میں وفات پائی۔

(۳۷۴) حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا سفین قال کان عمرو یقول سمعت جابر بن عبداللہ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو کہا کرتے تھے کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا یقول شہد بی خالای العقبة قال ابو عبداللہ قال ابن عیینة احدهما البراء بن معرور آپ نے بیان کیا کہ میرے دو ماموں مجھے بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے ابو عبداللہ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بیان کیا ان میں سے ایک براء بن معرور بھی تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قال ابو عبداللہ:..... امام بخاریؒ فرماتے ہیں، براء بن معرورؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ کی اور یہ انصار کے سردار تھے۔ حضور ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے ایک ماہ پہلے فوت ہوئے۔ بعض نے کہا خالای کہنا یہ سفیان کا وہم ہے اس لئے کہ براء بن معرورؓ یہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے خالو ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کو خالو کہنا والدہ کے غمی کعمی سلمیٰ خزر جی ہونے کی وجہ سے ہو، یا ممکن ہے کہ خالو سے مراد رضاعی خالو ہو۔ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ براء بن معرورؓ جابر بن عبداللہؓ کی ماں کے اقارب میں سے تھے اور ماں کے اقارب کو مجازاً اُخوال کہتے ہیں۔ اور یہ توجیہ اس سے بہتر ہے کہ ابن عیینہ کا وہم مانا جائے۔ بعض نسخوں میں قال ابو عبداللہ کی جگہ قال عبداللہ بن محمد ہے۔

خالای:..... خال کا تثنیہ ہے، دو خالو میں سے ایک کا نام لیا ہے براء بن معرورؓ دوسرے کا نام نہیں لیا، صاحب توضیحؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے استاد نے خالای کا مصداق (۱) عیسٰ بن عامر بن عدی (۲) خالد بن عدیؓ سنان کو قرار دیا ہے، سفیانؒ بن عیینہ والے خیال کو تسلیم نہیں کیا۔

(۳۷۵) حدثنا ابراہیم بن موسیٰ قال اخبرنا هشام ان ابن جریج اخبرهم قال عطاء بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے (کہا) خبر دی ہمیں هشام نے کہ بے شک انہیں ابن جریجؒ نے خبر دی کہا عطاء نے قال جابر انا وابی وخالی من اصحاب العقبة کہا جابر نے کہ میں اور میرا والد اور میرے ماموں اصحاب عقبہ سے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدثنی ابراہیم بن موسیٰ:..... مراد ابراہیم بن موسیٰ بن یزید سختیانی فراء ابی اسحاق رازی ہیں۔ جو صغیر کے لقب سے مشہور ہیں۔

عطاء:..... ابن ابی رباح مراد ہیں۔

انا:..... میں (جابرؓ) وابی :..... میرا باپ (عبداللہ بن عمرو انصاری خزرجی سلمی)

وخالی:..... اور میرا ماموں (براء بن معرور)

اصحاب العقبة:..... عقبہ اولیٰ میں ۱۲ حضرات شریک ہوئے تھے۔ اور عقبہ ثانیہ میں (جو آئندہ سال بیعت ہوئی) ستر افراد نے حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

عقبہ:..... منیٰ میں ہونے والی دونوں بیعتوں کے اثرات: حضور ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت قائم ہوئی اور اس نے ہجرت کی دعوت دی، مہاجرین کو ٹھکانہ دیا، اسلام کی سر بلندی کا بڑا سبب یہ بیعت ہی ہوئی۔

(۳۷۶) حدثنا اسحق بن منصور قال اخبرنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا ابن اخي ابن شهاب عن عمه
بيان کیا ہم سے اسحق بن منصور نے کہا ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بیان کیا وہ اپنے چچا سے
قال اخبرني ابو ادريس عائد الله ان عبادة بن الصامت من الذين شهدوا بدرا مع رسول الله ﷺ
کہا کہ ابو ادريس عائد اللہ نے مجھے خبر دی کہ عبادہ بن صامتؓ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی
ومن اصحابه ليلة العقبة اخبره ان رسول الله ﷺ قال وحوله عصابة من اصحابه
اور ان صحابہ میں سے جنہوں نے عقبہ کی رات آپ سے عہد کیا تھا انہوں نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی
تعالوا بايعوني على ان لا تشرکوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم
کہ آؤ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے چوری کا ارتکاب نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے
ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين ايدیکم وارجلکم ولا تعصوني في معروف فمن وفي منکم فاجرہ علی الله
اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے پس جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے
ومن اصاب من ذلك شيئا فعوقب به في الدنيا فهو له كفارة ومن اصاب من ذلك شيئا
اور جو کوئی اس میں کوتاہی کرے گا اور دنیا میں اسے اس کی سزا بھی ملے گی ہو تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس شخص نے اس میں سے کچھ کی کی
فستره الله فامرہ الى الله ان شاء عاقبه وان شاء عفا عنه قال فبايعته علی ذلك
اللہ نے اسے پوشیدہ کر دیا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف سے چاہا ہے کہ اسے سزا دی جائے اور اللہ نے ان کی پانچوں چیزوں پر آپ ﷺ کو عہد پر بیعت کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله يايعونى۔

یہ حدیث کتاب الایمان، میں گزر چکی ہے۔

عصابة:..... دس سے چالیس افراد تک کی جماعت کو عصابہ کہتے ہیں۔

(۳۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابْحِيِّ
ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حدیث بیان کی لیث نے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ ابوالخیر سے وہ صنابچی سے
عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النِّقْبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ
وہ عبادہ بن صامت سے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی تھی آپ نے بیان کیا کہ
بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِي وَلَا نَسْرِقَ
ہم نے آپ ﷺ سے اس بات کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے زنا نہیں کریں گے چوری نہیں کریں گے
وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهَبُ وَلَا نَعْصِي
کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہو لوٹ مار نہیں کریں گے اور اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گے
بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ
جنت کے بدلے میں اگر ہم اس عہد میں پورے اترے، لیکن اگر ہم نے اگر اس میں کچھ کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہوگا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله بايعوا۔

الصَّنَابِحِيُّ: نام، عبدالرحمن بن غَسِيلَةَ، تابعی ہیں یمن کے رہنے والے ہیں۔ آپ کی ملاقات کے لئے
گھر سے چلے تھے ابھی راستہ میں تھے آنحضرت ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ امام بخاریؒ اس حدیث کو الديات میں بھی لائے
ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے المدود میں قتیبہ وغیرہ سے اس کی تخریج فرمائی ہے۔

بِالْجَنَّةِ: بايعناه کے متعلق ہے۔ وَلَا نَنْتَهَبُ: ہم کسی کا مال بغیر حق کے نہ لیں گے۔

وَلَا نَعْصِي: اسی بالمعروف کہ نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کریں گے۔ بعض روایت میں یہ بھی آیا ہے
وَلَا نَقْضِي بِالْجَنَّةِ إِي لَا نَحْكُمُ بِالْجَنَّةِ أَحَدًا قَطْعًا یعنی کسی کے قطعی طور پر جنتی ہونے کا حکم نہیں لگائیں گے۔

پہلی صورت میں لَا نَعْصِي، بايعناه کے متعلق ہے کہ امور مذکورہ کی وجہ سے ہمیں جنت ملے گی۔

غَشِينَا: اگر ہم نے اس میں کوئی کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالے ہے۔

﴿ ۱۰۴ ﴾

باب تزويج النبی ﷺ عائشة وقدمه المدينة وبناءه بها

یہ باب ہے حضرت عائشہؓ سے نبی کریم ﷺ کا نکاح آپ کی مدینہ تشریف آوری اور رخصتی کے بیان میں

آنحضرت ﷺ کے لئے حضرت عائشہ کا انتخاب فرشی نہیں عرشی ہے، مخلوق کا نہیں خود خالق کائنات کا تجویز کردہ ہے۔

نکاح سے قبل منامی دیدار:..... آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تم مجھے دوبار خواب میں دکھائی گئی ہو، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے یہ آپ کی بیوی ہیں جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں آ رہا ہے۔

حضرت عائشہ سے نکاح:..... مسلم شریف، مسند احمد، ترمذی شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ میں ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ”تزو جنی رسول اللہ ﷺ فی شوال وبنی بی فی شوال الحدیث“ ہجرت سے تین سال قبل نکاح ہوا۔

نکاح کے وقت صدیقہ کائنات کی عمر اور پیغمبر خدا کی عمر:..... حضرت عائشہؓ کی نکاح کے وقت عمر مبارک ۶ سال تھی، آپ ﷺ کی عمر ۵۰ سال تھی۔

رخصتی کے وقت عمر:..... ۹ سال تھی باب کی تیسری روایت اس پر شاہد ہے۔ بعض محدثین ان روایات کا انکار کرتے ہیں ان کا انکار چند مفروضوں پر مبنی ہے جس کو تحقیق علماء نے رد کیا ہے نیز طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۶۰-۶۳، بخاری شریف باب تزویج الاب ج ۲ ص ۷۷، مسلم شریف باب تزویج الاب البکر الصغیرہ ج ۱ ص ۳۵۶ پر حضرت عائشہؓ سے خود تصریح موجود ہے کہ نکاح کے وقت میری عمر چھ سال تھی اور رخصتی کے وقت میری عمر نو سال تھی اور حضور ﷺ کی وفات کے وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔

نکاح اور رخصتی کا مقام:..... نکاح مکہ میں ہوا اور رخصتی مدینہ منورہ ہوئی حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی وفات کے بعد نکاح ہوا۔

حضرت عائشہؓ کی رخصتی اور شادی کی سادگی کی انتہاء

روایت الباب کی پہلی حدیث میں رخصتی کی تفصیل بیان کی گئی ہے جو یہ ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی میری ماں نے مجھے بلایا، میں آئی، مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھے کس لئے بلایا جا رہا ہے (آج کل تو سال چھ ماہ پہلے دہن کو سب معلوم ہوتا ہے) میرا ہاتھ پکڑا گھر کے دروازے پر لائیں تھوڑا سا پانی لیکر میرے منہ اور سر پر پھیرا۔ گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی کچھ عورتیں جمع تھیں انہوں نے میرے لئے خیر و برکت کے دعائیہ کلمات کہے پھر میرا سنگار کیا چاشت کے وقت جناب نبی کریم ﷺ تشریف لائے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کیا اور میں اس وقت نو سال کی تھی۔

و بناؤہ بہا:..... علامہ جوہریؒ فرماتے ہیں بنی علی اہلہ ای زفہا اور عام لوگ کہتے ہیں بنی باہلہ یہ خطا ہے اس لئے کہ جو اپنے گھر والوں پر داخل ہوتا ہے اس کے لئے خیمہ بنایا جاتا ہے۔ علامہ عینیؒ نے علامہ جوہریؒ کے قول پر رد کرتے ہوئے فرمایا کہ فصحاء بنی کے ساتھ باء استعمال کرتے ہیں اور اس پر دلیل حضرت عائشہؓ کا قول ہے جو پانچوں کتابوں میں ہے الفاظ یہ ہیں ”تزو جنی رسول ﷺ و بنی بی فی شوال“

(۳۷۸) حدثني فروة بن ابی المغراء حدثني علی بن مسهر عن هشام عن ابيه
مجھ سے فروہ بن ابی مغراء نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے علی بن مسهر نے حدیث بیان کی وہ هشام سے وہ اپنے والد سے
عن عائشة قالت تزوجني النبي ﷺ وانا بنت ست سنين فقدمنا المدينة فنزلنا في بني الحارث بن الخزرج
اودہ عائشہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال تھی، پھر ہم مدینہ آئے بنی حارث بن خزرج کے ہاں قیام کیا
فَوُعِكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي فَوْفَا جُمَيْمَةَ فَاتَنَتْنِي اُمِّي اَم رومان
یہاں آ کر مجھے بخار چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے پھر میری والدہ ام رومان آئیں
وانی لفي ازجوحة ومعى صواحب لي فصرخت بي فاتيتها مادري ما تريد بي
اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی مائیں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا ارادہ کیا ہے
فاخذت بیدی حتى اوقفتني علی باب الدار وانی لا نهج حتى سکن بعض نفسی
آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا، تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا
ثم اخذت شینا من ماء فمسحت به وجهی وراسی ثم ادخلتني الدار فاذا نسوة من الانصار فی البيت فقلن
تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ پر اور سر پر پھیرا اور گھر کے اندر مجھے لے گئیں وہاں انصار کی چند خواتین موجود تھیں جنہوں نے مجھ کو دیکھ کر کہا
علی الخیر والبرکة وعلی خیر طائر فاسلمتني الیہن فاصلحن من شانی
خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سنگھار اور آرائش کی
فلم یرعنی الا رسول الله ﷺ ضحی فاسلمتني الیه وانا یومئذ بنت تسع سنين
نہیں اچانک آئے میرے پاس مگر حضور ﷺ چاشت کے وقت اور ان عورتوں نے مجھے آنحضرت ﷺ کے حوالہ کیا میری عمر اس وقت نو سال تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام ابن ماجہ کتاب النکاح میں سوید بن سعید سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

فوعکت فتمرق شعری فوفا جمیمة..... میں بخار والی ہو گئی، میرے بال گر گئے، پس تھوڑے سے ناصیہ کے اوپر جو تھوڑے باقی رہے۔ جمیمة جمۃ کی تصغیر ہے میرے لمبے بالوں میں سے کچھ باقی رہ گئے۔

وانی لفی اَرْجُوْحَة:..... پنگھوڑا جھول رہی تھی۔

لانہج:..... میرا سانس اکھڑا ہوا تھا۔

علی الخیر البرکة علی خیر طائر:..... یہ مبارکبادی کے الفاظ ہیں جو نبی دہن کو دی جاتی ہے۔

خیر طائر ای علی خیر حظ و نصیب۔

فلم یرعنی الا رسول اللہ ﷺ:..... نہیں اچانک آئے میرے پاس مگر حضور ﷺ چاشت کے وقت

”لم یرعنی ای لم یفاجئنی“ کسی کے آنے کا خیال نہ ہوا اور وہ اچانک آجائے۔

(۳۷۹) حدثنا معلى و هيب عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي ﷺ قال

ہم سے معلى نے حدیث بیان کی کہا ہم سے و ہیب نے حدیث بیان کی وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

لها اريتک فی المنام مرتین اری انک فی سرقة من حریر و یقول هذه امراتک

ان سے کہ تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے یہ آپ کی بیوی ہیں

فَاُكْشِفُ عنها فاذا هي انت فاقول ان یک هذا من عند الله يُمَضِّه

ان کا چہرہ کھول کر دیکھئے میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم ہی تھیں میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کی صورت پیدا فرمائے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

اریتک فی المنام مرتین:..... بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ تین مرتبہ یہ خواب دکھلایا گیا۔

ان یک هذا من عند الله يُمَضِّه: سوال:..... یہ شک پر دلالت کرتا ہے اور نبی کا خواب تو وحی ہوتا ہے، شک سے ذکر کرنا صحیح نہیں؟

جواب:..... (۱) قاضی عیاضؒ نے جواب دیا کہ ممکن ہے کہ یہ خواب بعثت سے پہلے آیا ہو (۲) اگر یہ بعثت کے بعد ہے تو ممکن ہے اس بات کے بارے میں ہو کہ بیوی دنیا میں ہوگی یا آخرت میں (۳) تردد اس بات میں ہوگا کہ یہ خواب اپنے ظاہر پر ہے یا اس کی کوئی اور تعبیر ہے۔ اور اس طرح کا شک نبیوں کے حق میں ممکن ہے (۴) تردد نوع بدیع سے ہے اور اہل بلاغت اس کو تجاہل عارفانہ کہتے ہیں۔ یقینی بات کو شک کے ساتھ ملا کر ذکر کرنا۔

سرقة:..... ریشم کا ٹکڑا، دراصل یہ فارسی لفظ ہے اس کو عربی بنایا گیا ہے۔

(۳۸۰) حدثني عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه قال

مجھ سے عبيد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے انہوں نے بیان کیا کہ

توفیت خدیجہ قبل مخرج النبی ﷺ الى المدينة بثلاث سنين فلبث ستين او قريبا من ذلك
 خدیجہؓ کی وفات نبی کریم ﷺ کی مدینہ ہجرت سے تین سال پہلے ہو گئی تھی یا فرمایا اس کے قریب
 ونکح عائشہؓ وہی بنت ست سنين ثم بنی بها بنت تسع سنين
 اور آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی پھر جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

عَبْدُ: عبد کا مصغر ہے۔

بثلاث سنين: خدیجہ الکبریٰؓ ہجرت سے تین سال قبل فوت ہوئیں اور حضرت عائشہؓ سے نکاح ان کی وفات کے تین سال بعد کیا ہے تو حضرت عائشہؓ سے دوران ہجرت یا بعد از ہجرت نکاح کرنا ثابت ہوا حالانکہ ایسے نہیں؟
 جواب: (۱) بعض روایات کے مطابق حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے نہیں بلکہ پانچ سال پہلے ہوا ہے نیز او قریباً من ذلك سے زیادتی کی جانب اشارہ ہے کہ تین سال یا اس سے زائد عرصہ پہلے فوت ہوئیں۔ اور یہ حدیث مرسل صحابی کے قبیل سے ہے۔

جواب: (۲) دو جدا چیزوں کا بیان ہے ایک حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی وفات اور دوسرا حضرت عائشہؓ سے نکاح اور بثلاث سنين او قريبا من ذلك اور اسی طرح وہی بنت ست سنين ثم بنی بها بنت تسع سنين یہ ما قبل کی وضاحت کے لئے ہے ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

ازواج مطہرات کے مختصر حالات

حضرت خدیجہ الکبریٰؓ:

حضرت خدیجہ الکبریٰؓ قریش کی مالدار خاتون تھیں۔ آپ ﷺ کے جد اعلیٰ قصی پر نسب آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے آپ ﷺ نے پچیس سال کی عمر میں ان سے نکاح کیا۔ جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہیں آپ ﷺ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا۔ پچیس سال آنحضرت کی زوجیت میں رہیں۔ ۱۰ انبوی میں ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں انتقال ہوا اور نماز جنازہ کی مشروعیت سے قبل مقام حجون میں دفن ہوئیں۔

حضرت سودہؓ:

حضرت سودہؓ بھی اشراف قریش میں سے تھیں آپ ﷺ کے جد اعلیٰ لؤی پر نسب آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے ابتداء نبوت میں مسلمان ہو گئیں تھیں۔ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے انتقال کے کچھ روز بعد آپ ﷺ نے حضرت سودہؓ سے نکاح کیا۔ ان سے نکاح کا مہر چار سو درہم قرار پایا۔ اخیر عمر میں انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ

کو ہبہ کر دی تھی۔ امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں سند صحیح سے نقل کیا ہے کہ ماہ ذی الحجہ ۲۳ھ کو مدینہ منورہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے آخر میں وفات پائی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ۵۴ھ میں انتقال کیا۔ علامہ واقدیؒ نے اسی کو رائج قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت عائشہؓ:

حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت خولہؓ کو ان کے لئے پیغام نکاح دے کر بھیجا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے جبر کے لئے اس کا پیغام بھیجا تھا جسے میں منظور کر چکا ہوں چنانچہ وہاں سے اٹھ کر مطعم کے پاس پہنچے اور اسے مخاطب کر کے کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ مطعم کی بیوی نے کہا کہ تمہارے یہاں نکاح کرنے سے مجھے قوی اندیشہ ہے کہ کہیں میرا بیٹا بے دین نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ابوبکرؓ مطعم کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا کہ میری بیوی نے جو کچھ کہا ہے وہ آپ نے سن لیا ہے۔ ابوبکرؓ اس متفقہ انکار کو سمجھ گئے اور واپس آ کر حضرت خولہؓ سے کہا کہ مجھے منظور ہے آنحضرت ﷺ جس وقت چاہیں تشریف لائیں۔ حضرت سودہؓ کے بعد یا متصل ماہ شوال ۱۰ نبویؐ میں آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔ ان کا مہر بھی چار سو درہم مقرر ہوا۔ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر مبارک چھ سال تھی اور رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی اور حضور ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ ﷺ کے بعد اڑتالیس سال زندہ رہیں۔ صحابہ کرامؓ مشکل مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے سوائے ان کے کسی اور باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے زندگی کے آخری ایام ان کے حجرہ مبارکہ میں گزارے اور ابدی قیام بھی اسی حجرہ میں ہے۔ ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر مبارک ۶۶ سال تھی ان کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی اور آپؐ کی وصیت کے مطابق دیگر ازواج مطہرات کے پہلو میں رات کے وقت بقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت حفصہؓ:

حضرت حفصہؓ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ہیں بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں پہلا نکاح خنیس بن الحارث سے ہوا شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں غزوہ بدر کے بعد خنیس کا انتقال ہو گیا۔ مشہور اور رائج قول کے مطابق ۲ھ میں آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔ اللہ پاک نے بواسطہ جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو خبر دی کہ حفصہ جنت میں آپ کی زوجہ ہوں گی۔ حضرت معاویہؓ کے دور خلافت شعبان ۵۴ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وفات کے وقت عمر ساٹھ سال تھی۔

حضرت زینب بنت خزیمہؓ الملقبہ بام المساکین:

حضرت زینبؓ خنیزیمہ بن الحارث کی صاحبزادی ہیں، بہت سخی اور فیاض تھیں اس لئے زمانہ جاہلیت سے ہی

ام المساکین کے لقب سے پکاری جاتی تھیں۔ پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن جحش سے ہوا، ۳۱ھ غزوہ احد میں حضرت عبداللہ بن جحش کا انتقال ہو گیا تو عدت کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا۔ نکاح کے دو تین ماہ بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت ام سلمہ:

ام سلمہ کنیت ہے، ان کا نام ہند ہے اور ابو امیہ قرشی مخزومی کی صاحبزادی ہیں، ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے، حسن و جمال کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو مجھے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے بہت رشک ہوا۔ پہلا نکاح چچا زاد بھائی ابوسلمہ بن اسد مخزومی سے ہوا انہی کے ساتھ مشرف باسلام ہوئیں اور دونوں ہجرتیں بھی کیں ابوسلمہ بدر واحد میں شریک ہوئے۔ احد میں بازو پر زخم ہوا اسی زخم کے اثر سے ۸ جمادی الاخریٰ ۴ھ میں انتقال کیا۔ عدت گزرنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے ماہ شوال کے آخر میں ان سے نکاح کیا۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ مہر میں کچھ سامان مقرر ہوا جس کی قیمت دس درہم تھی۔ ازواج مطہرات میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا، حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ انتقال کے وقت عمر ۸۴ سال تھی، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ان کی تاریخ وفات میں شدید اختلاف ہے امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں ۵۸ھ اور علامہ واقدیؒ نے ۵۹ھ اور ابن حبان نے ۶۱ھ اور ابونعیم نے ۶۲ھ میں انتقال نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسباب اور تقریب میں اسی کو راجع قرار دیا ہے۔ (دلائل) (محل)

حضرت زینب بنت جحش:

حضرت زینب بنت جحشؓ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی امیرہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی ہیں، آپ ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل آپ کے متبنی اور آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کے نکاح میں تھیں۔ باہمی ناموفقت کی وجہ سے ان سے نباہ نہ ہو سکا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی (فلما قضیٰ زید منہا وطراً زوجنکھا) آنحضرت سے ان کا نکاح کر دیا۔ حافظ ابن سید الناسؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زینبؓ ۴ھ میں آپ کی زوجیت میں آئیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ۵ھ میں آپ سے نکاح ہوا۔ نکاح کے وقت حضرت زینبؓ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے ولیمے کا خاص اہتمام فرمایا اور بکری ذبح کر کے لوگوں کو گوشت روٹی کھلائی۔ صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم میں سب سے جلد مجھے وہ ملے گی جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کا اشارہ فیاضی کی طرف تھا لیکن ازواج نے ظاہر پر محمول کیا۔ ۲۰ھ مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ قاسم بن محمدؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت زینبؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ میں نے اپنا کفن تیار کر رکھا ہے غالباً عمر بھی میرے لئے کفن بھیجیں گے ایک کفن کام میں لے آنا اور دوسرا صدقہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے پانچ کپڑے خوشبو لگا کر کفن کے لئے بھیجے۔ حضرت عمرؓ ہی کے بھیجے ہوئے کفن میں ان کو کفنایا گیا اور ان کے اپنے بنائے ہوئے کفن کو ان کی بہن

حمنہ نے صدقہ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے جنازہ کی نماز پڑھائی انتقال کے وقت پچاس یا تریس سال عمر تھی۔

حضرت جویریہ بنت حارث بن ضرارؓ

حضرت جویریہؓ بنت حارث بن ضرار سردار بنی المصطلق کی بیٹی تھیں۔ پہلا نکاح مسامح بن صفوان مصطلقی سے ہوا جو غزوہ مریسج میں مارا گیا اس غزوہ میں حضرت جویریہؓ بنت حارث بن ضرار بھی گرفتار ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ اور چار سو درہم مہر مقرر ہوا۔ یہ نکاح ۵ھ میں ہوا اس وقت آپؐ بیس سال کی تھیں۔ اور ربیع الاول ۵۰ھ میں انتقال ہوا اس وقت آپؐ کا سن ۶۵ سال تھا۔ مروان بن حکم جو اس وقت امیر مدینہ تھے انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ

ام حبیبہ کنیت ہے اور ان کا نام رملہ ہے والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص ہے اور والد کا نام ابوسفیان بن حرب اموی قریش کے مشہور سردار کی بیٹی ہیں۔ بعثت سے ۷ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا۔ ابتداء میں ہی دونوں مسلمان ہو گئے تھے حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی وہاں جا کر ایک بیٹی پیدا ہوئی اس کا نام حبیبہ رکھا اسی کے نام پر کنیت رکھی گئی اور اسی کنیت سے مشہور ہوئیں۔ چند روز بعد عبید اللہ مرتد ہو کر عیسائی بن گیا مگر ام حبیبہؓ اسلام پر برقرار رہیں۔ عدت ختم ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے عمر بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ اگر ام حبیبہ مجھ سے نکاح کرنا چاہیں تو تم بطور وکیل نکاح پڑھو اگر بھیج دو نجاشی نے اپنی باندی ابرہہ کو یہ کہلا بھیجا کہ میرے پاس آنحضرت ﷺ کا پیام اس مضمون کا آیا ہے اگر تمہیں منظور ہو تو کسی کو اپنا وکیل مقرر کر لو۔ ام حبیبہ نے اس کو قبول کر لیا اور خالد بن سعید بن العاص کو اپنا وکیل مقرر کر لیا اور نجاشی کی باندی ابرہہ کو خوشخبری کے انعام میں ہاتھوں کے دونوں کنگن، پیروں کے پازیب اور انگلیوں کے چھلے جو سب نفرتی تھے دیدیئے۔ جب شام ہوئی تو نجاشی نے حضرت جعفر اور دوسرے تمام مسلمانوں کو جمع کر کے خود خطبہ نکاح پڑھا اور چار سو دینار مہر مقرر کیا اور اسی وقت وہ چار سو دینار خالد بن سعید کے حوالے کر دیئے۔ نکاح کے بعد نجاشی نے ولیمہ مہمانوں کو کھانا کھلایا اور کہا کہ یہ حضرات انبیاء کی سنت ہے مہر کی رقم جب ام حبیبہؓ کے پاس پہنچی تو ابرہہ کو بلا کر پچاس دینار مزید دیئے۔ لیکن ابرہہ نے یہ کہہ کر پہلا زیور اور یہ پچاس دینار واپس کر دیئے کہ مجھے بادشاہ نے تاکید کی ہے کہ میں آپ سے کچھ نہ لوں۔ اور ابرہہ نے آپ سے ایک درخواست کی کہ آنحضرت سے میرا سلام کہہ دینا اور ان سے یہ عرض کر دینا کہ میں ان کے دین کی پیروی کا رہو چکی ہوں۔ نکاح کے وقت عمر ۳۷ سال تھی اور وفات کے وقت عمر ۷۲ سال تھی۔

حضرت صفیہ بنت حبیبہ بن اخطبؓ

حضرت صفیہؓ بنی نضیر کے سردار کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد حبیبہؓ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے

ہیں۔ والدہ کا نام ضرہ ہے۔ پہلا نکاح سلام بن مشکم قرظی سے ہوا ان کے طلاق دینے کے بعد کنانہ بن ابی العقیق سے ہوا۔ کنانہ خیبر میں مقتول ہوا اور یہ گرفتار ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور یہی آزاد کی ان کا مہر قرار پائی۔ خیبر سے نکل کر آپ ﷺ مقام صہباء میں اترے جو خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے اور یہیں پر عروسی کی اور ولیمہ بھی یہیں کیا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ سب میں اعلان کر دیا گیا کہ جس کے پاس جو کچھ ہودہ لے آئے۔ ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا گیا اور اس پر سب کچھ جمع کر لیا گیا اور سب نے مل کر کھالیا۔ مقام صہباء میں تین روز قیام کیا۔ جب کوچ کا وقت آیا تو آنحضرت ﷺ نے اپنی عباء سے ان پر پردہ کیا تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے گویا کہ یہ اعلان تھا کہ یہ ام المؤمنین ہیں ام ولد نہیں۔ حضرت صفیہؓ جب خیبر سے مدینہ منورہ آئیں تو حارثہ بن نعمان کے مکان میں اتاری گئیں۔ ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر انصار کی عورتیں انہیں دیکھنے آئیں اور حضرت عائشہؓ بھی نقاب اوڑھ کر آئیں مگر آنحضرت ﷺ نے پہچان لیا جب واپس ہوئیں تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے عائشہ کیا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں ایک یہودیہ کو دیکھ آئی ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اے عائشہ یوں مت کہو وہ اسلام لے آئی ہے اور اس کا اسلام نہایت اچھا ہے۔ سعید بن مسیبؓ سے مرسل مروی ہے کہ جب حضرت صفیہؓ مدینہ منورہ آئیں تو ان کے کانوں میں سونے کا زیور تھا اس میں سے کچھ حضرت فاطمہؓ گودے دیا اور باقی کچھ دوسری عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ ماہ رمضان المبارک ۵۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت میمونہ بنت الحارث:

میمونہ آپ کا نام ہے اور والد کا نام حارث ہے اور ان کی والدہ کا نام ہند ہے۔ پہلا نکاح ابوہم بن عبد العزیٰ سے ہوا ان کے انتقال کے بعد ماہ ذی قعدہ ۷ھ میں جب آپ ﷺ عمرہ حدیبیہ کی قضاء کرنے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ نے اپنا وکیل حضرت عباسؓ کو مقرر کیا انہوں نے آپ کا نکاح حضرت میمونہؓ سے پانچ سو درہم مہر پر کیا۔ یہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ مقام سرف میں نکاح ہوا وہیں رخصتی ہوئی اور ۵۱ھ میں وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔ وہیں دفن ہوئیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ثم بنی بها:..... مدینہ آنے کے بعد نو سال کی عمر میں رخصتی کی۔

﴿۱۰۵﴾

باب ہجرت النبی ﷺ واصحابہ الى المدينة
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی مدینہ ہجرت کے بیان میں

❁ وقال عبدالله بن زيد وابوهريرة عن النبي ﷺ لولا الهجرة لكنت امرأ من الانصار
 عبدالله بن زيد اور ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن کر رہنا پسند کرتا
 وقال ابو موسیٰ عن النبي ﷺ رأيت في المنام اني اهاجر من مكة الى ارض
 اور ابو موسیٰؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں کہ
 بها نخل فذهب وهلى الى انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يشرب
 جہاں کھجور کے باغات ہیں میرا ذہن اس سے یمامہ یا ہجر کی طرف گیا لیکن یہ سرزمین تو شہر یشرب کی تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

وقال عبدالله بن زيد:..... امام بخاریؒ اس تعلیق کو باب غزوة الطائف میں موصولاً اور مطولاً لائے ہیں۔
 وابوهريرة:..... یہ بھی تعلیق ہے، باب النبوة میں مطولاً اس تعلیق کو لائے ہیں اور لولا الهجرة الخ میں بھی
 لائے ہیں۔

وهلى:..... ای وہمی۔ میرا ذہن، میرا خیال۔
 یمامہ:..... یہ یمن کا شہر ہے طائف سے دو منزلوں کے فاصلے پر واقع ہے اور ہجر یہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی
 ہے جس کے گھرے مشہور ہیں۔

(۳۸۱) حدثنا الحميدى حدثنا سفين حدثنا الاعمش قال سمعت ابا وائل
 ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا
 يقول عُدْنَا خَبَابًا فقال هاجرنا مع النبي ﷺ نريد وجه الله
 وہ فرماتے ہیں کہ ہم خبابؓ کی عیادت کے لئے گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم نے صرف اللہ کی خوشنودی کرنے کے لئے ہجرت کی
 فوقع اجرنا على الله فمنا من مضى لم ياخذ من اجره شيئا
 اللہ ہمیں اس کا اجر دے گا پھر ہمارے بہت سے ساتھی اس دنیا سے اٹھ گئے اور انہوں نے (دنیا میں) اپنے (اعمال کا) پھل نہیں دیکھا
 منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد وترك نيرة فكننا اذا غطينا بها رأسه
 انہیں میں مصعب بن عمیرؓ تھے احد کی لڑائی میں آپؐ شہید کیے گئے اور صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی جب ہم ان کی چادر سے ان کا سر ڈھانپتے
 بدت رجلاه واذا غطينا رجليه بنا راسه فلمرنا رسول الله ﷺ ان نغطي رأسه ونجعل على رجليه شيئا من اذخر
 تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں

ومنا	من	أَيَّعَتْ	له	نمرته	فهو	يهده	بها
اور ہم	میں سے	بعض ایسے بھی ہیں کہ	(ان کے پھل پک گئے ہیں)	اور وہ اس کو چن رہے ہیں			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله هاجرنا مع النبي ﷺ۔

یہ حدیث کتاب الجنازہ، باب اذا لم يجد كفناً الامایواری رأسہ "میں گزر چکی ہے۔
 نَمْرَة:..... نون کے فتح اور میم کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کی جمع نمرات اور نمود آتی ہے۔ بمعنی کساء ملون
 مخطط (دھاری دار چادر) یا اس کا معنی وہ چادر جو لوٹیاں پہنتی ہیں۔
 أَيَّعَتْ:..... بمعنی ادرکت و نضجت۔ أَيْعَ، يَيْعُ، يُونَعُ سے واحد مَوْث غَائِبِ فعل ماضی معروف کا صیغہ
 ہے بمعنی (پھل پک جانا)۔ يَهْدُبُهَا، يَقْطَعُهَا وَ يَجْتَبِهَا، هَذَبَ يَهْدِبُ، هَذَباً سے واحد مَوْث غَائِبِ فعل مضارع
 معروف ہے بمعنی، وہ اس کو چتا ہے یعنی اس دنیا میں اپنے اعمال کا پھل کھا رہا ہے، اپنے اعمال کا نفع اٹھا رہا ہے۔
 وهو يهدبها:..... وہ اس کو چتا ہے۔

(۳۸۲) حدثنا حماد هو ابن زيد عن يحيى عن محمد بن ابراهيم
هم سے مسد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد جو کہ زید کے بیٹے ہیں نے حدیث بیان کی وہ، یحییٰ سے وہ محمد بن ابراہیم سے
عن علقمة بن وقاص سمعت عمر قال سمعت النبي ﷺ يقول
وہ علقمہ بن وقاص سے انہوں نے کہا کہ میں نے عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا
الاعمال بالنية فمن كانت هجرته الى دنيا يصيها او امرأة يتزوجها فهجرته
اعمال نیت پر موقوف ہیں پس جس کا مقصد ہجرت سے دنیا ہو گا وہ اپنے اسی مقصد کو حاصل کرے گا یا مقصد کی عورت سے شادی کرنا ہو گا پس اس کی ہجرت
الى ما هاجر اليه ومن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله
اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی لیکن جس کا ہجرت سے مقصد اللہ اور اس کا رسول ہو گا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے صحیح جائے گی

اس روایت کی تحقیق و تشریح گزر چکی ہے۔

(۳۸۳) حدثنا اسحق بن يزيد الدمشقي حدثنا يحيى بن حمزة قال حدثني ابو عمرو الازاعي
ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی
عن عبدة بن ابى لبابة عن مجاهد بن جبر المكي ان عبد الله بن عمر كان يقول لا هجرة بعد الفتح
وہ عبیدہ بن ابی لبابہ سے وہ مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... اس میں ہجرت کے احکام میں سے ایک حکم کو بیان کیا گیا ہے۔
 لاہجرة بعد الفتح:..... یعنی فتح مکہ سے پہلے جو ہجرت فرض تھی وہ منسوخ ہو گئی کیونکہ مکہ دارالاسلام بن گیا اور
 باقی تمام بلاد سے اسلام کی طرف آج بھی ہجرت کا حکم باقی ہے۔

☆ قال يحيى بن حمزة	وحدثني	الاوزاعي	عن	عطاء بن ابي رباح	قال	زرت عائشة
يحيى بن حمزة	نے کہا اور مجھ سے	اوزاعی نے	حدیث بیان کی	وہ عطاء بن ابی رباح سے	کہا انہوں نے	میں نے عائشہ کی زیارت کی
مع عبيد بن عمير	الليشي	فسالنا	لها	عن	الهجرة	فقال
عبيد بن عمير	لیشی کے ساتھ اور ہم نے	آپ سے	فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا؟	انہوں نے فرمایا کہ		
لا	هجرة	اليوم	كان	المؤمنون	يفرو	احدهم
آج ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے	ایک وقت تھا	جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لئے نکلا کرتے تھے				
الى الله	والى	رسوله	مخافة	ان	يفتن	عليه
اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس خطرہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے	لیکن اب اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا اور آج					
يعبد	ربه	حيث	شاء	ولكن	جهاد	ونية
انسان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے (اس لئے ہجرت کی کوئی وجہ نہیں) البتہ غلوں نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

زرت عائشة:..... میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سوال:..... کس جگہ زیارت کی ہے؟

جواب:..... باب الطواف من الحج۔ میں گزر چکا ہے کہ جب انہوں نے ملاقات کی ہے آپؐ جبل ثمر کے پڑوس میں تشریف رکھتی تھیں۔

سوال:..... عطاء بن ابی رباح اور عبيد بن عمير لیثی حضرت عائشہؓ کے رشتہ دار ہیں؟ یا پردہ کے پیچھے بیٹھ کر زیارت کی ہے؟

جواب:..... رشتہ دار تو نہیں تھے مگر کسی شخصیت کی زیارت کے لئے جانے کا کہنا اس کے لئے ملاقات کافی ہے دیکھنا کوئی ضروری نہیں۔

ولكن جهاد ونية:..... اس کی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری کتاب الجہاد ص ۵۴۶ پر گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ کی جائے (مرتب)

یعبد ربہ حیث شاء..... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفار عبادت میں رکاوٹ نہ بنیں تو کفار کے ملک میں رہ سکتا ہے ورنہ ہجرت واجب ہے۔

(۳۸۴)	حدثنا زكريا بن يحيى	حدثنا ابن نمير قال هشام فاخبرني ابي
ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی کہا ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی		
عن عائشة ان سعدا قال اللهم انك تعلم انه ليس احد احب الي ان اجاهدكم فيك من قوم		
وہ عائشہؓ سے کہ سعدؓ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی پسند نہیں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں		
كذبوا رسولك واخرجوه اللهم فاني اظن انك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم		
جس نے تیرے رسول ﷺ کی تکذیب کی اور انہیں نکالا اے اللہ لیکن تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا		
وقال ابان بن يزيد حدثنا هشام عن ابيه اخبرني عائشة		
اور ابان بن یزید نے بیان کیا کہ ہمیں سے ہشام نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ مجھے عائشہؓ نے خبر دی کہ		
من قوم كذبوا نبيك واخرجوه من قريش		
(یہ الفاظ سعدؓ نے فرمائے تھے)	من قوم کذبوا نبيك واخرجوه من قريش،	

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله واخرجوه، ای کانوا سببا لخروجه من مكة الى المدينة وخرجوه هذا هو الهجرة۔

بنی قریظہ:..... جن کا قصہ سورۃ احزاب آیت نمبر ۲۶-۲۷ میں اللہ پاک نے خود بیان فرمایا ہے۔
وقال ابان:..... اس سے اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ عبد اللہ بن نمیر نے جس طرح ہشامؓ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ابان بن یزید عطار نے بھی اس میں ان کی موافقت کی ہے لیکن دونوں کی روایتوں میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ عبد اللہ بن نمیر کی روایت میں ”من قوم“ مبہم ہے ان کی تعیین نہیں جبکہ ابان بن یزید کی روایت میں قوم کی تعیین و تفسیر کی گئی ہے کہ آنحضرت و کوجھلانے والی قوم قریش ہے۔

سوال:..... علامہ داؤدیؒ تو فرماتے ہیں قریش کا لفظ محفوظ نہیں بلکہ قوم سے مراد بنو قریظہ ہیں جن کے خلاف حضرت سعد بن معاذؓ نے فیصلہ دیا تھا لہذا قوم کے مصداق کو متعین کرنا ہوگا؟

جواب:..... علامہ یحییٰؒ فرماتے ہیں روایات ثابتہ اور ظنیہ (جس کا معنی ظن و خیال پر مبنی ہو) میں جب تعارض آجائے تو روایات ثابتہ کو لیا جاتا ہے ظنیہ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لہذا آنحضرت ﷺ کو جھلانے والی قوم سے مراد قوم قریش ہے جیسے ابان بن یزید نے حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ اس کی تائید مغازی میں آنے والی ایک روایت سے بھی

ہوئی ہے۔ حضرت سعد بن معاذؓ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں ” فان كان بقي من حرب قریش شئ فابقي لهم حتى اجاهد هم فيك “ ایک اور حدیث میں آتا ہے ” واخرجوه هم قریش لانهم الذين اخرجوه واما بنو قريظة فلا “ بنو قريظة نے معاہدہ توڑ کر غزوہ احزاب کے موقع پر کفار مکہ کی حمایت تو کی ہے لیکن آنحضرت ﷺ کو مدینہ منورہ سے تو نہیں نکالا۔

(۳۸۵)	حدثني مطر بن الفضل	حدثنا روح	حدثنا هشام
ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی کہ ہم سے روح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی			
قال حدثنا عكرمة عن ابن عباس قال بعث رسول الله ﷺ لاربعين سنة فمكث بمكة ثلث عشر			
ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے اور مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے			
يوحى اليه ثم امر بالهجرة فهاجر عشر سنين ومات وهو ابن ثلث وستين			
وحي جاتی تھی آپ کی طرف پھر ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ نے دس سال ہجرت کے بعد گزراے اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ کی عمر تیرہ سال تھی			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

هاجر عشر سنين:..... آپ ﷺ ہجرت کے بعد دس سال مدینہ منورہ میں رہے۔ ۵۳ سال تک مکہ میں رہے، ۶۳ سال کی کل عمر پائی۔

(۳۸۶)	حدثني مطر بن الفضل	حدثنا روح بن عبادة	حدثنا زكريا بن اسحق
ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ہم سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی			
حدثنا عمرو بن دينار عن ابن عباس قال مكث رسول الله ﷺ بمكة ثلث عشر			
ہم سے عمرو بن دینار نے اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ رسول ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا			
وتوفي	وهو	ابن	ثلث وستين
(زول جی کے سلسلے کے بعد) اور جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر تیرہ سال تھی			

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان كونه بمكة بعد بعثته ثلاث عشرة سنة بدل على ان بقية عمره

كانت في المدينة وهو بالضرورة يدل على الهجرة من مكة الى المدينة۔ یہ مطر بن فضلؓ سے دوسرا طریق ہے۔

(۳۸۷)	حدثنا اسمعيل بن عبد الله	قال حدثني مالك	عن ابى النضر مولى عمر بن عبيد الله
ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی وہ عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو النضر سے			

عن عبید یعنی ابن حنین عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیره اللہ وہ عبید یعنی ابن حنین سے وہ ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر بیٹھے پس فرمایا اپنے ایک بندے کو اللہ نے اختیار دیا ہے بین ان یؤتیہ من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اپنے لئے پسند کرے یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے اسے پسند کر لے، اس بندے نے پسند کر لیا ما عنده فبکی ابو بکر وقال فديناک بابائنا وامهاتنا فعجبنا له اللہ کے ہاں ملنے والی چیز کو اس پر ابو بکرؓ نے لگے اور عرض کی ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہمیں ابو بکرؓ کے اس طرز عمل پر حیرت ہوئی وقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله ﷺ عن عبد خیره الله بین ان یؤتیہ من زهرة الدنيا بعض لوگوں نے کہا کہ اس بزرگ کو دیکھئے آپ ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اللہ نے اختیار دیا تھا دنیا کی نعمتوں وبين ما عنده وهو يقول فديناک بابائنا و امهاتنا اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں فكان رسول الله ﷺ هو المخیر وكان ابو بکر هو اعلمنا به وقال رسول الله ﷺ لیکن آپ ﷺ کو بھی ان دو میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکرؓ میں سب سے زیادہ اس سلسلے میں باخبر تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابابکر ولو كنت متخذنا خلیلا من امتی لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی محبت اور مال کے ذریعے مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکرؓ ہیں اگر میں اپنی امت میں کسی کو خلیل بنا سکتا لاتخذت ابابکر الا خلة الاسلام لا یقین فی المسجد خوخة الا خوخة ابی بکر تو ابو بکرؓ کو بنا تا مگر اسلام کی محبت مسجد میں اب کوئی دروازہ کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سواء ابو بکرؓ کے گھر کی طرف کھلنے والا دروازہ

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت: آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ اپنی محبت اور مال کے ذریعے مجھ پر احسان کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ابوالنضر: نام، سالم۔

قال الناس: قائل ابو سعیدؓ ہیں "الاخوخة ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ ابو بکر صدیق کے دروازہ والی جگہ پر آج بھی یہ عبارت لکھی ہے۔ هذه خوخة ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ

انظروا الى هذا الشيخ: وہ اس تقدیر سے تعجب کرتے تھے کیونکہ دونوں کلاموں میں مناسبت انہیں سمجھ نہیں آتی تھی۔ بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ مخیر حضور ﷺ خود ہی تھے اللہ نے آپ ﷺ کو اختیار دیا تھا دنیا میں رہنے

یا آخرت کی طرف جانے کا۔

وکان ابو بکر هو اعلمنا:..... صحابہؓ نے اقرار کیا کہ ابو بکرؓ ہمارے اندر زیادہ علم والے تھے۔

اِنَّ مِنْ اَمَنَ النَّاسِ:..... اَمَن میں من بمعنی عطاء ہے معنی ہوگا کہ زیادہ خرچ کرنے والے لوگوں سے اَمَن، منت سے نہیں کیونکہ حضور ﷺ پر کسی کا کوئی احسان نہیں۔

(۳۸۸) حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل قال ابن شهاب فاخبرني عروة بن الزبير
هم من بني بن بكير نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی
ان عائشة زوج النبي قالت لم أعقل أبوى قط الا وها يدينان الدين
کہ بے شک نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا
ولم يمر علينا يوم الا يأتينا فيه رسول الله ﷺ طرفي النهار بكرة وعشية فلما أُبْتَلِيَ المسلمون
اور کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا جس دن آپ ﷺ صبح و شام ہمارے گھر دووں وقت تشریف نہ لاتے ہوں پھر جب مکہ میں مسلمانوں کو ستایا جانے لگا
خرج ابو بكر مهاجرا نحو ارض الحبشة حتى اذا بلغ برک الغمام لقيه ابن الدغنة وهو سيد القارة
تو ابو بکر حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے جب مقام برک الغمام پر پہنچے تو آپ کی ملاقات ابن الدغنے سے ہوئی وہ قبیلہ قارہ کا سردار تھا
فقال اين تريد يا ابا بكر قال اخرجني قومي فاريد ان اسيح في الارض
اس نے پوچھا ابو بکر کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ چلوں پھروں زمین میں
واعبد ربي قال ابن الدغنة لا يخرج ولا يخرج انك تكسب المعدم
اور اپنے رب کی عبادت کرو ابن الدغنے نے کہا کہ ابو بکر تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکلتا چاہئے اور نہ نکالا جانا چاہئے تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو
وتصل الرحم وتحمل الكل وتقرى الضيف وتعين على نوائب الحق
اور صلہ رکھتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، ہر حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتے ہو
فانا لك جار ارجع واعبد ربك ببلدك فرجع وارتحل معه ابن الدغنة
میں تمہیں پناہ دیتا ہوں واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو چنانچہ آپ واپس آ گئے اور ابن الدغنے بھی آپ کے ساتھ واپس آیا
فطاف ابن الدغنة عشية في اشراف قريش فقال لهم ان ابا بكر لا يخرج مثله
اس کے بعد ابن الدغنے قریش کے تمام سرداروں کی طرف شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا کہ ابو بکر جیسے شخص کو نہ خود نکلتا چاہئے
ولا يخرج اتخرجون رجلا يكسب المعدم ويصل الرحم ويحمل الكل ويقرى الضيف
اور نہ نکالنا چاہئے کیا تم ایک ایسے شخص کو نکال دو گے جو محتاجوں کی مدد کرتا ہو صلہ رکھتا ہو ہر حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتے ہو

ويعين على نوائب الحق فلم تكذب قریش بجوار ابن الدغنة وقالوا لابن الدغنة مر ابا بکر
اور حق کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتا ہو قریش نے ابن الدغنے کی پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابو بکر سے کہہ دو کہ
فليعبد ربه في داره فليصل فيها وليقرأ ما شاء ولا يؤذينا بذلك
اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر کیا کریں وہیں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے وہیں کریں اپنی ان عبادات سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں
ولا يستعلن به فاننا نخشى ان يفتن نساءنا وابناءنا فقال ذلك ابن الدغنة لابی بکر
اور اس کا اظہار و اعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں خطر ہے کہ کہیں ہمارے بچے اور عورتیں اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں یہ باتیں ابن الدغنے نے ابو بکر سے بھی آ کر کہہ دیں
فلبت ابو بکر بذلك يعبد ربه في داره ولا يستعلن بصلاته
کچھ دنوں تک تو آپ اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کیا کرتے تھے نہ نماز سر عام پڑھتے تھے
ولا يقرأ في غير داره ثم بدا لابی بکر فابتنى مسجدا بفناء داره
اپنے گھر کے کسی جگہ تلاوت کا پاک کرتے تھے لیکن یہ ظاہر ہو کر کے لئے پہلے کے خلاف انہوں نے اپنے گھر کے باہر نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ بنائی
وكان يصلي فيه ويقرأ القرآن فيتصدق عليه نساء المشركين وابناؤهم
اور نماز پڑھنے شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے لگا
وهم يعجبون منه وينظرون اليه وكان ابو بکر رجلا بكاء لا يملك عينيه اذا قرأ القرآن
وہ سب حیرت اور پسندیدگی سے انہیں دیکھتے رہا کرتے تھے ابو بکر بڑے نرم دل تھے جب تلاوت کرتے تو آنسو کو روک نہ سکتے تھے
وافرغ ذلك اشراف قریش من المشركين فارسلوا الى ابن الدغنة فقدم عليهم فقالوا
اس صورت حال سے قریش کے مشرکین گھبرا گئے اور انہوں نے ابن الدغنے کو بلا بھیجا جب ابن الدغنے آیا تو انہوں نے کہا کہ
انا كنا اجزنا ابا بکر بجوارك على ان يعبد ربه في داره فقد جاوز ذلك
ہم نے ابو بکر کے لئے تمہاری پناہ اس شرط کے ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر کیا کریں مگر انہوں نے خلاف ہدٰی کی ہے
فابتنى مسجدا بفناء داره فاعلن بالصلوة والقراءة فيه وانا قد خشينا ان يفتن نساءنا وابناءنا
اور اپنے گھر کے باہر ایک جگہ بنا کر سر عام نماز پڑھنے اور تلاوت کرنے لگے ہیں ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں
فانته فان احب ان يقتصر على ان يعبد ربه في داره فعل وان ابى الا ان يعلن بذلك
پس تم انہیں روک دو اگر انہیں یہ شرط منظور ہو اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کیا کریں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ اظہار پر مصر ہیں
فسله ان يرد اليك ذمتك فاننا قد كرهنا ان نخفرك ولسنا مقرين لابی بکر الا استعلان
تو ان سے کہو کہ تمہاری پناہ واپس دے دیں کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری دی ہوئی پناہ کو توڑیں لیکن ہم ابو بکر کے اس اعلان کو برداشت نہیں کر سکتے

قالت عائشه فاتی ابن الدغنه الى ابی بکر فقال قد علمت الذی عاقدت لك علیه
عائشه نے بیان کیا کہ پھر ابن الدغنه ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے
فاما ان تقتصر علی ذلک واما ان ترجع الی ذمتی فانی لا احب ان تسمع العرب انی اخفرت فی رجل
اب یا آپ اس شرط پر قائم رہیں یا پھر میرے عہد کو واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارہ نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ بے شک میں اپنی پناہ توڑا گیا
عقدت له فقال ابو بکر فانی ارد الیک جوارک وارضى بجوار الله
جو میں نے ایک شخص کو دی تھی اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عزوجل کی پناہ پر راضی اور خوش ہوں
والنبی ﷺ یومئذ بمکة فقال النبی ﷺ للمسلمین انی اريت دار هجرتکم
اور حضور اکرم ﷺ ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے خواب میں دکھائی گئی ہے
ذات نخل بین لا بتین وهما الحرثان فهاجر من هاجر قبل المدينة
وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھر لیے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنہوں نے ہجرت کرنا تھی انہوں نے ہجرت کی
ورجع عامة من کان هاجر بارض الحبشة الی المدينة وتجهزا ابوبکر قبل المدينة
اور جو حضرات برزین حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے ابوبکرؓ نے بھی مدینہ ہجرت کی تیاری شروع کی
فقال له رسول الله ﷺ علی رسلک فانی ارجو ان یؤذن لی فقال ابوبکر
لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لئے توقف کرو مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی، ابوبکرؓ نے عرض کی
وهل ترجو ذلک بابی انت قال نعم فحبس ابوبکر نفسه
کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ابوبکرؓ نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا
علی رسول الله ﷺ لیصحبه وعلف راحلتین کانتا عنده ورق السمر وهو الخبط اربعة اشهر
آپ ﷺ کی رفاقت سفر کے شرف کے خیال سے اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں لیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار مہینے تک
قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة فیما نحن یوما جلوس فی بیت ابی بکر فی نحر الظهيرة قال قائل
کہا ابن شہاب نے کہا عروہ نے کہ عائشہؓ نے فرمایا ایک دن ہم ابوبکرؓ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے بھری دوپہر تھی کہ کسی نے کہا
لابی بکر هذا رسول الله ﷺ متقنعا فی ساعة لم یکن یاتینا فیها فقال ابوبکر
ابوبکرؓ سے رسول ﷺ سر ڈھانپے ہوئے تشریف لارہے ہیں، آپ ﷺ کا معمول ہمارے ہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا ابوبکرؓ بولے
فداء له ابی وامی واللہ ماجاء به فی هذه الساعة الا امر قالت
یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اللہ کی قسم نہیں لائی آپ کو اس گھڑی میں مگر اہم چیز انہوں نے بیان کیا کہ

فجاء رسول الله ﷺ فاستاذن فاذن له فدخل فقال النبي ﷺ
 پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور اندر آئے کی اجازت چاہی ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ
 لابی بکر اخرج من عندک فقال ابو بکر انما هم اهلک بابی انت یا رسول الله
 اب ابو بکر یہاں سے سب کو اٹھا دو ابو بکرؓ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں اس وقت سب گھر کے ہی افراد ہیں میرے ماں باپ آپ پرندہ ہوں یا رسول الله
 قال فانی قد اذن لی فی الخروج فقال ابو بکر الصحابة
 آپ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے، ابو بکرؓ نے عرض کی کیا مجھے بھی رفاقت سفر کا شرف حاصل ہوگا؟
 بابی انت یا رسول الله قال رسول الله ﷺ نعم قال ابو بکر فخذ بابی انت یا رسول الله
 میرے ماں باپ آپ پرندہ ہوں اس لئے کہ رسول آپ نے فرمایا کہ ہاں، انہوں نے عرض کی آپ لے لیجئے، یا رسول الله میرے ماں باپ آپ پرندہ ہوں
 احدی راحلتی ہاتین قال رسول الله ﷺ بالثمن قالت عائشة فجھزنا ہما احث الجھاز
 ان دونوں میں سے ایک کو آپ ﷺ نے فرمایا لیکن قیمت سے! عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ ہم نے جلدی جلدی ان کے لئے تیاریاں شروع کر دیں
 وصنعا لهما سفرة فی جراب فقطعت اسماء بنت ابی بکر قطعة من نطاقتها فربطت به علی فم الجراب فہذا سمیت ذات النطاق
 اور کچھ اور سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے پٹکے کے ٹکڑے کر کے تھیلے کا منداں سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق پڑ گیا
 قالت ثم لحق رسول الله ﷺ وابو بکر بغار فی جبل ثور فمکثا فیہ ثلث لیل بیت عندهما عبد الله بن ابی بکر
 عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر رسول الله ﷺ اور ابو بکرؓ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گزاریں عبد الله بن ابی بکرؓ رات وہیں جا کر گزارتے تھے
 وهو غلام شاب ثقف لقن فیدلج من عندهما بسحر فیصبح مع قریش بمكة کنابت فلا یسمع امر
 سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح اتنی سویرے مکہ پہنچ جاتے تھے کہ وہیں رات گذاری ہو اور پھر جو کچھ بھی سنتے تھے
 یکتاذان به الا وعاء حتی یأتیہما بخبر ذلک حین یختلط الظلام
 اور جس کے ذریعے ان حضرات کے خلاف کارروائی کیلئے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آکر پہنچاتے
 فیرعی علیہما عامر بن فہیرۃ مولی ابی بکر منعة من غنم فیربعھا علیہا حین تذهب ساعة من العشاء
 ابو بکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہؓ ان کے لئے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گذر جاتی تو اسے غار میں لاتے تھے
 فیستان فی رسل وهو لبن منحتہما ورضیفہما حتی ینعق بها عامر بن فہیرۃ بغلس
 یہ حضرات تازہ دودھ پی کر آرام پاتے تھے جو کہ اگلی بکریوں سے حاصل شدہ گرم شکر یز سے ملا گیا ہوتا تھا صبح منداں میرے ہی عامر بن فہیرہؓ سے نکل آتا تھا
 یفعل ذلک فی کل لیلۃ من تلک اللیلاتی الثلث واستاجر رسول الله ﷺ وابو بکر رجلا من بنی الدیل وهو من بنی عبد بن عدی
 ان تین راتوں میں روزانہ ان کا ان کا یہی دستور تھا ابو بکرؓ نے بنی الدیل جو بنی عبد بن عدیؓ کی شاخ تھی کے ایک شخص کو اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا

ہادیٰ خربت و الخربت الماهر بالہدایۃ قد غمس حلفا فی ال العاص ابن ابی وائل السہمی و هو علی دین کفار قریش فامناه
 راستہ بتانے کے لئے یہ شخص راستوں کا بڑا ماہر تھا آل عاص بن سہمی کا یہ حلیف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا ان حضرات نے اس پر اعتماد کیا
 فدفعوا الیہ راحلتیہما و واعداه غار ثور بعد ثلاث لیل براحلتیہما
 اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالے کر دیئے قرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گزار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات سے ملاقات کرے دونوں اونٹ لے کر
 صبح ثلاث وانطلق معہما عامر بن فہیرۃ والدلیل فاخذ بہم علی طریق السواحل
 چنانچہ تیسری رات کی صبح کو گیا اب عامر بن فہیرہ یہ راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساتھ لے کر روانہ ہوا ساحل کے راستے سے ہوتے ہوئے
 قال ابن شہاب واخبرنی عبدالرحمن بن مالک المدلجی و هو ابن اخی سراقۃ بن مالک بن جعشم ان اباه اخبرہ
 ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمن بن مالک مدلجی نے خبر دی اور وہ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بیٹے تھے کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی
 انه سمع سراقۃ بن جعشم یقول جاءنا رسل کفار قریش یجعلون فی رسول اللہ ﷺ وابی بکر
 اور انہوں نے سراقہ بن مالک بن جعشم کو یہ کہتے سنا کہ کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ
 دية كل واحد منهما لمن قتله او اسره فینما انا جالس فی مجلس من مجالس قومی بنی مدلج
 میں سے ہر ایک کے بدلے میں موائٹ دیے جائیں گے اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ
 اقبل رجل منهم حتی قام علینا ونحن جلوس فقال یا سراقۃ انی قد رأیت انفا اسودۃ بالساحل
 ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا سراقہ ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں
 اراہا محمدا واصحابہ قال سراقۃ فعرفت انہم ہم فقلت له انہم لیسوا بہم
 میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں سراقہ نے کہا کہ میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح ہے لیکن میں نے اسے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں
 ولکنک رأیت فلانا وفلانا انطلقوا باعیننا ثم لبثت فی المجلس ساعة ثم قمت فدخلت
 لیکن تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہو گا وہ ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا
 فامرت جاربتی ان تخرج بفرسی وہی من وراء اکمة فتعسبہا علی واخذت رمحی فخرجت بہ من ظہر البیت
 اور اپنی باندی سے کہا کہ وہ نیلے پر کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا
 فخططت بزجہ الارض وخفضت عالیہ حتی اتیت فرسی فرکتہا
 میں نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا چلا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا تھا
 فرفعتہا تقرب بی حتی دنوت منهم فعرثت بی فرسی
 اور تیز فاری کے ساتھ اسے لے چلا جتنی سرعت کے ساتھ بھی میرے لیے ممکن تھا آخر لامر میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا اسی وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی

فخورت عنها فقامت فاهويت يدي الى كنانتي فاستخرجت منها الازلام فاستقسمت بها اضرم ام لا
 اور مجھ میں پر گرایا لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا دایاں ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے قال لی کہ آیا میں اسے نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں
 فخرج الذي اكره فرکت فرسی وعصيت الازلام تقرب بي
 قال وہنگی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا لیکن میں دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے قال کی پروا نہیں کی پھر میرا گھوڑا مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑا لیے جا رہا تھا
 حتى اذا سمعت قراءة رسول الله ﷺ وهولا يلتفت وابوبكر يكثر الالتفات
 آخر جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرات سنی حضور ﷺ میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن ابوبکر بار بار مڑ کر دیکھتے تھے
 ساخت يدا فرسی في الارض حتى بلغنا الركتين فخورت عنها ثم زجرتها
 تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لئے ڈانٹا
 فهضت فلم تكد تخرج يديها فلما استوت قائمة
 میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا پھر اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو
 اذا لاثر يديها غبار ساطع في السماء مثل الدخان فاستقسمت بالازلام فخرج الذي اكره
 اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار کھڑکی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا پھر میں نے تیروں سے قال نکال پس وہی قال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا
 فناديتهم بالامان فوقفوا فرکت فرسی حتى جنتهم
 اس وقت میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لئے پکارا میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا
 ووقع في نفسي حين لقيت ما لقيت من الحبس عنهم ان سيظهر امر رسول الله ﷺ
 ان تک برے ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھ کو کا گیا اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آکر رہے گی
 فقلت له ان قومك قد جعلوا فيك الدية واخبرتهم اخبار ما يريد الناس بهم
 میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لئے سوا دتوں کے انعام کا اعلان کیا ہے پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی
 وعرضت عليهم الزاد والمتاع فلم يرزاني ولم يسألاني
 میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن حضور ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا اور مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا
 الا ان قال اخف عنا فسالته ان يكتب لي كتاب امن فامر عامر بن فهيرة
 صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام لےنا لیکن میں نے عرض کیا کہ آپ میرے لیے اس کی تحریر لکھ دیجئے حضور ﷺ نے عامر بن فهيرة کو حکم دیا
 فكتب لي في رقعة من ادم ثم مضى رسول الله ﷺ قال ابن شهاب فاخبرني عروة بن الزبير
 اور انہوں نے چڑے کا ایک رقمہ تحریر اس کی پیروی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ

ان رسول اللہ ﷺ لقی الزبیر فی ركب من المسلمين كانوا تجارا قافلین من الشام
 رسول اللہ ﷺ کی ملاقات زید سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے واپس آ رہے تھے
 فکسا الزبیر رسول اللہ ﷺ و ابا بکر ثياب بياض
 زبیرؓ نے حضور ﷺ اور ابوبکرؓ کے لئے سفید پوشاک پیش کیا
 وسمع المسلمون بالمدينة بمخرج رسول اللہ ﷺ من مكة فكانوا يغدون كل غداة الى الحرة
 ابھر مدینہ میں بھی مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حرہ تک آتے تھے
 فينتظرونه حتى يردهم حر الظهيرة فانقلبوا يوما بعد ما اطالوا انتظارهم
 حضور ﷺ کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو دوپہر کی گرمی واپس لوٹاتی پس ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب واپس آ گئے
 فلما اوو الى بيوتهم اوفى رجل من يهود على اطم من آطامهم لامر ينظر اليه فصر برسول اللہ ﷺ واصحابه
 اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے سے غور سے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے
 مبعضين يزول بهم السراب فلم يملك اليهودي ان قال باعلى صوته يامعاشر العزب هذا جدكم
 اس وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کیے ہوئے تھے اور بہت دور تھے یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے معشر عرب تمہارے بزرگ آ گئے ہیں
 الذى تنتظرون فنار المسلمون الى السلاح فتلقوا رسول اللہ ﷺ بظهر الحرة
 جن کا تمہیں انتظار تھا مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضور ﷺ کا مقام حرہ پر پہنچنے سے قبل استقبال کیا
 فعدل بهم ذات اليمين حتى نزل بهم فى بنى عمرو بن عوف وذلك يوم الاثنين من شهر ربيع الاول
 آپ نے ان کے ساتھ دائیں طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا یہ رجب الاول کا مہینہ تھا اور پیر کا دن تھا
 فقام ابو بکر للناس وجلس رسول اللہ ﷺ صامتا فطلق من جاء من الانصار ممن لم ير رسول اللہ ﷺ يجي ابا بکر
 ابوبکرؓ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور حضور ﷺ بیٹھے رہے انصار کے جن افراد نے حضور ﷺ کو پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکرؓ کو سلام کر رہے تھے
 حتى اصاب الشمس رسول اللہ ﷺ فاقبل ابو بکر حتى ظلل عليه بردائه فعرف الناس رسول اللہ ﷺ عند ذلك
 حتی کہ حضور ﷺ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکرؓ نے اپنی چادر سے حضور ﷺ پر سایہ کیا اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا
 فلبث رسول اللہ ﷺ فى بنى عمرو بن عوف بضع عشرة ليلة واسس المسجد الذى اسس على التقوى
 حضور ﷺ نے بنی عمرو بن عوف میں دس دن سے کچھ زمانہ قیام کیا اور وہ مسجد جس کی تقویٰ پر بنیاد ہے قرآن کے بیان کے مطابق وہ اسی زمانہ میں تعمیر ہوئی
 وصلى فيه رسول اللہ ﷺ ثم ركب راحلته فصار يمشى معه الناس حتى
 اور حضور ﷺ نے اسی میں نماز پڑھی پھر آں حضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ

برکت عند مسجد الرسول ﷺ بالمدينة وهو يصلى فيه يومئذ رجال من المسلمين
 حضور ﷺ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر آ کر بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان جوانوں میں نماز ادا کرتے تھے
 وكان مربدا للتمر لسهيل وسهل غلامين يتيمين في حجر اسعد بن زرارۃ
 اور کھجور کا کھلیان یہاں لگتا تھا یہ جگہ سہیل اور سہل دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی یہ دونوں بچے سعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے
 فقال رسول الله ﷺ حين برکت به راحلته هذا ان شاء الله المنزل ثم دعا رسول الله ﷺ الغلامين
 جب اونہی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے اس کے بعد آپ نے دونوں بچوں کو بلوایا
 فساومهما بالمربد ليتخذہ مسجدا فقالا بل نهيه لك يا رسول الله
 اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہتا کہ وہاں مسجد تعمیر ہو سکے دونوں بچوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ ہم یہ جگہ آپ کو بہہ کریں گے
 فابى رسول الله ﷺ ان يقبلہ منہما ہبۃ حتی اتباعہ منہما ثم بناہ مسجدا
 لیکن حضور ﷺ نے بہہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ زمین قیمت ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی
 وطلق رسول الله ﷺ ينقل معهم اللبن في بنيانه ويقول وهو ينقل اللبن
 اور شروع ہوئے رسول اللہ ان کے ساتھ تعمیر میں اینٹیں منتقل کرنے لگے اور آپ اینٹیں نقل کرتے ہوئے کہہ رہے تھے
 هذا الحمال لا حمال خبير ☆ هذا ابر ربنا واطهر ، ويقول
 یہ بوجھ اٹھانا خیر کا بوجھ اٹھانا نہیں ہے ☆ یہ ہمارے رب کے نزدیک بہت بڑی نیکی اور طہارت کا کام ہے اور فرما رہے تھے
 اللهم ان الاجر اجر الآخرة ☆ فارحم الانصار والمهاجرة
 اے اللہ بے شک اجر تو بس آخرت کا ہی ہے ☆ پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم کر دے
 فتمثل بشعر رجل من المسلمين لم يسم لي قال ابن شهاب
 پس مثال بیان کی مسلمانوں میں سے ایک شخص کے شعر کے ساتھ مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہے ابن شہاب نے کہا کہ
 ولم يبلغنا في الاحاديث ان رسول الله ﷺ تمثل ببیت شعر تام غير هذه الابيات
 اور نہیں پہنچی ہمیں احادیث میں یہ بات کہ حضور ﷺ اس شعر کے سوا کسی بھی شاعر کے پورے شعر کو مثال کے طور پر بیان کیا ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاهرة۔

اس حدیث کا ابتدائی جزء کتاب الصلوٰۃ، باب المسجد یكون فی الطریق، میں گزر چکا ہے۔

کتاب الاجارہ، باب استنجار المشرکین عند الضرورة، کتاب الادب صاحبہ کل یوم او بکرۃ وعشیۃ کے علاوہ بھی امام بخاریؒ اس حدیث کو کئی مقامات پر مختصر لائے ہیں اور یہاں مطوّل لائے ہیں۔

ابوی:..... (۱) ابوبکر صدیقؓ (۲) ام رومان یہ لفظ تثنیہ ہے یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔ مفعولیت کی وجہ سے منصوب ہے۔

بَرَک الغضاد:..... یہ مکہ مکرمہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر یمن کی طرف سمندر کے کنارے واقع ایک شہر کا نام ہے۔

ابن الدغنه:..... اہل لغت دال کے ضمہ اور غین کی تشدید کے ساتھ کہتے ہیں اور محدثین دال کے فتح، غین کے کسرہ اور نون کی تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں! نام اس کا حارث بن زید ہے۔ دغنه اس کی ماں کا نام ہے۔

سید القارۃ:..... قارہ، بنی الہون کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔

ان اسیح فی الارض:..... حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی جہت سفر نہیں بتلائی اس لئے کہ ابن دغنه کا فر تھا۔ تکسب المعدم:..... اپنے غیر کے لئے مال معدوم کما تے ہو اور تبرعاً اس کو دیتے ہو۔

تحمل کل:..... کل، کمال سے ہے بمعنی تھک جانا، یہاں مراد ضعیف، یتیم، عیال سب ہیں یعنی جو لوگ اپنے معاملہ میں مستقل نہ ہوں۔ مطلب ہوگا کہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے ہیں۔

فلم تکذب قریش:..... ہر وہ چیز جس کو رد کیا جائے اس کو کذب سے تعبیر کر دیتے ہیں معنی ہوگا کہ ابن دغنه کی پناہ کو انہوں نے رد نہیں کیا۔

فابتنی مسجداً بفناء دارہ:..... فناء سے مراد وہ جگہ ہوتی ہے جو باہر سے کھلی ہو۔ اور یہ پہلی مسجد ہے جو کہ اسلام میں بنائی گئی۔ باب الفہد کے سامنے چند گز کے فاصلے پر اسی جگہ نیچے ہوٹل ہے اور اوپر مسجد بنائی ہے حج کے دنوں میں نمازیوں کی صفیں مسجد ابی بکر صدیقؓ سے بھی آگے تک چلی جاتی ہیں۔

مسئلہ مستنبطہ:..... جس کے گھر کے پاس فراخ راستہ ہو وہ اس سے نفع حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ گذرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

فیتقذف علیہ:..... آپؐ پر قریش کی عورتیں ازدحام کر کے ٹوٹ پڑتیں کثرت کی وجہ سے۔ بعض بعض پر گر پڑتیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب قرآن پڑھتے تھے تو بہت روتے تھے جس کی وجہ سے مشرک گھبراتے تھے۔

الصحابۃ فقال ابوبکر:..... پس ابوبکر نے کہا کہ کیا آپؐ میرے ساتھ ہونے کا ارادہ کرتے ہیں یا یہ کہ میں ساتھ ہونے کا ارادہ کروں۔

بالثمن:..... یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کو قیمتوں کا۔ علامہ واقدیؒ سے منقول ہے کہ اس اونٹنی کی قیمت آٹھ سو درہم تھی اور یہی سواری قصویٰ کہلاتی تھی۔ حضور ﷺ کے بعد تھوڑی عرصہ زندہ رہی۔

فجهزناهما:..... ہم نے ان کو جلدی تیار کیا۔

سفرة:..... مراد اس سے زاد تو شہ سامان سفر ہے۔ اصل میں سفرہ اس زاد کو کہا جاتا ہے جو مسافر کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ واقدیؒ نے کہا کہ سفرہ جو مذکور ہے وہ بچی ہوئی بکری تھی۔

يُكْتَلَانِ:..... یہ ماخوذ ہے ان کے محاورے کدت الرجل سے بمعنی جب کہ تو کسی کے لئے تکلیف کو طلب کرے اور اس کے لئے تدبیر کرے۔

الْأَوْعَاءُ:..... کوئی چیز بھی سنتے تھے تو یاد کرتے تھے یعنی ان کی تدابیر اور خفیہ باتیں اور اندھیرا چھا جانے کے بعد غار میں تشریف لے جاتے۔

فی رسل:..... رسل وہ دودھ جو تازہ ہو۔

رَضِيفُهَا:..... تازہ دودھ میں گرم پتھر ڈال دیا جائے تاکہ اس دودھ کی ٹھنڈک ختم ہو جائے اور بعض نے کہا کہ رضیف وہ اونٹنی جس کا دودھ دوہا جائے۔

حتى ينق بھا عامر بن فھیرہ:..... یہاں تک کہ اندھیرے میں عامر بن فھیرہ اپنی بکریوں اور اونٹیوں کو آواز دیتے تھے اور تین راتوں تک ایسے ہی کرتے رہے۔

عامر بن فھیرہ کے مختصر حالات:..... آپؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے غلام تھے اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپؓ کو خرید کر آزاد کیا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو تین دن تک غار ثور میں دودھ پلاتے رہے۔ غزوہ بیر معونہ میں آپؓ گوشہید کیا گیا شہادت کے وقت آپؓ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

رجلا من بنی الدیل:..... رجل سے مراد عبداللہ بن اریقظ ہے۔

خریتا:..... جو راہ دکھانے میں ماہر ہو۔

قد غمس حلفا:..... وہ حلیف تھا عاص بن وائل سھمی کا۔ غمس سے ایک اصطلاح مراد ہے کہ جب وہ قسمیں کھاتے تو اپنا ہاتھ خون یا خوشبو یا کسی اور چیز میں ڈبوتے تھے اور یہ فعل قسموں کی تاکید کے لئے کرتے تھے کہ ہم نے بہت پختہ قسمیں اٹھائی ہیں اور یہ شخص کافر تھا۔

دیتہ کل واحد منهما:..... سر کی قیمت لگانا، قدیمی فعل ہے اور جو بھی حضور ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کی سنت اور

طریقے پر چلے گا اس کے سر کی قیمت لگائی جائے گی۔ اس دور میں حضور ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے سر کی قیمت لگی اور آج آپ کا کلمہ پڑھنے والوں کے سروں کی قیمتیں لگائی جا رہی ہیں۔ ہر دور میں قیمتیں لگانے والے کافر ہی تھے۔

فَخَطَطْتُ بِرُجَّةِ الْأَرْضِ:..... میں نے اس نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچی۔ اور لکیر اس لئے کھینچی کہ بعد والے آ کر میرے ساتھ شریک نہ ہو جائیں اور دیت خالص میرے لئے ہو۔

وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ:..... بعض نے جمعہ کا دن کہا ہے لیکن یہ شاذ ہے۔ ربیع الاول کی تاریخ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ پہلی اور بعض نے کہا کہ دوسری اور بعض نے کہا کہ ساتویں اور بعض نے کہا کہ بارہویں اور بعض نے کہا کہ تیرہویں اور بعض نے کہا کہ پندرہویں تاریخ تھی۔ مشہور قول بارہ ربیع الاول کا ہے اور محمد بن اسحق نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

بَضْعُ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ:..... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ قبائیں چودہ دن اور راتیں ٹھہرے۔
سوال:..... بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ قباء میں تین دن، چار دن اور بائیس دن ٹھہرے اور حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ چودہ دن ٹھہرے بظاہر تعارض ہے؟

جواب:..... آپ ﷺ قبائیں چودہ دن ٹھہرے۔ سیرت محمد بن اسحاقؒ میں ہے کہ چار دن ٹھہرے یہ سہو ہے اور اس کا ہو کا منشاء یہ ہے کہ حضور ﷺ قباء میں منگل کے دن داخل ہوئے اور جمعہ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ انہوں نے اسی ہفتے کا جمعہ شمار کر لیا حالانکہ واقعہ ایسے نہیں بلکہ حضور ﷺ آئندہ جمعہ کو مدینہ منورہ گئے۔

سوال:..... اگر اگلا جمعہ بھی مانا جائے تو حساب پھر بھی صحیح نہیں بنتا۔ منگل سے جمعہ تک کل گیارہ روز بنتے ہیں نہ کہ چودہ؟
جواب:..... حضرت شاہ انور شاہؒ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کو مدینہ منورہ قیام کے لئے نہیں گئے تھے بلکہ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے تھے پھر واپس آ کر قباء ٹھہرے اور منگل کے دن اقامت کی نیت سے نکلے پس اس اعتبار سے چودہ یا پندرہ دن بنتے ہیں۔ ۲

اَسَسَ عَلَى التَّقْوَى:..... یہ وہ پہلی مسجد ہے جس کی دار الحجرت میں بنیاد رکھی گئی اور یہ وہ پہلی مسجد ہے جس میں ظاہر ابا جماعت نماز ادا کی گئی۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جس کو صحابہؓ کی جماعت نے بنایا۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جس کے نمازیوں کی طہارت کی اللہ نے تعریف کی۔

سوال:..... مسلم شریف اور ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے المسجد الذی اسس علی التقویٰ کی تعیین میں اختلاف کیا۔ ایک نے کہا کہ مسجد نبویؐ ہے اور دوسرے نے کہا کہ مسجد قباء

ہے اور دونوں حضور ﷺ کے پاس آئے اور سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہو مسجدی ہذا اور مسجد قبا کے بارے میں فرمایا کہ اس میں خیر کثیر ہے؟

جواب:..... حضور ﷺ نے یہ جواب اس شخص کا وہم دور کرنے کے لئے دیا جس نے مسجد قباء کو اُستس علی التَّقْوٰی کے ساتھ خاص کیا یا دونوں مسجدوں کو مساوی سمجھا۔ اس لئے کہ یہ دونوں مسجدیں بناء (تعمیر) میں مشترک ہیں کہ حضور ﷺ نے دونوں کو بنایا۔ علامہ داؤدیؒ نے فرمایا کہ کوئی اختلاف ہی نہیں بلکہ دونوں کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔

مریداً:..... کھلاوڑا (خرمن) ایسی جگہ جہاں کھجوریں خشک کی جاتی ہیں۔

اسعد بن زرارہ:..... بعض نے اسعد بن زرارہ کہا ہے لیکن صحیح اسعد بن زرارہ ہی ہے۔ یہ اسعد بن زرارہ سابقین فی الاسلام میں سے تھے اور ان کے بھائی سعد کا اسلام متأخر ہے۔

حتیٰ ابتاعہ منہما:..... اس زمین کو ان دونوں بھائیوں سے خرید یعنی ان کو دس دینار دے دیئے۔ انہوں نے اولاً اس کا انکار کیا تھا لیکن جب حضور ﷺ نے اصرار کیا تو دس دینار لے لئے۔

لم یسم لی:..... بعض حضرات نے کہا ہے کہ مراد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ ہیں۔

۳۸۹	حدثني عبد الله بن ابي شيبة قال حدثنا ابو اسامة قال حدثنا هشام عن ابيه
مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے	
وفاطمة عن اسماء صنعتُ سفرة للنبي ﷺ وابی بكر حين اراد المدينة	
اور فاطمہ سے وہ اسماءؓ سے کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابو بکرؓ نے مدینہ کی ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے آپ حضرات کے لیے ناشتہ تیار کیا	
فقلت لابی ما اجد شيئا اربطه الانطاقى	
میں نے اپنے والد ابو بکرؓ سے کہا کہ میرے چلنے کے سوا اور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایسی نہیں ہے جس سے میں اس ناشتہ کو باندھ دوں	
قال فشقيه ففعلت فسميت ذات النطاقين	
اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اس کے دو ٹکڑے کر لو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وقت میرا نام دو ٹکڑوں والی پڑ گیا	

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت :..... اراد المدينة سے ہجرت کی طرف اشارہ ہے اسی جملہ کی وجہ سے حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق ہے اور یہ حدیث کتاب الجہاد، باب حمل الزادفی الغزو میں گذر چکی ہے۔ تفصیل کے لئے الخیر الساری ۲ ملاحظہ فرمائے۔

(۳۹۰) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن ابی اسحق ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے قال سمعت البراء قال لما اقبل النبی ﷺ الى المدينة تبعه انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کا پیچھا کیا سراقۃ بن مالک بن جعشم فدعا علیہ النبی ﷺ فساخمت به فرسه قال سراقۃ بن مالک بن جعشم نے حضور ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی تو اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اس نے عرض کی کہ ادع اللہ لی ولا اضرك فدعا له میرے لیے دعا کیجئے کہ اس مصیبت سے نجات مل جائے میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا کی قال فعطش رسول اللہ ﷺ فمر براء قال ابوبکر الصديق فاخذت قدحا فحلبت فيه كُثْبَةً من لبن فرمایا کہ رسول اللہ کا ایک مرتبہ پیاس لگی اتنے میں ایک چرواہا گذرا ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں ریوڑ کی بکری کا دودھ دودھا فاتیتہ فشرب حتی رضیت اور وہ دودھ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ نے نوش فرمایا اور مجھے دلی مسرت ہوئی

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت :..... اس حدیث میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ذکر ہے۔ اور ترجمہ الباب بھی یہی ہے۔ سراقہ بن مالک :..... اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد مسلمان ہو گئے تھے۔

(۳۹۱) حدثني زكريا بن يحيى عن ابی اسامة عن هشام بن عروة عن ابیه عن اسماء مجھ سے زکریا بن یحییٰ کی وہ ابواسامہ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ اسماء سے کہ انها حملت بعد الله بن الزبير قالت فخرجت وانا متم فاتيت المدينة فنزلت بقاء عبد الله بن زبير ان کے پیٹ میں تھے وہ کہتی ہیں کہ میں نکلی اس حال میں کہ حمل کی مدت کو پورا کرنے والی تھی پس میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی تو قبا پہنچ کر میں نے قیام کیا فولدته بقاء ثم اتيت به النبی ﷺ فوضعتہ فی حجرہ ثم دعا بتمرة اور قبا میں ہی عبد اللہ پیدا ہوئے اور انہیں میں لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ کی گود میں رکھا پھر آپ نے ایک کھجور طلب فرمائی

فمضغها ثم تفل في فيه فكان اول شئ دخل جوفه ريق رسول الله ﷺ ثم حنكه بتمره
اور اسے چبا کر عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبد اللہ کے منہ میں داخل ہوئی وہ حضور ﷺ کا تھوک تھا پھر کھجور کو چبایا
ثم دعاله وبرك عليه وكان اول مولود ولد في الاسلام
اس کے بعد پھر حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور اللہ سے ان کے لئے برکت طلب کی عبد اللہ سب سے پہلے مولود ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے
تابعه خالد بن مخلد عن علي بن مسهر عن هشام عن ابيه
اس روایت میں زکریا کی متابعت خالد بن مخلد نے کی وہ علی بن مسہر وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے
عن اسماء انها هاجرت الى النبی ﷺ وهي حبلى
وہ اسماء سے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت کے لئے نکلیں تھیں تو حاملہ تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں (۱) ہجرت النبی ﷺ (۲) واصحابہ

یہ حدیث دوسرے جزء کی وجہ سے ترجمۃ الباب کے مطابق ہے۔ امام بخاریؒ اس حدیث کو العقیقہ میں اسحاق بن منصور سے لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے الاستیذان میں ابو کریبؒ وغیرہ سے خرّج فرمائی ہے۔

وانا متّم :..... واو حال یہ ہے، معنی ہوگا میں نکلی اس حال میں کہ حمل کی مدت کو پورا کر چکی تھی۔ بقاء بستی میں ہی حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

دعاله بالبركة :..... عبد اللہ بن زبیرؓ کے لئے برکت کی دعا کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، 'بارک فیک، یا فرمایا، اللهم بارک فیہ' اور عبد اللہ نام رکھا۔

اول مولود في الاسلام من المهاجرين بالمدينة :..... مهاجرین میں سے اول مولود حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ ہیں۔

اول مولود ولد من المهاجرين في الحبشة :..... عبد اللہ بن جعفرؓ

اول مولود من الانصار بالمدينة بعد الهجرة مسلمة بن مخلد . وقيل النعمان بن بشير .

ثم حنكه بتمره :..... معنی پھر گھٹی دی ان کو کھجور کی۔

تابعه خالد بن مخلد :..... زکریا بن یحییٰ کی متابعت خالد بن مخلد نے کی ہے۔

اسماعیلی نے عثمان بن ابی شیبہ عن خالد بن مخلد کے طریق سے اس متابعت کی تخریج کی ہے اور الفاظ یہ ہیں ”

انہا ہاجرت وہی حبلی بعد اللہ فوضعتہ بقبا ء فلم ترضعہ حتی اتت بہ النبی ﷺ نحوہ
وزاد فی اخرہ ثم صلی علیہ ای دعالہ وسماء عبد اللہ

(۳۹۲)	حدثنا قتيبة عن ابی اسامة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة
ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی وہ ابو اسامہ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ عائشہ سے کہ	
قالت اول مولود ولد فی الاسلام عبد اللہ بن الزبیر اتوا بہ النبی ﷺ	
انہوں نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام میں ہوئی عبد اللہ بن زبیر ہیں انہیں لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے	
فاخذ النبی ﷺ تمرۃ فلاكها ثم ادخلها فی فیہ	
تو حضور ﷺ نے ایک کجھور لے کر اسے چبایا پھر ان کے منہ میں ڈال دیا	
فاول ما دخل بطنہ ریق النبی ﷺ	
چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے منہ میں داخل ہوئی وہ حضور ﷺ کا مبارک تھوک تھا	



(۳۹۳)	حدثنی محمد قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنی ابی
مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی	
قال حدثنا عبد العزیز بن صہیب قال حدثنا انس بن مالک قال اقبل نبی اللہ ﷺ الی المدینۃ	
کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے	
وہو مردف ابابکر و ابو بکر شیخ یعرف	
تو ابو بکرؓ کی سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے ابو بکر عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی تھے	
و نبی اللہ ﷺ شاب لا یعرف قال	
لیکن حضور ﷺ ابھی نو جوان معلوم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی نہ تھے بیان کیا کہ	
فیلقی الرجل ابابکر فیقول یا ابابکر من هذا الرجل الذی بین یدیک فیقول هذا الرجل یھدینی الطریق	
اگر راستے میں کوئی شخص ملتا اور پوچھتا کہ اے ابو بکر یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ آپ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ دکھاتے ہیں	
قال فیحسب الحاسب انہ انما یعنی بالطریق وانما یعنی سبیل الخیر فالنفت ابو بکر فاذا ہو بفارس قد لحقہم فقال	
کہا ابو بکرؓ کی مراد خیر و بھلائی کے راستے سے ہوتی تھی ایک مرتبہ ابو بکرؓ نے تو ایک سو نظر آیا جو ان کے قریب بس پہنچنے ہی والا تھا انہوں نے کہا کہ	

یا رسول اللہ! ہذا فارس قد لحق بنا فالتفت نبی اللہ ﷺ فقال اللہم اصرعه
یا رسول اللہ! یہ سوار آگیا ہے اور اب ہمارے قریب پہنچنے والا ہے نبی کریم ﷺ نے بھی مڑ کر دیکھا اور دعا کی اے اللہ اسے گرا دے
فصرعه الفرس ثم قامت تحمحم فقال یا نبی اللہ مرنی بم شنت قال
پس گھوڑا اسے لے کر زمین پر گر گیا پھر جب وہ نہنہنا تا ہوا اٹھا تو سوار نے کہا اے اللہ کے نبی آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ
قف مکانک لا تترکن احدا یلحق بنا قال فکان اول النهار جاہدا علی نبی اللہ ﷺ وکان اخر النهار مسلحاً لہ
اپنی جگہ ٹھہرے، دھوڑ دیکھو کسی کو ہماری طرف نہ آنے دینا بیان کیا کوئی شخص جو آپ کے خلاف کوششیں کرے ہاتھ شام ہو تو آپ کا پریدہ بن گیا
فنزل رسول اللہ ﷺ جانب الحرة ثم بعث الی الانصار فجاءوا الی نبی اللہ ﷺ
اس کے بعد حضور ﷺ حرہ کے قریب اترے اور انصار کے پاس ایک آدمی بھیجا حضرات انصار حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
فسلموا علیہا وقالوا اربکنا امینین مطاعین فربک نبی اللہ ﷺ وابوبکر
اور دونوں حضرات کو سلام کیا اور عرض کی آپ حضرات سوار ہو جائیں آپ کی حفاظت فرماں برداری کی جائے گی پس حضور ﷺ اور ابو بکر سوار ہو گئے
وحققا دونہما بالسلاح فقیل فی المدینۃ جاء نبی اللہ جاء نبی اللہ
اور تھیں بارہ حضرات انصار نے آپ دونوں کو اپنے حلقہ میں لے لیا اتنے میں مدینہ میں بھی سب لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ حضور ﷺ تشریف لائے ہیں
اشرفوا ینظرون ویقولون جاء نبی اللہ جاء نبی اللہ فاقبل یسیر
سب لوگ آپ کو دیکھنے کے لئے بلندی پر چڑھ گئے اور کہنے لگے اللہ کے نبی آگئے ہیں اللہ کے نبی آگئے ہیں حضور ﷺ مدینہ کی طرف چلتے رہے
حتی نزل بجانب دار ابی ایوب فانہ لیحدث اہلہ اذا سمع بہ عبداللہ بن سلام
اور مدینہ پہنچ کر ابو ایوب کے گھر کے قریب سواری سے اتر گئے عبداللہ بن سلام یہود کے عالم نے اپنے گھر والوں سے حضور ﷺ کا تذکرہ سنا
وہو فی نخل لاہلہ یخترف لہم فاعجل ان یضع الذی یخترف لہم فیہا
وہ اس وقت اپنے ایک مجھور کے باغ میں تھے اور کھجوریں جمع کر رہے تھے انہوں نے سنتے ہی بڑی جلدت کے ساتھ جو مجھور جمع کر چکے تھے اسے کھدینا چاہا
فجاء وہی معہ فسمع من نبی اللہ ﷺ ثم رجع الی اہلہ
لیکن جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جمع شدہ مجھوریں ان کے ساتھ نہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں اور اپنے گھر چلے آئے
فقال نبی اللہ ﷺ ای بیوت اہلنا اقرب فقال ابو ایوب انا یا نبی اللہ
حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے یہاں اقداب میں سے کس کا گھر یہاں سے زیادہ قریب ہے ابو ایوب انصاریؓ نے عرض کیا کہ میں اے اللہ کے رسول ﷺ
ہذہ داری و ہذا بابی قال فانطلق فہیء لنا مقیلا قال قوما
یہ میرا گھر ہے اور یہاں کا دروازہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا پھر چلے ہمارے لئے قیلولہ کی جگہ منتخب کیجئے ابو ایوب نے عرض کی آپ دونوں تشریف لے چلے
علی برکۃ اللہ فلما جاء نبی اللہ ﷺ جاء عبداللہ بن سلام فقال اشہد انک رسول اللہ
اللہ کی برکت کے ساتھ حضور ﷺ بھی اس کمرے میں داخل ہوئے تھے کہ عبداللہ بن سلام بھی آگئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں

وانک جئت بحق وقد علمت یهود انی سیدهم وابن سیدهم

اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ معصوم ہوئے ہیں اور یہ یہودی میرے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں

واعلمهم وابن اعلمهم فادعهم فسلهم عني

اور ان میں سب سے زیادہ جانے والا ہوں اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں پس ان کو بلائے پس آپ ان سے میرے بارے میں پوچھ لیں

قبل ان يعلموا انى قد اسلمت فانهم ان يعلموا انى قد اسلمت قالوا

اس سے پہلے کہ انہیں معلوم ہو جائے میرے اسلام لانے کے متعلق کیونکہ انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں اسلام لا چکا ہوں تو کہنا شروع کر دیں گے

فِي مَا لَيْسَ فِي فَارِسَ نَبِي اللَّهِ ﷺ فَاقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

میرے متعلق خلاف واقعہ باتیں چنانچہ اس حضور ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا

يامعشر اليهود ويلكم اتقوا الله الذى لا اله الا هو انكم لتعلمون انى رسول الله حقا

اے یہود کے گروہ افسوس تم پر اللہ سے ڈرو اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول برحق ہوں

وانى جنتكم بحق فاسلموا قالوا ما نعلمه قالوا للنبي

اور یہ بھی کہ میں تمہارے پاس حق لے کر آیا ہوں پھر اب اسلام میں داخل ہو جاؤ لیکن انہوں نے کہا ہمیں تو معلوم نہیں ہے انہوں نے کہا آپ ﷺ سے

قالها ثلث مرار قال فأتى رجل فيكم عبدالله بن سلام قالوا ذاك

اور نبی کریم ﷺ نے ان سے تین مرتبہ فرمایا پھر آپ نے پوچھا عبد اللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں انہوں نے کہا کہ وہ

سیدنا وابن سیدنا واعلمنا وابن اعلمنا

ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں

قال افرأيتم ان اسلم قالوا حاشي لله ماكان ليسلم قال

حضور ﷺ نے فرمایا اگر وہ اسلام لائیں تو تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لائیں گے حضور ﷺ نے فرمایا

اَفَرَأَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قَالُوا حَاشَىٰ لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيَسْلَمَ قَالَ

اگر وہ اسلام لائیں تو تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لائیں گے حضور ﷺ نے فرمایا

افرايتم ان اسلم قالوا حا شى لله ماكان ليسلم قال يا ابن سلام اخرج عليهم

اگر وہ اسلام لائیں تو تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لائیں گے حضور ﷺ نے فرمایا ابن سلام اب ان کے سامنے جاؤ

فخرج فقال يا معشر اليهود اتقوا الله فوالله الذي لا اله الا هو انكم لتعلمون
 عبد الله بن سلام باہر آئے اور کہا اے یہود کے گروہ خدا سے ڈرو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تمہیں خوب معلوم ہے کہ
 انه رسول الله وانه جاء بحق فقالوا كذبت فاخرجهم رسول الله ﷺ
 آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہودیوں نے کہا کہ تم جموئے ہو پھر حضور ﷺ نے ان کو نکال دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کا مدینہ منورہ تشریف لے جانا مذکور ہے اسی کا نام ہجرت ہے حدیث ترجمہ الباب کے مطابق ہوئی۔

وہو مردف:..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ راستہ بنانے اور بتانے والے خدام آگے ہی ہوا کرتے ہیں۔ صدیق اکبرؓ کے آگے بیٹھے یا چلنے میں بے ادبی نہیں کمال ادب و احترام ہے، ”وابوبکر شیخ یعرف و نبی اللہ ﷺ شاب لایعرف:..... ابو بکرؓ عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے اور لوگ بھی آپ کو پہچانتے تھے اور آنحضرت ﷺ جو ان تھے اور لوگ آپ ﷺ کو پہچانتے بھی نہیں تھے۔

سوال:..... صحیح قول کے مطابق آنحضرت ﷺ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عمر کے لحاظ سے بھی بڑے تھے پھر آپ ﷺ جو ان اور صدیق اکبرؓ کیسے بوڑھے نظر آئے؟

جواب:..... بعض حضرات کے بال جلدی سفید ہو جایا کرتے ہیں، کم عمری میں بڑی عمر کے دکھائی دیتے ہیں حضرت صدیق اکبرؓ کیساتھ یہی ہوا کہ آپؓ کے بال آنحضرت ﷺ کی نسبت زیادہ سفید ہو گئے تھے اس لئے حضرت صدیق اکبرؓ سن رسیدہ نظر آئے اور آنحضرت ﷺ جو ان۔

سوال:..... حضرت صدیق اکبرؓ لوگوں نے جلدی کیسے پہچان لیا اور پیغمبر کو کیوں نہ پہچان سکے؟

جواب:..... صدیق اکبرؓ تجارت کی غرض سے جب سفر کرتے تو ان کا گزر مدینہ والوں پر بھی ہوتا تھا اس لئے ان کی جان پہچان تھی۔ آنحضرت ﷺ کا اس طرح آنا جانا نہیں تھا اس لئے لوگ آپ کو فوراً نہ پہچان سکے۔
یہدینی السبیل:..... مجھے راہ بتلا رہے ہیں اور اس پر چلا رہے ہیں، یہ تو یہ ہے۔

یا ابن سلام اخرج علیہم:..... ابن سلام اب ان کے سامنے جاؤ عبد اللہ بن سلام باہر آئے قریب کے اس کمرے سے جس میں آپ اس لیے بیٹھے تھے تاکہ یہود آپ کو دیکھ نہ سکیں۔ ”اخرج علیہم“ فرمایا ”اخرج لہم“ نہیں فرمایا، کیونکہ عبد اللہ بن سلامؓ اسلام لانے کے بعد یہود کے دشمن ہو گئے تھے۔

(۳۹۴) حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج قال اخبرني عبيد الله بن عمر
 ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی (کہا) ہمیں ہشام نے خبر دی وہ ابن جریج سے کہا کہ مجھے عبيد اللہ بن عمر نے خبر دی
 عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال كان فرض للمهاجرين الاولين
 وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ عمر بن خطابؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے تمام مہاجرین اولین کا وظیفہ اپنے عہد خلافت میں
 اربعة الاف في اربعة وفرض لابن عمر ثلاثة الاف وخمس مائة فقليل له هو من المهاجرين
 چار چار ہزار مقرر کر دیا تھا لیکن ابن عمرؓ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار تھا اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ابن عمرؓ بھی مہاجرین میں سے ہیں
 فلم نقصته من اربعة الاف فقال انما هاجر به ابواه يقول ليس هو كمن هاجر بنفسه
 پھر آپ انہیں چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں تو عمرؓ نے فرمایا کہ انہیں ان کے والدین نے ہجرت کرا کے لائے تھے ان حضرات کی طرح نہیں جنہوں نے خود ہجرت کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

فرض عمر:..... حضرت عمرؓ نے وظیفہ مقرر کیا تھا۔

ابن عمر:..... ہجرت کے وقت آپ بارہ سال چند ماہ کے بچے تھے اس لئے فرمایا کہ ان کو ہجرت کرا کے لایا گیا،
 کیونکہ آپؓ والدین کے تابع ہو کر آئے۔ یاد رہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا وظیفہ بھی مہاجرین
 کی طرح مقرر کیا تھا۔

(۳۹۵) حدثنا محمد بن كثير قال اخبرنا سفين عن الاعمش عن ابى وائل عن خباب قال
 ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ خبابؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
 هاجرنا مع رسول الله ﷺ ح وحدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن الاعمش
 ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی (تحویل) ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ اعمش سے
 قال سمعت شقيق بن سلمة قال حدثنا خباب قال هاجرنا مع رسول الله ﷺ
 کہا کہ میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا کہا کہ ہم سے خبابؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی
 نبتغى وجه الله ووجب اجرنا على الله فمنا من مضى
 تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا تھا اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر ضرور دے گا پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے
 لم يا كل من اجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد
 اور یہاں اجر انہوں نے نہیں پایا مصعب بن عمیرؓ بھی انہیں میں سے ہیں آپ نے شہادت پائی احد کی لڑائی میں

فلم یجدله شیئاً نکفه فیہ الا نمرۃ کنا اذا غطینا بها راسہ خرجت رجلاہ فاذا غطینا رجلہ
ان کے کفن کے لئے ایک کبل کے سوا اور کچھ نہیں تھا اور وہ تھا ایسا کہ اگر ہم اس کا سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے اور اگر ہم پاؤں چھپاتے
خرج رأسہ فامرنا رسول اللہ ﷺ ان نغطی راسہ بها ونجعل علی رجلہ اذخرا
تو سر کھلا رہ جاتا چنانچہ حضور ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ان کا سر چھپا دیں اور پاؤں کو اذخر گھاس سے چھپا دیں
ومنا من اینعت له ثمرته فهو یهدیہا
اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور اب وہ اس کو چن رہے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث قریب ہی گزر چکی ہے اور کتاب الجنائز میں بھی گزری ہے۔

ہاجرنا مع رسول اللہ ﷺ..... پیغمبر کے ساتھ ہجرت کرنے سے مراد آپ ﷺ کے حکم سے ہجرت کرنا
ہے۔ ورنہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تو حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عامر بن فہرہ (صدیق کا غلام) نے ہجرت کی ہے۔
من اینعت له ثمرته:..... ”اینعت“ مزید سے ہے اس کا مجرد ”ینع“ ہے جب کوئی چیز پک جائے پھنے کے
قابل ہو جائے اس وقت ”ینع“ بولتے ہیں۔

(۳۹۶) حدثنا یحییٰ بن بشر قال حدثنا روح قال حدثنا عوف عن معاویہ بن قرة
ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے روح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عوف نے حدیث بیان کی وہ معاویہ بن قرة سے
قال حدثنی ابو برد قہن ابی موسیٰ الاشعری قال قال لی عبد اللہ بن عمر هل تدری ما قال ابی
کہا مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آپ کو معلوم ہے میرے والد نے کیا کہا تھا؟
لا بیک قال قلت لا قال فان ابی قال لا بیک یا ابا موسیٰ هل یسرک
آپ کے والد سے میں نے کہا نہیں کہا کہ بے شک میرے باپ نے تیرے باپ سے کہا کہ اے ابو موسیٰ کیا تم اس پر راضی ہو کہ
اسلامنا مع رسول اللہ ﷺ وھجرتنا معه وجہادنا معه وعملنا کله
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارا اسلام اور آپ کے ساتھ ہماری ہجرت ہو اور ہمارا جہاد اور ہمارا تمام عمل
معه بَرَدْنَا وان کل عمل عملناہ بعده فنجونا منه
جو ہم نے اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا تھا ان کے بدلے میں ہم اپنے ان اعمال سے نجات پائیں، جو ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں
کفافا رأسا برأس فقال ابی لا واللہ قد جاهدنا بعد رسول اللہ ﷺ
بس برابری پر معاملہ ختم ہو جائے اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا خدا کی قسم میں اس پر راضی نہیں ہوں ہم نے رسول اللہ کے بعد بھی جہاد کیا

وصلينا وصمنا وعملنا خيرا واسلم على ايدينا بشر كثير وانا لنرجو ذالك
نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر کئے اور ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا بے شک ہم تو اس کے اجر کی بھی توقع رکھتے ہیں
فقال ابی لکنی انا والذی نفس عمر بیدہ لوددت
اس پر میرے والد نے کہا لیکن میں تو اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے میری تو یہ خواہش ہے کہ
ان ذالك برّد لنا وان کل شیء عملناه بعد نجو نامنه کفافا
حضور ﷺ کہ زندگی میں کیا ہو اعلیٰ محفوظ رہا اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان سب سے اس کے بدلے میں ہم نجات پا جائیں
رأسا برأس فقلت ان اباک واللہ خیر من ابی
اور برابری پر ہمارا معاملہ ختم ہو جائے اس پر میں نے کہا خدا گواہ ہے آپ کے والد میرے والد سے بہتر ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله وهجرنا معه.

برد:..... ”برد“ ثبت وسلم، کے معنی میں ہے۔ سعید بن بروہ کی روایت میں ”برد“ کی جگہ ”خلص“ ہے۔
 کفافا:..... برابر، برابر۔ علامہ کرمانی نے اس کا معنی کیا ہے ”لالی ولا علی“ نہ ثواب نہ عقاب۔
 فقال ابی الخ:..... میرے باپ (عمر) نے کہا اللہ یہ ناامیدی نہیں ہے بلکہ کسر نفسی ہے۔
 فقلت:..... قائل ابو بردہ ہیں اس کے ذریعہ ابن عمر کو مخاطب بنایا۔
 خیر من ابی:..... سعید بن ابی بردہ کی روایت میں ”افقہ من ابی“ ہے

(۳۹۷) حدثني محمد بن صباح او بلغني عنه قال حدثنا اسماعيل عن عاصم
مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی یا ان کے واسطے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی کہا ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ عاصم سے
عن ابی عثمان قال سمعت ابن عمر اذا قيل له ها جر قبل ابیه يغضب
وہ ابو عثمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے سنا کہ جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو آپ غصے ہوتے تھے
قال فقدمت انا وعمر على رسول الله ﷺ فوجدناه قائلا فرجعنا الى المنزل
آپ نے بیان کیا کہ میں عمرؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قیلولہ کر رہے تھے اس لئے ہم گھر واپس آئے
فارسلني عمر وقال اذهب فانظر هل استقيظ فاتيته
پھر عمرؓ نے مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ جا کر دیکھ آؤ حضور ﷺ ابھی بیدار ہوئے ہیں یا نہیں پس میں آیا
فدخلت عليه فبايعته ثم انطلقت الى عمر فاخبرته انه قد استقيظ فانطلقنا اليه يهرول
تو اندر چلا گیا اور آپ کی بیعت کی پھر میں عمرؓ کے پاس آیا اور آپ کو حضور ﷺ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی اس کے بعد ہم بڑی تیزی کے ساتھ

ہرولہ	حتی	دخل	علیہ	فبايعه	ثم	بايعته
حضور ﷺ کی خدمت میں تقریباً دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے عمرؓ اندر گئے اور حضور ﷺ سے بیعت کی اور میں نے بھی دوبارہ بیعت کی						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله هاجر۔

یغضب:..... جب حضرت ابن عمرؓ سے کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو آپ غصے ہو جاتے تھے۔

سوال:..... غصہ ہونے کی وجہ کیا تھی؟

جواب:..... غصہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ میرا مرتبہ باپ سے نہ بڑھایا جائے جو کہ والد کو ناپسند ہو۔

سوال:..... حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ نے اکٹھے ہجرت کی ہے یا پہلے اور بعد میں؟

جواب:..... اکٹھے ہجرت کی ہے، صرف اسلام پہلے لائے تھے، بیعت بھی پہلے کی تھی۔

فبايعته:..... میں نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سوال:..... یہ کوئی بیعت تھی مسلمان تو پہلے ہو چکے تھے؟

جواب:..... یہ تجدید بیعت تھی ایمان پر۔

ہرولہ:..... ”ہی السیر بین المشی علی مہل والعدو! وہ چلنا ہے آہستہ اور دوڑ کے درمیان۔“

(۳۹۸) حدثنا احمد بن عثمان قال حدثنا شريح بن مسلمة قال حدثنا ابراهيم بن يوسف
ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی
عن ابیه عن ابی اسحاق قال سمعت البراء یحدث قال
وہ اپنے والد سے وہ ابواسحاق سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے ایک حدیث سنی آپ بیان کرتے ہیں کہ
ابتاع ابو بکر من عازب رجلا فحملته معه قال فسأله عازب عن مسیر رسول الله ﷺ
ابوبکرؓ نے عازبؓ سے ایک کچھو خرید اور میں آپ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے آیا انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ سے عازبؓ نے رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے متعلق پوچھا
قال اخذ علينا بالرصد فخرجنا ليلا فاحيينا ليلنا و يومنا
تو آپ نے بیان کیا چونکہ ہماری گمرانی ہو رہی تھی اس لئے ہم غار سے رات کے وقت باہر آئے اور پوری رات اور دن تیزی کے ساتھ چلتے رہے
حتى قام قائم الظهيره ثم رفعت لنا صخرة فاتيها ولها شيء من ظل قال
جب دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان نظر آئی ہم اس کے قریب پہنچے تو اس کا تھوڑا سا سایہ بھی موجود تھا ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ
ففرشت لرسول الله ﷺ فروة معي ثم اضطجع عليها النبي ﷺ فانطلقت انفض ماحوله
میں نے حضور ﷺ کے لئے ایک پوشتین بچادی جو میرے ساتھ تھی آپ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب و جوار کی دیکھ بھال کرنے لگا

فاذا انابواع قد اقبل في غنيمته يريد من الصخرة مثل الذي
پس اچانک مجھے ایک چرواہا نظر آ گیا جو اپنی بکریوں کے مختصر سے ریوڑ کے ساتھ اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا اس کا بھی مقصد اس چٹان سے وہی تھا
اردنا فسألته لمن انت يا غلام فقال انا لفلان فقلت له
جس کیلئے ہم یہاں آئے تھے پس میں نے اس سے پوچھا لڑکے تمہارا تعلق کس سے ہے اس نے بتایا کہ فلاں سے میں نے پوچھا
هل في غنمك من لبن قال نعم قلت له هل انت حالب
کیا تمہاری بکریوں سے دودھ حاصل ہو سکتا ہے اس نے کہا کہ ہاں میں نے پوچھا کیا تمہیں مالک کی طرف سے اس کے دودھ کو مسافروں کو دینے کی اجازت ہے
قال نعم فاخذشاة من غنمه فقلت له انفض الصرع قال
اس نے اس کا بھی جواب اثبات میں دیا پھر وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری لایا تو میں نے اس سے کہا کہ پہلے اس کا تھن جھاڑ لو آپ نے بیان کیا کہ
فحلب كثة من لبن ومعنى اداوة من ماء عليها خرقه قد رَوَّاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
پھر اس نے کچھ دودھ دوہا میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا وہ پانی میں نے حضور ﷺ کے لئے رکھا ہوا تھا
فصببت على اللبن حتى برد اسفله ثم اتيت به النبي ﷺ فقلت اشرب
وہ پانی میں نے دودھ کے برتن پر بہایا اور جب دودھ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا تو میں اسے حضور ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کی نوش فرمائیے
يا رسول الله فشرب رسول الله ﷺ حتى رخصت ثم ارتحلنا والطلب في اثرنا
یا رسول اللہ۔ حضور ﷺ نے اسے نوش فرمایا جس سے مجھے انتہائی سرت ہوئی اس کے بعد ہم نے پھر کوچ کیا اور گاماتے ہماری تلاش میں تھے
قال البراء قد خلت مع ابى بكر على اهله فاذا عائشة ابنته مضطجعة
براءؓ نے بیان کیا کہ میں جب ابو بکرؓ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کی صاحب زادی عائشہؓ بیٹی ہوئی تھیں
قد اصابتها حمى فرأيت اباها فقبل خدها وقال كيف انت يابنية
انہیں بخارا آ رہا تھا تو میں نے ان کے والد کو دیکھا کہ آپ نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور دریافت فرمایا بیٹی طبیعت کیسی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث ”باب علامات النبوة“ میں ”اتم و اطول“ طریقہ سے گزر چکی ہے۔

ترجمة الباب سے مناسبت:..... اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ کی (مدینہ منورہ) تشریف آوری کا ذکر ہے۔ اسی سفر کا نام سفر ہجرت ہے۔

وخلت مع ابى بكر على اهله:- (حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں) میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ان کے گھر داخل ہو گیا۔

سوال:..... بلا اجازت کسی کے گھر میں کیسے داخل ہو گئے پردہ کا خیال کیوں نہیں کیا؟

جواب نمبر (۱):-..... نزول حجاب سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جواب نمبر (۲): بالغ نہیں تھے بچے تھے

(۳۹۹) حدثنا سليمان بن عبد الرحمن قال حدثنا محمد بن حمير قال حدثنا ابراهيم بن ابي عيلة
هم س سليمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن حمیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عیلہ نے حدیث بیان کی
ان عقبه وساج حدثه عن انس خادم النبي ﷺ قال قدم النبي ﷺ
ان سے عقبہ بن ساج نے حدیث بیان کی وہ نبی کریم ﷺ کے خادم انس بن مالک سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے
وليس في اصحابه اشط غير ابي بكر فغلغها بالحناء والكتم
تو ابو بکر کے سوا اور کوئی آپ کے اصحاب میں سے ایسا نہیں تھا جس کے بال سفید ہوتے اس لئے آپ نے مہندی اور وسے کا استعمال کیا
☆ وقال دحيم حدثنا الوليد قال حدثنا الازاعي حدثني ابو عبيد
اور دحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ازاعی نے حدیث بیان کی کہ مجھے ابو عبید نے حدیث بیان کی
عن عقبه بن وساج حدثني انس بن مالك قال قدم النبي ﷺ المدينة
وہ عقبہ بن ساج سے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو
فكان اسن اصحابه ابوبكر فغلغها بالحناء والكتم حتى قنا لونها
آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابو بکرؓ کی تھی اس لئے انہوں نے مہندی کا خضاب استعمال کیا ہے جس سے آپ کے بالوں کا رنگ سرخ ہو گیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

اشط: یہ شط سے لیا گیا ہے، بمعنی سر کے بالوں کی سفیدی جس میں کچھ کالے بال بھی ہوں۔

فغلغها: الغلف سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے ہاء ضمیر، داڑھی کے سفید بالوں کی طرف لوٹ رہی ہے ترجمہ یہ ہوگا، بالوں کی سفیدی کو مہندی اور وسہ سے چھپایا۔

الکتّم: کاف اور تاء کے فتح کیساتھ ہے بمعنی الوسمۃ بعض حضرات نے کہا ہے ”وسمہ“ سے ملتی جلتی ایک بوٹی ہے جسے بطور خضاب استعمال کیا جاتا ہے ۲

وَقَالَ دُحَيْمُ الْخ: یہ تعلق ہے حدیث مذکورہ بالا کا دوسرا طریق (یعنی دوسری سند) ہے اس تعلق کو اسماعیلی نے حسن بن سفیان سے موصولاً نقل کیا ہے۔

دُحَيْم: دال کے ضمہ اور حاء کے فتح کے ساتھ ہے ان کا نام عبد الرحمن بن ابراہیم دمشقی حافظ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اپنے دور میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے ۲۳۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابوعبید: نام، حُی (بضم الحاء المهملة وتخفيف الباء آخر الحروف الاولى وتشديد الثانية)

قَنَّا: قاف اور نون کے فتح کے ساتھ بمعنی اس کی سرخی بڑھ گئی حتیٰ کہ سیاہی مائل ہو گئی۔ ”قَنَّا یَقْنُوْا“ سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔

(۴۰۰) حَدَّثَنَا اَصْبَغٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ
ہم سے اصبح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی وہ یونس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَزَوَّجَ امْرَاةً مِنْ كَلْبٍ يَقَالُ لَهَا اَمِّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ اَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا
وہ عائشہ سے کہ ابو بکرؓ نے قبیلہ بنو کلب کی ایک عورت ام بکر نامی سے شادی کر لی تھی پھر جب آپؐ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی
فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيْدَةُ رَثِي كِفَارَ قُرَيْشٍ
اس عورت سے پھر اس کے چچا زاد بھائی نے شادی کر لی تھی یہ شخص شاعر تھا اور اسی نے یہ مشہور مرثیہ کفار کے بارے میں کہا ہے
وَمَاذَا بِالْقَلْبِ قَلْبِ بَدْرٍ ☆ مِنَ الشِّيزَى تَزِينِ بِالسَّنَامِ
اور کیا بتاؤں بدر کے کنوؤں میں کیا کیا ہے درخت شیز کے بڑے بڑے پیالوں والے لوگ ہیں جن کے پیالے لٹ کے کوہن کے گوشت سے مزین کئے جاتے تھے
وَمَاذَا بِالْقَلْبِ وَ قَلْبِ بَدْرٍ ☆ مِنَ الْقِنَاتِ وَالشَّرْبِ وَالْكَرَامِ
اور کیا بتاؤں بدر کے کنوؤں میں کیا کیا ہے؟ گانے والی باندیوں کے مالک اور معزز بادہ نوش ہیں
تُحْيِيْ بِالسَّلَامَةِ اَمِّ بَكْرٍ ☆ وَهَلْ لِيْ بَعْدَ قَوْمِيْ مِنْ سَلَامِ
ام بکر مجھے سلامتی کی دعائیں دیتی ہے اور کیا میرے لئے میری قوم کی بربادی کے بعد سلامتی ہے؟
يَحْدُثُنَا الرِّسُولُ بَانَ سُنْحِيْ ☆ وَكَيْفَ حَيَاةِ اَصْدَاءِ وَهَامِ
یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی کا یقین دلاتا ہے بھلا بتاؤ تو سہی الو اور کھوپڑیاں بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہوتی ہے؟

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة في قوله فلما هاجر۔

من کلب: ای من بنی کلب۔ کلب بن عوف بن عامر کی طرف قبیلہ کی نسبت ہے۔

هذا الشاعر: نام، ابو بکر شداد بن اسود بن عبد شمس بن مالک۔ بہت اشعار کہے، مسلمان ہوا پھر مرتد ہوا۔

بالقلب: وهو البئر التي لم تطلو۔ بمعنی وہ کنواں جس کی منڈیر نہ بنائی گئی ہو۔ یہ وہ کنواں ہے جس میں

آنحضرت ﷺ نے جنگ بدر میں مارے جانے والے بڑے بڑے سرداروں کو پھینکا تھا۔ شاعر مذکورہ اشعار میں انہی

کا رونا رورہا ہے۔ انہی کا مرثیہ کہا ہے۔

الشيزى: وہ درخت جس سے پیالے بنائے جاتے ہیں۔ اور پھر ان میں شید تیار کی جاتی ہے۔ اور یہاں

مراد اس درخت کی لکڑی سے بنے ہوئے پیالے ہیں۔

القیئات:..... قیۃ کی جمع ہے گانا گانے والی عورتیں، اس کا اطلاق لونڈی پر بھی ہوتا ہے خواہ مغنیہ ہو یا نہ ہو۔

الشرب:..... جمع شارب، جیسے تاجر جمع تاجر اور بعض نے کہا ہے اسم جمع ہے۔ مراد اس سے وہ شرابی ہیں جو شراب پینے کے لئے جمع ہوں۔

تَحْمِي:..... حَمَى يُحْمِي تَحِيَةً سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، بمعنی (ام بکر سلامتی کی) دعائیں دیتی رہی۔

اصدا:..... صدی کی جمع ہے، وہ پرندہ جو رات کو پرواز کرتا ہے مراد الو ہے۔

هام:..... ہامۃ کی جمع ہے بھنی کھوپڑی۔

(۴۰۱) حدثنا موسى بن اسماعيل قال حدثنا همام عن ثابت عن انس عن ابي بكر
بيان کیا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے وہ ثابت سے وہ انس سے وہ ابو بکر سے
قال كنت مع النبي ﷺ في الغار فرفعت رأسي فاذا انا باقدام القوم فقلت
انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا پس میں نے سر اٹھایا تو اچانک میں نے لوگوں کے پاؤں دیکھے میں نے کہا
يا نبي الله لو ان بعضهم طأطا بصره رانا قال اسكت يا ابا بكر اثنان الله ثالثهما
اے اللہ کہ نبی اگر ان میں نے کسی نے بھی اپنی نظر جھکا کی تو ہمیں دیکھ لیں گے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو بکر تسلی رکھے ان دو کا تیسرا اللہ ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... ہجرت کے سفر کے دوران پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر ہے۔

سوال:..... رافضی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق نے پکڑوانے کے لئے غار میں شور مچایا (معاذ اللہ)

جواب:..... اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں ان کو تو اصحاب ثلاثہ (ابو بکر، عمر، عثمان) سے عناد ہے اس لئے وہ اس قسم کے شوشے اڑاتے رہتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نبی کریم ﷺ کو ایک خطرے سے آگاہ کرنا چاہا۔ جس پر آپ ﷺ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا ”اسکت“ خاموش ہو جائیے خطرہ کی کوئی بات نہیں کیونکہ ہمارے ساتھ تو اللہ ہے، جس کی اللہ پاک نگرانی اور حفاظت کر رہے ہوں اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ چنانچہ اللہ پاک نے حفاظت کر کے دکھائی۔ اور کفار و شرکین غار کے دہانے سے ناکام و نامراد لوٹے۔

(۴۰۲) حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا الاوزاعي وقال محمد بن يوسف
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی اور کہا محمد بن یوسف نے کہ
حدثنا الاوزاعي قال حدثني زهري قال حدثني عطاء بن يزيد الليثي قال حدثني ابو سعيد
ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے حدیث بیان کی زہری نے کہ مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے بیان کیا

قال جاء اعرابي الى النبي ﷺ فسأله عن الهجرة فقال ويحك ان الهجرة شانهها شديد
کہا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا حضور ﷺ نے فرمایا تیرا بھلا ہو ہجرت تو بہت بڑی چیز ہے
فهل لك من ابل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم
کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تم اس کی زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہو انہوں نے عرض کی ادا کرتا ہوں
قال فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلها
آپ نے فرمایا اونٹوں کا دودھ دوسروں کو بھی دو ہنے کے لئے دیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا انہیں محتاجوں کیلئے دو جتے ہو
يوم ورودها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترك من عملك شيئا
گھاٹ پر لے جا کر انہوں نے عرض کیا جی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم سمندروں پار عمل کرو اللہ تمہارا کوئی عمل ضائع نہیں کرے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله عن الهجرة۔

قال محمد بن يوسف : علامہ عینیؒ فرماتے ہیں طریق معلق ہے، امام بخاریؒ کتاب الزکاة، باب زکوٰۃ الابل میں علی بن عبد اللہ سے اس کو موصولاً لائے ہیں اور کتاب الہبة باب فضل المنحة میں بھی موصولاً ذکر کیا ہے۔

۱۰۶

باب مقدم النبي ﷺ واصحابه الى المدينة
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

آنحضرت ﷺ ربیع الاول کے اوائل میں پیر کے دن قباء پہنچے۔ اور آپ کے صحابہ کی بڑی تعداد آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ پہنچ چکی تھی۔

سوال:..... قباء پہنچ کر کس کے مہمان بنے آپ کی ضیافت کا شرف کس کو حاصل ہوا؟

جواب:..... دو قول ہیں (۱) کلثوم بن ھدم کو یہ شرف حاصل ہوا (۲) سعد بن خیشمہ۔ ان دونوں قولوں میں تطبیق یہ ہے کہ آپ ﷺ کی میزبانی کا شرف تو کلثوم کو حاصل ہوا، اور آپ کے اصحاب کی خدمت کا شرف سعد بن خیشمہ کو ملا۔ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سعد بن خیشمہ کے ہاں مل بیٹھے اور گفتگو فرمایا کرتے، اس لئے بعض نے کلثوم کا نام لیا اور بعض نے سعد کا نام لے دیا، لہذا کوئی تعارض نہیں۔

سوال:..... قبائلی جو آج مدینہ منورہ کا ایک محلہ ہے اس وقت مسجد نبوی سے کتنی دور تھی؟

جواب:..... تقریباً ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہے، وسیع عریض سڑکوں بلند بالا عمارتوں پر شکوہ ہوٹلوں اور تیز رفتار گاڑیوں کی وجہ سے اب یہ فاصلہ سٹ کر رہ گیا ہے۔

(۴۰۳) حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ قال أنبأنا ابو اسحق سمع البراء ہم سے ابولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابواسحاق نے خبر دی انہوں نے براء سے سنا قال اول من قدم علينا مصعب بن عمیر وابن ام مکتوم ثم قدم علينا عمار بن یاسر وبلال آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہجرت کر کے ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم آئے پھر عمار بن یاسر اور بلال آئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقہ للترجمة ظاهرة۔

امام بخاری فضائل القرآن میں ابی الولید سے اور کتاب التفسیر میں عبدان سے اس حدیث کو لائے ہیں۔ ابن ام مکتوم:..... علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ اس سے عمرو بن قیس بن زائدہ عامری قرشی اعلیٰ مؤذن رسول اللہ ﷺ مراد ہیں۔

حدیث کا حاصل:..... حضرت براء ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے چار صحابہ کرام تشریف لائے۔ (۱) مصعب بن عمیرؓ (۲) ابن ام مکتومؓ (۳) عمار بن یاسرؓ (۴) بلال بن رباحؓ

(۴۰۴) حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے قال سمعت البراء بن عازب قال اول من قدم علينا مصعب بن عمیر وابن ام مکتوم اور انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب سے سنا آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم آئے وکتوا یقرءون الناس فقدم بلال وسعد وعمار بن یاسر ثم قدم عمر بن خطاب فی عشرين من اصحاب النبی ﷺ یہ دونوں حضرات مدینہ کے مسلمانوں کو قرآن پڑھاتے تھے اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسر آئے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیس صحابہ کے ساتھ آئے ثم قدم النبی ﷺ فما رأیت اهل المدينة فرحوا بشئ فرحهم برسول الله ﷺ اور پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے مدینہ کے لوگوں کو خوشی اور مسرت ضرورت کی آمد سے ہوئی میں نے کبھی انہیں کی بات پر اس قدر خوش نہیں دیکھا حتیٰ جعل الاماء یقولون قدم رسول الله ﷺ فما قدم حتیٰ قرأت مسیح اسم ربک الاعلیٰ فی سور من المفصل یہاں تک کہ لڑکیاں بھی خوش ہو گئیں کہ رسول اللہ ﷺ آئے حضرت عمار بن یاسرؓ جب تشریف لائے تو اس سے پہلے منہ کی حقول کے ساتھ مسیح اسم ربک الاعلیٰ ہی کو پڑھا

اول من قدم علينا مصعب بن عمير: سوال: موسیٰ بن عقبہ نے یقین کے ساتھ کہا

ہے کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ منہاجر ہو کر ابوسلمہ بن عبد اللہ آئے، حدیث الباب میں مصعب بن عمیر کا نام آیا ہے؟
جواب:..... تطبیق کی صورت یہ ہے دونوں میں اولیت پائی جاتی ہے ابوسلمہ شریکین سے جان بچا کر نکلے مدینہ میں رہنے کا ارادہ لیکر نہیں آئے۔ اور مصعب بن عمیر مدینہ میں رہنے کے لئے آئے اور مسلمان ہو جانے والوں کو تعلیم دینے کے لئے آئے (عمدة القاری ص ۶۰ ج ۱۷) آنحضرت ﷺ سے پہلے مدینہ منورہ پہنچنے والے صحابہ کرام (۱) مصعب بن عمیر، حبیب بن عدی کے ہاں ٹھہرے (۲) ابن ام مکتوم (نام عمر و بعض نے عبد اللہ نام بتایا ہے) حضرت خدیجہؓ کے خالو (ماموں) کے بیٹے ہیں قادیسیہ کی لڑائی میں شہید ہوئے آپ مؤذن رسول اللہ بھی رہے ہیں ان کی ماں کا نام عاتکہ ہے (۳) عمار بن یاسر (جنگ صفین میں حضرت علیؓ کیساتھ تھے اور ان کی طرف سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے) (۴) بلال بن رباح۔ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد بیس (۲۰)ھ کو دمشق میں انتقال ہوا۔

فما قدم حتى قرأت ”سبح اسم ربك الاعلى“ :..... آنحضرت ﷺ مدینہ نہیں آئے تھے
 حتی کہ میں سورۃ اعلیٰ پڑھ چکا تھا۔ (یاد کر چکا تھا)

سوال :..... معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورۃ مکیہ ہے حالانکہ یہ آیت **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۚ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝**

۲ھ کو صلوة عید اور صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک سورت مکی بھی ہو اور مدنی بھی؟

جواب (۱):..... یہ کوئی بعید نہیں کہ سورت مکی ہو اور یہ دونوں آیتیں مدنی ہوں۔

جواب نمبر (۲):..... سورۃ مکیہ ہی ہے آپ ﷺ چونکہ شرائع اور احکام کے بیان کرنے والے ہیں آپ

ﷺ نے ان دونوں آیتوں کی تفسیر صلوٰۃ العید اور صدقۃ الفطر سے کی ہے۔

(٣٠٥) حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ^{رضي} أنها قالت

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ہمیں ما مکہ نے خبر دی وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ

لما قدم رسول الله ﷺ المدينة وعك أبو بكر وبلال قالت فدخلت عليهما فقلت يا أبا عبد الله كيف تجدك

جب رسول اللہ مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلالؓ کو بخار چڑھ آیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا اے ابا جان آپ کی طبیعت کیسی ہے

ويا بلال كيف تجدك قالت فكان ابو بكر اذا اخذته الحمى يقول كل امرئ مصبح في اهله ☆

لہذا آپ کی طبیعت کیسی ہے فرمائی ہیں کہ وہ بکر گو جب بخار چڑھتا تو فرماتے ہر آدمی کو اس کے گھر میں رہے ہوئے مع کثرتِ خبرت سے دھنکے دھماکی جلتی ہے

والموت ادنیٰ من شراک نعلہ وکان بلال اذا اقلع عنه یرفع عقبرته ویقول شعر
حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے اور بلالؓ کا جب بخار ختم ہو جاتا تو اپنے رونے کی آواز کو بلند کرتے اور یہ شعر پڑھتے
الالیٰ شمری هل ابیتن لیلة ☆ بواد وحولی اذخر ولیل
کاش مجھے پتہ چل جاتا کہ کیا میں کوئی رات ایسی وادی میں گزاروں گا کہ میرے ارد گرد اذخر اور حولی اور جلیل نامی گھاس ہوں گے
وہل اردن یوما میاه مجنة ☆ وہل یبدون لی شامة وطفیل
اور کیا میں مجنہ مقام کے پانیوں پر وارد ہوں گا اور کیا میرے لئے شامہ اور طفیل پہاڑ ظاہر ہوں گے
قالت عائشة فحدث رسول الله ﷺ فاخبرته فقال
عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے دعا دی
اللهم حبب الینا المدینة کحُبنا مكة او اشد حبا وصحبها
اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دل میں اتنی پیدا کر دے جتنی مکہ کی تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ یہاں کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے
وبارک لنا فی صاعها ومیلها وانقل حمایا فاجعلها بالجحفة
ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مد (انج پانچ کے پیمانے) میں برکت عنایت فرمائیے اور یہاں کے بخار کو مقام جحہ منتقل کر دیجئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الحج کے آخر میں گزر چکی ہے۔

بواد:..... وادی مکہ مراد ہے انخر:..... ایک بوٹی ہے۔

جلیل:..... نبت ضعیف یحشی بہ خصاص البیوت۔

اردن:..... صیغہ واحد شکم بحث بانون خفیفہ باب ضرب یضرب

مجنة:..... مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جہاں زمانہ جاہلیت میں بازار لگا کرتا تھا۔

الجحفة:..... مدینہ سے سات مراطل کے فاصلہ پر مصر والوں کا میقات ہے جو کسی دور میں یہود کا ٹھکانہ ہوا کرتا تھا

(۳۰۶) حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزہری
مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی (کہا) ہمیں معمر نے خبر دی وہ زہری سے
حدثنی عروۃ ان عبید اللہ بن عدی اخبرہ دخلت علی عثمان وقال بشر بن شعیب
مجھ سے عروہ نے حدیث بیان کی کہ انہیں عبید اللہ بن عدی نے خبر دی کہ میں عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بشر بن شعیب نے کہا کہ
حدثنی ابی عن الزہری حدثنی عروۃ بن الزبیر ان عبید اللہ بن عدی بن الخیار اخبرہ
مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی وہ زہری سے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ عبید اللہ بن عدی بن خیاریہ نے انہیں خبر دی کہ

قال دخلت على عثمان فتشهد ثم قال اما بعد فان الله بعث محمدا ﷺ بالحق					
كها کہ میں عثمان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے نگرہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا اللہ کوئی شک نہیں کہ اللہ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا					
و كنت ممن استجاب لله ولرسوله					
میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر ابتداء ہی میں لبیک کہا تھا					
وامن بما بعث به محمد ثم هاجرت هجرتين ونلت					
اور ان تمام چیزوں پر ایمان لایا جن کے ساتھ حضور ﷺ کی بعثت ہوئی پھر میں نے ہجرت کی دونوں ہجرتیں اور میں نے شرف حاصل کیا					
صهر رسول الله ﷺ وبايعته فوالله ما عصيته					
آپ ﷺ کی دامادی کا اور میں نے حضور ﷺ کی بیعت کی خدا گواہ ہے میں نے کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی					
ولا غششته حتى توفاه الله ❀ تابعه اسحاق الكلبي حدثني الزهري مثله					
اور نہ کبھی دھوکہ سے کام لیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس روایت کی متابعت اسحاق کلبی نے کی کہا مجھے زہری نے اس کی مثل بیان کیا					

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... ہاجرت ہجرتین کے جملہ سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہے دو ہجرتیں:..... (۱) مکہ سے حبشہ (۲) حبشہ سے واپس مکہ آئے اپنی رفیقہ زوجہ حضرت رقیہ بنت النبی ﷺ کو اپنے ساتھ لیا مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ اس لئے فرمایا کہ میں نے دو ہجرتیں کیں، مناقب عثمانؓ میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔ وہاں اس کی تفصیل دیکھی جائے (مرتب)

تابعه اسحاق الكلبي:..... شعیبؓ روای کی متابعت اسحاق کلبی نے کی، یعنی شعیبؓ اور اسحاقؓ دونوں زہریؓ سے ایک ہی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۴۰۷) حدثنا يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب حدثنا مالک واخبرني يونس	
ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی (کہا) مجھ سے وہب نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے مالک نے حدیث بیان کی اور مجھے یونس نے خبر دی	
عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله ان ابن عباس اخبره ان عبد الرحمن بن عوف رجع الى اهله	
ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انیس ابن عباس نے خبر دی کہ عبد الرحمن بن عوف اپنے خیمے کی طرف لوٹے	
وهو بمنى فى اخر حجة حجها عمر فوجدني فقال عبد الرحمن	
حالانکہ ان کے گھر والے منی میں تھے یہ عمرؓ کے حج کا آخری واقعہ بتوان کی مجھ سے ملاقات ہو گئی عبد الرحمنؓ نے فرمایا (کہ عمرؓ مجھ کو خطاب کرنے والے ہیں)	
فقلت يا امير المؤمنين ان الموسم يجمع رعاك الناس واني اريد	
اس لیے میں نے عرض کی کہ اے امیر المؤمنین موسم حج میں ہر طرح کے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ	

ان تمهل حتى تقدم المدينة فانها دار الهجرة والسنة وتخلص لاهل الفقه واشراف الناس
 آپ اپنا ارادہ ملتوی کر دیں اور مدینہ پہنچ کر خطاب فرمائیے کیونکہ وہ دارالہجرہ اور دارالسنہ بھی ہے اور آپ تمہاری میں مشاورت کریں بلکہ لوگوں میں سے معزز
 وذوی راہیم وقال عمر لأقومن في اول مقام أقومہ بالمدينة
 اور صاحب رائے لوگوں سے اس پر عمرؓ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت میں لوگوں سے خطاب کروں گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو المحاربین میں مطوّل لائے ہیں۔ اور مغازی اور الاعتصام میں موسیٰ بن اسماعیل سے تخریج فرمائی ہے۔

رجع الی اہله وهو بمنی:..... ”ای والحال ان اہله بمنی۔ اور اس سے منزل مراد لی ہے اس کی وضاحت اس حدیث میں آرہی ہے جس کو امام بخاریؒ نے المحاربین میں ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں ”كنت اقرئ رجلا من المهاجرين منهم عبدالرحمن بن عوف فبينما انا في منزله بمنی وهو عند عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه في آخر حجة حبها اذ رجع الی عبدالرحمن فقال لورأيت رجلا اتی امیر المؤمنین الیوم الخ“ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں جب تک تفصیل حدیث مکمل طور پر نہ دیکھ لی جائے اس وقت تک روایت الباب کو (جو کہ مختصر ہے) سمجھنا مشکل ہے۔
 رعاہ الناس:..... عام لوگ یعنی معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ۔

(۴۰۸) حدثنا موسیٰ بن اسماعیل قال حدثنا ابراهیم بن سعد قال اخبرنا ابن شهاب عن
 ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابن شہاب نے خبر دی وہ
 خارجه بن زید بن ثابت ان ام العلاء امرأة من نساہم بايعة النبی ﷺ اخبرته
 بدرجہ بن زید بن ثابت سے کہ ان کی والدہ ام علاءؓ ایک انصاری خاتون ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی انہیں خبر دی
 ان عثمان بن مظعون طار لهم فی السکنی حين قرعت الانصار علی سکنی المهاجرين قالت ام العلاء
 کہ جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کیلئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعونؓ ان کے گھرانے کے حصے میں آئے تھام علاءؓ نے بیان کیا کہ
 فاشتکی عثمان عندنا فمرضته حتی توفي وجعلناه فی اثوابه
 پھر عثمان ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا
 فدخل علينا النبی ﷺ فقلت رحمة الله علیک ابا السائب شهادتی علیک
 اتنے میں نبی کریم ﷺ بھی تشریف لائے تو میں نے کہا ابوسائب تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری تمہارے متعلق گواہی ہے کہ
 لقد اکرمک الله فقال النبی ﷺ وما یدریک ان الله اکرمه قالت قلت
 اللہ تعالیٰ نے تمہیں انعام واکرام سے نوازا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں اکرام سے نوازا ہے میں نے عرض کی کہ

لا	ادرى	بابى	وامى	يا	رسول	الله	ﷺ	لمن؟
مجھے علم تو اس سلسلے میں کچھ نہیں ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ لیکن اللہ اور کسے نوازے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ								
قال	اما	هو	فقد	جاءه	والله	اليقين	والله	انى
واقعی اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک یقینی امر سے دوچار ہوں خدا گواہ ہے کہ میں بھی ان کے لئے اللہ کی بارگاہ سے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں								
وما	ادرى	والله	انا	رسول	الله	ما	يفعل	به
میں باوجودیکہ اللہ کا نبی ہوں اللہ کی قسم نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا ام علاءؓ نے عرض کی پھر خدا کی قسم میں کسی کا بھی ترکیب نہیں کروں گی								
قالت	فاحزننى	ذلك	فمنت	فارىت	لعثمان	بن	مظعون	
اس کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعونؓ کے لئے								
عينا	تجرى	فجئت	رسول	الله	ﷺ	فاخبرته	فقال	ذلك
ایک بہتا ہوا چشمہ ہے میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا								

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:..... انصار کا مہاجرین کے لئے قرعہ اندازی کرنا کہ کون کس کی دیکھ بھال کرے گا؟ عثمان بن مظعون ام علاء کے حصہ میں آئے اور آپ بھی مہاجر تھے۔

ام العلاء:..... امام ترمذیؒ فرماتے ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ حدیث بخاری کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت میں گزر چکی ہے۔

من نسائهم:..... ای من نساء الانصار۔

طارلهم:..... ای خرج لهم فی القرعة۔ یعنی ان کا قرعہ میں نام نکلا۔

ابا السائب:..... عثمان بن مظعون کی کنیت ہے۔

حتى توفي:..... یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی آپ ہیں۔

بقیع الغرقہ کر پہلے مدفون:..... سب سے پہلے آپ ہی کو بقیع الغرقہ (جنت البقیع) میں دفن کیا گیا۔

(۴۰۹) حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے

عن عائشة قالت يوم بعث يوما قدمه الله لرسوله ﷺ

وہ عایشہ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ بعث کی لڑائی کو اللہ نے پہلے ہی رسول اللہ کی بعثت کی تمہید کے طور پر برپا کر دیا تھا

فقدّم رسول الله ﷺ المدينة وقد افترق ملوهم وقتلت سراتهم في دخولهم في الاسلام
پس آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کا شیرازہ بکھرا پڑا تھا اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے یہ گویا ان کا اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله فقدم رسول الله ﷺ -

یہ حدیث باب مناقب الانصار میں گزر چکی ہے اس کی تشریح وہاں ملاحظہ فرمائیے۔

ملوہم:..... اشرافہم۔ سراتہم۔ ای ساداتہم۔ بمقتی ان کے سردار۔

یوم بعثت :- بعثت کی لڑائی کو انصار کے قبائل اوس و خزرج کے درمیان اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی تمسید کے طور پر برپا کر دیا تھا۔

(۴۱۰) حدثني محمد بن المثنى قال حدثني غندر قال حدثنا شعبة عن هشام عن ابيه
جهم عن محمد بن ثنيان عن ابي جهم عن غندر عن حديث بيان ان اباهم من شعبه عن حديث بيان ان اباهم من شعبه عن حديث بيان ان اباهم من شعبه عن حديث بيان ان اباهم من شعبه
عن عائشة ان ابا بكر دخل عليها والنبي ﷺ عندها يوم فطر او اضحى
وهو عاتش من كراهة البكر ان كان في يوم نحر النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم وهو تشریف لائے تھے عید الفطریا عید الاضحیٰ کا دن تھا
وعندها قینتان تغنیان بما تعازفت الانصار يوم بعث فقال ابو بكر
ان کے پاس دو لڑکیاں یوم بعاث کے متعلق وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جنہیں انصار کے شعراء اپنے مفاخر میں کہتے تھے ابوبکرؓ نے فرمایا
مزمار الشيطان مرتين فقال النبي ﷺ دعهما يا ابا بكر ان لكل قوم عيداً وان عيدنا هذا اليوم
یہ شیطان گانے بجانے دہر تب آپ نے یہ جملہ دہرایا لیکن حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ نہیں پڑھنے دو ہر قوم کی عید ہوتی ہے آج ہماری عید ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس حدیث میں یومِ بُعث کا ذکر ہے گزشتہ حدیث میں بھی اس کا ذکر تھا یہ حدیث گزشتہ حدیث کے مطابق ہے اور گزشتہ حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق ہے، ضابطہ ہے "المطابق للمطابق لشی مطابق لذلك الشی۔ قیتان، قینہ" کا شنیہ کا ہے بمعنی مغنیہ۔

ایک روایت میں بماتعازفت بمعنی (لڑکیاں بٹاٹ کی لڑائی کے متعلق وہ اشعار کہہ رہی تھی) جو انصار کے شعراء اپنے مفاخر میں کہا کرتے تھے۔ یعنی فخر یہ اشعار آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں کہہ رہی تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے منع کیا آپ ﷺ نے اجازت دے دی فرمایا ہر قوم کے لئے ایک خوشی کا دن ہوا کرتا ہے اور آج ہماری خوشی کا دن ہے (چونکہ وہ دن عید الفطر کا تھا یا عید الاضحیٰ کا تھا)۔

سوال : آنحضرت ﷺ نے گانے سے منع نہیں کیا حضرت صدیق اکبرؓ نے کیوں منع کیا؟

جواب:..... وہ گانا ہی نہیں تھا بلکہ نخر یہ اشعار تھے جس کو ابو بکر صدیقؓ گانا سمجھے اس لئے روکا۔

سوال:..... عورت کی آواز میں نخر یہ اشعار بھی سننے ممنوع ہیں پھر شارع علیہ السلام نے کیوں نہیں روکا؟

جواب:..... قینتان سے مراد جارتان ہیں مغنیان نہیں۔ اشعار کہنے والی نابالغ لڑکیاں تھیں بچی کی آواز سننے میں کوئی حرج نہیں یہ جواب علامہ خطابیؒ نے دیا ہے۔

فائدہ:..... یہی وہ بچیاں ہیں جو حضرت عمرؓ کے آنے پر چھپ گئیں تھیں۔

(۴۱۱) حدثنا مسدد حدثنا عبد الورث ح و حدثنا اسحق بن منصور قال
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عبد الورث نے حدیث بیان کی (تحویل) اور ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی کہا
اخبرنا عبد الصمد قال سمعت ابي يحدث قال حدثنا ابو التياح يزيد بن حميد الضبعي
ہمیں عبد الصمد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو التياح يزيد بن حميد ضبعی نے حدیث بیان کی
قال حدثنا انس بن مالك قال لما قدم رسول الله ﷺ المدينة نزل في علو المدينة في حي
کہا کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ایک قبیلہ میں آپ ﷺ نے قیام کیا
يقال لهم بنو عمرو بن عوف قال فاقام فيهم اربع عشرة ليلة ثم ارسل الي ملائني النجار
جنہیں بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے وہاں چودہ دن قیام کیا پھر آپ نے بنی نجار کی جماعت کے پاس اپنا آدمی بھیجا
قال فجاءوا متقلدين سيفوهم قال وكاني انظر
بیان کیا کہ انصاری بنی نجار آپ کی خدمت میں تلواریں لٹکائے ہوئے آئے انہوں نے بیان کیا گویا اس وقت بھی منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ
الي رسول الله ﷺ علي راحلته وابو بكر ردفه وملائني النجار حوله
حضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہیں ابو بکر اسی سواری پر آپ کے پیچھے سوار ہیں اور بنی نجار کے انصار آپ ﷺ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہیں
حتى القي بفتاء ابي ايوب قال فكان يصلي حيث ادرسته الصلوة
آخر آپ ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے قریب اترے انہوں نے کہا کہ جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں پڑھ لیتے
ويصلي في مراتض الغنم قال ثم انه امر ببناء المسجد فارسل
بکریوں کے ریوڑ جہاں رات کو باندھے جاتے ہیں وہاں بھی نماز پڑھ لی جاتی بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا آپ نے پیغام بھیجا
الي ملائني النجار فجاءوا فقال يابني النجار ثامنوني حانطكم هذا فقالوا لا والله
قبیلہ بنی نجار کی طرف پس وہ آئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اس بارگ کی مجھ سے قیمت طے کر لو (جہاں مسجد بنانے کی تجویز تھی) انہوں نے عرض کی نہیں خدا کا گواہ ہے

لا تطلب ثمنه الا الى الله قال فكان فيه ما اقول لكم كانت فيه قبور المشركين
 ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا کسی سے نہیں لیتے انہوں نے بیان کیا کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کروں گا اس میں مشرکین کی قبریں تھیں
 وكانت فيه خرب وكان فيه نخل فامر رسول الله ﷺ بقبور المشركين فنشبت
 اس میں ویرانہ تھا اور کھجوروں کے درخت تھے رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبریں اکھڑنے کا حکم دیا پس اکھڑ دی گئیں اور ویرانے کا حکم دیا تو
 وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع قال فصفوا النخل قبله المسجد قال وجعلوا اعضاده حجارة
 ویرانے کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دئے گئے اور کھجوروں کے درختوں کو مسجد کے سامنے رکھ دیا گیا اس میں دروازہ بنانے کے لئے پتھر رکھ دیئے
 قال جعلوا ينقلون ذاك الصخر وهم يرتجزون ورسول الله ﷺ معهم يقولون
 اُس نے بیان کیا کہ صحابہ جب پتھر نقل کر رہے تھے تو رجز پڑھتے جاتے تھے حضور ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ
 اللهم انه لا خير الا خیر الاخرة ☆ فانصر الانصار والمهاجرة
 ا۔ اللہ آخرت ہی کی خیر خیر ہے ☆ پس آپ انصار و مہاجرین کی مدد فرمائیے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ، باب هل تنبش قبور مشرکی الجاہلیہ۔

علو المدينة: نجد کی جہت کو عالیہ اور تہامہ کی جہت کو سافلہ کہتے ہیں۔ قباء عوالی مدینہ میں ہے آنحضرت ﷺ (قباء) کے راستہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ اس میں تقاؤل کے طور پر علماء نے کہا ہے آنحضرت ﷺ کی شان بلند ہے اور مزید ہوگی اور آپ کے دین کو بھی بلندی نصیب ہوگی۔

نزل: یعنی اترے۔

بنو عمرو بن عوف: بنو نجاہ کی جماعت، گروہ۔

ثامنونی: مجھ سے (اپنے باغ کی) قیمت طے کرلو۔ انہوں نے انکار کیا آپ ﷺ نے دینے پر اصرار کیا بالآخر کچھ دے کر ان سے وہ زمین لی گئی جہاں اس وقت مسجد نبوی ﷺ بنائی گئی۔

خرب: خاء کے کسرہ اور راء کے فتح کے ساتھ ہے۔ علامہ خطابی فرماتے ہیں، اکثر روایتوں میں ”خرب“ (حاء کے فتح اور راء کے کسرہ کے ساتھ) آیا ہے اس کا معنی الخروق المستدیرۃ فی الارض بمعنی بے آباد جگہ۔

حجارة: حصاد کا تشبیہ ہے دروازہ کے گرد اگر کو کہتے ہیں۔

﴿۱۰۷﴾

باب اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه

یہ باب ہے حج کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام کے بیان میں

(۴۱۲) حدثني ابراهيم بن حمزة حدثنا حاتم عن عبد الرحمن بن حميد الزهري قال سمعت عمر بن عبد العزيز

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عبد الرحمن بن حمید زہری نے بیان کیا کہا کہ میں نے عمر بن عبد العزیز سے سنا

يسأل السائب بن اخت النمر ما سمعت في سكتي مكة
آپ نمر (کندی) کے بھانجے سائب بن یزید سے دریافت کر رہے تھے کہ آپ نے مکہ میں مہاجرین کی اقامت کے سلسلے میں کیا سنا
قال سمعت العلاء بن الحضرمي قال قال رسول الله ﷺ ثلث للمهاجرين بعد الصدر
کہا کہ میں نے علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجر کو حج میں طواف صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام مسلمؒ نے الحج میں اور امام ابوداؤدؒ نے الحج میں قعنبنی سے اور امام ترمذیؒ نے الحج میں احمد بن منیع نے اور امام نسائیؒ نے الحج میں محمد بن رافع سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
العلاء الحضرمیؒ:..... جلیل القدر صحابی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور آپ متحاب الدعوات تھے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔
بعد الصدر:..... آپ ﷺ نے فرمایا طواف صدر کے بعد مہاجرین تین دن تک مکہ مکرمہ میں رہ سکتے ہیں۔

سوال:..... یہ حکم کتنے عرصہ کے لئے رہا؟

جواب:..... یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ایمان و جان بچانے کے لئے مکہ مکرمہ سے ہجرت واجب تھی اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ فتح مکہ سے اب یہ حکم نہیں رہا۔

سوال:..... طواف صدر کس کو کہتے ہیں؟

جواب:..... یہ وہ طواف ہے جو حج کے ایام میں مٹی سے واپسی پر کیا جاتا ہے جس کو طواف واجب، طواف آخر عقبہ بالیت بھی کہتے ہیں۔



(۴۱۳) حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز عن ابيه عن سهل بن سعد قال
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے سہیل بن سعد سے انہوں نے بیان کیا کہ
ماعدوا من مبعث النبی ﷺ ولا من وفاته ماعدوا الا من مقدمه المدينة
سنہ ہجری کا شمار نبی کریم ﷺ کی مبعث کے سال سے ہوا اور نہ ہی آپ کی وفات کے سال سے بلکہ اس کا شمار مدینہ کی ہجرت سے ہوا

﴿تحقیق و تشریح﴾

تاریخ اسلام کی ابتداء..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تاریخ کی ابتداء آنحضرت ﷺ کے ربیع الاول میں مدینہ منورہ تشریف لانے سے ہوئی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تاریخ کی تدوین و ترتیب کے لئے حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ کا اجلاس طلب کیا اس میں کبار صحابہ شریک ہوئے ہر ایک سے رائے طلب کی گئی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کی وفات سے تاریخ شروع کی جائے حضرت طلحہؓ نے مشورہ دیا پیغمبر کی بعثت سے تاریخ کی ابتداء کی جائے۔ اور حضرت علیؓ نے رائے دی ہجرت سے تاریخ مرتب کی جائے۔ کیونکہ یہی ہجرت فاروق بین الحق والباطل ہے۔ بعض حضرات نے پیغمبر کی ولادت اور بعض نے آپ ﷺ کی نبوت سے تاریخ شروع کرنے کا مشورہ دیا۔ سب نے حضرت علیؓ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے ہجرت سے تاریخ کے آغاز کا فیصلہ فرمایا۔

پھر مہینوں میں اختلاف ہوا کہ کس مہینہ سے تاریخ شروع کی جائے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے رجب کا مشورہ دیا (کیونکہ اشہر حرم میں پہلا مہینہ ہے) حضرت طلحہؓ نے رمضان کا مشورہ دیا حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ نے محرم کا چنانچہ ان خواص کے مشورہ پر عمل کیا گیا۔

فائدہ:..... تاریخ کی ترتیب کے لئے اجلاس ۱۶ یا ۱۷ کو طلب کیا گیا جس کی صدارت حضرت عمرؓ نے کی یہ آپ کی خلافت کے ابتدائی سال تھے۔ اس لحاظ سے حضرت عمرؓ کو تاریخ کا مدون اور مرتب قرار دیا گیا ہے۔

فائدہ:..... تاریخ کیلئے دنوں اور مہینوں اور سال کا حساب ضروری ہے۔

ہفتہ کے سات دن، مہینہ میں ۲۹ یا ۳۰ دن سال میں تقریباً ۳۶۰ دن ہوا کرتے ہیں اور سال میں ۱۲ ماہ ہیں قرآن مجید میں ہے إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ۚ بَهِرْجٍ، اسلامی سال کا آغاز محرم سے ہوتا ہے اور يَسْتَوُونَكَ مِنَ الْأَوَّلِ ۚ اور انگریزی سال کا آغاز جنوری سے وَقَدْ دَفَعْنَا زَاكِيَاتُكَ وَاسْتَعْتَابَكَ الْكَاثِبِينَ ۚ سے بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

(۴۱۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معمر نے حدیث بیان کی وہ زہری سے وہ عروہ سے
عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ فَرَضْتُ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَضْتُ أَرْبَعًا
وہ عائشہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ پہلے نماز صرف دو رکعت فرض ہوئی تھی پھر نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی تو وہ دو رکعت چار ہو گئیں

۱ (عمدة القاری ص ۶۶ ج ۱۷) ۲ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۳۶) ۳ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۹) ۴ (پارہ ۱۱ سورۃ یوسف آیت ۵)

۵ (پارہ ۲ سورۃ الرحمن آیت ۵)

وَتُرِكَتْ صَلَوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاَوَّلَى تَابِعَهُ عَبْدِ الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی پہلی حالت پر رہی اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ، باب کیف فرضت الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

تابعہ:..... یزید بن زریج کی عبدالرزاق نے متابعت کی ہے۔

﴿۱۰۹﴾

باب قول النبی ﷺ اللهم امض لاصحابی ہجرتہم و مریثتہ لمن مات بمکہ
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی دعا کہ اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرما دیجئے اور جو مہاجر مکہ میں
انتقال کر گئے ان کے لئے آپ کے اظہار رنج و الم کے بیان میں

(۴۱۵) حدثنا يحيى بن قزعة قال حدثنا ابراهيم عن الزهري عن عامر بن سعد بن مالك عن ابيه

ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی کہ ابراہیم نے حدیث بیان کی وہ ہے زہری سے وہ عامر بن سعد بن مالک سے وہ اپنے والد سے

قال عاد نى النبی ﷺ عام حجة الوداع یعنی من مرض اشفیت منه على الموت فقلت

بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کیلئے تشریف لائے اس مرض میں جس میں کہ میں مرنے کے قریب ہو گیا میں نے عرض کی

یا رسول اللہ بلغ بی من الوجع ما تری، وانا ذو مال ولا یراثی الا ابنة لی واحدة

یا رسول اللہ! میں نے شہت آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں میرے پاس مال و دولت کافی ہے اور صرف میری ایک ہی لڑکی پس ماندگان میں ہے

افاتصدق بثلی مالی قال لا قال فاتصدق بشطره قال الثلث یا سعد

تو میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کروں؟ حضور نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی پھر آدھے کا کروں؟ فرمایا کہ سعد بس ایک تہائی کا صدقہ کرو

والثلث کثیر انک ان تذر ذریعتک اغنیاء خیر من ان تذرهم عالة یتکففون الناس

اور ثلث بھی بہت ہے اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں

قال احمد بن یونس عن ابراهيم ان تذر ذریعتک ولست بنافق نفقة یتغی بها وجه اللہ

احمد بن یونس نے بیان کیا وہ ابراہیم سے کہ تو اپنی اولاد کو چھوڑے اور جو کچھ بھی جائز طریقہ پر خرچ کر دے اور اس سے اللہ کی رضامندی مقصود ہوگی

الا اجرک الله بها حتى اللقمة تجعلها في فم امرأتک قلت یا رسول الله
تو اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا اللہ تمہیں اس لقمہ پر بھی اجر دے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے میں نے پوچھا یا رسول اللہ
أخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبغی به وجه الله
کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا حضور ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے بہر حال تم جو بھی عمل کرو گے اور اس سے مقصود اللہ کی رضا ہو
الا ازددت به درجة ورفعة ولعلک تخلف حتى ینتفع بک اقوام ویضربک بک اخرون
تو تمہارا مرتبہ اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا اور شاید تم ابھی اور زندہ رہو گے تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہتوں کو نقصان پہنچے گا
اللهم امض لاصحابی هجرتهم ولا تردهم علی اعقابهم
اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کی تکمیل کر دیجئے اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کھینچئے (کہ وہ ہجرت کو چھوڑ کر واپس اپنے گھروں کو جائیں)
لکن البانس سعد بن خولة یروی له رسول الله ﷺ ان یتوفی بمكة
لیکن مصیبت زدہ تو سعد بن خولہ ہیں حضور ﷺ ان کے لئے اظہار غم کر رہے تھے کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی (حالانکہ وہ مہاجر تھے)
☆ وقال احمد بن یونس وموسیٰ عن ابراهیم ان تذر ورثک
اور احمد بن یونس اور موسیٰ نے بیان کیا ابراہیم سے ان تذر ذریعتک کی جگہ ان تذر ورثک کے الفاظ

﴿تحقیق و تشریح﴾

سابقہ لکھنے والے جمة فی قوله اللهم امض لا صحابی هجرتهم۔

یہ حدیث کتاب الجنائز، باب وراثۃ النبی ﷺ سعد بن خولہ میں گزر چکی ہے۔

اشفیت:..... ای شفیت من الوجع۔ منہ ای من المرض۔ ایامرض کہ جس سے بچنے کی امید نہیں تھی۔
ان تذر ذریعتک:..... کشمبھنی کی روایت میں ایسے ہی ہے اور اکثر کی روایت میں ورثک بھی ہے۔
ان اور ان دونوں طرح پڑھا گیا ہے اگر ان (بالکسر) پڑھا جائے تو اس کی جزاء خیر ہوگی۔ پوری عبارت اس طرح ہوگی
”ان تذر ذریعتک اغنیاء خیر“

عالة:..... عائل کی جمع ہے بمعنی فقیر۔ یتکفون:..... لوگوں کے آگے سوال کے لئے ہاتھ پھیلائیں گے۔
قال احمد بن یونس:..... یہ تعلق ہے امام بخاری حجة الوداع اور مغازی کے آخر میں لائے ہیں۔
وموسیٰ:..... یہ بھی تعلق ہے اس کو الدعوات میں لائے ہیں۔

اخلف:..... مجہول کا صیغہ ہے ”ای فی مکة اوفی الدنيا“

امض:..... الامضاء سے امر کا صیغہ ہے بمعنی ”انفذها و تممها لهم ولا تنقصها عليهم“
البائس:..... مصیبت زدہ، رنج رسیدہ، قابل رحم۔

یرثی له رسول اللہ ﷺ:..... سوال:..... یہ کس کا کلام ہے؟

جواب:..... سعد بن ابی وقاصؓ کا کلام ہے اکثر حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ زہریؒ کا کلام ہے۔

۱۱۰

باب کیف اخى النبی ﷺ بين اصحابه

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کس طرح کرایا تھا؟ کے بیان میں

وقال عبد الرحمن بن عوف اخى النبی ﷺ بيني وبين سعد بن الربيع لما قد منا المدينة

عبد الرحمن بن عوفؓ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ ہجرت کر کے آئے تو حضور ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا

وقال ابو جحيفة اخى النبی ﷺ بين سلمان و ابى الدرداء

ابو جحیفہؓ نے فرمایا کہ آل حضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ اور ابوالدرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا

تحقیق و تشریح

وقال عبد الرحمن:..... مکمل حدیث تو کتاب البیوع میں لائے ہیں یہ اس کا حصہ ہے۔۔

وقال ابو جحيفة:..... ابو جحیفہ بضم الجیم وفتح الحاء۔ نام وہب بن عبد اللہ السوائی ہے۔ یہ بھی تعلیق

ہے مکمل حدیث کتاب الصیام، ”باب من اقسام علی اخیه لیفطر فی التطوع“ میں لائے ہیں۔

(۴۱۶) حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن حميد عن انس قال

ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ حمید سے وہ انسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ

قدم عبد الرحمن بن عوف المدينة فاخى النبی ﷺ بينه وبين سعد بن الربيع الانصاري فعرض عليه

جب عبد الرحمن بن عوفؓ ہجرت کر کے آئے تو حضور ﷺ نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیعؓ انصاری سے کر دیا سعد بن ربیعؓ نے انہیں یہ کہا کہ

ان ينصفه اهله وماله فقال عبد الرحمن بارك الله لك في اهلك ومالك

وہ ان کے اہل و مال میں سے آدھا قبول کر لیں لیکن عبد الرحمنؓ نے فرمایا کہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے

دلتني على السوق فربح شئيا من اقط و سمن فراه النبی ﷺ بعد ايام

آپ مجھے بازار کا راستہ بتادیں پس پہلے دن انہیں کچھ پیاز اور گھی نفع میں ملا چند دنوں کے بعد انہیں نبی ﷺ نے دیکھا کہ

و عليه وَضُرَّ من صفرة فقال النبي ﷺ مَهِيْمٌ يا عبد الرحمن قال
 ان کے کپڑوں پر زردی کا اثر ہے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے عبد الرحمن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا
 يا رسول الله تزوجت امرأة من الانصار وقال فما سُقَّتْ فيها
 یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں مہر میں تم نے کیا دیا ہے
 قال وزن نواة من ذهب فقال النبي ﷺ اولم ولو بشاة
 انہوں نے بتایا ایک گھٹلی کے برابر سونا آل حضور ﷺ نے فرمایا اب ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

وعليه وضُرَّ من صفرة: واؤ حالہ ہے ”وضر“ واؤ اور ضاد کے فتح کے ساتھ ہے۔ اللطخ من
 الخلق او طيب له لون اس حال میں کہ ان کے کپڑوں پر خوشبو کی زردی کا اثر ہے۔
 مهيم: میم اور یاء کے فتح کے ساتھ بمعنی یہ کیا ہے، کیا بات ہے کپڑوں پر زردی کہاں سے آئی؟
 مسائل مستنبطہ:

۱: اس حدیث سے حق مہر ثابت ہوا۔

۲: ولیمہ ثابت ہوا۔

فائده: ولیمہ وہی ہوتا ہے جو رخصتی کے بعد ہو۔ ولیمہ کے لئے زیادہ خرچہ ضروری نہیں حسب توفیق معمولی ولیمہ
 سے سنت ادا ہو جائے گی جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”اولم ولو بشاة“ ولیمہ کرا اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔



(۳۱۷) حدثني حامد بن عمر عن بشر بن المفضل قال حدثنا حميد قال حدثنا انس
 مجھے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی وہ بشر بن مفضل سے کہا ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے انس نے حدیث بیان کی کہ
 ان عبد الله بن سلام بلغه مقدم النبي ﷺ المدينة فاتاه يسئله عن اشياء فقال
 جب عبد اللہ بن سلام کو حضور ﷺ کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ سے چند امور کے متعلق سوال کرنے آئے انہوں نے کہا کہ
 انی سنالك عن ثلث لا يعلمهن الا نبی ما اول اشراط الساعة وما اول طعام
 میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی؟ پہلی جنت کی ضیافت سب سے پہلے

یا کله اهل الجنة وما بال الولد ينزع الى ابيه والى امه قال اخبرني به جبرئيل انفاً
 کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور کیا بات ہے کہ بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ حضور ﷺ نے بتایا کہ جواب ابھی مجھے جبرائیل نے بتایا ہے
 قال ابن سلام ذاک عدو اليهود من الملائكة قال اما اول اشراط الساعة فنار
 عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے ملائکہ میں سے دشمن ہیں حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی آگ ہے
 تحشرهم من المشرق الى المغرب واما اول طعام يا كله اهل الجنة فزيادة كبد الحوت
 جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی زیادت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا ککڑا ہوگا
 واما الولد فاذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذ سبق ماء المرأة ماء الرجل
 اور بچہ باپ کی صورت پس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آجاتا ہے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آجائے
 نزع الولد قال اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله
 تو بچہ ماں پر جاتا ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں
 قال يا رسول الله ان اليهود قوم بُهت فسلهم عنى قبل
 چہر آپ نے عرض کی یا رسول اللہ یہودی بڑے افتراء پرداز ہوتے ہیں اس لیے آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں اس سے پہلے کہ
 ان يعلموا اسلامي فجاءت اليهود فقال النبي ﷺ اي رجل عبد الله بن سلام فيكم
 میرے اسلام کے بارے میں انہیں کچھ معلوم ہو چنانچہ چند یہودی آئے تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہاری قوم میں عبد اللہ بن سلام کون ہیں
 قالوا اخيرنا وابن خيرنا وافضلنا وابن افضلنا فقال النبي ﷺ
 وہ کہنے لگے ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے ہیں ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا
 أَرَأَيْتُمْ ان اسلم عبد الله بن سلام قالوا اعاده الله من ذاك فاعاد عليهم
 تمہارا کیا خیال ہے اگر عبد اللہ بن سلام اسلام لائیں وہ کہنے لگے اس سے اللہ انہیں اپنی پہلو میں رکھے حضور ﷺ نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا
 فقالوا مثل ذالك فخرج اليهم عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله
 اور انہوں نے یہی جواب دیا اس کے بعد عبد اللہ بن سلام ابھر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
 قالوا شربنا وابن شربنا وتنقصوه قال هذا كنت اخاف يا رسول الله
 اب وہ کہنے لگے یہ تو ہم سے بدترین فرد ہے اور سب سے بدترین کا بیٹا عبد اللہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اسی کا مجھے ڈر تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ باب گذشتہ کے لئے بمنزل فصل کے ہے۔ یہ حدیث کتاب الانبیاء، باب قول اللہ عزوجل ”واذ قال ربک للملائكة انی جاعل فی الارض خلیفة“ میں گزر چکی ہے وہاں اس کی تشریح دیکھ لی جائے۔

(۳۱۸) حدثنا علی بن عبد الله قال حدثنا سفیان عن عمرو سمع ابا المنهال
هم علی بن عبد الله نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے انہوں نے سنا ابو منہال عبد الرحمن بن مطعم سے
عبد الرحمان بن مطعم قال باع شریک لی دراهم فی السوق نسیة فقلت سبحان الله ایصلح هذا
انہوں نے بیان کیا کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں چند درہم ادھار فروخت کیے میں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ جائز ہے؟
فقال سبحان الله والله لقد بعته فی السوق فما عابه احد فسالت البراء بن عازب
پھر کہا سبحان اللہ خدا گواہ ہے کہ میں نے بازار میں اسے بچا تو کسی نے بھی عیب نہیں لگایا میں نے براء بن عازب سے اس کے متعلق پوچھا
فقال قدم النبی ﷺ ونحن نتبايع هذا البیع فقال
تو آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب ہجرت کر کے تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے حضور ﷺ نے فرمایا کہ
ماکان یدا بیدا فلیس به بأس وما کان نسیة فلا یصلح
خرید و فروخت کی اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر ادھار پر معاملہ کیا تو یہ صورت جائز نہیں
والقی زید بن ارقم فسله فانه کان اعظمنا تجارة فسالت زید بن ارقم فقال مثله
اور زید بن ارقم سے بھی مل کر تم اس کے متعلق پوچھ لو کیونکہ وہ ہم میں سب سے بڑے تاجر ہیں میں نے زید بن ارقم سے پوچھا تو آپ نے یہی فرمایا
وقال سفیان مرة فقال قدم علینا النبی ﷺ المدینہ
سفیان نے ایک مرتبہ یوں حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ جب ہمارے یہاں مدینہ منورہ تشریف لائے
ونحن نتبايع وقال نسیة الی الموسم او الحج،
تو ہم خرید و فروخت کرتے تھے اور بیان کیا کہ ادھار موسم تک کے لئے یا حج تک کے لئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاری کتاب البیوع ، باب بیع الورق بالذهب نسیئة اور کتاب الشرکة باب

الاشتراک فی الذهب والفضة۔ میں لائے ہیں

وقال سفیان مرة: سفیان نے اس روایت کو دو طرح سے روایت کیا ہے (۱) ادھار کی مدت کی تعیین نہیں

کی (۲) مدت کی تعیین کی ہے۔ او الحج : شک راوی ہے۔



﴿۱۱۲﴾

باب اتیان اليهود النبی ﷺ حین قدم المدينة

یہ باب ہے جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات کے بیان میں

ہادوا	صاروا	یہودا	واما	قوله	هَذَا	تَبْنَا	هَائِدَ	تَائِبَ
-------	-------	-------	------	------	-------	---------	---------	---------

ہادو کے معنی ہیں کہ یہودی ہوئے لیکن هَذَا تَبْنَا کے معنی میں ہے کہ ہم نے توبہ کی ہائید بمعنی تائب ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اپنی عادت مبارکہ کے مطابق لفظ حدیث (الیہود) سے ملتی جلتی قرآنی آیات لا رہے ہیں۔
هَادُوا:..... وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَغَفَرُونَ لِّلْكَذِبِ سَغَفَرُونَ لِّقَوْمٍ آخَرِينَ کی طرف اشارہ ہے۔ امام بخاریؒ نے ”هَادُوا“ کا معنی صاروا و یہودا (سب یہودی ہو گئے) کیا ہے۔
هَذَا:..... لِّهَٰذَا الْيَوْمِ کی طرف اشارہ ہے ”هَذَا“ کا معنی ”تَبْنَا“ (ہم نے رجوع کیا) کیا ہے۔ یاد رہے کہ امام بخاریؒ نے تفسیر کرتے وقت ابو عبیدہ کی کتاب مجاز القرآن کو مدد بنایا ہے۔ ابو عبیدہ نے دونوں لفظوں (ہادوا ہدنا) کی تشریح اسی طرح کی ہے جس طرح امام بخاریؒ نے بیان کی ہے۔ علامہ جوہریؒ نے ”ہاد یہود ہودا“ کی تفسیر ’تاب و رجوع الی الحق‘ کی ہے۔

ہائید:..... امام بخاریؒ نے اس کا معنی تائب کیا ہے۔ یہ قرآن کی آیت کا حصہ نہیں ہے بلکہ ”ہاد یہود ہودا“ اسم فاعل کا صیغہ ہے، ہائید، بمعنی توبہ کرنے والا۔

یہود کی وجہ تسمیہ:..... حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام یہود تھا ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے انہیں یہودی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔

(۴۱۹)	حدثنا	مسلم بن ابراہیم	قال	حدثنا	قرة	عن	محمد	عن	ابی ہریرۃ
-------	-------	-----------------	-----	-------	-----	----	------	----	-----------

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے قرہ نے حدیث بیان کی وہ محمد سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ
--

عن	النبي ﷺ	قال	لو امن	بى	عشرة	من	اليهود	لامن	بى	اليهود
----	---------	-----	--------	----	------	----	--------	------	----	--------

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لے آتے تو تمام یہود مسلمان ہو جاتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

عشرة من اليهود:..... دس یہودی اسلام لے آئیں تو اس سے تمام یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔

مراد و ساء یہود ہیں۔ ورنہ تو دس سے زائد یہودی مسلمان ہو چکے تھے۔

(۴۲۰) حدثني احمد بن محمد بن عبيد الله الغداني حدثنا حماد بن اسلمة اخبرنا ابو عميس عن قيس بن مسلم
 مجھ سے احمد بن محمد بن عبيد الله غداني نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ابو عمیس نے خبر دی وہ قیس بن مسلم سے
 عن طارق بن شهاب عن ابي موسى قال دخل النبي ﷺ المدينة واذا ناس من اليهود يعظمون عاشوراء
 وہ طارق بن شہاب سے وہ ابو موسیٰ اشعری سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا یہودی عاشوراء کے دن کی تعظیم کرتے ہیں
 ويصومونه فقال النبي ﷺ نحن احق بصومه فامر بصومه
 اور اس دن روزہ رکھتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اسی دن کے روزے کا حکم دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال: حدیث کی بظاہر ترجمۃ الباب سے مناسبت نہیں؟
 جواب: اس حدیث میں یہود کا تذکرہ ہے لہذا مناسبت پائی گئی۔

(۴۲۱) حدثني زياد بن ايوب قال حدثنا هشيم قال اخبرنا ابو بشر عن سعيد بن جبير
 ہم سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ہشیم نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ابو بشر نے خبر دی وہ سعید بن جبیر سے
 عن ابن عباس قال لما قدم النبي ﷺ المدينة وجد اليهود يصومون عاشوراء
 وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ آئے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں
 فاستلوا عن ذلك فقالوا هذا هو اليوم الذي اظهر الله فيه موسى وبنى اسرائيل على فرعون ونحن نصومه
 اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور بنو اسرائیل کو فرعون کی پرستی سے نجات دلائی ہم روزہ رکھتے ہیں
 تعظيماً له فقال رسول الله ﷺ نحن اولي بموسى منكم ثم امر بصومه
 اور اس دن کی تعظیم کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم موسیٰ سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں اور آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت: ترجمۃ الباب سے مناسبت اس طرح ہے کہ اس میں بھی یہود کا ذکر ہے۔
 یہ حدیث کتاب الصوم، باب صیام عاشوراء میں گزر چکی ہے۔

سوال: اس سے تو یہود کی اتباع لازم آتی ہے؟

جواب: جن امور میں وحی نازل نہ ہوئی ہوئی آپ اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے۔

سوال: روزہ یہود کی طرح دس محرم کو رکھا گیا ہے یا اس کے ساتھ ایک اور روزہ ملا نا سنت ہے؟

جواب: ایک دن ملا نا سنت ہے خواہ نو محرم کا ملائے یا گیارہ محرم کا۔

سوال: فرعون پر کس طرح غلبہ پایا؟

جواب:..... بروز جمعہ دس محرم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام چھ لاکھ بیس ہزار بنی اسرائیل کو دریا قلزم سے پار لے گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہوا۔

(۴۲۲)	حدثنا عبدان	حدثنا عبدالله	عن يونس	عن الزهري	قال
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی وہ یونس سے وہ زہری سے انہوں نے بیان کیا کہ					
اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس ان النبي ﷺ كان يسدل شعره					
مجھے عبيد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی وہ عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ سر کے بالوں کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے					
وكان المشركون يفرقون رؤسهم وكان اهل الكتاب يسدلون رؤسهم وكان النبي ﷺ					
اور مشرکین مانگ نکالتے تھے۔ اور اہل کتاب بھی اپنے سروں کے بال لٹکے رہنے دیتے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ					
يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشئ ثم فرق النبي ﷺ راسه					
اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے ان امور میں جن میں کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تھا پھر بعد میں آپ ﷺ بھی مانگ نکالتے تھے					

﴿تحقیق و تشریح﴾

عبدالله:..... عبد اللہ ابن مبارک مراد ہیں۔ اور یہ حدیث باب صفۃ النبی ﷺ میں گزر چکی ہے۔
حدیث الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت:..... حدیث سابق کی مناسبت سے اس حدیث کو باب میں ذکر دیا۔

(۱۱۲)

باب اسلام سلمان فارسی

یہ باب ہے سلمان فارسیؓ کے ایمان کے بیان میں ہے

(۴۲۳) حدثنی زیاد بن ایوب قال حدثنا هُشیم قال اخبرنا ابو بشر عن سعید بن جبیر
مُجَّه سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ہُشیم نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں ابو بشر نے خبر دی، وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباس قال هم اهل الكتاب جزوه أجزاء فامنوا ببعضه وكفروا ببعضه،
وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے فرمایا وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے آسمانی صحیفے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور بعض پر ایمان لائے اور بعض کا انکار کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حضرت سلمان فارسیؓ کے مختصر حالات:..... قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ اصفہان،

خوزستان، ایران کے رہنے والے تھے۔ خندق کھودنے کا مشورہ آپؐ نے دیا غزوہ خندق (احزاب) میں شریک ہوئے اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ عراق میں رہائش اختیار کی۔ کعبور کے چٹوں کی چیزیں بنا کر بیچتے اور اس پر گزارا کرتے تھے۔ مدائن کے گورنر ہے۔ ۳۶ھ میں مدائن میں وفات پائی۔ کل مرویات ۱۳ ہیں۔

حضرت سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا واقعہ:

حضرت سلمانؓ خود اپنے اسلام لانے کا مفصل قصہ بیان فرماتے ہیں کہ میں صوبہ اصبہان میں ایک جگہ کا رہنے والا ہوں جس کا نام ہے قہامیر باب اس جگہ کا چوہدری اور سردار تھا اور مجھ سے بہت ہی زیادہ اس کو محبت تھی میں نے اپنے قدیم مذہب مجوسیت میں اتنی زیادہ کوشش کی کہ میں آتشکدہ کا محافظ بن گیا۔ مجھے باپ نے ایک مرجہ اپنی جائیداد کی طرف بھیجا، راستہ میں میرا گزر نصاریٰ کے گرجے پر ہوا میں سیر کے لئے اس میں چلا گیا میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے وہ پسند آگئی اور اس دین کو پسند کرنے لگا شام تک میں وہیں رہا ان سے میں نے دریافت کیا کہ اس دین کا مرکز کہاں ہے انہوں نے کہا ملک شام میں ہے۔ رات کو میں گھر واپس آیا گھر والوں نے پوچھا کہ تو تمام رات کہاں رہا میں نے تمام قصہ سنایا، باپ نے کہا کہ بیٹا وہ دین اچھا نہیں ہے تیرا اور تیرے بڑوں کا جو دین ہے وہی بہتر ہے، میں نے کہا ہر گز نہیں وہی دین بہتر ہے باپ کو میری طرف سے خدشہ ہو گیا کہ کہیں چلا نہ جائے اس لئے میرے پاؤں میں ایک بیڑی ڈال دی اور گھر میں قید کر دیا میں نے عیسائیوں کے پاس کہلا بھیجا کہ جب شام سے سوداگر (لوگ جو اکثر آتے رہتے تھے) آئیں تو مجھے اطلاع کرا دیں۔ چنانچہ کچھ سوداگر آئے اور ان عیسائیوں نے مجھے اطلاع کرا دی جب وہ سوداگر واپس جانے لگے تو میں نے اپنی پاؤں کی بیڑی کاٹ دی اور بھاگ کر ان کے ساتھ شام چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے تحقیق کی کہ اس مذہب کا سب سے زیادہ ماہر کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں بشب ہے میں اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ مجھے تمہارے دین میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور تمہاری خدمت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے منظور کر لیا میں اس کے پاس رہنے لگا لیکن وہ کچھ اچھا آدمی نہ نکلا لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا اور جو کچھ جمع ہوتا اس کو اپنے خزانہ میں رکھ لیتا غریبوں کو کچھ نہ دیتا وہ مر گیا اس کی جگہ دوسرے شخص کو بٹھایا گیا وہ اس سے بہتر تھا اور دنیا سے بے رغبت تھا میں اس کی خدمت میں رہنے لگا اور اس سے مجھے محبت ہو گئی بالآخر وہ بھی مرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کسی کے پاس رہنے کی وصیت کرو۔ اس نے کہا کہ میرے طریقہ پر صرف ایک شخص دنیا میں ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہے وہ موصل (عراق کا شہر) میں رہتا ہے تو اس کے پاس چلے جانا۔ میں اس کے مرنے کے بعد موصل چلا گیا اور اس سے جا کر اپنا قصہ سنایا اس نے اپنی خدمت میں رکھ لیا وہ بھی بہترین آدمی تھا آخر اس کی وفات ہونے لگی تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ فلاں شخص کے پاس نصیبین میں چلے جانا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنا قصہ سنایا اس نے اپنے پاس رکھ لیا وہ بھی اچھا آدمی تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا غمخور یا میں فلاں شخص کے پاس چلے

جانا میں وہاں چلا گیا اور اس کے پاس اسی طرح رہنے لگا وہاں میں نے کچھ کمائی کا دھندا بھی کیا جس سے میرے پاس چند گائیں اور کچھ بکریاں جمع ہو گئیں جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ اب خدا کی قسم کوئی شخص اس طریقہ کا جس پر ہم لوگ ہیں عالم نہیں رہا البتہ نبی آخر الزمان کے پیدا ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے جو دین ابراہیمی پر ہوں گے عرب میں پیدا ہوں گے اور ان کی ہجرت کی جگہ ایسی زمین ہے جہاں کھجوروں کی پیداوار بکثرت ہے اور اس کے دونوں جانب کنکریلی زمین ہے وہ ہدیہ لیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی (یہ ان کی علامات ہیں اسی وجہ سے حضرت سلمانؓ نے ان علامات کی تحقیق کی تھی) پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس سرزمین پر پہنچ جانا۔ اس کے انتقال کے بعد قبیلہ بنو کلب کے چند تاجروں کا وہاں سے گزر ہوا میں نے ان سے کہا کہ اگر تم مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو تو اس کے بدلے میں یہ گائیں اور بکریاں تمہاری نذر ہیں انہوں نے قبول کر لیا اور مجھے وادی القرئی (یعنی مکہ مکرمہ) لے آئے اور وہ گائے اور بکریاں میں نے ان کو دے دیں لیکن انہوں نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ مجھے مکہ مکرمہ میں اپنا غلام ظاہر کیا اور مجھے بیچ دیا۔ بنو قریظہ کے ایک یہودی نے مجھے خرید لیا اور اپنے وطن مدینہ طیبہ لے آیا مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہی میں نے ان علامتوں سے جو مجھے غمور یا کے ساتھی (پادری) نے بتائی تھی پہچان لیا کہ یہی وہ جگہ ہے میں وہاں رہتا رہا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے حضور اس وقت تک قبا ہی میں تشریف فرما تھے میں نے حضور ﷺ کی خبر سن کر جو کچھ میرے پاس تھا وہ لیجا کر پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ صدقہ کا مال ہے حضور ﷺ نے خود تناول نہیں فرمایا صحابہ (فقراء) سے کہا کہ تم کھا لو میں نے اپنے دل میں کہا ایک علامت تو پوری نکلی پھر میں مدینہ واپس آ گیا اور کچھ جمع کیا کہ اس دوران میں حضور ﷺ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے میں نے کچھ (کھجوریں اور کھانا وغیرہ) پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے حضور نے اس میں تناول فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت بھی پوری ہوگئی اس کے بعد میں ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا اس وقت حضور ﷺ (ایک صحابی کے جنازہ میں شرکت کی وجہ سے) بیچ میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور پشت کی طرف گھومنے لگا آپ سمجھ گئے اور اپنی چادر مبارک کمر سے ہٹادی میں نے مہر نبوت کو دیکھا میں جوش میں آ کر اس پر جھک گیا اس کو چوم رہا تھا اور رو رہا تھا حضور ﷺ نے فرمایا سامنے آؤ میں سامنے حاضر ہوا اور حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا اس کے بعد میں اپنی غلامی کے مشاغل میں پھنسا رہا ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت کا معاملہ کر لو میں نے اس سے معاملہ کر لیا اس نے دو چیزیں بدل کتابت قرار دیں ایک یہ کہ چالیس اوقیہ نقد سونا (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً ۳-۴ ماشہ کا) دوسری یہ کہ تین سو درخت کھجور کے لگاؤں اور ان کی پرورش کروں یہاں تک کہ کھانے کے قابل ہو جائیں چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے وہ درخت اپنے دست مبارک سے لگائے جس کا قصہ شامل میں موجود ہے اور تقدیر الہی سے کسی جگہ سے سونا حضور ﷺ کے پاس آ گیا حضور ﷺ نے حضرت سلمانؓ کو مرحمت فرمادیا کہ اس کو جا کر اپنے بدل کتابت میں دیدو۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا کافی ہوگا وہ بہت زیادہ مقدار ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ سے عجب نہیں پورا فرمادیں، چنانچہ میں نے اس میں سے

وزن کر کے چالیس اوقیہ سونا اس کو تول دیا (جمع الفوائد) اس قصہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شہل کی روایت میں حضور اقدس ﷺ کا حضرت سلمانؓ کو خریدنا اسی لحاظ سے کہا گیا ہے کہ ان کا بدل کتابت حضور ﷺ ہی نے ادا فرمایا اور اپنے دست مبارک سے درخت لگائے اور خود ہی اپنے پاس سے وہ سونا عطا فرمایا جو بدل میں قرار پایا تھا حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں دس سے زیادہ آقاؤں کی غلامی میں رہا۔ غزوہ خندق میں انہیں کے مشورہ سے خندق کھدوائی گئی ورنہ عرب میں اس سے پہلے خندق کا دستور نہ تھا اور نہ ہی لوگ خندق کو جانتے تھے۔

سوال:..... حدیث کو ترجمۃ الباب سے بظاہر مناسبت نہیں ہے؟

جواب:..... حضرت سلمان فارسیؓ کا دس مالکوں کے قبضہ میں یکے بعد دیگرے آنا اسلام کی خاطر تھا۔

(۴۲۴) حدثنی الحسن بن عمر بن شقیق قال حدثنا معتمر قال ابی
مجھ سے حسن بن عمر بن شقیق نے حدیث بیان کی کہا ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی کہ میرے والد نے بیان کیا،
ح وحدثنا ابو عثمان عن سلمان الفارسی انه تداوله بضعة عشر من رب الی رب
تحویل اور ہم سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، سلمان فارسیؓ کے واسطے سے کہ آپ دس مالکوں کے قبضہ میں تبدیل ہوئے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حضرت سلمان فارسیؓ کا دس مالکوں کے قبضہ میں یکے بعد دیگرے آنا اسلام کی خاطر تھا۔ گھر سے حقیقی اسلام کی تلاش میں نکلے۔ قافلہ والوں نے غلام بنا کر بیچ ڈالا دس لوگوں نے خریدا۔ اس حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

(۴۲۵) حدثنا محمد بن یوسف البیہندی قال حدثنا سفیان عن عوف عن ابی عثمان
ہم سے محمد بن یوسف بیہندی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، وہ عوف سے وہ ابو عثمان سے
قال سمعت سلمان يقول انا من را مہرمز
انہوں نے کہا کہ میں نے سلمان فارسیؓ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں رام ہرمز (فارس میں ایک مقام) کا رہنے والا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

رام ہرمز:..... میم کے ضمہ کے ساتھ خوزستان کا ایک شہر ہے اور خوزستان عراق کے قریب فارس (ایران) کے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔

(۴۲۶) حدثنی الحسن بن مدرک قال حدثنا یحیی بن حماد قال اخبرنا ابو عوانہ
مجھ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابو عوانہ نے خبر دی
عن عاصم الا حول عن ابی عثمان عن سلمان قال فترة بین عیسیٰ و محمد ﷺ مئتا سنة
وہ عاصم الا حول سے وہ ابو عثمان سے وہ سلمان فارسیؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عیسیٰ اور محمد ﷺ کے درمیان کچھ سو سال کی مدت ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال: اس حدیث کی ترجمہ الباب سے بظاہر مناسبت نہیں ہے۔ تو پھر امام بخاریؒ اس کو یہاں کیوں لائے ہیں؟
جواب (۱): یہ اور اوپر والی حدیث دونوں کا تعلق حضرت سلمان فارسیؓ سے ہے ان میں حضرت سلمانؓ کا ارشاد منقول ہے اس لئے ان کو یہاں ذکر کر دیا ہے۔

جواب (۲): علامہ کرمائی نے مناسبت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان احادیث کا تعلق حضرت سلمان فارسیؓ سے ہے وہ اس طرح کہ آپ دس مالکوں کے بعد اپنی منزل یعنی اسلام تک پہنچے۔ اور یہ منزل آنحضرت ﷺ کی ہجرت اور حضرت سلمانؓ کی ہجرت کے بعد ملی۔

فترة بین عیسیٰ و محمد ﷺ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے۔ ان دونوں اولوالعزم پیغمبروں کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔

سوال: حضرت ابن عباسؓ تو فرماتے ہیں کہ حضرت حظلہ بن صفوان اصحاب الرس کیلئے نبی بن کر آئے ہیں اور اسی طرح شعیب بن ذی مہزم بھی نبی بن کر آئے ہیں (یہ شعیب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر کے علاوہ ہیں)۔
جواب: یہ دونوں (۱) حظلہ (۲) شعیب، اللہ کے نیک بندے تو تھے لیکن نبی نہیں، اس لئے آنحضرت ﷺ کا واضح ارشاد پاک موجود ہے آپ نے فرمایا ”انا اولی الناس بعیسی بن مریم (علیہما السلام) لانه لیس بینی و بینہ نبی“ ۲

تمت بعون اللہ تعالیٰ وبفضله العظیم
 ولبیہ جلد اخر من کتاب التفسیر ان شاء اللہ تعالیٰ